

جلد دوم

مرثیہ ہائے عشق

جسین قطع نظر عمدگی بیانات رزم و بزم معارک کر بلا اور مصائب جناب خاص آل عباسیہ الشہداء علیہم السلام
والشہداء کے ایک تازہ لطف صنائع و بدائع لفظی کا بھی نسبت اور مجموعہ مرثیوں کے مزید علیم و موسوم بہ اہم تاریخی

برہان

۹۹ ۱۲۰ م

منتاج طبع عالی سخن شاخوش فکر پاکیزہ خیال جنکا کلام مثل نامی گرامی دیگر مرثیہ گوہوں کے
شہرہ آفاق ہے

یعنی جناب سید حسین میرزا صاحب تخلص عشق

باہتمام ابو منور ہلال بھار گوپرنٹس ڈنٹ

مطابع میمنشی نول کشور مقام لکھنؤ میں باہتمام

THE UNIVERSITY OF
RECEIVED ON

7 AUG 1924

LAHABAD

اطلاّع اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ دار فروخت کے لیے موجود ہے جس کی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جس کے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہیں قیمت بھی اور ان ہر اس کتاب کے ٹیکل بیچ کے تین صفحہ جو ساوے ہیں انہیں بعض کتب علم فقہ اردو و فارسی مذہب امامیہ کی درج کرتے ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر دانوں کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
کتب اردو فقہ مذہب امامیہ وغیرہ		جگر میں خراش ہوتا ہے۔	عمر
حلیۃ المتقین۔ اس میں محاسن اخلاق ائمہ معصومین کا ذکر کیا گیا ہے۔	۱۲	چہارہ مجلس دلپذیر۔ اسمیں جمال حضرات چارہ ائمہ معصومین کا یوم ولادت سے تا شہادت مفصل و شرح مندرج ہے۔ اسمیں ۱۴۔ مجالس قائم کی گئیں ہیں اور ہر ایک میں ایک امام بیان ہے۔	۱۲
کر بلائے معلیٰ۔ سید الشہداء کی شہادت اور مصائب کر بلا کا دلگذا بیان ہے۔	۹	چہل مجلس شیر۔ اس کا تاریخی نام ذائقہ نام ہے۔ ذکرین مصائب کیلئے کتاب مجیدہ	عمر
مجموعہ مرثیہ ہائے اساتذہ شیعہ۔ اسمیں اساتذہ مثل ملا محشم کاظمی۔ ظہوری۔ نفیسی وغیرہ وغیرہ کے مرثیے ہیں جو ہر صورت قابل دید ہیں۔	عمر	دیوان نوحہ جات حیدر۔ یہ آغا حید علی صاحب حیدر دہلوی کی ناول تصنیف ہے نہایت درزا گزیر تاثیر کلام ہے قابل دید ہے۔	۱۴
اساتذہ مثل ملا محشم کاظمی۔ ظہوری۔ نفیسی وغیرہ وغیرہ کے مرثیے ہیں جو ہر صورت قابل دید ہیں۔	عمر	شرعۃ المصائب۔ اسکے ناخن بدل مصائب میں کو شکر و لہرہ اثر پڑتا ہے کہ ہر شخص مثل مرغ بسمل مضطرب اور بحال ہو جاتا ہے۔	عمر
اساتذہ مثل ملا محشم کاظمی۔ ظہوری۔ نفیسی وغیرہ وغیرہ کے مرثیے ہیں جو ہر صورت قابل دید ہیں۔	عمر	غزوات حیدری۔ ترجمہ اردو و شکر کتاب موسوم بہ حیدری سر	عمر
اساتذہ مثل ملا محشم کاظمی۔ ظہوری۔ نفیسی وغیرہ وغیرہ کے مرثیے ہیں جو ہر صورت قابل دید ہیں۔	عمر	چہارہ مجلس اسمی بہ تاریخ الامم	۱۲

مَنْ بَكَى وَأَبْكَى وَتَبَاكَى وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ

تاہد جناب حدیث سے مجموعہ مرثیہ جو رونق مہر عزادار ذریعہ گریہ و بکاس ہر حالت یکجائی معروف بہ

جلد دوم



۱۳۳۳ھ

از کلام طاہر نظام تہذیب قبول بر نادر پیر خٹکوسہ عالی پایہ کسٹ نامی جناب سید حسین میر اسحاق لدھیانوی

مطبع نادر شاہ لکھنؤ مطبعہ فیضیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۰
دشمن تاج سب فصاحت ہو
روشن سب پر جھٹ ہو
بادشاہ سب پر جھٹ ہو
پیر کی عتادیت ہو

۱۱
نکس کر یک ہو ہزاروں میں
فرد ہو خاکساروں میں
کے ملکیت ہو خاکساروں میں
عینے خاکساروں میں

۱۲
او وہ کیلتا میں کی کار
جس میں عیسیٰ نفس اپنے چار
کہیں وہ باتیں بہت بڑھایا پیار
گھر کا مالک نے کر دیا منتھار

۱۳
دولت بے زوال پائی ہو
نوب سرکار ہاتھ آئی ہو

۱۴
گیمیا سے ہو شتبہ مٹی
میٹھون میں ہو عطر سے مٹی

۱۵
کوئی اس سے زیادہ کیا چاہے
جو یہ چاہیں وہی خدا چاہے

۱۶
دشمن تاج سب فصاحت ہو
روشن سب پر جھٹ ہو
بادشاہ سب پر جھٹ ہو
پیر کی عتادیت ہو

۱۷
نکس کر یک ہو ہزاروں میں
فرد ہو خاکساروں میں
کے ملکیت ہو خاکساروں میں
عینے خاکساروں میں

۱۸
او وہ کیلتا میں کی کار
جس میں عیسیٰ نفس اپنے چار
کہیں وہ باتیں بہت بڑھایا پیار
گھر کا مالک نے کر دیا منتھار

۱۹
کیا اندھیرا سرور غور بنا
تھا شہزادہ چہ راغ طور بنا

۲۰
شہر اسکو شہ امام نے دی
آبرو شاہ تشنہ کام نے دی

۲۱
پاس نبرد جب گرا نہ کیا
دل کے ٹکڑے ہوئے گلا نہ کیا

<p>۳۱ کیا بچا ہے شمع شریک راہ مین پانی افسانہ کو دیا چلن ہر وقت مصطفیٰ کو دیا نذر بند کے سر خدا کو دیا</p>	<p>۳۲ شانہ دیکھا کہ کوئی نہ تھا تو آئے تو کوئی نہ تھا درد اٹھا جب کوئی نہ تھا تو آئے تو کوئی نہ تھا</p>	<p>۳۳ الفرق الوداع تو آئے تو کوئی نہ تھا تو آئے تو کوئی نہ تھا تو آئے تو کوئی نہ تھا</p>
<p>۳۴ مال بنیادیا ہزاروں کو دینے جنت گستاہکاروں کو</p>	<p>۳۵ گاہ لاشوں پہ آگے گرتے تھے کفن افسوس ملتے پھرتے تھے</p>	<p>۳۶ تھکا یہ عالم نہ بول سکتے تھے منہ سمجھوں کا نہیں تکتے تھے</p>
<p>۳۷ کہا مین نہ تھی شان حسین جب ہوئے قتل شان حسین لاکھ صدے تھے اہل حق حسین وہ بیابان وہ اتقان حسین</p>	<p>۳۸ جب لگا آئے تیرے شاہ کیسی فوج نہ رہی شاہ نابین فوج نہ رہی شاہ دھوپ دو تیرے شاہ</p>	<p>۳۹ دو لون بہنیں شمار ہوتی تھیں باہن گردن مین ٹاٹے روتی تھیں</p>
<p>۴۰ جہاد ہو المومنین لگے نینے کو شمشیر گر چھائی تھی غروب سے تارک نہ سے آج کیا حیات مین</p>	<p>۴۱ فقط اکبر کے دم سے ایک پھول سب گون کی بابت سب گون کی بابت سب گون کی بابت</p>	<p>۴۲ درد ہو کر مین بیٹھ رہیں تو آئے تو کوئی نہ تھا تو آئے تو کوئی نہ تھا تو آئے تو کوئی نہ تھا</p>
<p>۴۳ ہو گئے پیرنا مسید ہوئے بال سب دقت سفید ہوئے</p>	<p>۴۴ دھوپ ہو لون محض کی چلتی ہو دوہر کوئی دم مین ڈھلتی ہو</p>	<p>۴۵ درد ہو کر مین بیٹھ رہیں تو آئے تو کوئی نہ تھا تو آئے تو کوئی نہ تھا تو آئے تو کوئی نہ تھا</p>

<p>۵۱ جگر کی کھوپڑی سے کلام نادانی بچے کی پانی کا جانی</p>	<p>۵۲ حنین حنین حنین حنین حنین حنین</p>	<p>۵۳ حنین حنین حنین حنین حنین حنین</p>
<p>ہوے بیتاب سب کو سمجھا کے خوب دے حسین چلا کے</p>	<p>جلد کجاں خلق خبر سے تو بچے آج داغ اکبر سے</p>	<p>میں تو جاؤں نہ جنگ کر کے مستعد ہوں جناب مرے کو</p>
<p>۵۴ حنین حنین حنین حنین حنین حنین</p>	<p>۵۵ حنین حنین حنین حنین حنین حنین</p>	<p>۵۶ حنین حنین حنین حنین حنین حنین</p>
<p>جائے جو مال آئے تھے آپ کیوں انکو ساتھ لائے تھے</p>	<p>نہ پور نورین کور دے علی اکبر حسین کور دے</p>	<p>غزوت شاہ کربلا کی قسم یہ نہوگا کبھی خدا کی قسم</p>
<p>۵۷ حنین حنین حنین حنین حنین حنین</p>	<p>۵۸ حنین حنین حنین حنین حنین حنین</p>	<p>۵۹ حنین حنین حنین حنین حنین حنین</p>
<p>فید پھر کہو شہید کرتے انکو لائے ہم تو کیا کرتے</p>	<p>پاس آئے ام کے اکبر یاں گھوڑی کی تھلم کے اکبر</p>	<p>تھا یوں میں کہ رخ اوچھڑے کوہین ہوں شہید آپ کو خبر نہ کوہین</p>

<p>۲۱ صدور ہرگز ایک جاہد کا ہو کیا کیا مال تہم قاسم نے دل کیا کیا مال کیا کیا مال</p>	<p>۲۲ جاہد کے لیے میں نے اپنے لیے میں نے اپنے لیے میں نے اپنے لیے</p>	<p>۲۳ جو دولت ہو وہ دولت جو دولت ہو وہ دولت جو دولت ہو وہ دولت جو دولت ہو وہ دولت</p>
<p>۲۴ باغ تیغون سے کٹ گیا بیٹا کیا مرقع الٹ گیا بیٹا</p>	<p>۲۵ شاہ کچھ افسے کہتے جاتے تھے اشکسہ آنکھوں سے بتے جاتے تھے</p>	<p>۲۶ سب کو پھر دیکھو علی کسب ادھر مین چلو علی کسب</p>
<p>۲۷ کیون اپنی میں جہان میں ہوا کوئی ہنسنا ہو کوئی روتا ہو کوئی ہنسنا ہو کوئی روتا ہو کوئی ہنسنا ہو کوئی روتا ہو</p>	<p>۲۸ کیا یہ ہے کہ کیا یہ ہے کہ کیا یہ ہے کہ کیا یہ ہے کہ</p>	<p>۲۹ دی صلیون پر جاوے شام ابھی اسے نہیں پہنچا شام ابھی اسے نہیں پہنچا شام ابھی اسے نہیں پہنچا شام</p>
<p>۳۰ کہیں نہ رہیں لباس تن کیلے کوئی محتاج ہو کفن کے لیے</p>	<p>۳۱ ہم جو کرتے ہیں غور کوئی نہیں ہم ہو یا ہم ہیں اور کوئی نہیں</p>	<p>۳۲ یہ بھی صدمہ تھا لے لیتے ہیں ہم بھی انکو بھیجے دیتے ہیں</p>
<p>۳۳ ہو ہوا کوئی فانوس داغ دل میں چپن کا ہو داغ دل میں چپن کا ہو داغ دل میں چپن کا ہو</p>	<p>۳۴ ہو ہوا کوئی چپن کا ہو داغ دل میں چپن کا ہو داغ دل میں چپن کا ہو داغ دل میں چپن کا ہو</p>	<p>۳۵ میں شاق رہنے آئے ہیں کام خیر کے آئے ہیں کام خیر کے آئے ہیں کام خیر کے آئے ہیں</p>
<p>۳۶ تلاش صبح و شام آتے ہیں اندر جان سب الٹا کے جاتے ہیں</p>	<p>۳۷ روشنی میں جو دم نکلتا ہو شمع بالین سے جی بھستتا ہو</p>	<p>۳۸ زندگانی ہو شاق اب دم کی انکو شادی ہو اپنے ماتم کی</p>

<p>مرثیہ وہو پین کوئی تلخ سے جیاب کون سا سے مین اور مع جیاب سرخ سرور کوئی بخود و خواب سروئی سیراب ہو کوئی بے آب</p>	<p>مرثیہ لکھو بھی او سو سے ہو گیا گور کوئی نہ سب رانا پڑھو پڑھو کوئی دیکھا کے فرانا کھو کھو کوئی دیکھا کے فرانا</p>	<p>مرثیہ خجہ دیکھا نہ جاکھ حضرت مگواروں کی تو عجب حالت الہی کی عجب رسم عجب خلعت وہو پڑھو پڑھو جان جو برقی خلعت</p>
<p>کہین باجون کے شور ہوئے ہیں کہین بچے کسی کے روتے ہیں</p>	<p>کر بلا سے جنان کے قاصد ہیں راہ حق میں رٹے مجاہد ہیں</p>	<p>دین اجازت یہ احتمال نہیں میں کروں عذریہ مجال نہیں</p>
<p>مرثیہ کوئی راہ نہ کوئی عین کوئی ملک و خدا کوئی عین کوئی ملک و خدا سرخ سرور کوئی ملک و خدا سروئی سیراب ہو کوئی بے آب</p>	<p>مرثیہ لکھو بھی او سو سے ہو گیا گور کوئی نہ سب رانا پڑھو پڑھو کوئی دیکھا کے فرانا کھو کھو کوئی دیکھا کے فرانا</p>	<p>مرثیہ خجہ دیکھا نہ جاکھ حضرت مگواروں کی تو عجب حالت الہی کی عجب رسم عجب خلعت وہو پڑھو پڑھو جان جو برقی خلعت</p>
<p>ہو جدائی کا غم تاسف ہو کوئی یعقوب کوئی یوسف ہو</p>	<p>ہم کو شہ چا بلاتے ہیں تیچھے بابا حسین آتے ہیں</p>	<p>میں چلون وعدہ آپ فرمایا سب سے رخصت جناب لواہی</p>
<p>مرثیہ نہیں کی جی شہ نانی ہو نہیں کی جی شہ نانی ہو نہیں کی جی شہ نانی ہو نہیں کی جی شہ نانی ہو</p>	<p>مرثیہ لکھو بھی او سو سے ہو گیا گور کوئی نہ سب رانا پڑھو پڑھو کوئی دیکھا کے فرانا کھو کھو کوئی دیکھا کے فرانا</p>	<p>مرثیہ خجہ دیکھا نہ جاکھ حضرت مگواروں کی تو عجب حالت الہی کی عجب رسم عجب خلعت وہو پڑھو پڑھو جان جو برقی خلعت</p>
<p>کون دنیا سے رشت میں ہوگا ارج سکین بہشت میں ہوگا</p>	<p>لے نہ جائیں شہ غیور مجھ چھوڑ جائیں ہمیں حضور مجھ</p>	<p>دیکھ لین تلو خستہ دل آؤ ہو مسافر سجمون سے نل آؤ</p>

<p>۴۴ چاند سورج کی کچھ چاک بھی ہو ڈیوڑھی میں پھولوں کی سہاگہ بھی ہو</p>	<p>۴۵ چھوٹے ہیں جو لڑ جوان ہم سے رنگ پیری بھی اڑ گیا غم سے</p>	<p>۴۶ کیا یاد ایسی شہنہ کام کرتے ہو دسہم کیوں سلام کرتے ہو</p>
<p>۴۷ دل بایوس کو تزلزل ہو کیا تردد ہو کیا تامل ہو</p>	<p>۴۸ حسن ہو رحمت الہ کے ساتھ شاہزادہ ہو بادشاہ کے ساتھ</p>	<p>۴۹ باپ کا منہ نہ ایسی قسم دیکھو پوچھتی کیا ہوں میں ادم دیکھو</p>
<p>۵۰ کیونکہ چلے نہیں آتے پھر صفدر چلے نہیں آتے</p>	<p>۵۱ قسمت نہیں ٹیکے کیب لڑائی تھی تو دولتیں ٹیکے کیب</p>	<p>۵۲ بوسے شہر خلیج کے تھے کیا کوہین باکی بھڑکے تھے</p>
<p>۵۳ کس سے پروا ہو کس سے ڈرتے ہو کیا یہ ٹیوڑھی میں باقیں کرتے ہو</p>	<p>۵۴ منہ سے پوئے یہ خوش میرا کبر مگر رُسے جگے ہا نون پر اکبر</p>	<p>۵۵ مرنے جا بیٹھے رہ نہیں سکتے کچھ ادب سے یہ کم نہیں سکتے</p>

<p>۵۵۵ آپ ہیں اور گھر سارا ہو فقط اندر کا سہارا ہو بندائے کفن سہارا ہو حکم حکم کیم کس کو چارہ ہو</p>	<p>۵۵۵ بیکہ فرزند کو خلیفہ اندر چلیچلی ساتھ سوسے قربان گاہ لہجہ مادر زنجیر اندر چاہتی تھیں بیت خدا گاہ</p>	<p>۵۵۵ میرا گئے نیت فاطمہ کے کوس میرا کھجور کے کھڑے تھے اکبر پائیں جھک کے زینب کے کئی گاہ بیاں جانید ساجدہ تخت کمال اداں</p>
<p>سیکڑوں اہل زرد ہلاک ہوئے لاکھ کے گھر ہزاروں خاک ہوئے</p>	<p>حکم شوہر جو تھا گوارا تھا خوب فرزند کو سنوارا تھا</p>	<p>منہم کو غم سے دل فگار آیا لین بلائیں یہ کسے پیار آیا</p>
<p>۵۵۶ قتل نور گاہ ہوتا ہو منہم اب یہ ماہ ہوتا ہو روز روشن سیاہ ہوتا ہو گھر ہارا تب ہوتا ہو</p>	<p>۵۵۶ آپ بھی ملد جا ئے خواہر اکھی مان کو بلا ئے خواہر خست شام نہ لائے خواہر جلد دو دھکا بنا ئے خواہر</p>	<p>۵۵۶ کیون چلے جاؤ گے چھوٹی صدی کیا نہ اب بڑے چھوٹی صدی توب حق پاؤ گے چھوٹی صدی چھپان کھاؤ گے چھوٹی صدی</p>
<p>لینے کو پیک مرگ آیا ہو مالک الملک نے بلایا ہو</p>	<p>جان سے نیک راہ میں جائیں لیکے ہم قتل گاہ میں جائیں</p>	<p>قائم اس نام کو خدا رکھے تکو زنیب کہاں چھپا رکھے</p>
<p>۵۵۷ سارے منتان و ذوق ختم کین نہیں ممکن کہ ایک دم کین اب نہ آپ ادا سیر ختم کین جو جاری مجال ہستم کین</p>	<p>۵۵۷ ہمیں دن سے ملا نہیں پانی حق کا فدیتہ اور جسم پانی نفس نام قربانی کہلا چکے نغور دل سے پانی</p>	<p>۵۵۷ پھر کے شہر کے کھا بجائی اوتہ ہر مشکل مصطفیٰ بجائی خوب پیری کا ہو عصا بجائی جو بہن آپ سے جلد بجائی</p>
<p>زیست کے آئینہ کو توڑ دیگی کسی صورت اجل نہ چھوڑ دیگی</p>	<p>عید حسن بول واد رہی قتل کسے پر کا ذبح اکبر رہی</p>	<p>دیکھے قابل زیارت ہو بیاری باتیں بہن پیاری صورت ہو</p>

<p>۱۴۱ بہشت کی بات نہ کہیں کہ کمال کیا ہوگا بہشت کی بات نہ کہیں کہ کمال کیا ہوگا بہشت کی بات نہ کہیں کہ کمال کیا ہوگا</p>	<p>۱۴۲ دورین چادر سے پھر کے پھر کے پھر کے دورین چادر سے پھر کے پھر کے پھر کے دورین چادر سے پھر کے پھر کے پھر کے</p>	<p>۱۴۳ کچھ کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں کچھ کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں کچھ کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں</p>
<p>گو صورت سے اجل آئے شکل بخشش کوئی نکل آئے</p>	<p>یائوں صدمے سے اکٹھ نہ سکتا تھا تھیں پسینے میں غرق سکتا تھا</p>	<p>دل تڑپنے میں برق ہو صاحب بھڑپنے میں اور لین فرق ہو صاحب</p>
<p>۱۴۴ دور و تھانے ہوئے چکے چکے دور و تھانے ہوئے چکے چکے دور و تھانے ہوئے چکے چکے</p>	<p>۱۴۵ دور و تھانے ہوئے چکے چکے دور و تھانے ہوئے چکے چکے دور و تھانے ہوئے چکے چکے</p>	<p>۱۴۶ دور و تھانے ہوئے چکے چکے دور و تھانے ہوئے چکے چکے دور و تھانے ہوئے چکے چکے</p>
<p>اکبر شہزاد لب سے چھٹی ہو ہم بھی لکے ہیں تم بھی لکھی ہو</p>	<p>گرد و پھر کے بلا یکن لیتی تھیں سر قدم پر جھکے دیتی تھیں</p>	<p>نہ شہادت کی آرزو رہا ہے آپ چاہیں تو ابرو رہا ہے</p>
<p>۱۴۷ کچھ کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں کچھ کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں کچھ کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں</p>	<p>۱۴۸ کچھ کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں کچھ کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں کچھ کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں</p>	<p>۱۴۹ کچھ کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں کچھ کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں کچھ کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں</p>
<p>جاؤں کیا طالب رہنا ہوئے نہ رہنا ہوئی تو خفا ہوئے</p>	<p>بہرہ رہا ہے کاش مر جاؤں نہ رہا ہے کاش مر جاؤں</p>	<p>لیا تھا شہد جیسے نہ ہوں لیا تھا شہد جیسے نہ ہوں</p>

<p>نعم مین جیون بعد حضرت علی اکبر سب ہوں قتل آج کا یہ سب پہنوں مہیات پائوں مین زنجیر خوب ہو طوق یا مہر</p>	<p>نعم انکے وقت اعمال جو لگا کر آج کا سب حال جب پائیں نہ آپ ہوئے حال نہوں سے جکھو ہونے دیکھ لال</p>	<p>نعم چھپے طاہرون کے طو باہر تورین جو خرام ادھر سے ادھر تازہ وارد حسنین کا لشکر چلے سے ہمراہ ساقی کو تھر</p>
<p>برجھی لہجی ہی تازیانے سے قبر بہتر ہی قید خانے سے</p>	<p>خلد پر قبضہ تا ابد ہو گا داغ اکبر بڑی سند ہو گا</p>	<p>خوب پانی ہی خوب کا سے ہیں ہم یہاں تین دن سے پیاسے ہیں</p>
<p>نعم کیا کیا تاباؤں باغ غیب حال کیا کیا رہے کوئین پر عجب گر بیوں مرے جو غلام اب تھک بندھو ایگلا جو غلام اب</p>	<p>نعم تھکے ہیں مجھے اجازت ہو تھکے ہیں مجھے رخصت ہو جکھو کہہ دیجئے کہ شہادت ہو تھکے ہیں مجھے ملوں تو راحت ہو</p>	<p>نعم کھجے امان تھکے ہیں اب رہ کر شدت خفقان جکھو کہہ دیجئے کہ شہادت ہو تھکے ہیں مجھے ملوں تو راحت ہو</p>
<p>شرم سے آب آب ہوتا ہوں آپ دیکھیں علی کا پوتا ہوں</p>	<p>گھر ہی باغ جنان شہیدوں کا پہل بسا کاروان شہیدوں کا</p>	<p>پانی کا سون میں بھر رہے ہوں گے ہم کو سب یاد کر رہے ہوں گے</p>
<p>نعم ہوئے اس کے غور کا یہ محل آنے والی ہی ایک روز اجل گروہ آج کا ہو فیصل سانا قاطعہ کا ہو گلا محل</p>	<p>نعم ہوئے اس کے غور کا یہ محل آنے والی ہی ایک روز اجل گروہ آج کا ہو فیصل سانا قاطعہ کا ہو گلا محل</p>	<p>نعم اپنی شفقت کا واسطہ امان میری منت کا واسطہ امان خیرت کا واسطہ امان نعمت کا واسطہ امان</p>
<p>کیا ہم سے عذر کیجے گا اسی سنا کہ وہ اب نہ کیجے گا</p>	<p>کچھ بہادر نہ رہے ہو گے سب سے کچھ نہ رہے ہو گے</p>	<p>سو گواروں کی یاس کا صدقہ علی اصغر کی پیاس کا صدقہ</p>

<p>۴۵ کشتیوں میں سلاح اور لباس محب کے خالی تمام جمع تھا کھڑے کھڑے بچپن کے پاس نہیں رہ سکا زود جو بچا پاس</p>	<p>۴۶ شہ کا منظر دیکھ کے کما صاحب منہ سے دیدی اٹھیں رضا صاحب پہ کچکا بکلیا صاحب حسب دو بچپن صبر کی دعا صاحب</p>	<p>۴۷ شاہنشاہ زمان کی دست صبر و تجا و خدمت کی دست ضعف و عیب اس صفت کی دست لاشہ و بے برکت کی دست</p>
<p>کشتی تھیں غل نہو خدا کے لیے چپ رہو صاحبو خدا کے لیے</p>	<p>ساتھ جاؤ جو یہ قمر جاوے کیا کریں کچھ تو دل ٹھہ جاوے</p>	<p>واسطہ اشک و آہ زہرا کا صدقہ درد فراق صغرا کا</p>
<p>۴۸ بچپن بچھو تو ایکدم رعب نہیں ارشاد زینب علیہا السلام بچپن نہ بچھو اس طرح اس رعب بچپن نہ بچھو اس طرح اس رعب</p>	<p>۴۹ نہیں بچھو لے سنا کی خدمت غل ہوا خاندان و اسرت نہیں ہوا اس کو ملگلی خدمت لاؤ بیچ و بیکر مع خدمت</p>	<p>۵۰ کعبہ و کتاب و کعبہ نہیں کعبہ و کتاب و کعبہ نہیں کعبہ و کتاب و کعبہ نہیں کعبہ و کتاب و کعبہ</p>
<p>نہیں زہرا جو پاس جا بچھیں گرد شہزادیاں سب بچھیں</p>	<p>کشتیاں جو خواہیں لائی تھیں سر برہنہ تھیں روتی جاتی تھیں</p>	<p>سرفروشان کر بلا کے لیے اذن بندے کو دو خدا کے لیے</p>
<p>۵۱ بچپن یہ میری شہنشاہ بچپن یہ میری شہنشاہ بچپن یہ میری شہنشاہ بچپن یہ میری شہنشاہ</p>	<p>۵۲ شہ نے فرمایا ایسے اس طرح ہوں مسلح یہ صفت اس طرح دیکھو انکو یہ صفت اس طرح دیکھو انکو یہ صفت اس طرح</p>	<p>۵۳ میں نے فرمایا ایسے اس طرح ہوں مسلح یہ صفت اس طرح دیکھو انکو یہ صفت اس طرح دیکھو انکو یہ صفت اس طرح</p>
<p>صورت یاس دل دکھاتی رہی جسم سے جان نکلی جاتی رہی</p>	<p>بوسے پاؤں سے روتے ہو جاؤ تم بھی صاحب شریک ہو جاؤ</p>	<p>ہو محل یہ بڑے تکلف کا پیر من لاؤ میرے یوسف کا</p>

۴۴
خوشبین ہو گیا بیک
خوشبین کی دسویں بھی
کوئی سبب نہ ہوئی
عارفوں سے حق چکھتا تھا

۴۵
تجربین یزد و جہان
کہ رہی تھیں بیک چاہے
کیوں نہ ہو افسانہ
تجربین اب کیا ہو

۴۶
کیا کینہ فانی چلائی
دوسے دیکھ کے چلائی
بیک راہن پیچھے چلائی
بیک راہن پیچھے چلائی

سب مسافر کے ساتھ جاتے تھے
آئینے پشت پر دکھاتے تھے

ماتے آفتون کے صاحب ہیں
آبرو کی دعا کے طالب ہیں

کچھ عجب قحط آب ہے امان
دل ہمارا کہا ب ہے امان

۴۷
تجربین بیک چاہے
تجربین بیک چاہے
تجربین بیک چاہے
تجربین بیک چاہے

۴۸
سارے پیا سون میں
تجربین بیک چاہے
تجربین بیک چاہے
تجربین بیک چاہے

۴۹
آہ بیک چاہے
تجربین بیک چاہے
تجربین بیک چاہے
تجربین بیک چاہے

تھے سراپا الم یہ عالم تھا
نخل قد آہ نخل ماتم تھا

دی صدا ہنس کے دیکھنا پیا سو
پیا س سے رو رہے ہو کیا پیا سو

ہو کسی طور سے ہر پانی
لینے امان تجھین سے ہم پانی

۵۰
تجربین دامنوں کے
تجربین دامنوں کے
تجربین دامنوں کے
تجربین دامنوں کے

۵۱
تجربین دامنوں کے
تجربین دامنوں کے
تجربین دامنوں کے
تجربین دامنوں کے

۵۲
تجربین دامنوں کے
تجربین دامنوں کے
تجربین دامنوں کے
تجربین دامنوں کے

بوسے خون بوسے عطر آتی ہیں
کسی دوٹھاک لاش جاتی ہیں

گود یون سے نکلتے ہیں
کے پانی مچل گئے ہیں

پانی ان سے نہ ملے لقا مانگو
میں لڑوں تم بہن دعا مانگو

<p>۱۰۱۱ عربی کی آنے بھائی جلد آنا چو چپا کی طرح سے تو علم لانا پہن پانی سے تو علم لانا پہن پانی سے تو علم لانا</p>	<p>۱۰۱۲ بھائی صاحب نے کی بڑی تکلیف بوسے اکبر پر مرثیہ کے سونے غنیمت بھائی صاحب نے کی بڑی تکلیف بوسے اکبر پر مرثیہ کے سونے غنیمت</p>	<p>۱۰۱۳ مع شجاد و بعد سے کہیں کیچو کے روئے اقدس مادر کی گندار عشق کہ ہو خدا مسرور میں یہ مرثیہ میں ہیں بزم</p>
<p>ہو گی ٹھنڈی ہو اُدھر بھائی سو نہ رہتا فرات پر بھائی</p>	<p>روئے وہ دونوں ہاتھ پھیلا کے یہ گلے سے لپٹ گئے جا کے</p>	<p>ہو جو کہنا وہ اسے کہے گا پھوپھی زینب کے ساتھ ہیے گا</p>
<p>۱۰۱۴ دیکھو شاہ و دین نے چلا کے دیکھو شاہ و دین نے چلا کے دیکھو شاہ و دین نے چلا کے دیکھو شاہ و دین نے چلا کے</p>	<p>۱۰۱۵ نوجوان بھائی کمان بھائی نوجوان بھائی کمان بھائی نوجوان بھائی کمان بھائی نوجوان بھائی کمان بھائی</p>	<p>۱۰۱۶ کمان یہ ہوئی محل میں بکار کمان یہ ہوئی محل میں بکار کمان یہ ہوئی محل میں بکار کمان یہ ہوئی محل میں بکار</p>
<p>جاؤ باہر یہ حکم پہونچا دو بھائی کھوڑا محل میں بھجوا دو</p>	<p>دونوں بھائی جدا ہوتے تھے یہ بھی روتے تھے وہ بھی روتے تھے</p>	<p>ہو دعا کی ہو س خدا حافظ بھائی جاتے ہیں بس خدا حافظ</p>
<p>۱۰۱۷ دور کی روئی ہوئی جو کوئی اور دور کی روئی ہوئی جو کوئی اور دور کی روئی ہوئی جو کوئی اور دور کی روئی ہوئی جو کوئی اور</p>	<p>۱۰۱۸ مادر اکبر خجستہ خصال مادر اکبر خجستہ خصال مادر اکبر خجستہ خصال مادر اکبر خجستہ خصال</p>	<p>۱۰۱۹ نوجوانان شرب و طعنا نوجوانان شرب و طعنا نوجوانان شرب و طعنا نوجوانان شرب و طعنا</p>
<p>لو خبر بھائی مرے جاتا ہے گھر میں اسب عقاب آتا ہے</p>	<p>سرسے جاوے دو اتار سینگے ہم مدد کو کسے پکار سینگے</p>	<p>ہم اکیلے جہاد کرتے تھے دوست تو تھو تھو یاد کرتے تھے</p>

<p>۱۱۱ یہ تو ڈاٹے گلون میں دونوں آئے پیش امام عجب باہ پس گھوڑے کے روئے تھے شاہ بونے اکبر کہ ہوں اجازت خواہ</p>	<p>۱۱۲ کیا یون کھنچا رکاب سے ہوئے بولے منت سے عا کی پیغم نہ اترنا ہمارے سر کی قسم تو کام آئین لے ابو ارجم</p>	<p>۱۱۳ ہر جگہ غش برپا چاہوے ہی ساکان چند بار ہوے اتنے گھوڑے کے چہر سواری غش کی شہید تیرا ہونے</p>
<p>اب توقف نہیں شہا اچھا شہ نے آہستہ سے کہا اچھا</p>	<p>روئے منور کو گئے زین پر عابد غش ہوے پھر زمین پر عابد</p>	<p>زندگی ہی حال دیکھتے ہیں آپ ان سب کا حال دیکھتے ہیں</p>
<p>۱۱۴ گھوڑے کے سب سے پہلے بونے کے ہونے کے سوار اکبر بے تھکنے تھے عابد مضطر بھائی میرا جو شکل بنی</p>	<p>۱۱۵ گھوڑے سے پہلے گھوڑے یون کہا انکو غش میں آئے بھائی سب کو بھلاؤ لیجا کے</p>	<p>۱۱۶ راہ انبوہ میں نہ پائے غش کے دیوار کو بھلائے روئے کے گھوڑے کا بھائی بھائی کے لئے جانتے</p>
<p>مر کو یہ گھڑی جسدائی کی تھا منے دور کا بھائی کی</p>	<p>لاش پر بقیرار ہو لینا ہموں بھی طرح سے رو لینا</p>	<p>پچھے آتی تھیں نور کو فضا اگلی تھیں گر کے خاک پر فضا</p>
<p>۱۱۷ ہوئے اکبر سوارانٹ کے قاب تمام لی عابد توین نے رکاب بولے وہ ہاتھ جوڑے آداب بن گنگار کچھ نہ جناب</p>	<p>۱۱۸ اچھے گرد آتے ہوئے دامن پھر ہوئے زیب زین وہ شکرین آگے روتا ہوا بڑھا تو سن آگے گھوڑے ہو جھڑجھڑا</p>	<p>۱۱۹ مضطرب ہوں عا نہیں حال شاہ زادے ذرا غمگین غل میں اکبر نے جو غنی مصدا شاہ بولے سنو بھائی</p>
<p>ہو لقا ہست بخار ہائے ہیں آپ کے بھائی ہاتھ کا پتے ہیں</p>	<p>پیٹ کے سر کو غش ہو میں زین کہیں بالو گرین کہیں زین</p>	<p>یہ دعا ملتی تھیں شادی کی ہیں صاحب تھادی دای کی</p>

<p>۱۳۱</p> <p>بین صلا اہل علم و اہل زبان نظم بر قصہ سہروردی نمنوی میں مکتوب حسن کمان شاہنامہ کا نام لوندہ بیان</p>	<p>۱۳۲</p> <p>پہونچے دیو دین اکبر غنی بے نام کیا موزائی خاک وا علیا کا غل کلچہ چاک شور و اکبر اکاتا افلاک</p>	<p>۱۳۳</p> <p>سہروردی جو نیکو راہ قدیم کے کتبے کے کتبے کے کتبے کے کتبے کے کتبے کے کتبے کے کتبے کے کتبے کے کتبے</p>
<p>ہوں برج یگانہ اکبر مرثیہ و فسانہ اکبر</p>	<p>نہ دکھائے خدا وہ نقشا تھا حشر مارے محل میں برپا تھا</p>	<p>کچھ عجب اضطراب سے لپٹیں پاسے اس عقاب سے لپٹیں</p>
<p>۱۳۴</p> <p>کیا کہوں کیا کہوں انکی زلف و ریا منہل و اخفی و شب یلدا سلسلہ شکر عنبر سارا نسبت ان سب کو گناہ و خطا</p>	<p>۱۳۵</p> <p>تھی دعا شہ کی مضطرب دل ہو ای خدا تو کہیم و عادل ہو تیرے در کا حسین سائل ہو مخت شکل ہو مخت شکل ہو</p>	<p>۱۳۶</p> <p>ای صد اما مہتاب لیتیا چل ای ہمایون رکاب لیتیا چل ہو نہ پیری خراب لیتیا چل صبح کو آفتاب لیتیا چل</p>
<p>زلف کی بو سے عطر پھیل لاہر شب مہتاب ام لیسلاہر</p>	<p>شاد قلب ملول ہو جائے یہ ہدیہ قبول ہو جائے</p>	<p>پاؤں پر ریشہ دار پاؤں رہے یہ کینز قدیم سا تھر رہے</p>
<p>۱۳۷</p> <p>مختلط ہو جو لوح حسین کس سے تشبیہ دینا ہے حقین صبح ماہ و منیر صبح حسین بہار عین صبح حسین</p>	<p>۱۳۸</p> <p>کے اکبر ملال میں نکلے کے اکبر جدال میں نکلے کے خیال میں نکلے کے ملال جلال میں نکلے</p>	<p>۱۳۹</p> <p>نہیں فرمایا دیکھ کے یہ حال نہیں فرمایا دیکھ کے یہ حال نہیں فرمایا دیکھ کے یہ حال نہیں فرمایا دیکھ کے یہ حال</p>
<p>بات اس آئینے نے حاصل کی ہر صفائی حسین کے دل کی</p>	<p>غور سے رزم گاہ کو دیکھا رن کو دیکھا سپاہ کو دیکھا</p>	<p>سکے یہ بخش ہوئیں وہین فضا شور تھا پاسے مرگین فضا</p>

<p>۱۳۳۱ حال بر زمین طوفان و حال یون تو سب نے کہا ہو بھول کوئی ملتی نہیں جیو بس سال نقطہ و مد کہا تو اس سے مال</p>	<p>۱۳۳۲ خشک بنو شون کو کیا کہیں گل داغ بر دل ہو لا لہ احمد سہین یا قوت تو ہو جو بک معل پانی عقیق ہو</p>	<p>۱۳۳۳ مقی تحقیقت خدا کی قدرت ہو نیز بوجہ اس شان جنت ہو میر رخ عارض گل شہادت ہو نیز خط زہری علامت ہو</p>
<p>۱۳۳۴ ہم سے یہ کہد یا ہم سر کی دھال حشر کی تیغ حیدر کی</p>	<p>۱۳۳۵ یہ سخن شاہ جسر دہر کے ہیں نگرے سیرے دل جگر کے ہیں</p>	<p>۱۳۳۶ عارض و خط کے یاتنا سے ہیں ہم حسین حسن کے پیالے ہیں</p>
<p>۱۳۳۷ دو زون عارض ہیں گل تشبیہ پانی منھت سے جا بجا تشبیہ پا بچہ تازہ ہو ذرا تشبیہ پا بچہ آئی ہو واہ کیا تشبیہ</p>	<p>۱۳۳۸ مشکل نظر ہیں تباہے دانست سے ہیں اب کے نشا سے دانست ہیں بیہوش کے افسانے دانست نیز ہو سہن سے دانست</p>	<p>۱۳۳۹ ہو منو حسین سے رن سار دو لون عارض حسین گل پیا کہ رہا ہو زوق کا نقطہ ر سہو ہیں جا نہ بیچ عین تارا</p>
<p>۱۳۴۰ نورین لاکلام یکستا ہیں کعب دست جناب سوسا ہیں</p>	<p>۱۳۴۱ ہو سبج زبان یہ روشن ہو بڑ قدم سو چون کی سحر ہو</p>	<p>۱۳۴۲ سید جنت ہو جان آدم ہو چاہ میں اسکی ایک عالم ہو</p>
<p>۱۳۴۳ کلیں بخیل بخیال کھتی ہیں خوب دیکھ بکھین نہوں برسا دین جو لال بکھین بہو بریں نہین غزال بکھین</p>	<p>۱۳۴۴ خود عارض او خوشنا خط ہو خطریا کی نہین نیا خط ہو ہو زد کھلا ہو اخطا ہو نستادہ خدا خط ہو</p>	<p>۱۳۴۵ خوش گشتی سے ساعت کو سہو کے ساعت ولادت کو نوروان کو جو خازا قاسم کو چہرے ہیں اکھی کو</p>
<p>۱۳۴۶ پے پیار عشق عیسیٰ م ہیں عین عابد کے شعلے ہیں</p>	<p>۱۳۴۷ کوئی خط اس سے بڑھ نہیں سکتا کوئی اس خط کو بڑھ نہیں سکتا</p>	<p>۱۳۴۸ گل فصاحت کے پھول جنت ہیں ہر ترن گوش ہو کے سنتے ہیں</p>

<p>مرثیہ گلن شنبو کی ایک شنب ہو بار حسن بینی عین بین ہزار ہزار کیا دل باغ جو کہا سربار یو یہ انکشت اٹھو غشتار</p>	<p>مرثیہ رنگ مین بھول مین گلاب کھاتہ بین خاوش مین تعلیم کھاتہ کہہ رہے ہیں یہ شمع و شتاب کھاتہ موج میدان ہی جناب کے ہاتھ</p>	<p>مرثیہ لکے بڑے قد محبوب مین بال صفت ختم کھین بال کہہ فقط سر و دست کھین بال تور کوبی سے ہی کھین بال</p>
<p>آں سے ہر وقت ضو لگائے ہی شمع طور اس سے لو لگائے ہی</p>	<p>شافین نو بادہ سراد کی مین پھلیان قسزم جہاد کی مین</p>	<p>شہ کی پیری کا یہ اشار ہی کچھ نہیں یہ عصا ہمار ہی</p>
<p>مرثیہ دونوں شانے مین مصطفیٰ کو پسند دونوں پہلو مین رضا کو پسند مین یہ زمر اکو مجتبیٰ کو پسند سینہ سلطان کو بلا کو پسند</p>	<p>مرثیہ ہو سر دست اعلیٰ مین شیخ وچشتی اقم مین یہ سرویا چو گرہ اکب ایک عقوہ کشا مین یہ چوین ہتھیلیان دریا</p>	<p>مرثیہ پانوں جنے دم و غاد کچھ میں ایک مصطفیٰ کچھ دو چوہر اکب ایک عقوہ کشا چوین دیجے جو نقش یاد کچھ</p>
<p>سخن اسکندر سخن کے مین پانوں آئینے بختن کے مین</p>	<p>فتح کے طور کی مین بس شمع مین دو طبق نور کے مین دس شمع مین</p>	<p>آئینے نقش پاس سے جڑتے مین مرد خورشید پانوں پڑتے مین</p>
<p>مرثیہ شان رب جلیل مین بازو یکسون کے کفیل مین بازو مین ملک یہ دلیل مین بازو بازو سے جبریل مین بازو</p>	<p>مرثیہ چیرنے پائے یہ کسان ناخن چپے اعدا مین خون نشان ناخن مین بعینہ سرو ہیکل ناخن کو لہرین عقدہ نہان ناخن</p>	<p>مرثیہ صاحبو کہ چکے کا ہو پیسہ نور صلی علیہ السلام کی غیبت جنگ کی کرکے ہو تو سیف بران بنا ہو ابوی</p>
<p>طاقت احمد کی اتھالی ہی دہی پنچہ وہی کلائی ہی</p>	<p>کوئی ناخن ذرا جو بڑھتا ہو بدر کے سر ہلال چڑھتا ہو</p>	<p>سا منادل کو ہر بڑے ڈر کا ہی بیان اب جہاں اکبر کا</p>

<p>۱۵۱۱ کمان جو انوردا سنجل جاو کمانکے یا مخطوطا سنجل جاو جو مقام و نام سنجل جاو شور بودا و اسنجل جاو</p>	<p>۱۵۱۲ دل بھی چر بھی کچھ حال ہے سامنے عورت قتال ہے طرف کی بل خیال ہے دوست نہیں کا ایک حال ہے</p>	<p>۱۵۱۳ ہوئی آپس میں اب بھی گشتا ہے تیر بھی سنتے ہو تیغون کی گشتا ہے چل رہی ہو سہین بڑی تلوار چل رہی ہیں آئی خون کی بوجھار</p>
<p>۱۵۱۴ نہ اُدھر اس گھڑی رہیں آنکھیں دیکھو بے لڑی رہیں آنکھیں</p>	<p>۱۵۱۵ آنکھوں پر طرف پر دے پڑتے ہیں سب کیلئے بنی یہ لڑتے ہیں</p>	<p>۱۵۱۶ آنکھ ہر مرتبہ جھپکتی ہو دور بجلی کہیں چمکتی ہو</p>
<p>۱۵۱۷ تشریب سے عرض کرو تشریب سے عرض کرو بادشاہ عرب سے عرض کرو یہ ادب سے ادب سے عرض کرو</p>	<p>۱۵۱۸ سب کی بدل جاتی تھی تیر کی بدل جاتی تھی خطبہ جل جاتی تھی خطبہ جل جاتی تھی</p>	<p>۱۵۱۹ گشتا ہے گشتا ہے نظر آتا ہے نظر آتا ہے خاک ہوئے ہیں ضم تیر پہ آ رہا ہے زلزلہ</p>
<p>۱۵۲۰ رنگ سلطان دو جہان بندھ جائے بزم میں رزم کا سان بندھ جائے</p>	<p>۱۵۲۱ نہون سیکر تو دل آٹھ جائے ہو نہ جو بات صاف کٹھ جائے</p>	<p>۱۵۲۲ دم میں ہستی عدم سے ملتی ہو اٹھ کھڑے ہو زمین ہلتی ہو</p>
<p>۱۵۲۳ سب سے بڑا خواہ کوئی نہیں سب سے بڑا خواہ کوئی نہیں سب سے بڑا خواہ کوئی نہیں سب سے بڑا خواہ کوئی نہیں</p>	<p>۱۵۲۴ شہادت کر بلا کیجیو شہادت کر بلا کیجیو شہادت کر بلا کیجیو شہادت کر بلا کیجیو</p>	<p>۱۵۲۵ جلیب کر لے کر لے کر جلیب کر لے کر لے کر جلیب کر لے کر لے کر جلیب کر لے کر لے کر</p>
<p>۱۵۲۶ دل مرا ہو میں بڑھتا ہو یا حسین آؤ تمہاری بڑھتا ہو</p>	<p>۱۵۲۷ فاد کیا شان حق تعالیٰ ہو وہ اندھیر لڑی یہ آجالا ہو</p>	<p>۱۵۲۸ سخت جانوں کی جانیں جاتی ہیں بچکیوں کی صدائیں آتی ہیں</p>

<p>۱۱۱۱ آج مجھ کے جاں نیک بھائی دوستوں سے تمہارے واسطے آج مجھ کے جاں نیک بھائی دوستوں سے تمہارے واسطے</p>	<p>۱۱۱۱ وصف حسن فرس کمرین موزون سنانے ہیں میری بری مضمون کا غذا فشانہ و قلم گلگون لیست ذہن بلند سے کردون</p>	<p>۱۱۱۱ صورت ابرار دھڑا دھڑا چرخ چرخ کیا چرخ چرخ مع را کب چرخ چرخ کر گیا آسمان سے زمین پر آیا</p>
<p>۱۱۱۱ ہم گئے تھے یہ رنگ دیکھ آئے علی اکبر کی جنگ دیکھ آئے</p>	<p>۱۱۱۱ دور جاتے ہیں رجان جان کے ہم تارے توڑیں گے آسمان کے ہم</p>	<p>۱۱۱۱ منکر دن کو بڑے ملال دیے سب سے معراج کے نکال دیے</p>
<p>۱۱۱۱ یونی ذہن راسا پر دتا ہی کائنات میں کس کے حق میں تباہی زکام کی و غافل ہوتا ہی اسد اعدا کا جو بوجھ تباہی</p>	<p>۱۱۱۱ ذہن طاووس کیلئے شرمایا رنگین میں شکل اسٹول کولایا رنگین میں عرش کا کیا کیا لیکھو اچھی طرح نقشہ درایا</p>	<p>۱۱۱۱ کیون نہ دل بھلا بھلا کمال کیون رکھنا زمین پر آہستہ چلنا سر کو جھکنا کے دانستہ چور کی پیر جو ان شاہ بیتہ</p>
<p>۱۱۱۱ پڑھ کے مصرع دیر بجا گئے بند سنے تو شیر بجا گئے</p>	<p>۱۱۱۱ کیا ہی دامان زمین منور ہیں برق خاطر براق کے پر ہیں</p>	<p>۱۱۱۱ پہلوں کو شوق دیدہ یو سی ہی شکل سایہ کی بھی عروسی ہی</p>
<p>۱۱۱۱ شکر اس کی سب سے بڑی یون پر دن کے پر پر چلے گئے زارے گویا تیرے گھر کے یہ ادھر آستین اس کے پرے</p>	<p>۱۱۱۱ آڑ کے دتیا ہی یہ صدارت کرب مین ہون رزن سوارید عروب صورت مصطفیٰ ہوئی تو طلب رہب معراج کا لیکنا اب</p>	<p>۱۱۱۱ گرمیاں بھوکے پیاسے بھوکے گرمیاں بھوکے پیاسے بھوکے غم کے آنکھوں میں بھوکے کر لیا کی ہوا میں کھاتے ہوئے</p>
<p>۱۱۱۱ کی نگہ رخس نے ہزار دن پر تھا عقاب اڑ چلا شکار دن پر</p>	<p>۱۱۱۱ آج خالق کے پاس جا بیٹھو وہ پھر آئے تھے یہ نہ آ بیٹھو</p>	<p>۱۱۱۱ پھول گئے ہوئے جراحت کو شوفی رنگ اور شہادت کو</p>

<p>وہیں پونچے جو اکبر دنگاہ لور سے رن بنا تکی کی گاہ علی جو اساری فوج میں ناگاہ جلوہ فرما ہو سے زبول اندھ</p>	<p>نکل آ گیا جلوہ فرما ہو سے زبول اندھ استغدر کیوں ہر ایک کھجوریا ہو گئی فوج ملک رسا</p>	<p>وہیں پونچے جو اکبر دنگاہ لور سے رن بنا تکی کی گاہ علی جو اساری فوج میں ناگاہ جلوہ فرما ہو سے زبول اندھ</p>
<p>ہین کمان کس سے ہم بگڑتے ہیں جس کی استہین اس سے لڑتے ہیں</p>	<p>بند و بست امیر شام ہوا کام شیر کا تمام ہوا</p>	<p>رحم لازم نہیں ہی ظالم کو یہیچہ دیتا ہوں لگو کے حاکم کو</p>
<p>وہیں پونچے جو اکبر دنگاہ لور سے رن بنا تکی کی گاہ علی جو اساری فوج میں ناگاہ جلوہ فرما ہو سے زبول اندھ</p>	<p>وہیں پونچے جو اکبر دنگاہ لور سے رن بنا تکی کی گاہ علی جو اساری فوج میں ناگاہ جلوہ فرما ہو سے زبول اندھ</p>	<p>وہیں پونچے جو اکبر دنگاہ لور سے رن بنا تکی کی گاہ علی جو اساری فوج میں ناگاہ جلوہ فرما ہو سے زبول اندھ</p>
<p>دل زیارت سے لطف پاتے ہیں سب رکابوں سے لپٹے جاتے ہیں</p>	<p>دل کو تھا تنگ بھی تو کیا ہوگا بڑھ کے دیکھو غش آگیا ہوگا</p>	<p>روح عکس سلاح سے رن میں غرق تھا مہر آب آہن میں</p>
<p>وہیں پونچے جو اکبر دنگاہ لور سے رن بنا تکی کی گاہ علی جو اساری فوج میں ناگاہ جلوہ فرما ہو سے زبول اندھ</p>	<p>وہیں پونچے جو اکبر دنگاہ لور سے رن بنا تکی کی گاہ علی جو اساری فوج میں ناگاہ جلوہ فرما ہو سے زبول اندھ</p>	<p>وہیں پونچے جو اکبر دنگاہ لور سے رن بنا تکی کی گاہ علی جو اساری فوج میں ناگاہ جلوہ فرما ہو سے زبول اندھ</p>
<p>ہاں یہ معجز ناما جو کس دنگے سب ہی جگو قیہد کر لینگے</p>	<p>کوچ دنیا سے کر چکے شیر کون جیتا ہی مرے شیر</p>	<p>کون سے بند و بست ادھر نہ ہوے اکبر صف شکن خبر نہ ہوے</p>

<p>۱۷۱ لیک دو دین سوار چاروں طرف منتشر نیزہ دار چاروں طرف چرخ عین چوں خاں چاروں طرف یہ گویا بار چاروں طرف</p>	<p>۱۷۲ کوس تیربی کی تھی بلند آواز کیا ہوا سے زمانہ یوں ساز نوج و طبل و علم پر ایسا ناز چاروں کس میں زنجیر و فراز</p>	<p>۱۷۳ بندے غافل ہیں کیوں خدا کا جانے پہنچ ہی دنیا کو بے وفا جانے یہ جو اچھا اسے پورا جانے غس دی ابن سعد کیا جانے</p>
<p>رنگ باغ و غابدلتا تھا شاہزادے کا جی بہلتا تھا</p>	<p>موت سر پر ہی کیا ٹائل ہی الزحیل الزحیل کا غل ہی</p>	<p>ہاں شہ مشرقین سمجھے ہیں خوب اسکو حسین سمجھے ہیں</p>
<p>۱۷۴ تغیر زمانے بھر کے آدھ لگے پھیلے پانوں کا سر کے آدھ نہر جی بھگتی اتر کے آدھ نظم یمن و سبم ادھ کے آدھ</p>	<p>۱۷۵ تھا جلاجل کا شور یہ تھی کچھ یہ وہی ذوالجلال وہ جبار لیک ہی ملک واحد القہار وہ سرچے احساب ہی ہتھیار</p>	<p>۱۷۶ مورچوں کا وہ طعنے پٹ جانے بید سنا جھپٹوں کا طعنے کرنا علیوں کا اسے بھگتوں نظر آنا انکسے چیکے نظارہ نہ مانا</p>
<p>صدے سے نیلگون جو بانی تھا رنگ دریا کا آسمانی تھا</p>	<p>سید مشرقین کا حق ہی بادشاہی حسین کا حق ہی</p>	<p>دیکھو تاثیر خوف صابر کو یقین اب تک بھوکا لے ہیں سر کو</p>
<p>۱۷۷ شہر شکن کا جہر و سلطنت کرنا شہر کو شایان ہی سلطنت کرنا انچھا ملک سے چاہیے ڈرنا یہ بجبا کی راہ میں کرنا</p>	<p>۱۷۸ تھی یہ تقارون کی صدا ہزار الامان دور گزشتہ بد و ناز طرف نیرنگ طرف لیل و نهار جائے عجب ہی اولی الا بصار</p>	<p>۱۷۹ پیش آہنگ طعنے چلائے کون ہی صفت سے نکلائے اس بباد کے سامنے جا لئے وہ سپاہی نہیں جو گلہ لئے</p>
<p>خسروان بلند شان نہ رہے قرپر نو بہت دلشان نہ رہے</p>	<p>بابے بیگتے ہیں با جبر کیا ہی کون لاکھوں ہیں کون تنہا ہی</p>	<p>کو شمش نام و تنگ باید کرد روز جنگ اسے جنگ باید کرد</p>

<p>۱۰۱ دی صدا تھو کہو کہے دینے بہی پھر کہو کہے کہو کہے نہی پھر کہو کہے کہو کہے</p>	<p>۱۰۲ باز وہ کہلا کہے کہے کہے وہ کہے کہے کہے کہے کہے وہ کہے کہے کہے کہے کہے</p>	<p>۱۰۳ کہے کہے کہے کہے کہے کہے کہے کہے کہے کہے کہے کہے کہے کہے کہے کہے کہے کہے</p>
<p>باگ او اہل نار لین کہ نہ لین میان سے ذوالفقار لین کہ نہ لین</p>	<p>اس جگہ خاک سب نے چھانی ہی ہی جو تشبیہ وہ پڑانی ہی</p>	<p>اب نہیں ہی کہیں مفر آؤ گرم ہو جاؤ گے ادھر آؤ</p>
<p>۱۰۴ دیہ ای اہل کہو کہے کہے کہے کہو کہے کہے کہے کہے کہے کہو کہے کہے کہے کہے کہے</p>	<p>۱۰۵ کہو کہے کہے کہے کہے کہے کہو کہے کہے کہے کہے کہے کہو کہے کہے کہے کہے کہے</p>	<p>۱۰۶ کہو کہے کہے کہے کہے کہے کہو کہے کہے کہے کہے کہے کہو کہے کہے کہے کہے کہے</p>
<p>ہم کچھ ایسے نہیں جو ڈر جائیں دل نہ ٹھہرے ہوں تو ٹھہر جائیں</p>	<p>آسمان سے کتاب لائے تھے یہ بھی جبریل لیلے آئے تھے</p>	<p>شور لاشوں سے بند رستا ہی دھوپ نکلی ہی منہ برستا ہی</p>
<p>۱۰۷ کہو کہے کہے کہے کہے کہے کہو کہے کہے کہے کہے کہے کہو کہے کہے کہے کہے کہے</p>	<p>۱۰۸ کہو کہے کہے کہے کہے کہے کہو کہے کہے کہے کہے کہے کہو کہے کہے کہے کہے کہے</p>	<p>۱۰۹ کہو کہے کہے کہے کہے کہے کہو کہے کہے کہے کہے کہے کہو کہے کہے کہے کہے کہے</p>
<p>نہی پھر کہو کہے کہو کہے نہی پھر کہو کہے کہو کہے</p>	<p>ڈریہ تھا تیغ روح فرسا کا خون اب تک ہی خشک دنیا کا</p>	<p>ہیں بہت یادگار سا تھا ایسے ایسی تلوار ہی ہا تھا ایسے</p>

<p>۱۹۹ جنگین فوج کے یہ سالانہ تھا جو نشان تھا وہ داغ جہین تھا تک لب لعل کی نشان تھا نہا جو غم وہ آہ سوزان تھا</p>	<p>۱۹۸ ایک اس دیو کی سواری کا پان کوئی بیان کا تھا نہ جیسے نیکی میں اٹکا تھا نہ تو کبھی عین وہ بچار سوا</p>	<p>۱۹۷ پنہ وہ امیر ہمارے سر کے تین نام سے آفتاب کو جو شرف آج زنگی عقیقہ و درخشاں خانہ دہی کے یونین خلیف</p>
<p>۱۹۶ وہ حال کے پھول مثل داغ بے شام آخر ہوئی چہرا غم بے</p>	<p>۱۹۵ کی جو کد ایل شام نے آیا علی اکبر کے سامنے آیا</p>	<p>۱۹۴ نہ نہ پھیر انیا زمین ہنسنے دی انگوٹھی ناز میں ہنسنے</p>
<p>۱۹۳ خانہ زاد کے نشان نہا تو کبھی بیکہ کا پروانہ نہا نہا نہا نہا نہا نہا</p>	<p>۱۹۲ نہا نہا نہا نہا نہا نہا نہا یوں لگا راہ کا لہر لائے ہیں اس کو ابن ہاکم تو کبھی اکبر کی تہا نہا</p>	<p>۱۹۱ ہو کے بہت شرم کی تہا نہا وہ حال ہی کو نہا نہا نہا بوسے تہا نہا نہا نہا نہا تو کبھی اکبر کی تہا نہا</p>
<p>۱۹۰ جسنے ڈر کے خدا کا نام لیا علی اکبر نے ہاتھ تھام لیا</p>	<p>۱۸۹ دے چو فلعت دل اسکا بندہ ہی لفظ جاگیر اس میں کندہ ہی</p>	<p>۱۸۸ وہ حال تیری شب جدائی ہی پوچھ تلوار سے صفائی ہی</p>
<p>۱۸۷ ایک جلا دنا گہرا نہا نہا ایک جلا دنا گہرا نہا نہا سوت لہری سگری تین نہا نہا سوت لہری سگری تین نہا نہا</p>	<p>۱۸۶ نہا</p>	<p>۱۸۵ نہا</p>
<p>۱۸۴ ساتھ سردار فوج شہر بھی تھے بے چارے کئی پسر بھی تھے</p>	<p>۱۸۳ نام ملتا ہی جان فشا نی ہو یہ تری موت کی نشانی ہو</p>	<p>۱۸۲ پہن لیں زخم کھا کے قاع سے ہلو بر قہی پسر ہی دل سے</p>

<p>۴۱۴ کتنے گناہ و گنہگار نہ کہد سارے درستی علیؑ کے لئے ہیں کسکو اور بدین</p>	<p>۴۱۵ منج ببال آیا منج ببال آیا منج ببال آیا منج ببال آیا</p>	<p>۴۱۶ منج ببال آیا منج ببال آیا منج ببال آیا منج ببال آیا</p>
<p>شکل کب نور کی بگڑتی ہو چاند پر کوئی خاک پڑتی ہو</p>	<p>کیا کس تجھ کو یہ ہوا کیا ہو یہ اگر ہم کہیں تو زیبا ہو</p>	<p>بار طاعت ہو گردن و سر پر سو ہے ہم مٹی کے بستر پر</p>
<p>۴۱۷ آج ناصق ہیں جو اب سوال میرین دیکھنے لگا حال ہو جو وقت سوال خوف کمال</p>	<p>۴۱۸ کلمہ حق سے جان کے مالک ہیں کیا فقط اس تہاں کے مالک ہیں ہم زمین آسمان کے مالک ہیں کسور امتحان کے مالک ہیں</p>	<p>۴۱۹ کلمہ حق سے جان کے مالک ہیں کیا فقط اس تہاں کے مالک ہیں ہم زمین آسمان کے مالک ہیں کسور امتحان کے مالک ہیں</p>
<p>کیو سلطان لا جواب آئے لو نکیرین بو تراب آئے</p>	<p>ہوں مصیبت سے لاکھ ناطاقت شکر سے ہاتھ اٹھائیں کیا طاقت</p>	<p>قہر رب جلیل شاہد ہو شہر جبریل شاہد ہو</p>
<p>۴۲۰ کلمہ حق سے جان کے مالک ہیں کیا فقط اس تہاں کے مالک ہیں ہم زمین آسمان کے مالک ہیں کسور امتحان کے مالک ہیں</p>	<p>۴۲۱ کلمہ حق سے جان کے مالک ہیں کیا فقط اس تہاں کے مالک ہیں ہم زمین آسمان کے مالک ہیں کسور امتحان کے مالک ہیں</p>	<p>۴۲۲ کلمہ حق سے جان کے مالک ہیں کیا فقط اس تہاں کے مالک ہیں ہم زمین آسمان کے مالک ہیں کسور امتحان کے مالک ہیں</p>
<p>شہر میں ہو نہ کوہ و صحرائیں کوئی ہمسائیں ہو دنیا میں</p>	<p>کپڑے پھولوں میں لپٹائے ہیں عید ہو عطر میں نہائے ہیں</p>	<p>عقا جو کار خدا کیا ہم نے ہم نے مارا حبلادیا ہم نے</p>

۵۱۴
مالک ہستی و فنا ہمین
خالق خلقت و خلیفہ ہمین
ابتدا ہمین انتہا ہمین
نجدائندہ خندہ ہمین

نام معبود نام اپنے ہیں
عرش و کرسی مقام اپنے ہیں

۵۱۵
غیر سب سے بڑا شوق کیا
خبر کا منتظر شوق کیا
دین کو زرقین برین شوق کیا
حق و باطل میں فرق شوق کیا

اپنے رازق سے حکم لیتے ہیں
دوست دشمن کو رزق دیتے ہیں

۵۱۶
تھکے تھکے تھکے تھکے
بھائی قاتل تھکے تھکے
بھائی قاتل تھکے تھکے
بھائی قاتل تھکے تھکے

ان بھون کو انھون نے مارا ہی
یہ دل و جوصلہ ہمارا ہی

۵۱۷
ہم نے رتبہ در حال کیا
ہم نے زہر کو چوبال کیا
ہم نے متناہ کو کمال کیا
ہم نے خور نشید کو طلال کیا

زلف مشب کو سیدہ صریح کیا
چہرہ صبح کو صبح کب کیا

۵۱۸
ہمیں اول بھیجیں ہمیں آخر
ہمیں غائب بھیجیں ہمیں حاضر
ہمیں باطن بھیجیں ہمیں ظاہر
ہمیں چین بھیجیں ہمیں دلیب و طاہر

ہمیں مطلوب اور طالب ہیں
ہم عجب منظر العجائب ہیں

۵۱۹
تھکے تھکے تھکے تھکے
تھکے تھکے تھکے تھکے
تھکے تھکے تھکے تھکے
تھکے تھکے تھکے تھکے

ہم سے کچھ بڑھ کے انکا قصہ ہی
خیر یہ اپنا اپنا حصہ ہی

۵۲۰
لے لے لے لے لے لے لے
لے لے لے لے لے لے لے لے
لے لے لے لے لے لے لے لے
لے لے لے لے لے لے لے لے

ہم کو سارے رسول مان گئے
جن بھی بیر العلم سے جان گئے

۵۲۱
جب نہ تھا کوئی تھا ہمارا نور
عجب العجب ہو گیا ہمارا نور
عجب العجب ہو گیا ہمارا نور
عجب العجب ہو گیا ہمارا نور

ہو حکومت ہمیں وہ حاکم ہی
عشرت تک دین ہم سے قائم ہی

۵۲۲
لے لے لے لے لے لے لے
لے لے لے لے لے لے لے لے
لے لے لے لے لے لے لے لے
لے لے لے لے لے لے لے لے

جب کپٹ جائیگے جھکا لینگے
دیو ہیں دیو کو گرا دیں گے

<p>۲۲۴ بوسے اکبر درویش و کسب میرزا حسن و کسب میرزا حسن و کسب میرزا حسن و کسب</p>	<p>۲۲۵ میرزا حسن و کسب میرزا حسن و کسب میرزا حسن و کسب میرزا حسن و کسب</p>	<p>۲۲۶ میرزا حسن و کسب میرزا حسن و کسب میرزا حسن و کسب میرزا حسن و کسب</p>
<p>خون سبایون کے چائے ہیں سرجون کے اسی نے کائے ہیں</p>	<p>سرخ ہیں ہونٹ بھوکے پیاسے ہیں شیریں ہم ہموکے پیاسے ہیں</p>	<p>اور اہل ستم بھی آنے ہیں تم اکیلے ہو ہم ابھی آتے ہیں</p>
<p>۲۲۷ میرزا حسن و کسب میرزا حسن و کسب میرزا حسن و کسب میرزا حسن و کسب</p>	<p>۲۲۸ میرزا حسن و کسب میرزا حسن و کسب میرزا حسن و کسب میرزا حسن و کسب</p>	<p>۲۲۹ میرزا حسن و کسب میرزا حسن و کسب میرزا حسن و کسب میرزا حسن و کسب</p>
<p>وہ تو الفار کی لڑائی ہو آج تلوار کی لڑائی ہو</p>	<p>نیزہ بے پناہ گو کاٹا کیسا نیزہ نگاہ کو کاٹا</p>	<p>گوا کیلے یہ عبد باری ہیں لاکھ دولاکھ پر تو بھاری ہیں</p>
<p>۲۳۰ میرزا حسن و کسب میرزا حسن و کسب میرزا حسن و کسب میرزا حسن و کسب</p>	<p>۲۳۱ میرزا حسن و کسب میرزا حسن و کسب میرزا حسن و کسب میرزا حسن و کسب</p>	<p>۲۳۲ میرزا حسن و کسب میرزا حسن و کسب میرزا حسن و کسب میرزا حسن و کسب</p>
<p>بوسہ خاموش یہ صدائے سنیں بس شہنشاہ کر بلائے سنیں</p>	<p>بس محیط ستم کی موج برمی اس شقی کی مدد کو فوج برمی</p>	<p>نہیں پرواہ شور ہوتے ہیں علی اکبر ہمارے پوتے ہیں</p>

<p>مرثیہ جو کچھ سوچا سوچا بہشت نیچا کے کہیں نیچاں مرگ و دشمن کی جو جلال منتظر ہیں یہ ہو کمال</p>	<p>مرثیہ تو کچھ سخن موت کے کیون گئے یہ تیغ مرگ دھیان تحت اشعار کا بان خلافت تو طریق</p>	<p>مرثیہ وقت کمر بند انتظار کرو ایسے اپنے بلا و بیاں کرو منسودن کے تشریف کا بازار کرو</p>
<p>تیغ اسکی اگر چلی سن سے سراغھون نے اڑا دیاتن سے</p>	<p>عقرب گور سے یہ بدترین کشتہ اکبر کے تحس اکبرین</p>	<p>ہاتھ چومو گلے سے لپٹا کے جائیں پھر ساتھ اپنے دادا کے</p>
<p>مرثیہ وہاں سے کیا تین شاہی تو تار قمر اکٹی تلواریوں اور مستور زمین پر پوچھی</p>	<p>مرثیہ آج کلے علو آئے تھے جھلکے وہ فوج پھر گئی عجب ہو کے شہر ابرار آتما افار حیدر کرار</p>	<p>مرثیہ جدا گئے نہ خاک اڑا گئے اب دین آپ بھی تو اپنے انکو اچھی طرح سے بائی کیوں بلکہ خدین پائی گئے</p>
<p>لٹ کے استادہ راموار رہا گھوڑے پر بے خبر سوار رہا</p>	<p>کیا ہوا نور عین دیکھ لیا تھے بیٹا حسین دیکھ لیا</p>	<p>ہو زرہ سرخ دھوپ جل کے بیٹھیں طوبی کے سائے میں جل کے</p>
<p>مرثیہ جب گری حال شکا رہو پتی دو کرب و سوار ہو بھار و ہوا و دھرتی دونوں بیچیں کے چارے</p>	<p>مرثیہ تو کچھ تھوہ عذریہ جو کچھ کہیں جو کچھ آج کلے اکبر کے آج کلے اکبر کے</p>	<p>مرثیہ لگے اکبر و ہاں نے تھے تشریف کی آنکھوں عرض کی پیر سے دی زبان بھین روئے شاہانہ</p>
<p>تڑپے باہم عجب تما شاتھا ایک پر ایک جان دیتا تھا</p>	<p>کہیں سے جوان ہو کے ہیں کسے بیٹے ہیں کسے پوتے ہیں</p>	<p>گرد شاہ زمں پھر اکبر باپ کے پانوں پر گرے اکبر</p>

<p>مرثیہ دو دو جوانی سے آئے تھے میں سے جیسے شیشے کے گلاب میں سے جیسے شیشے کے گلاب میں سے جیسے شیشے کے گلاب</p>	<p>مرثیہ تھا کہین بن سکونہ قرار میں سے جیسے شیشے کے گلاب میں سے جیسے شیشے کے گلاب میں سے جیسے شیشے کے گلاب</p>	<p>مرثیہ تھا کہین بن سکونہ قرار میں سے جیسے شیشے کے گلاب میں سے جیسے شیشے کے گلاب میں سے جیسے شیشے کے گلاب</p>
<p>مرام زخم دل نے چاہے تھے مگر ٹپے چار آئینے کے پھاہے تھے</p>	<p>مگر گئے وقت انتقال آیا شہ کے خورشید پر زوال آیا</p>	<p>ہو تو شک ابھی ہوا سے ہیں آپ مجھے زیادہ پیا سے ہیں</p>
<p>مرثیہ میں سے جیسے شیشے کے گلاب میں سے جیسے شیشے کے گلاب میں سے جیسے شیشے کے گلاب</p>	<p>مرثیہ میں سے جیسے شیشے کے گلاب میں سے جیسے شیشے کے گلاب میں سے جیسے شیشے کے گلاب</p>	<p>مرثیہ میں سے جیسے شیشے کے گلاب میں سے جیسے شیشے کے گلاب میں سے جیسے شیشے کے گلاب</p>
<p>محقار وان خون دار ہوتے تھے ملکہ آپس میں زخم روئے تھے</p>	<p>لوٹ کے سینہ فسر میں رہی رد کی شکل انی جگر میں ہی</p>	<p>دل کے صدمے سے کوئی کیا آگاہ اب عجب حال ہو خدا آگاہ</p>
<p>مرثیہ میں سے جیسے شیشے کے گلاب میں سے جیسے شیشے کے گلاب میں سے جیسے شیشے کے گلاب</p>	<p>مرثیہ میں سے جیسے شیشے کے گلاب میں سے جیسے شیشے کے گلاب میں سے جیسے شیشے کے گلاب</p>	<p>مرثیہ میں سے جیسے شیشے کے گلاب میں سے جیسے شیشے کے گلاب میں سے جیسے شیشے کے گلاب</p>
<p>بس نہ سینے وہاں علی اکبر گر پڑے نہج بان علی اکبر</p>	<p>ختم ہوئے بار بار تو سن پر رکھ دیا سرفرس کی گردن پر</p>	<p>ماس کے فوج کو سمیٹ دیا جرم کی فرد کو پلیٹ دیا</p>

<p>جہاں وہی صلیب کلام ہوتا ہو خاتمہ کیا نام ہوتا ہو حضرت ابی کبیر مستم ہوتا ہو</p>	<p>مقام غیر تہی و بجنات کی حالت ساتھ تھا دیکھتا ہوا صوت وہ کی وضعت ہو نہیں طاقت بین بھی صوبہ سواروں حضرت</p>	<p>مقام پیر کے اکبر کے باوجود گھوڑے کیون یہ کیا حال ہو گیا گھوڑے یکجا نے ہزار ہا گھوڑے کے کب ہوا جہاں گھوڑے</p>
<p>جلد سے جاسے حضور مجھے عرض کرنا ہر کچھ سر مجھے</p>	<p>شہ نے فرمایا دم نکلتا ہی چل کدھر ڈھونڈنے کو پلتا ہی</p>	<p>کے یہ شاہ کا جگر تڑپا وہ یہ پلا کے خاک پر تڑپا</p>
<p>مقام پیر کے سر پہ گھوڑے کا دل کو تھامے تھے گھوڑے کا سہم پیر کے چوہان علی اکبر</p>	<p>مقام تھمن سے نظر نہ آتا تھا جو کدھر زمین با تھم سے ڈھونڈ تھانہ یا اسوار ہو اس کا جاک پیر و بجنات کی لکھی</p>	<p>مقام پیر کے سر پہ گھوڑے کا دل کو تھامے تھے گھوڑے کا سہم پیر کے چوہان علی اکبر</p>
<p>چہرہ اور شک باغ و کھینکے انڈھیرا چہرہ اس و کھینکے</p>	<p>زین پر شاہ ہو کے حم کا پنے نہر کا بین ملین و دم کا پنے</p>	<p>ہوئے تنہا پکارتے ہوئے چلے آقا پکارتے ہوئے</p>
<p>مقام پیر کے سر پہ گھوڑے کا دل کو تھامے تھے گھوڑے کا سہم پیر کے چوہان علی اکبر</p>	<p>مقام پیر کے سر پہ گھوڑے کا دل کو تھامے تھے گھوڑے کا سہم پیر کے چوہان علی اکبر</p>	<p>مقام پیر کے سر پہ گھوڑے کا دل کو تھامے تھے گھوڑے کا سہم پیر کے چوہان علی اکبر</p>
<p>سائنس ہی لین لیں یہ تاب سائن لیے پھر تار و اضطرار سب سائن</p>	<p>تھم گیا پیش وادج سناج کے شہ نے پوچھا ہر اس سے گھر کے</p>	<p>لیا پریشان ہوا ہر جس گل میں شیر زخمی پڑا ہر جس گل میں</p>

<p>۱۰۰ دقت شاه شہر عشق بدرنگ بر سر صحن کبر آنکے افسوس بفرین کبر دل کو تھکے ہوئے حسین کبر</p>	<p>۱۰۱ فخیم بیکے بیکے علیؑ جوڑے کے باعد شہر عشق حسین بادشاہ جن شہر چترین ادنامے نام علیؑ</p>	<p>۱۰۲ ۱۰۰ کے دیکھا خوش بیان شہر کے پایا خوش بیان شہر عجب کسے کسے شہر جو عجب کسے کسے شہر</p>
<p>۱۰۳ دی صدا بے نصیب حاضر کو حسین غریب حاضر</p>	<p>۱۰۴ ہمے کیا چین پائے ہیں حضرت عمر بھرتا زانگھاے ہیں حضرت</p>	<p>۱۰۵ جو کیا سننے کوئی کرتا ہو اس طاعت سے کون مڑتا ہو</p>
<p>۱۰۶ سے رشے کی جو بیانی بوسے وہ آنکھ کھول کے پانی کی فریاد کے اشک افشانی میں بیکے پوریت ثانی</p>	<p>۱۰۷ کون سا عطا کیا قائم کیا کیا کیا مور فیض شہر عشق فخیم بیکے کسے کسے</p>	<p>۱۰۸ ۱۰۰ جو عجب کسے کسے شہر کے پایا خوش بیان شہر عجب کسے کسے شہر جو عجب کسے کسے شہر</p>
<p>۱۰۹ تشنگی سے تاقہ مڑی تسے دیا میں ہونے کم زخمی</p>	<p>۱۱۰ آپ رحمت کا باب ہیں بابا اہم سراپا جاب ہیں بابا</p>	<p>۱۱۱ بند اکملین تمہیں زخم آئے تھے خواہ دل کی طرح سنبھالے تھے</p>
<p>۱۱۲ خون روتے تھے تھے تھے بندہ نہ تھے تھے تھے کے تھے تھے تھے تھے کے تھے تھے تھے تھے</p>	<p>۱۱۳ ۱۰۰ دین مراد آپ تھے تھے جو ہو تھے تھے تھے بہین تھے تھے تھے تھے خواہ تھے تھے تھے تھے</p>	<p>۱۱۴ ۱۰۰ کے تھے تھے تھے تھے کے تھے تھے تھے تھے کے تھے تھے تھے تھے کے تھے تھے تھے تھے</p>
<p>۱۱۵ پھیرے تھے تھے تھے کے تھے تھے تھے تھے کے تھے تھے تھے تھے کے تھے تھے تھے تھے</p>	<p>۱۱۶ واہ کس سے کہیں کدھر جائیں اہم حسین اور آپ مر جائیں</p>	<p>۱۱۷ وہ کراہے تو رک گئے شہیر کے افسوس جھک گئے شہیر</p>

<p>مرثیہ کبھی چلا کے روئے گھبرائے دوست کوئی جو ہو تو جھکائے کھائی غصہ کو حسدین تھرائے تھکانا ایک عجب ملک آئے</p>	<p>مرثیہ دل نہ کیجا ملال اور ہوا دل نہ گھمکین بد حال اور ہوا نہ کہ چنیا حال اور ہوا نہ کہ چنیا حال اور ہوا</p>	<p>مرثیہ کوئی تھیں تھیں بیباں ساری کوئی تھیں تھیں بیباں ساری کوئی تھیں تھیں بیباں ساری کوئی تھیں تھیں بیباں ساری</p>
<p>دور سے دیکھ کے نہ کل آئی دختر فاطمہ نکل آئی</p>	<p>یا کون اٹھتے نہیں عشق سے ہیں تھر میں چلے ہم انکولا تے ہیں</p>	<p>ہاتھ کوئی بڑھاس دی تھی زخم دل کی بلا میں بیستی تھی</p>
<p>مرثیہ کیا قیامت ہو کہ یہی تھیں تھی یہ سب یادیں سبیل میں پوری شہزادی اور وادی کین کو کہ تھیں نقاب دلا تھیں</p>	<p>مرثیہ کتنی تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>مرثیہ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>
<p>پر جموں کو حجاب گھیرے تھا نہ اومر آفتاب پھیرے تھا</p>	<p>عشق ہو یا کی قصہ اٹھ جاؤ دیکھ تو لودرا ٹھہر جاؤ</p>	<p>اب یہ یاد رکھان کہاں بیٹا لوگو مارا گیا جوان بیٹا</p>
<p>مرثیہ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>مرثیہ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>مرثیہ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>
<p>نہ نے مگر سے ہیں نکالا ہو علی اکبر کو ہنسنے پالا ہو</p>	<p>کھول کے بال سب نے گھیرا تھا تن مجروح پر اندھیرا تھا</p>	<p>سانس بھی کچھ ضعیف چلتی ہو دل سے اکبر دعا نکلتی ہو</p>

<p>مستم سختی کی بنیاد سختی کی بنیاد سختی کی بنیاد سختی کی بنیاد سختی کی بنیاد</p>	<p>مستم سختی کی بنیاد سختی کی بنیاد سختی کی بنیاد سختی کی بنیاد سختی کی بنیاد</p>	<p>مستم سختی کی بنیاد سختی کی بنیاد سختی کی بنیاد سختی کی بنیاد سختی کی بنیاد</p>
<p>دونوں آنکھوں سے دھواں ہے آنسو سب کو دیکھ کر شکل پڑے آنسو</p>	<p>سر کھلیا گاروانہ پائیے گا دونوں ہاتھوں سے منہ چھپائیے گا</p>	<p>شہ جوتے لپٹ کے روتے تھے ملک الموت ہٹ کے روتے تھے</p>
<p>مستم سختی کی بنیاد سختی کی بنیاد سختی کی بنیاد سختی کی بنیاد سختی کی بنیاد</p>	<p>مستم سختی کی بنیاد سختی کی بنیاد سختی کی بنیاد سختی کی بنیاد سختی کی بنیاد</p>	<p>مستم سختی کی بنیاد سختی کی بنیاد سختی کی بنیاد سختی کی بنیاد سختی کی بنیاد</p>
<p>درد کا کیا زیادہ ہو کم ہو آپکا اور آپکا غم ہو</p>	<p>منہ سے لگت جگر اگلتا ہو پیرے پتے کا دم نکلتا ہو</p>	<p>کھنچ کے جب ہاتھ ہاتھوں پڑھتے تھے اٹھ کے یاسین امام پڑھتے تھے</p>
<p>مستم سختی کی بنیاد سختی کی بنیاد سختی کی بنیاد سختی کی بنیاد سختی کی بنیاد</p>	<p>مستم سختی کی بنیاد سختی کی بنیاد سختی کی بنیاد سختی کی بنیاد سختی کی بنیاد</p>	<p>مستم سختی کی بنیاد سختی کی بنیاد سختی کی بنیاد سختی کی بنیاد سختی کی بنیاد</p>
<p>پائیں ٹکڑے ٹکڑے ہر دم گلے سے لگا لیں گے</p>	<p>کر دین لیں جو عاشق رہے یا علی یا علی کما سب نے</p>	<p>سوے کو تر گئے علی اکبر مر گئے مر گئے علی اکبر</p>

	<p>۵۲۸۴ غل ہوا ہو گیا شبابہ بیکھر شاہزادہ سدھارا کو تھپہ لاش پڑا لائے ڈال دو چادر لاؤ تخت اٹھک برائے مگر</p>	
	<p>خاک سر پر دم بکا ڈالو سندھو سا جیواٹھا ڈالو</p>	
	<p>۵۲۸۵ کرہ تھے مین کر بلا مین کرہ تھے شاہ ہدا آئی آواز فاطمہؑ ز ہلا گئی لائے جوان بیٹا</p>	
	<p>حشر ہی شور و شین کورو کو میرے بیکس حسین کورو کو</p>	
<hr/>		

۴۰
بہارِ اختر کی جدائی کا بیان ہو
میت پر سے اکبر کی جدائی کا بیان ہو
بیشکل میوہ کی جدائی کا بیان ہو
شک ہو اور کی جدائی کا بیان ہو

۴۱
کتنے تھے یہی پوچھو گے از شوخ و غافل
بہم جو کہیں مانو اسے بیایا علی اکبر
فارغ ہو سے آیا یو دم طالع نہ
کچھ کلام نہیں تیر گذر منزل خیر

۴۲
کیون یاد کی اکبر کی جدائی کا بیان ہو
وہ خون کا در طعنی ہوئی جدائی کا بیان ہو
منہ یاس کننا بھلی بھون کا بیان ہو
نہا سادہ سینہ وہ غضب کل دھڑکن

پیر گردین کپڑے پسر شیر خدا کے
اٹکے ہیں گرد اسغر نادان کی نبا کے

آخر ہو سے سب رنج یہ عشرت ہوئی ہملو
دفن علی اسغر سے فراغت ہوئی ہملو

بیدم جو ہوا حسن سوا تھا علی اکبر
ہدیہ سی مقبول خدا تھا علی اکبر

۴۳
مطلع تالی سے شاہ چھپاناک شامین
جب فوت دل شاہ قمر کی بنی رشت بلاتین
یعنی حد اسغر کی شاہ شہزادین
تھا رنج سے رشتہ ان کا قبا میں

۴۴
حسین بن ابی طالب کی جدائی کا بیان ہو
پچھلے یاران عدم بھائی ہو اکبر
بملائی یار کی جدائی ہو اکبر
نکل اسغر سے تیر کی جدائی ہو اکبر

۴۵
سہا بن عیسیٰ کی جدائی کا بیان ہو
بچوں کے جد سے جدائیں
بچوں کے جد سے جدائیں
بچوں کے جد سے جدائیں

تھی خاک لحد ابن بد الشکر کے منہ پر
چھائی تھی اداسی شہزادہ کے منہ پر

بہلاؤ دل زار کو وہ طو رہنیں ہی
جیتے رہو تم اب تو کوئی اور نہیں ہی

مر جائیں تو پھر عشق میں تکمیل ہی ملے
وہ کی فائین ہیں تجیل ہی پیارے

۴۶
زنگ فرقا طعنے سے بوقی تھا
خاموش کھڑے تھے علی اکبر کو چلتا تھا
منہ غلط سے تھا رنج میں علی اکبر
نہیں دل سے یہیں باندہ سے تعلق تھا

۴۷
بساکہ نکل جائے کلچا ہی جانے
ہو جائے بیابان میں چوہلا ہی جانے
اگر ہو جو اس واقع سے بیاد ہی جانے
ہو جائے زمین جائد ہو جا ہی جانے

۴۸
ہاں فوت ہو صادق الاقرار سے وعدہ
اس دن کا ہی تجوید جاری سے وعدہ
نہم جاؤ وطن میں کہ یہاں سے وعدہ
جی یاد کیا اسے عجب پیار سے وعدہ

ہم کس رضا لین کہ قلق سہ نہیں سکتے
بابا کا عجب حال ہی کچھ کہ نہیں سکتے

اسغر سے چھٹے اور قضا کر نہیں جاتے
ہملو یہ تعجب ہی کہ ہم مر نہیں جاتے

تم جاؤ ادھر اور میں عازم ہوں ادھر کا
وعدہ ہو وفا ساتھ ہی فرزند پد رکا

<p>۹۰ میر جلد کے علم سے غریب اور غریب جان ہو اور لطف چھٹی درجہ سے بار گران ہو تیرم کو سنبھالو گے بہادر ہو جوان ہو ما قلع و جھکار ہو جو بویب جان ہو</p>	<p>۹۱ لیکن پاس بگڑن کے تکیہ میر جگر ناما کا سامنا ہو با با کی اور تلوار جو بویب نہ بنیں چلیاں دی حکم افکار میر جگر میں پنے پنے سے جو کھنکھار</p>	<p>۹۲ بہر تو علم و اکثر و عیب انکھنا روانہ کہیں معن میں نہ تھکے خطا سید بنیان چھین آو دو شوا و خطا سکھیا جو بویب نہ بنیں تلوار کا خطا</p>
<p>صاحب کے ہو فرزند طرح دیگیو بیٹا عزت پر اگر اسے تو لڑ لڑیگیو بیٹا</p>	<p>پاؤ گئے ظفر سے و غلام کیو بیٹا سج کے ہی ہتھیار لڑ لڑیگیو بیٹا</p>	<p>بابا کو بچا لون یہ خیال یگ کا حکم بگڑیگی بی بی باہت جلال آگ کا حکم</p>
<p>۹۳ بہر چند کافانے سے ہو چکا ہو چنچن پس سے نقابین کوئی ایسے چنچن شہزاد یون کے وارث و غنا و عین جو بویب ہو خاطر و ای و اہل عین</p>	<p>۹۴ گھوڑا تو وفادار و چار چرخ سکوڑا بھی اسکو بنیں چار چرخ جو بویب جھٹکا تو اشار علی کہہ سکا نہ ذراں سکوڑا علی کہہ</p>	<p>۹۵ جھاگیا شہزاد و عیب چنچن بہر چنچن چنچن نوادہ چنچن جو بویب بہت صاحب حسرت چنچن اکا سے خجالت نام طاعت چنچن</p>
<p>بھار ہو سجاد و دوا کیو کسر نیشہ کا بہت پاس کیا کیو کسر</p>	<p>سلطان مین نے جواسے نذر کیا تھا فانا نے یہ گھوڑا مین مین دیا تھا</p>	<p>رو کو گنا تمہیں کیا کہ نہ تھکھول سکو گردن بھی نہ اٹھیں نہ مین بول سکو</p>
<p>۹۶ حقار مین شایہ چنچن ہو انھوں نے بچپن میں جو چلے تو سنبھالا انھوں نے میں میں شایہ تو لالا انھوں نے آیا جو شایہ شکیل سے نکالا انھوں نے</p>	<p>۹۷ گھبر سے خبر آ رہی تھی نہ بھلاؤ نہ انکی غفلت میں نہ دیا نہ بھلاؤ میں کو ہم اب بھلاؤ نہ بھلاؤ میں کو ہم اب بھلاؤ نہ بھلاؤ</p>	<p>۹۸ میں نے یہ شایہ شکیل والا میں نے یہ شایہ شکیل والا میں نے یہ شایہ شکیل والا میں نے یہ شایہ شکیل والا</p>
<p>رہا کی جگہ ماہ تھا انکو سمجھنا مادر سے بھی رہتے مین سوا انکو سمجھنا</p>	<p>مادر کو دیا چاہیے بے شیر کا پر سا دو جا کے چھو پھی جان کو شیر کا پر سا</p>	<p>رو کے بیچ سبط شہ لولاک کو دیکھا بابا کی طرف دیکھ کے فلاک کو دیکھا</p>

<p>۴۱۵ زلف و ہون پر نور و نور گویا کہ غباری چھوڑے دیکھ کے کپڑی کر کے بھڑکے زور و زور و زور</p>	<p>۴۱۶ چھوڑا تھوڑا گلاب اور سیریاں شہر پہ چوہیاں آج بے گور و غلطان جوڑن ٹھنڈی چوہیاں کے کہیں شہرستان دو سب چوہیاں آج بے گور و غلطان</p>	<p>۴۱۷ بچ بچ کے ہاتھوں کے کانپے کانپے آج بچ بچ شہر رقت سے زبان پر گویا ہوئے چوہیاں کے کانپے کانپے گویا ہوئے چوہیاں کے کانپے کانپے</p>
<p>۴۱۸ ہونا نام پر خلق میں فرزند جبری سے ملتی ہو شجاعت بھی کہیں بے پدر سی</p>	<p>۴۱۹ غازی ہودی چوہو چوہو چوہو وہ چاند نہیں جو کبھی آئے نہ کہن میں</p>	<p>۴۲۰ شہر صدر نہ جانکاہ سے کھولا نہیں جاتا رقت کا یہ عالم ہو کہ بولا نہیں جاتا</p>
<p>۴۲۱ گویا کہ بھڑکے زور و زور گویا کہ بھڑکے زور و زور گویا کہ بھڑکے زور و زور گویا کہ بھڑکے زور و زور</p>	<p>۴۲۲ انصاف تو فرما چکے سلطان مدینہ فوری جو ہوا داخل لیوان مدینہ آپس میں کہیں گے یہ جو انان مدینہ زور و زور و زور و زور</p>	<p>۴۲۳ گویا کہ بھڑکے زور و زور گویا کہ بھڑکے زور و زور گویا کہ بھڑکے زور و زور گویا کہ بھڑکے زور و زور</p>
<p>۴۲۴ بالفرض کہ پیری کا سہارا ہوں میں با شیعہوں کا بھی کیا آپ کو پیارا ہوں میں</p>	<p>۴۲۵ اسنے زویا ساتھ ولی ابن ولی کا غازی نہیں فرزند حسین ابن علی کا</p>	<p>۴۲۶ جنت کو یہاں سے نہ گیا چسپان کھا کے رستہ نکلا منزل مقصود پر آ کے</p>
<p>۴۲۷ گویا کہ بھڑکے زور و زور گویا کہ بھڑکے زور و زور گویا کہ بھڑکے زور و زور گویا کہ بھڑکے زور و زور</p>	<p>۴۲۸ گویا کہ بھڑکے زور و زور گویا کہ بھڑکے زور و زور گویا کہ بھڑکے زور و زور گویا کہ بھڑکے زور و زور</p>	<p>۴۲۹ گویا کہ بھڑکے زور و زور گویا کہ بھڑکے زور و زور گویا کہ بھڑکے زور و زور گویا کہ بھڑکے زور و زور</p>
<p>۴۳۰ فرقت مجھے منظور تمھاری نہیں مٹا پرانے مجھے جان بھی پیاری نہیں مٹا</p>	<p>۴۳۱ ہر مرتبہ لڑنے کو دلا در نہیں بڑھتے چلنے سے کبھی تیغ کے جوہر نہیں بڑھتے</p>	<p>۴۳۲ تیرا کی نالہاں سے پہلو نہ چھینکے ہو گا میں فریغ اور خلیل آپ سنیکے</p>

<p>۱۲۴ اے جاندارے پانی جو درخت علی کی جھلک کے صفت تیرے والی نسیم کے پھینکے سب جبر کے والی سرور نہ مہر مہر نے فرما کے جھلکالی</p>	<p>۱۲۵ اے جھلک پانی جو درخت علی ہر سمت سے گھیر احمر کے روتی ہوئی زینت گلین پانی کے سرچا کہلے گلین شانہ کیس کو بلانے</p>	<p>۱۲۶ اے آہ و نیچہ جو گلین سلیمون والی کی پانی کو دین چھین کے اسے شہد والی وہ تیرے گلین گلین نیکو عالم بالی چھین چھین کیس کو بلانے</p>
<p>عشق در فرخندہ سیر ہو گئی ہو گئی قتل علی اصغر کی خبر ہو گئی ہو گئی</p>	<p>چونکہ قیامت میں قیامت کی بی بی اکبر کو بھی مرنے کی اجازت ہوئی بی بی</p>	<p>پہنہ تھے وہی خون مہر ایرمن اصغر تربت میں گئے آپے خونین گفن اصغر</p>
<p>۱۲۷ اے شمعان صفت عاشق پانی کہ جو جھلک کو کرتے ہوئے سی یون کیسے زانو وطن کے نہیں واری جیوش برمان تکو جیوش پانی</p>	<p>۱۲۸ اے جھلک پانی کی جھلک الٹ کہ جھلک پانی کے سر سیمہ و مہر ہر سمت سے گلین سر سیمہ و مہر کیا ہے کہ نہایت ہوا اس کی علی کی عرض کر جان ہو جھلک پانی</p>	<p>۱۲۹ اے جھلک پانی جو درخت علی کہ جو جھلک کو کرتے ہوئے سی یون کیسے زانو وطن کے نہیں واری جیوش برمان تکو جیوش پانی</p>
<p>بابا کی جدائی سے نہ روتے ہوئے جاؤ گھر میں کوئی دم کے لیے ہو ہو جاؤ</p>	<p>پوچھا کو پانی دم آخر تو دیا تھا قطرہ کوئی معصوم نے پیاسے نے پیا تھا</p>	<p>بچپن میں کیے کام شہیدان خدا کے کیون کر نہ فرزند تھے شاہ شہدا کے</p>
<p>۱۳۰ اے جھلک پانی جو درخت علی کہ جو جھلک کو کرتے ہوئے سی یون کیسے زانو وطن کے نہیں واری جیوش برمان تکو جیوش پانی</p>	<p>۱۳۱ اے جھلک پانی جو درخت علی کہ جو جھلک کو کرتے ہوئے سی یون کیسے زانو وطن کے نہیں واری جیوش برمان تکو جیوش پانی</p>	<p>۱۳۲ اے جھلک پانی جو درخت علی کہ جو جھلک کو کرتے ہوئے سی یون کیسے زانو وطن کے نہیں واری جیوش برمان تکو جیوش پانی</p>
<p>یار سے فراق علی اصغر نہیں بھائی ہشیار بڑی دیر سے مادر نہیں بھائی</p>	<p>اس سن میں عجب ظلم و ستم سہلے امان پانی سے لب خشک ملے رہے امان</p>	<p>بابا نے بتایا کہ قضا کرتے ہیں اصغر یہ مادیوں کے حق میں ماکرتے ہیں اصغر</p>

<p>۵۳۷ گویند ہونین سن سنے افسانہ بکا دخان کی رضا بچو کیونکہ بکا واری کو کیا کہنے میں کل من بکا کے فتنہ رخصت ہو کر بکا</p>	<p>۵۳۸ جس کے سر پہ تین تین تین تین گھڑی تین تین تین تین تین فکر کے مری جانب بکا چلے تین تین تین تین تین</p>	<p>۵۳۹ میں نے نظر حضرت زور بکا نہم جوڑ کے با تھون کو بکا فقر کی پوری نے کیا بکا پوسے نے زور دار کو بکا</p>
<p>لو لے ہو سہ عالم اسباب نہیں ہی مر جانے ددا اکبر کہیں اتنا نہیں ہی</p>	<p>تقدیر سے کیا بس ہی نہ شریکے صاحب میں کچھ نہیں کہنے کی چلے آئے صاحب</p>	<p>حقدار ہوں دین آپ جو تیرہ وہ بکا ہی اصغر چھ مینے اسی دامن میں بکا ہی</p>
<p>۵۴۰ میں جوڑ کے با تھون کو بکا شکل سے نہ کہیں تین تین تین بچا نہیں برباد ہو گیا اس دم مصرعہ میں دیکھ کے دفا میں بکا</p>	<p>۵۴۱ اججادہ اکیلے میں جلد بکا ترکے نہ بکے کوئی میدان میں بکا نہی نہ شک یہ کپڑے تو اتارو نہی نہ کپڑے کوئی کپڑے سنوارو</p>	<p>۵۴۲ جنت کے جین میں جو بکا میں نے نظر دین بکا میں نے نظر دین بکا میں نے نظر دین بکا</p>
<p>کیا عرض کروں درد کی تقریر جو کی ہی کس پاس کے عالم میں اجانت مجھے دی ہی</p>	<p>سائے شہد اکا یہی اسلوب ہی بیٹا تر زمین پئے نذر خدا خوب ہی بیٹا</p>	<p>پیرا ہن فرو دس برین لائیے ہونگے کپڑوں میں اوتھا وہ بدلا دیے ہونگے</p>
<p>۵۴۳ رخصت مجھے نہ مانے ہوا نہیں اچھا کفار میں تیرے تین تین تین اچھا تینار میں تیرے تین تین تین اچھا بعد تیرے تین تین تین اچھا</p>	<p>۵۴۴ جس کے سر پہ تین تین تین تین جس کے سر پہ تین تین تین تین جس کے سر پہ تین تین تین تین جس کے سر پہ تین تین تین تین</p>	<p>۵۴۵ میں نے نظر حضرت زور بکا نہم جوڑ کے با تھون کو بکا فقر کی پوری نے کیا بکا پوسے نے زور دار کو بکا</p>
<p>تہنا غم اصغر میں جو گھر اٹنگے بابا امان اچکی مرنے کو چلے جائیگے بابا</p>	<p>جی بھر کے دلیں غلین ملہ نور کی ہلا میں لومان کی طرف سے علی اصغر کی ہلا میں</p>	<p>سب چین ہوں لیکن ابھی بکا پھر کچھ نہیں جیسا بکا</p>

۱۴۴
 کھنکھاتے ہیں بے اختیار
 آنسوؤں کے بحر میں نہایت
 غم کے بدن کا ہر عضو
 اچھا بڑا اچھی خیم ہو اسے

۱۴۵
 اس کو من حاضر چہرہ بزمین کی
 ہر چہرہ کے عین شہد اولاد
 معاف تو اس حسن شباب شہد اولاد
 سب پر کیا کر دیکھتے ہیں غمناک

۱۴۶
 رخصت کر دیا ان سب کو صحت کی
 ہر ایک نے نہ وقت سفر شہد
 پہاڑین کے اسی پہاڑ کے دیکھیں
 اچھا بڑا اچھی خیم ہو اسے

لجائی گئی جو کچھ وہ اشار سے کہیں گے
 مرغان جہان کیلئے کو ساتھ رہیں گے

یوں حسن بڑھا جسم میں کپڑوں کی مفا
 جیسے چمک آئینہ میں ہوئی ہر جلا سے

کرتی ہوں دعا جلد الہی اہل آئے
 آمدن کہ سر ہارو تو کل پہ نکل آئے

۱۴۷
 بے باؤں رہتی ہیں جہان میں
 بیرون کی علی فرادہ نہیں
 گویاں تو دن کی آفتاب جہان میں
 اسکا من لکھتے ہیں کس پیمان میں

۱۴۸
 تھیں جو کچھ ان کا بوجھ ہے
 دیکھا رہے ہیں وہ دور دورہ
 جو ضبط و ضبط کیا سر پہنکی
 جب تک کہ اس کے قدم پر کی گئی

۱۴۹
 کیا بیدار ہیں بوجھ کے آئے
 جہان کے کھیلوں میں بے باؤں
 عالم کے کھیلوں کو جہان کے کھیلوں
 شوق شہادت جو چاہے اکبر صمد

یوں کہ انھیں خوب بھالی ہوئی بیٹا
 ہر کس کہوں گو تو خالی ہوئی بیٹا

کی عرض کہ جانا ہوں اہل جسے قرین
 مان مجھے اب لے کی امید نہیں ہر

سر پہ لے کے مانو لے کہا لڑا ہلاہی
 ہی ہر علی اکبر کہیں مرنے کو چلاہی

۱۵۰
 انصاف کو کیوں نہ جانیں کبھی
 سوچا اچھا ہو اسے بھی بیابان
 وہ زینت ہے جس کے چہرے میں
 ہر چہرہ کے چہرے میں

۱۵۱
 سینہ کا لعل کی کاسفند
 جہاں سے پالا ہو زبانی
 اکبر جو غلام اس کو چھو کر
 ہو جائے بکلی

۱۵۲
 یہ بوجھ ہے جس کو کوئی نہ
 بان آئی ہی چھو کر کھائے
 ہر چہرہ کے چہرے میں
 ہر چہرہ کے چہرے میں

تم جیسے ہو ایسا ہی پسہ لپیٹے پیار
 پر داغ اٹھانے کو ہر چہرے پیار

جو جا ہو سزا دیکھ حاضر ہو نہیں مان
 بخشہ مگر اب دودھ مسافر ہو نہیں مان

کیون صاحبو بخا شکی اب جان پر شکی
 لوگو مجھے قربان کر دے شان پر اسکی

دوایں

<p>۴۶۴ طبع سلیم آج وہ مرغوب ملک زینت حسین و آہ کس خوب ملک خلق کے محبوب کا محبوب ملک ہر مشکل محو ہین خوش ملک</p>	<p>۴۶۵ ہر بال پئے رونق تارا سبب ہی خورشید سر بر جسے رکھا وہ شب ہی</p>	<p>۴۶۶ ہر عضو بدن مثل بی خوب حسین ہی کیسوی بھی وہی ہین سر و فرق نہیں ہی</p>
<p>۴۶۵ ہر عشق شان زلف یہ تیز ہوا ہی ہر مشک حق خاک جہان سایہ ہوا ہی کا کل یہ نہیں سلسلہ سر و دھاوی تار و کمر بڑھ کے جو بڑھو وہ رہا ہی</p>	<p>۴۶۶ الف ت کا وہی رنگ ہر معمول ہی ہین باغون میں ہی بلبلین میں چو ل ہی ہین</p>	<p>۴۶۷ تر خون ہوتی نہیں ز نہار یغین ہر بات میں چلا تاتی ہین سو بار یغین</p>
<p>۴۶۷ زکریا شب بجر آج ہر افشاں گیسو زینت ہر اگر چاند جب گیسو سنبل کی پریشان کی دیکھ گیسو ہر کا کشتان جلوہ کا کشتاں گیسو</p>	<p>۴۶۸ ہر وہ جبین مہر و راغے کیا ہی صاف آئینہ کو حسن میں گواہ کیا ہی چو کو نہ بیابان ہر راغے کیا ہی مستجاب کے بازار کو سودا گے کیا ہی</p>	<p>۴۶۹ ہر کوئے عجب درد ماک چشم تر کا ہر غم و غم ہر آئینہ کو گواہ کیا ہی ہر کوئے عجب درد ماک چشم تر کا ہر غم و غم ہر آئینہ کو گواہ کیا ہی</p>
<p>ہون وصف بیان کیے ایمان نہیں ہین اعلال شب قد کے آسان نہیں ہین</p>	<p>محقق نہیں آئینہ ہر روشن ہر جلی ہی یہ شمع شبتان حسین ابن علی ہی</p>	<p>منہ زرد ہی نہ گس نگران ہی جو تعب میں دیکھا ایمان آنکھوں کو گھر میں غضب میں</p>

<p>مرثیہ جگر بوی عبارت کا سہارا نچھین بہر گمانے جفا کشی سے نچھین نوشہ چشم جہان جان بیکار نچھین نظر آنکھ کا تارا نچھین</p>	<p>مرثیہ عارض نے بنایا ہو خط سبز کو گلزار کاشانیوں کی حفظ میں ہو ترتیب خط سبز جو کھنکھاتی ہوا سبزی پر طوطی کے قلم سے ہو</p>	<p>مرثیہ نور شید علی جس کو دہون میں نچھین ہر شکاک گلارہ سے نچھین نشانے سے حسین شہنشاہ نچھین ہر نیش علی ہنگاموں میں نچھین</p>
<p>راتوں کو مہنوں بند وہ کالی ہن تکھیر اسرار خدا کیخنے والی ہیں یہ آنکھیں</p>	<p>ہر خط خوش اس خط کے مقابل میں غلطی یہ کاتب قدرت کا نکالا ہوا خطی</p>	<p>ہاتھ اٹکا ہو بند و فایم کسی جا پر قبضہ ہی اسی ہاتھ کا شمشیر قضا پر</p>
<p>مرثیہ یا قوت کا خون اس گویا کے پیو کیا بولتے ہیں محل عجب شان خدای سرخ ہو تراکت ہی چکے سب سوار ریگ گل خورشید شفق امین ہوا</p>	<p>مرثیہ سیدان میں مجھ کی یاد کمان ہو اکبر کی طرف تیرا کبریاں ہو خسار آغا ز خط سبز کیاں ہو سبزی گلزار جوانی پر نشان ہو</p>	<p>مرثیہ سینک صفت کوئی سبب نہیں زمین ہو وہ شیشہ تو بوجہ نہیں صورت میں خدیا کین کوئی مسرور نہیں صورت میں خدیا کین کوئی مسرور نہیں</p>
<p>شہرہ ہی میان ہن تنگ زبان کا موہوم ہو مگر بابل اعجاز بیان کا</p>	<p>سب عاقل خلق خطا ہن نہیں موقوف کسی پر کھایا ہو زمرہ نے مگر زہر اس پر</p>	<p>سینہ صدف گوہر اسرار خدا ہی اعضای میں جمعی صدر اسے سب کہا ہی</p>
<p>مرثیہ جگر بوی اتوں کی جھٹکتی ہو بیکار کی جھٹکتی ہو جگر بوی اتوں کی جھٹکتی ہو بیکار کی جھٹکتی ہو</p>	<p>مرثیہ خط سبز نہیں اگر خور شہر تھا سدر گل عارض کو سوز ہو رومال بندھا ہو حسن خنک باجہ زیا رت عین خنک</p>	<p>مرثیہ نور شید علی جس کو دہون میں نچھین ہر شکاک گلارہ سے نچھین نشانے سے حسین شہنشاہ نچھین ہر نیش علی ہنگاموں میں نچھین</p>
<p>ہر اور ہی کھ لطف جو نچھ بندیکے ہیں کھ لطف جو نچھ بندیکے ہیں</p>	<p>دیکھو طوط خط و ذقن آنکھ اٹھا کے گرمی میں خضر سو گئے ہیں عاقل کے</p>	<p>سایہ سے کہا ہو نہیں بے ادبی میں کچھ کام نہیں جسم رسول عربی میں</p>

<p>جمع مگر کے صدام مرثیہ کی کج فہمی جبین اسی غور زید کے جلو کے کج فہمی دی چاہے کہ کیا تھا بے شک وہ تو</p>	<p>جمع اپہن کہانہ تقایون و کایون بان یوسف بازار و کایون کجا بے شک ہو کایون علی کایون</p>	<p>جمع میں بھی قریبی و غریبی کمی و کثرت و کثرت ہم نام علی و اہل بیت کیتا اسد شیبہ</p>
<p>ہی شوق کہ پر نور سوا ہو کے پھر وہیں انگلی ابھی اٹھ جائے تو وہ ہو گے گروہین</p>	<p>معراج میں تلویش گئے جو وہ ہی ہیں ہم سب ہو جنکے گلہ گو وہ یہی ہیں</p>	<p>بجایا تو نجیبہ لڑکھن اور نہیں ہی سید کوئی مانند حسین اور نہیں ہی</p>
<p>جمع ایک دل پہل جان کر بھی نہیں جنت کے در پہ بھی جگہ نہیں اس کی سی کی گاہ اور گاہ</p>	<p>جمع انہیں ہوا تھا جو کجا مانا انہیں کے صف پہ کجا مانا ما صورت دین خیر کجا مانا</p>	<p>جمع لبا کوئی مقدور کہ نہ دین جنت کے میں آئین جو کجا مانا آئے ہی رسول میں کجا مانا</p>
<p>تھے ذکر کہ انہیں بھی سب اسلوب ہیں انکے خالق کے یہ محبوبہ مجاہد ہیں انکے</p>	<p>چاہو ہو گواہی تو نہ عذر کسی کو سب خلق کرے مہربوت ہی کو</p>	<p>آدم سے حسن تک جو بنی اور دلی ہیں ان سب کی طرح ایک حسین ابن علی ہیں</p>
<p>جمع بوت کو عذاب پہ چاہے تو کجا مانا شاری سے جو کجا مانا قدسی جی جی کجا مانا</p>	<p>جمع نہج کما حق کی شہین کا سایا بعضوں کے کجا مانا پہ عقاب کجا مانا</p>	<p>جمع حکیموں کے کجا مانا بے اذن کے کجا مانا غیظ کے کجا مانا</p>
<p>غش ہو گئے مشہور جو تھے سنگ دلی اصنام گرے آمد شکل بنی میں</p>	<p>اکبر ہوئیں فرزند حسین ابن علی کا اس مہربوت سیار رسول عربی کا</p>	<p>لحین جو ہی اسم خوش انجام ہمارا مرے لئے لیتے ہیں بھی نام ہمارا</p>

<p>۴۹۱ اب جو آتش عشق بیاں تہی کی ہو نیہ فوج تو خاک فغان ہوئی ہو مصداق علی شہداء فغان ہوئی ہو برج مہر سے مار روان ہوئی ہو</p>	<p>۴۹۲ دو پنج میں کدو سنہرے گل سب سے چمک چمک چمک دست بزم تک گلے ہی گلے اس سے میتھی رخ ظفر طائر جان گلے اس سے</p>	<p>۴۹۳ گلست جو کدو کی بی بی گلست جو کدو کی بی بی گلست جو کدو کی بی بی گلست جو کدو کی بی بی</p>
<p>برسنگا اہودم میں وہ شمشیر کھینچ لی جنگ اُردو بدر کی تصویر کھینچ لی</p>	<p>جو ہر مین نہان پیل ل پر داغ سے نکلا غل تھا کہ رزہ پوش جوان بے نکلا</p>	<p>پیاسی ہو وہ خون سپہ اہل جفا کی مشتاق سیاہی ہی زبان کلاک قضا کی</p>
<p>۴۹۴ میں نے خود مر گیا وہ آئے جو خوب لڑائی میں ہو چاک وہ آئے جانا ہو جسے جلد تو خاک وہ آئے پتہ نہ ہو جسکو تہ افلاک وہ آئے</p>	<p>۴۹۵ تھرا کے عینوں نے کہا تو خدای با نظر لڑائی میں تلواریں کیا ہو گھبرا ہوئی شمشیر دم طرف مزای گھبرا ہوئی شمشیر دم طرف مزای</p>	<p>۴۹۶ کلائے کفایت بھی نقطہ مگر شمشیر جو کجا ہو سے کلائے کفایت بھی نقطہ مگر شمشیر جو کجا ہو سے</p>
<p>کیا ضرب ہو سیدیل کے انصاف تو کر لین ہم پہلے پہل ہاتھ دڑا صدا تو کر لین</p>	<p>خفا بھی سمایا نہ کبھی میری نظر میں رہتی ہوں میں ہر شکل مجھ کی کر میں</p>	<p>جب غور سے دیکھا تو کھلا طرف مزای سر کون پڑھے سے ہی ہداسین جدای</p>
<p>۴۹۷ کھلا نہ پہ جنگ دھڑکے کوئی پیر لی میان سے تلوار بجا یارس پیر یون تھاپے خون بیا کو چھو لاک یون تھاپے خون بیا کو چھو لاک</p>	<p>۴۹۸ دشمن کو ستاؤں ہی آرا میری ہوں شاد کہ خون کھانا میری جنگ میں اس دم ہوں ہی کام میری جنگ میں اس دم ہوں ہی کام میری</p>	<p>۴۹۹ زندوں کو کفر ارجل کیسے کیا تھا باز جو قوی تھا خنجر کیسے کیا تھا جنگ میں قتل کیسے کیا تھا جنگ میں قتل کیسے کیا تھا</p>
<p>چمکی دم حیرت عین پہ پیر میں کلی لیکھا گری گلشن تعمیر میں گہنی</p>	<p>وہ تیز ہو تین برق شمس میری ہوا زخون کے ہو کھیت ہر میری ہوا</p>	<p>جب دوش عدد پروہ ہی حال سے آئی پھولوں میں پھال یا یہ صد حال سے آئی</p>

۱۰۱
تھی کیا ہی تو پہنچ گیا تھا
جلو سے سے دل پہ کیا تھا
بیانات کی بے شمار
جھجکے سے فرس پہ کیا تھا

۱۰۲
مر میٹیں ہوئی کہ جنگ برباد کیا
دھالوں پہ چڑھ کر کھاون کے
وہ خون برسا وہ اندھا دہ علم
کہ میری دہ کر یہی علی کا یہ عالم

۱۰۳
بناش ہوا وہ صحر کی موت
پہلی ہوئی اکبر کی
یوں خون لاٹھج نے اندری لادین
سات عین محبوب خلیجے لگائیں

دیکھا کیے سب قلب میں جا کے نکل آئی
لی جان پری آنکھ بچا کے نکل آئی

سن سن جو چلی بارش سر زمین سو اٹھی
شمشیر بہا دہ کی ہوا سیل فٹ اٹھی

مجرع جو تھے عہد شکن بیٹھے گئے تھے
تھی بارش سر قصر بدن بیٹھے گئے تھے

۱۰۴
تو زمین تھی مثال ز بھری
بہلی تھی پیکل پال ز بھری
مگر کس کے چپکے کمال اور بھری

۱۰۵
وہ شامیوں کا تیغ کہ بھونک چکا
جگہ ساد خون میں لکھ چکا
پانی کے عوص خون شاخوں سے چکا
وہ طاہروں کا بھیک کہ گرا وہ چکا

۱۰۶
بولا کوئی نافرمان کہتے ہیں اسکو
چلائی قضا ہے سوا کہتے ہیں اسکو
مکتی نہیں تو خدا کہتے ہیں اسکو
پتی ہو لو رشک جانتے ہیں اسکو

وہی جو ہوئی حال کلا اسکی چاک سے
عیسائی کا گرجاں نظر آیا ہو فلا سے

پہلوں کو خطر پانوں ہو میں یہ میگا
حقاقت میں چہرہ کہ یہ منہ ابہ تمیگا

ہیں جو ہر شمشیر دوم جلوہ گری پر
لپٹی ہو کرن مہر کی بازو پری پر

۱۰۷
افواج ظفرین تیں جد ہر آئی
جلی کو نامہ ہوں آئی جد ہر آئی
ابا سوار فرس تیں جد ہر آئی

۱۰۸
تھی شہر تیں کو منور کی جھار
منور تھا کہ نہ خون کو نکلتے کی بار
تھا چو دھوین کا چاند جو بدلی آوار
تھی دھو کہ تیں چنگ پادشاہ کے آوار

۱۰۹
لاس نہ تھی تاب غا علی اکبر
نہیں نہ کیا کوئی سوا علی اکبر
میدان سے ہوا آئے علی اکبر
پیشہ فاطمہ آئے علی اکبر

مجرع بہت سینہ برباد کیے تھے
تلوار کی بلبل نے قفس کی کیے تھے

پھولی شفق خون تو جان میں خفگی ہو
صفین باران کی جھری آج لگی ہو

کی عرض کہ بابا ہر عجب اس کا عالم
اٹھتا ہو دھوان ل سے یہی ماس کا عالم

۹۰
مختار جی چوہانی ابلیس کو زمین ناکام
یا شاہ جو کا دون سپہ شام کو تا شام
فرزند سے شرم ملنے سلطان خوش انجام
ارشا کیا آپ کی پست آرام

۹۱
فرزند پیدار شک بھائی کے رنگ میں
تمہی ایک انگلی بھی دہن شاہ زمین میں
دی صورت داؤد سلیمان دہن میں
ارشا کیا صبر کر درخ و حسن میں

۹۲
سیدان میں اکبر کا جہا کا جانا
کا کل کا ہو اسے اور انا اور آنا
وہ شاہ کی غرت وہ مصیبت کا جانا
منہ پر بے دامان قبا لشک جانا

ظاہری جس آفت میں گرفتار ہوں بیٹا
پانی نہیں ممکن مجھے ناچار ہوں بیٹا

تم اپنے حشم روز جزا دیکھو بیٹا
عادل کی عدالت کامزا دیکھو بیٹا

قلب سپہ شام میں وہ ماہ لقا تھا
قلب شہ بیکس کا عجب حال ہوا تھا

۹۳
آؤ غیرت و شہر آؤ کتے تلے
کے تے بین خجل ہوئے ہوئے تو تھا
آؤ دہن خشک دلاؤ تو پائے
کی ٹھٹھین ہون زبان بولے باب

۹۴
بوجا کر جنگ دلاؤ نہ زمین ہو
پوشش بی ادب و دم ہو نہ زمین ہو
سیلاب کر نیلے زمین ہو نہ زمین ہو
نہر کا پو سا کو نہ زمین ہو

۹۵
ہوئی ہوئی خزانہ اس کے زری
کی لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ
پیراس سے دکھاؤ کہ مسکراتی
قندیں مرہ نے جو تلوار لگاتی

پہو پئی جو زبان شاہ خوش سلوک کے
یوسف کی زبان الکی یعقوب کے منہ میں

اب مجھ کو ملے گا مری تقدیر کا پانی
اب ہی یہ گلا اور ہی شمشیر کا پانی

صد سے جناب علی اکبر کو بخش آیا
خود دل کو خبر ہو گئی سرور کو نشتر آیا

۹۶
اکبر کا عجب حال ہو خوش فغان
جب شہزادان ملکی حضرت جہاں
بوسے کہ اٹھائے مجھے اندھ جان
بوسے گامیری زبان آپ کہاں

۹۷
پھر مستعد حرب و جہاد ہو گئے اکبر
راہی واد اہل کفر گئے اکبر
بابائے گئے جب سے زور ہو گئے اکبر
میر چاکے گئے جب سے زور ہو گئے اکبر

۹۸
دہر اور شاہ شہزاد عجب علی اکبر
شکستہ ہوئے عجب علی اکبر
نکالے ہوئے عجب علی اکبر
نکالے ہوئے عجب علی اکبر

سو گئے ہو بہن ہو نہ نہایت ہی کلا خشک
حضرت کی زبان میری بان ہو خشک

تھا قصد عمامہ کا گردن خاک شفا پر
ہر مرتبہ تھے ہاتھ گریبان قبا پر

عشق ہو گئے ہمشکل ہی دامن میں پر
لکے ہوئے گیسو سے خمدار زمین پر

<p>۱۵۸ جیسا کہ ایت کرگا تیر گلشن مردہ خون ہوئی فتنہ علی در دامنیت سرگر کا نیل کے تیر دی شہد کو صدمہ موت میں</p>	<p>۱۵۹ تیر میں تاکہ آریا غصلیا چپ ہوئے وقت اجل آریا غصلیا وہیں کا محل آریا غصب آریا زیندہ ابوی ابرو میں آریا غصلیا</p>	<p>۱۶۰ تیر قتل میں مرد اور علی اکبر اجلال تیر کا نیل سرگیا تیر کھینچیں تیر میں مرد اور علی اکبر تیر کے تیر کے تیر کے تیر کے</p>
<p>پیرا سا کوئی یون جیسے گذرتا نہیں ملتا زخمی ہی گلا خون ٹھہرتا نہیں بابا</p>	<p>بچیں جو تھا زخمی شمشیر ہو میں غل تھا کہ تر پتا ہی عجب شیر ہو میں</p>	<p>سر پیٹ لیا گنج شہیدان میں جو آئے منہ پھر گئے قہرا گئے لاشے شہدا کے</p>
<p>۱۶۱ پیرا شہاد عجب لطف کی ہیں دادا نے بزرگانہ سخن کی ہیں اب بیاں کی بھی پائی وہ کی ہیں وادی جہنم میں سو کی ہیں</p>	<p>۱۶۲ تیر میں خون تیر کی ہیں تیر میں تیر کی ہیں تیر کی ہیں تیر میں تیر کی ہیں تیر کی ہیں تیر میں تیر کی ہیں تیر کی ہیں</p>	<p>۱۶۳ تیر میں ہی صاحب غیبت علی اکبر خارج ہوئی سب علی اکبر بصورت سلطان رسالت علی اکبر ضرغام نیتان شہادت علی اکبر</p>
<p>۱۶۴ ہوں سب کے بڑے آپ پر اتفاق ہیں بابا محبوب غلہ آپ کے مشتاق ہیں بابا</p>	<p>۱۶۵ نعرہ جو کیا جانب کو تر گئے اکبر قہرا کے بدن سر ہو امر گئے اکبر</p>	<p>۱۶۶ افسوس ہی کی زیست تیر نے وفا کی میں مر نہ گئی ہائے غصہ تیر نے قضا کی</p>
<p>۱۶۷ کیا سنا قوت کی تیر نے تیر نے کتنے ہیں تیر کے تیر کے تیر کے اکبر تیر بابا کا تیر نے تیر کے تیر کے تیر کے تیر کے تیر کے</p>	<p>۱۶۸ کیا طرح علی اکبر جو دار خیمہ سے زبانی تیر کے تیر کے تیر کے تیر کے تیر کے تیر کے تیر کے تیر کے تیر کے تیر کے</p>	<p>۱۶۹ تیر کے تیر کے تیر کے تیر کے تیر کے تیر کے تیر کے تیر کے تیر کے تیر کے تیر کے تیر کے تیر کے تیر کے تیر کے تیر کے</p>
<p>۱۷۰ میں آپ لیے ہوں گرو اسانظر آئے پانی میں نہویر جو بیا سا نظر آئے</p>	<p>۱۷۱ بیتاب وہ خاتون معظم نکل آئیں کعبہ سے مگر حضرت مریم نکل آئیں</p>	<p>۱۷۲ معلوم نہیں ہوش بجا ہو کہ نہیں ہی سر پر بھی دیکھو تو رواہی کہ نہیں ہی</p>

[illegible]

بے روک زبان کو نہیں اب تاب رہنے کا نہیں طول میں آداب یہ ہے بیمار گل شاد آداب کھنچے ہیں توی نظم سے آداب	کہ شاہ سے آقا ہوں فدائے علی اکبر	بلوایئے خادم کو برائے علی اکبر
---	----------------------------------	--------------------------------

<p>۵۰ سینہ نور کا جو سبب کچھ حال صبح کی جاگی تھیں نہ اذان کی کا فور صبح گئے گا روز کا رجب</p>	<p>۵۱ رنگ اذان وہ نہ ہو پوچھا جو شور نہ ہو سنگین سے ہو اور خورشید کا طہور</p>	<p>۵۲ جان کا تمام جو ناکار کی اذان منلو شبیہ احمد مختار کی اذان مقبول ہی مصلیٰ کے دلدار کی اذان</p>
<p>معزولی مگر کی ہوا رہیں چلگئی کچھ گلشن سپہری رنگت بد لگئی</p>	<p>گلہ سہہ جو ہم فلک سے اتر گئے کچھ نیم چلگئی دریا ٹھہر گئے</p>	<p>اس تشنگی و ضعف اس انداز پر فدا پیا سے کی کلابتی ہوئی آواز پر فدا</p>
<p>۵۳ شہنشاہ شہزادین تھی جو زینت شہ کا نور دین تھی جاں نثار بہار کا نور دین</p>	<p>۵۴ وہ نور علقہ وہ عجب نور کا سامان ننگ کو ننگا لے کر آئے شاہان باید گی سنگ ناپ گئے کبریاں</p>	<p>۵۵ جب کو چکا اذان گل شہنشاہ کا بابو نے لیں بلا لیں لے دی دعا باہر سے آئے رفعت عجب عین خدا</p>
<p>دیکھے نشان صبح شہ بے قصو لے ہمشکل مصطفیٰ کو بلایا حضور لے</p>	<p>غل تھا ناز لون میں یہ سلمان ہو گیا کس درجہ خوش گلو ہو موزن حسین کا</p>	<p>یہ لکے اشک یقینہ خوش خوش ہو گیا حضرت کی جانماز پر آنسو ٹپک لے</p>
<p>۵۶ از ندلے کمال ادب سے کیا سلام تھی رہوت پیار سے جو سلام اکبر اذان کو شہنشاہ جنت</p>	<p>۵۷ کے کسے کسے کی شہزادی بیان صغیرا بن ہوئے بن اذان نہیں تھی نہ انھوں نے نہ جان</p>	<p>۵۸ گلو لبلا غص کی شہنشاہ نطلب یہ شاکل کی سانسے حبیبی شہنشاہ آج سے کسے کسے کو نہ بے لطفی لطلب</p>
<p>ہو عاقبت بجز خدا سے دعا کریں شکر کو حکم دو کہ نمازین ادا کریں</p>	<p>کیا جا لے ہر شفا کہ مرض میں فتور ہیں اکم اتنے دور ہو گئے وہ ہے دور ہیں</p>	<p>یہ آخری لباس ہو جان مہربان کا لو لے گا ہر کو اسے شکر فریب کا</p>

<p>۵۱ نہ کہ جو بخت بد بخت بد نہ کہ جو بخت بد بخت بد نہ کہ جو بخت بد بخت بد نہ کہ جو بخت بد بخت بد</p>	<p>۵۲ با بخت بد بخت بد با بخت بد بخت بد با بخت بد بخت بد با بخت بد بخت بد</p>	<p>۵۳ غرض حال غرض حال غرض حال غرض حال</p>
<p>کیا نور تھا جو سو فوج شہ گئی گویا سبھوں سے گلے ملے رہ گئی</p>	<p>بے گھر گئے ہوئے ہیں میان میں کا کل سرگشا را خدا میں حسین کا</p>	<p>در بار جو چلا ہوا سے لڑکے نہیں راہ مسافران عدم روئے نہیں</p>
<p>۵۴ سب کے لئے سب کے لئے سب کے لئے سب کے لئے</p>	<p>۵۵ سب کے لئے سب کے لئے سب کے لئے سب کے لئے</p>	<p>۵۶ سب کے لئے سب کے لئے سب کے لئے سب کے لئے</p>
<p>مژدہ اجل سبھوں کو شہادت کا دیکھی یا نو علیہ علی اکبر گئی گئی</p>	<p>سو بینکے خوباوی تختہ نما میں ہم کی کیوں کی فصل بینکے ہوا میں ہم</p>	<p>دیگاہہ منہ چھپا لے کچا در میں کیا کروں اب تم نہیں بچتے ہو اگر میں کیا کروں</p>
<p>۵۷ سب کے لئے سب کے لئے سب کے لئے سب کے لئے</p>	<p>۵۸ سب کے لئے سب کے لئے سب کے لئے سب کے لئے</p>	<p>۵۹ سب کے لئے سب کے لئے سب کے لئے سب کے لئے</p>
<p>شاید سفر میں جی سے گزرنے کا قصد ہی بولا جری نہ رہے مرنے کا قصد ہی</p>	<p>اب دلبر قبول سے چھٹنے کا طور ہی او میر لال یہ کو لٹنے کا طور ہی</p>	<p>کھل جائے گا سر بیقیامت کی بات ہی مضبوط ہوا ان کی غیرت کی بات ہی</p>

<p>۵۳۴ کون آید سے الگ ہو کر اعدائے کون ای علیؑ اگر تیرے چلنے خالق اکبرؑ سین کہ بان وہ تیرا کہ تیرا</p>	<p>۵۳۵ موسےؑ چو نہ کہے باغ و نہ زہراؑ کے باغ پر تو نہ بری اور آسمان ملیگا تباہی سے پہنچیں جاب کہ نہ تیرے</p>	<p>۵۳۶ جیاجی اس حسینؑ غزل مین اس محل میں غیر ہوں باقی ہوں نام دیر و یاد تیرے تیرے تیرے تیرے</p>
<p>۵۳۷ پہاڑی کرتیے جو بیٹا کو گے تم یہ تو بتاؤ سا تو ہمارے رہو گے تم</p>	<p>۵۳۸ انصاف کہ جو خوف خدا ہے کریم ہو یہ وہ ہوں میں غریب سید نہ تم ہو</p>	<p>۵۳۹ گھر سے نہ فوج دیدہ نہ ہر اکے نور کو کوئی بڑی نظر سے نہ دیکھے حضور کو</p>
<p>۵۳۹ گوئی ہو جواب میں فرزند جوان امان عدم کو جا لیکے تم ساتھ جان فانے سچ قبلہ و کعبہ میں ناتوان سیر دار چاہیے کہ رہیں کاروان</p>	<p>۵۴۰ پوچھو چلے رو اشک لیکر کیا خطاب ای میری جان میرے ہو کیا جواب نہیں کہ شاد کیسے شباب چلے بات کی نہیں ای لال تکتواب</p>	<p>۵۴۱ چھوٹے بڑے تمام کو میں سفید بین بابر سدھار کر میں سلطان خوش شاہ شاکر میں نہیں میرے فرزند سیر سے آوارہ میں بھٹکا گیا خوش</p>
<p>۵۴۲ اب امن حسینؑ ہو خادم کا ہاتھ ہی بابا کالج منزل آخر میں اساتھ ہی</p>	<p>۵۴۳ تڑپو گے جسیر آج وہ رن کی زمین ہی تم پہلے جان دو گے یہ مجھ کو یقین ہی</p>	<p>۵۴۴ مان کے قلق سے رشک قمر کا پتار ہا سینے کے دھینے سے جگر کا پتار ہا</p>
<p>۵۴۴ نہیں نے نعلین بھر دیں ان بیخصل میں نے نعلین لاشہ سادات بیکل بہی کر کے لاشہ سادات بیکل نہیں نے نعلین بھر دیں ان بیخصل</p>	<p>۵۴۵ نیزہؑ کا نام لکھتے تھے میری کیا نہیں نے نعلین بھر دیں ان بیخصل نہیں نے نعلین بھر دیں ان بیخصل نہیں نے نعلین بھر دیں ان بیخصل</p>	<p>۵۴۶ نہیں نے نعلین بھر دیں ان بیخصل نہیں نے نعلین بھر دیں ان بیخصل نہیں نے نعلین بھر دیں ان بیخصل نہیں نے نعلین بھر دیں ان بیخصل</p>
<p>۵۴۷ بہتے ہیں کل سے تیرے بیٹوں کے واسطے نیزوں کی نوکین تیرے بیٹوں کے واسطے</p>	<p>۵۴۸ کچھ اشتیاق جنگ نہیں مکوں سے آگاہ ہی یہ پالنے والی مزاج سے</p>	<p>۵۴۹ بند لباس تشنہ جگر باندھتی گئیں بھر مگر کے گرد آپ کر باندھتی گئیں</p>

<p>۱۳۴ لائین حضور شاہ کبودہ کو یولین کرب جلتے ہیں زمین پر حاضر ہو وہ مہربان ہو دودھ پیر صاحب مین در بدر نہ پور کی بونہ</p>	<p>۱۳۵ اونچا ہوا نشان فلک پر غیا علی تیرن کو سنا تھیکے ادھر مستغنی علی سوے پشت پر شمع کہ بلا علی گھنگرے چرخ چرخ چرخ علی</p>	<p>۱۳۶ صغریٰ کی قضا علی بکری بازو شاہدین علی کرب قطعے خون کھو دی حلال نام سے نہ ہون فون کیا زمینین رشتہ لالہ لون</p>
<p>۱۳۷ کچھ میری فکر کیے مین مانتی نہیں یہ جانیں آپ جائے مین جانتی نہیں</p>	<p>۱۳۸ رنجن خزان بلخ نہال ہوں تھی ہنگام عصر نوبت آل رسول تھی</p>	<p>۱۳۹ جتنا مزار پر گل نہ ہر اڑے رہے سایہ کیے ہوئے علی اکبر کھڑے رہے</p>
<p>۱۳۸ پھر لے کا در بدر جو ہوا اس تمام زینت کی سمیت دیکھ کے روبرو تمام فرمایا کار ساز وہ ہم کو بین تمام ہو چھو سوار کہ آئیگا جو غم تمام</p>	<p>۱۳۹ جہنم لائے خون لائے جہنم لائے خون لائے جہنم لائے خون لائے جہنم لائے خون لائے</p>	<p>۱۴۰ آیا جو ہوش قبے سے اٹھ اڑا فرزند سے لپٹ گئے نور کے آہ آہ کتنے تھے بار بار یہ سلطان دین پناہ بار بار اہل ہمارا غم نادان کو بے گناہ</p>
<p>۱۴۱ عزت سے احترام سے لجا لگا کھین رہو الا اس مقام سے لجا لگا کھین</p>	<p>۱۴۲ بازو کئے لہو مین علمدار بھر چکے ٹوٹی ٹکر کہ حضرت عباس مر چکے</p>	<p>۱۴۳ بیکیں حسین پھر سو تر بیت جو پھر پڑے یہ دست بستہ پاؤں پر اسوقت گر پڑے</p>
<p>۱۴۴ پیکر کے سر و باغ امامت روان ہو بیرون کا غول گرد امام زمان ہو جس دم سر سے اودھ عیسیٰ بیان ہو چھائی کو کربا بدستہ اس وجہان ہو</p>	<p>۱۴۵ درد انگا جو تیر گلے صغیر پیر غم کا لہر فلک شہر کو درون مر پیر اکبر نے بڑھ کے ہاتھ دھر از غم پیر چرخ مین قلق دل ماہ پیر</p>	<p>۱۴۶ علی کرب تمام ہو حضرت ملا خط کو کرین کیا تمام ہو شہر خدا کا شہر و بطحان نام ہو شہر خدا کا شہر و بطحان نام ہو</p>
<p>۱۴۷ اکبر مین نشان ہونا ناکی نشان کا تم سر پر آنے کھول دہ شقہ نشان کا</p>	<p>۱۴۸ بھائی کی نبض ہو کے نوغم دیکھنے لگے اکبر کا منہ امام امم دیکھنے لگے</p>	<p>۱۴۹ بابا اعلیٰ علی صغریٰ کے خون کا لیگا عوض غلام برادر کے خون کا</p>

<p>۵۳۳ رخت جبری سوار کب پیر پیر افسوس سے خون کا غول بے شک زنگی حق سے قاتل کونے کا خون اند جاتا ہو جو ہے غم سے</p>	<p>۵۳۴ بوبہ عین اسد زینہ مضاف چاہوں کیا میں کیوں بھونک بن نگاہ قور سے جلے کوہ قاف پیسہ بین عید کھلا ہے ہر اعراق</p>	<p>۵۳۵ عاکبہ جو کمر ہوا مثل ٹھکانا بن نہ ہو گی پیکر کی صحت بھی روشن پیر خدا نماز کو غور بیان میں ہر چادر بھی سنبھرا دیاو سبکی قہر</p>
<p>ہفتے ہیں سب کہ ابن علی یحوس ہی واللہ ای پس زمین نانا کا پاس ہی</p>	<p>تم کیوں عرق میں شرم کے مار تھائے پانی ابھی اٹھیں کے لیے لڑ کے لائے</p>	<p>جنگل میں ہی یہ شکل مسافر چین کی افسوس کے پاس قبر ملا حسین کی</p>
<p>۵۳۶ فنا بھی حق کے کینہ کفار ہوں جو زوال قمار جلا دین کفہ چین جو زوال قمار جلا دین حاکمین تو زمین سطر حق ہو ملو حق زمین اداسے دھواں بھلائی تاج فخر</p>	<p>۵۳۷ کھنڈ کھنڈ بھی اور صلیب کھان کھنڈ کھنڈ بھی اور صلیب کھان کھنڈ کھنڈ بھی اور صلیب کھان کھنڈ کھنڈ بھی اور صلیب کھان</p>	<p>۵۳۸ کھنڈ کھنڈ بھی اور صلیب کھان کھنڈ کھنڈ بھی اور صلیب کھان کھنڈ کھنڈ بھی اور صلیب کھان کھنڈ کھنڈ بھی اور صلیب کھان</p>
<p>مر جا میں ہم غریب تو قصہ بھی چلے اب ہیں قریب مرگ چو پیر جی چلے</p>	<p>دیکھو کیلے یہ تشانی حسین کی آنکھوں میں پھر رہی ہو جوانی حسین کی</p>	<p>ہانوں کے ولفکار کو لانا مزار پر پانی چھڑکے پھول پر طعنا مزار پر</p>
<p>۵۳۹ نہیں بے تاب غلام کو فطرت بے تاب کتنے ہیں بے تاب کتنے ہیں بے تاب</p>	<p>۵۴۰ اندھا شاہین جو نہ نیکو اندھا شاہین جو نہ نیکو اندھا شاہین جو نہ نیکو اندھا شاہین جو نہ نیکو</p>	<p>۵۴۱ اندھا شاہین جو نہ نیکو اندھا شاہین جو نہ نیکو اندھا شاہین جو نہ نیکو اندھا شاہین جو نہ نیکو</p>
<p>کے کو رزم گاہ میں لالہ کا دن نہ تھا مختل میں کھائے تیرا لشکر کاشن تھا</p>	<p>چوچے ریشم لاش بچانی وہ شیر ہی اللہ کیا شیر کی کا بیٹا دیر ہی</p>	<p>خوش تھا تھا تھکے ساگر کا طوری ہم کیا کرو کر خواہش تقدیر ادوری</p>

<p>۵۵ سب قریب ہوں دو جہاں چاہے قریب گہواروں یا مال چاہے قریب سب قریب ہوں دو جہاں چاہے قریب گہواروں یا مال چاہے قریب</p>	<p>۵۶ بابا و امین حضرت نوح علیہ السلام آج کو دیکھی تو ان جہاں میں تین اب یہ چاہے دو مطلب سلطان بھین پتہ ہو قریب کیسے حال شہر میں</p>	<p>۵۷ مادر نے دی صبر کی لالہ غنیمت بابا و امین چاہے قریب اب یہ چاہے دو مطلب سلطان بھین پتہ ہو قریب کیسے حال شہر میں</p>
<p>بلوے میں خاندان جہاں اب میر ہوں ناحق حبیب حق کی لہو اسی امیر ہوں</p>	<p>شہ سے نہ آئی سیک کا الم اس دلیر کا مرزا بڑا ستم ہو برابر کے کشیر کا</p>	<p>عشق تھا قریب مادر و فرزند جو گیا مان سے پسر و دل ہو احشر ہو گیا</p>
<p>۵۸ تھا تیرے چہرے میں نور و شہین تھا تیرے چہرے میں نور و شہین تھا تیرے چہرے میں نور و شہین تھا تیرے چہرے میں نور و شہین</p>	<p>۵۹ وقت نماز عصر کی نزدیک یا امام وقت نماز عصر کی نزدیک یا امام وقت نماز عصر کی نزدیک یا امام وقت نماز عصر کی نزدیک یا امام</p>	<p>۶۰ کے حضور میں نہایت چمکاتے کے حضور میں نہایت چمکاتے کے حضور میں نہایت چمکاتے کے حضور میں نہایت چمکاتے</p>
<p>صاحب تجاویز تو ہی کیا حال آریکا شہ نے کہا یہ چہرے ہیں ساتھ پیکا</p>	<p>گویا ہو حسین کہ باہر پڑھنے ہم فضہ نماز اب تہہ خیر پڑھنے ہم</p>	<p>بولین تڑپ کے طائر دل جب سنبھل گیا اللہ جانتا ہی کلیجہ نگل گیا</p>
<p>۶۱ اب اختیار ہوئی دنیا و دنیا اب اختیار ہوئی دنیا و دنیا اب اختیار ہوئی دنیا و دنیا اب اختیار ہوئی دنیا و دنیا</p>	<p>۶۲ اب یہ چاہے دو مطلب سلطان بھین اب یہ چاہے دو مطلب سلطان بھین اب یہ چاہے دو مطلب سلطان بھین اب یہ چاہے دو مطلب سلطان بھین</p>	<p>۶۳ صبر کی لالہ غنیمت صبر کی لالہ غنیمت صبر کی لالہ غنیمت صبر کی لالہ غنیمت</p>
<p>عشہ ہو کہ باد شہ کا سنات میں دیتا کوئی دھل نہ رہوں کی بات میں</p>	<p>رو لین مجھ میں بھی بس قضا میں درگاہ اکبر بھونے جلد ملو وقت تنگ ہ</p>	<p>دم کین دعائیں مضطرب محل اعلیٰ یوڑھی کی سمت کھو گئے ہو اعلیٰ</p>

<p>۵۶۴ کج سناٹے سے چلا جو یہ جوان مکھو ہے اختیار ہو کر کسی بیان نویار یا علی کی بی بی دیکھتی جوان</p>	<p>۵۶۵ چلے چلے خیمہ سے خیمہ کی صف آٹھویں شاہزادہ ذی قدوسہ تھا جلدائیں لینے کو تھا کہ خیمہ ہوا منسوب پیک پر کشتہ دین چون لیا</p>	<p>۵۶۶ گردن دوا الجناح کی لپٹ لپٹ رویا کی سنا کی تقریر نور عین تسلیم کی چلا سو سلطان شکرین خصت ہو ادل تو مرقع کا چین</p>
<p>سب پھر گئے امام غریب الدیار سے مشکل کشا خلق نکلے مزار سے</p>	<p>لو لے جدا ہر ایک نیس و شفیق ہی کوئی نہیں رفیق یہ بابا رفیق ہی</p>	<p>لو پٹھے سر شاگ شیر خدا کے جیسے خود تھام لی رکاب حسین غریب نے</p>
<p>۵۶۷ سب ہو چکے شہید شہرین چلا بڑو عصا پوری سلطان دین چلا اب گھر کی روشنی نہ رہی حسین چلا تراش باب کیا کہ جارا حسین چلا</p>	<p>۵۶۸ تنہا پکڑے سو روئے سب نام تھا ایک شاہزادہ کوئین کا غلام دیکھو گلے لگا کے یہ پیکر کلام نچھٹا ہوا ساتھ کام جارا ہوا تمام</p>	<p>۵۶۹ مطمئن تمن کا شباب ہو ایں اوج پر چرخ رسالت تاب ہو شاہین کسم کسج ترا آفتاب ہو زلف سے بھی کسم کسج کو برفطراب ہو</p>
<p>زلفین بڑھیں یعنی اٹھانے کے واسطے بھیکیں مسین اہو میں نہانے کے واسطے</p>	<p>کچھ راہیے عدم کی خطا ہو تو بخشش تھے کوئی تصور ہوا ہو تو بخشش</p>	<p>پیدا ہوئے ہیں نور کے مضمون جبر سے کیا کیا الفیسر چاند نکلتے ہیں ابر سے</p>
<p>۵۷۰ بابوس مصطفیٰ بنی ہوشم افراق وج روان سب مظلوم افراق بویں تڑپ کے حضرت مظلوم افراق کوئی سے آہ جلتے ہو مظلوم افراق</p>	<p>۵۷۱ پیکر کوئی نہ ہو تاج تخت ہو اب گردا ملک فنا ہو تخت ہو پانی کسی جگہ کسی جادو تخت ہو سینہ جی جاتے نہیں تخت ہو</p>	<p>۵۷۲ ہاں منصفوہ بند سنو ہو مقام غور ایک زبان اور تھی اب ہو بیان ہو مہمورت رسول خدا کا ہو در در آئندہ علی اکبر کا زمین طور</p>
<p>پتا بابا بیست بنی ہو کے رسوے اکبر سدا ہے اہل حرم رو کے رسوے</p>	<p>بھائی ہمیں دعا تیر و شام کیجیو سجود کا ہمارے عوض کام کیجیو</p>	<p>صورت نظر نہ آئی تھی اب مہر و ماہ کی تصویر چھپتا ہوں رسالت پتاہ کی</p>

<p>۹۷ اقبال کجاست کفار و دور بوی غلط نار نار تو یو یو یو نور اجلال کوہ کوہ بجلی کی طور طور ایو خلد خلد بوسے بدن جیو جیو</p>	<p>۹۸ نور و سار آسمان پتو تار کو صبح و شام پتو تار کو صبح و شام پتو تار کو صبح و شام</p>	<p>۹۹ کیا شکست نہیں ہے عتاب آغاز خط سے ہیں گل عافیت پتو تار کو صبح و شام پتو تار کو صبح و شام</p>
<p>پیر آہ آہ عضو بدن سرد سر وین لب مسخ مسخ عارض گل روز دین</p>	<p>گلگون کو پیچ و تاب ہو کل و پین گھوڑا نہیں ہو نکست لب حسین</p>	<p>راحت فقن سے منبرہ عارض پائی یوسف کی چاہ خضر کو گلشن میں لائی</p>
<p>۱۰۰ آرٹے کوہ عتاب جیو عتاب پتو تار کو صبح و شام پتو تار کو صبح و شام پتو تار کو صبح و شام</p>	<p>۱۰۱ عاجز ہیں اسے ساتھ ہو پتو تار دیکھی ہو پتو تار کو صبح و شام پتو تار کو صبح و شام پتو تار کو صبح و شام</p>	<p>۱۰۲ رنگار خط منبرہ آرتے پتو تار کو صبح و شام پتو تار کو صبح و شام پتو تار کو صبح و شام</p>
<p>چھایا ہو رعب لشکر اہل لفاق پر غل ہو کہ وہ رسول گھر سے پناہ پر</p>	<p>ہین کون جو کمال پر اسکے تار میں معتشوق کہ کبک ماہ و مزال تار میں</p>	<p>کتے ہیں جو ہری خط عارض کو دور پیدا ہوا ہی رنگ زمرہ بلور سے</p>
<p>۱۰۳ یاد دیا کے دے ہوا بار بار بند پتو تار کو صبح و شام پتو تار کو صبح و شام پتو تار کو صبح و شام</p>	<p>۱۰۴ پتو تار کو صبح و شام پتو تار کو صبح و شام پتو تار کو صبح و شام پتو تار کو صبح و شام</p>	<p>۱۰۵ کیون نہ شمشیر ہو لے شمشیر پتو تار کو صبح و شام پتو تار کو صبح و شام پتو تار کو صبح و شام</p>
<p>غرق عرق ہی شاہد رعنا کی شان سے اُتر اہی ابر بنکے دو طعن آسمان سے</p>	<p>وہ ماہ نوپ فتح کا جاسوس بن گیا وہ برق جنگی تو یہ طاؤس بن گیا</p>	<p>تن کے عرق سے گرد ہی رتبہ کلاب کا دیکھا ہی عطر آج گل آفتاب کا</p>

<p>۵۱۴ کیا انقلاب تھا تو بالائے عین بر ایک کے پتہ پتہ چھپ چھپ ور کے پتہ پتہ اور اس کے پتہ پتہ کیا قلب کے پتہ پتہ</p>	<p>۵۱۵ آگاہ انکو در دوزگون کے نام سے جست تمام کے پتہ پتہ ناچار ہر گز نہ ہو سکے کلام سے آواز دی سپاہ کو حکم نام سے</p>	<p>۵۱۶ اگر پتہ پتہ سے کی گئی تھی موسیٰ جو پتہ پتہ سے کی گئی تھی بلکہ پتہ پتہ سے کی گئی تھی پتہ پتہ سے کی گئی تھی</p>
<p>۵۱۷ شکر تمام زیر و زبر ہو کے گھٹ گیا انہی جو آستین تو زمانہ اٹک گیا</p>	<p>۵۱۸ یار و گم خدا کی بہت دل آس ہی پانی ذرا سادو مجھے دودن کی پیری</p>	<p>۵۱۹ ناگن بنی آری نظر اعدا سے لڑ گئی موبات سے جدا ہو ہوئی جان پر گئی</p>
<p>۵۱۸ لیا پختی کی نذر کو جو چھپ چھپ ترک عین غزال و جہاں سے عمل ہوا ماؤں رخ زنگ خدا اپنے صفا کھوئی شکر عجب شوق اہل دین وفا</p>	<p>۵۱۹ کے عین یاد کا گھر تھا پتہ پتہ کیا چاہتے تھے عین کا ہون محبوب ہون کے پتہ پتہ سہو گناہ کا پتہ پتہ</p>	<p>۵۲۰ کب ہی پتہ پتہ سے کی گئی تھی نہج پتہ پتہ سے کی گئی تھی زنگت بیان پتہ پتہ سے کی گئی تھی حاجت پتہ پتہ سے کی گئی تھی</p>
<p>۵۲۱ بلبل جولائی پھول تو گہرائی فاختہ دل سیر لاس طوق لے آئی فاختہ</p>	<p>۵۲۲ میں دھوپ میں عین سارے میں کم پیری سیر چا حسن ہی تو بابا حسین ہی</p>	<p>۵۲۳ نارون کا آسمان نے خزمہ چھپا لیا جلنے کے ڈر سے طور نے سینہ چھپا لیا</p>
<p>۵۲۳ بھینچ لے شکر و شکر و شکر دست جبری سے بھینچ دوسرے ایسا پتہ پتہ شامیوں سے دوسرے نور کو نہ اذن پتہ پتہ سے گھر ملا</p>	<p>۵۲۴ کے پتہ پتہ سے کی گئی تھی جو پتہ پتہ سے کی گئی تھی اب پتہ پتہ سے کی گئی تھی پتہ پتہ سے کی گئی تھی</p>	<p>۵۲۵ پتہ پتہ سے کی گئی تھی پتہ پتہ سے کی گئی تھی پتہ پتہ سے کی گئی تھی پتہ پتہ سے کی گئی تھی</p>
<p>۵۲۶ دی شاہ نے صدا بھی لڑنا نہ چاہیے صابر کے لال ہو عین غصہ نہ چاہیے</p>	<p>۵۲۷ ملجائے اذن جنگ کہ دل میر قرار ہی شہر پوئے میری جان عین اختیار ہی</p>	<p>۵۲۸ تھک ہی لور دشت بخت کے غبار پر سرکبے شراب ہمارے مزار پر</p>

<p>۴۹۰ دکھانا جو سر کوئی سوئے نہ لگائے نہ لگے نہ جو پوچھو نہ جو پوچھو نہ لگائے نہ لگے نہ جو پوچھو نہ جو پوچھو نہ لگائے نہ لگے نہ جو پوچھو نہ جو پوچھو نہ لگائے</p>	<p>۴۹۱ ایا براق الہی سواری کے واسطے ہم میں خدا کی شکر گزاری کے واسطے آئے مسکنہ را آئینہ داری کے واسطے مگر اٹھائے مرفعی باری کے واسطے</p>	<p>۴۹۲ ہر جنگ میں کنیل رہا بزرگ و قدیم سب سے پہلے میں معرکہ بیکانہ بیکار سے سیاہ عدد کے کمان و تیر سہا کے جلال علی سے جوان و تیر</p>
<p>۴۹۱ مگر چمکین تو حلا جنت بھی چھانٹ دین چھانین لباس خلد کا شیخون پانٹ دین</p>	<p>۴۹۰ لہر تھی نہ فنی خبر تھیں رازد نیاز میں پیرکان تیر پانوں سے نکلا نماز میں</p>	<p>۴۹۱ چمک لہر نہ جانتے تھے حقیقت مجوم کی تھی خاصیت ایک یہ باب علوم کی</p>
<p>۴۹۲ مگر وہ بد کہ ہے برائی کیجئے ہم کیسے نیک ہیں کہ بھلائی کیجئے کتنے ہیں صفت صفت صفائی کیجئے سب غنمون کی عقدا و کشائی کیجئے</p>	<p>۴۹۱ تو بھی تو چھپا نہیں احوال کیجئے اندوڑ مٹھنے کا جو اقرار کیجئے چاہا کہ تھو کھول دین آنے کیجئے پیر کا تھو کھول دین آنے کیجئے</p>	<p>۴۹۱ یوں تم جھوٹ کی کوئی حقیقت کیجئے جب فکھ سے مجاہد حقیقت کیجئے صفت جہم عبد نہیں صفت حق کیجئے میر جانتے ہو پاس جرات حق کیجئے</p>
<p>۴۹۱ آتا نہیں جلال زبان کھولتے نہیں ہم شیر بے ستارے کبھی بولتے نہیں</p>	<p>۴۹۱ قائل نہیں تمھاری امانت کا یا علی اقرار لیلو اپنی ولایت کا یا علی</p>	<p>۴۹۱ میرا و ایک غریب میں تم سب کے داغ ہو چھانین تو ملا شام ابھی پھر رن ہو</p>
<p>۴۹۲ فراتے تیر قدم کا تک کھینچتے تھے کیون آن ہم میں تم میں جو کھینچتے تھے تھا صبح و شام حامی کیا کیا تھے خدا کیون پوچھو پوچھو کیا کیا تھے خدا</p>	<p>۴۹۱ حق جو کیا تم کو ہو پتہ مال جانید جو جا اپنے سپاہ تیرے مال جانید رکھتا ہو کسے نور سے اتنا جمال جانید کیون پوچھو پوچھو کیا کیا تھے خدا</p>	<p>۴۹۱ جرات ہی دیکھنا ہو تو خیر ہو شکار پہلے کسے شمشیر علی نے کیا جو دار بیکار یک یک پوچھو پوچھو کیا جو دار کیون پوچھو پوچھو کیا کیا تھے خدا</p>
<p>۴۹۱ طور کلام گفتگو جانفرا میں تھا کل فرق دو کمان کا ہم میں خدا میں تھا</p>	<p>۴۹۱ تھا سامنا جو شمس رخ بوتراب کا یہ وجہ تھی کہ پھر گیا منہ آفتاب کا</p>	<p>۴۹۱ تھو کے گر پڑی زح کفار مڑ گئے آنکھیں جو بند ہو گئیں سر نہ اڑ گئے</p>

<p>۱۱۱ جو نیرہ باز تھے غمین محو بن کر گیا نیرہ سے کیا کیا کوئی دیر گیا سینہ میں لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ مانند درختان دل میں بھی گھر گیا</p>	<p>۱۱۲ تھا شامیوں کا قول کہ نیرہ میر کی زبان سینہ جبر کی بار بار کھلے ہو گیا گر ہوں کی حسن و خوبی سے کھلے ہو گیا نیرہ میں چھپ چھپ کی زبان تھلک</p>	<p>۱۱۳ تھیاب قلب بند بار ہو گیا حیران ابن حیدر کرار ہو گیا خجی وہاں حسین کا دلدار ہو گیا درد جگر سے نیرہ میں پار ہو گیا</p>
<p>کھلی ہو میں بھر کے نئی چال ہو گئی گویا زبان کلاک قضا لال ہو گئی</p>	<p>پیشک سنان کے وصف میں تیرہ تو ہو شمع اجل ہو نیرہ اکبر تو ہو یہ ہو</p>	<p>وہ چاند جو ہو میں سراپا نہا گیا آنکھوں میں شاہ دین کی اندھیرا سا چا گیا</p>
<p>۱۱۴ یوں پارسا بن کر نیرہ میں چا گیا جو میں ہوں یہ باز وہاں چا گیا یہ شہاب قلب و خط شعل تھا نیک سنان ہر بن ہو کے گزر گیا</p>	<p>۱۱۵ نیرہ چلا جو زمین کسی زشت کا رہا ہو گیا سرب کے منہ دل میں چا گیا تھا شور یہ رہ گیا ناب ہو ایا منصور کو یہ چھپ چھپ چھپ چھپ</p>	<p>۱۱۶ دل ہو گیا فگار عجب نور عین کا برجی سے چھپ گیا ہو کبر حیدر کا دل تھا بکھیرا ہر منہ سے نور کا پسے امام مانج مسافر کا</p>
<p>سیتون کو روز لون سے بھر بنا دیا ہر ایک استخوان کو مگر بن دیا</p>	<p>تھا سنگدل تمام وہ نیرہ جو چلیا یہ شہاب کوہ گرا نئے نکلیا</p>	<p>دل ہو گیا فگار عجب نور عین کا برجی سے چھپ گیا ہو کبر حیدر کا</p>
<p>۱۱۷ تھا شامیوں کا قول کہ نیرہ میر کی زبان سینہ جبر کی بار بار کھلے ہو گیا گر ہوں کی حسن و خوبی سے کھلے ہو گیا نیرہ میں چھپ چھپ کی زبان تھلک</p>	<p>۱۱۸ تھا شامیوں کا قول کہ نیرہ میر کی زبان سینہ جبر کی بار بار کھلے ہو گیا گر ہوں کی حسن و خوبی سے کھلے ہو گیا نیرہ میں چھپ چھپ کی زبان تھلک</p>	<p>۱۱۹ تھا شامیوں کا قول کہ نیرہ میر کی زبان سینہ جبر کی بار بار کھلے ہو گیا گر ہوں کی حسن و خوبی سے کھلے ہو گیا نیرہ میں چھپ چھپ کی زبان تھلک</p>
<p>ظاہر ہوا جو خود سر پہ حجاب سے مقل تھا کہ اردہا نکلن آیا حجاب سے</p>	<p>اکبر کی پیا سلا شہ تہا چھپا جلدی جگر کی آگ کو پایا چھپا</p>	<p>ناحق قلک نے داغ بکھے مرے دیا کس چاہ میں حسین کا یوسف گرا دیا</p>

<p>مرثیہ پہلے پہلے ہی پہنچا کر فوج کو ہٹا دین پہلے پہلے ہی پہنچا کر فوج کو ہٹا دین پہلے پہلے ہی پہنچا کر فوج کو ہٹا دین</p>	<p>مرثیہ جہاں جہاں پہنچا کر فوج کو ہٹا دین جہاں جہاں پہنچا کر فوج کو ہٹا دین جہاں جہاں پہنچا کر فوج کو ہٹا دین</p>	<p>مرثیہ جہاں جہاں پہنچا کر فوج کو ہٹا دین جہاں جہاں پہنچا کر فوج کو ہٹا دین جہاں جہاں پہنچا کر فوج کو ہٹا دین</p>
<p>مرثیہ تو یہ علی نہ آئیں یہاں یہ خیال ہو تو یہ علی نہ آئیں یہاں یہ خیال ہو تو یہ علی نہ آئیں یہاں یہ خیال ہو</p>	<p>مرثیہ تو یہ علی نہ آئیں یہاں یہ خیال ہو تو یہ علی نہ آئیں یہاں یہ خیال ہو تو یہ علی نہ آئیں یہاں یہ خیال ہو</p>	<p>مرثیہ تو یہ علی نہ آئیں یہاں یہ خیال ہو تو یہ علی نہ آئیں یہاں یہ خیال ہو تو یہ علی نہ آئیں یہاں یہ خیال ہو</p>
<p>مرثیہ اب گھر میں جاؤ صورت مادر کرو بہن اب گھر میں جاؤ صورت مادر کرو بہن اب گھر میں جاؤ صورت مادر کرو بہن</p>	<p>مرثیہ اب گھر میں جاؤ صورت مادر کرو بہن اب گھر میں جاؤ صورت مادر کرو بہن اب گھر میں جاؤ صورت مادر کرو بہن</p>	<p>مرثیہ اب گھر میں جاؤ صورت مادر کرو بہن اب گھر میں جاؤ صورت مادر کرو بہن اب گھر میں جاؤ صورت مادر کرو بہن</p>
<p>مرثیہ کیا اختیار مرا خدا ناگزیر ہو کیا اختیار مرا خدا ناگزیر ہو کیا اختیار مرا خدا ناگزیر ہو</p>	<p>مرثیہ کیا اختیار مرا خدا ناگزیر ہو کیا اختیار مرا خدا ناگزیر ہو کیا اختیار مرا خدا ناگزیر ہو</p>	<p>مرثیہ کیا اختیار مرا خدا ناگزیر ہو کیا اختیار مرا خدا ناگزیر ہو کیا اختیار مرا خدا ناگزیر ہو</p>
<p>مرثیہ مظلوم کے کلام کیلئے ہوا جگر مظلوم کے کلام کیلئے ہوا جگر مظلوم کے کلام کیلئے ہوا جگر</p>	<p>مرثیہ مظلوم کے کلام کیلئے ہوا جگر مظلوم کے کلام کیلئے ہوا جگر مظلوم کے کلام کیلئے ہوا جگر</p>	<p>مرثیہ مظلوم کے کلام کیلئے ہوا جگر مظلوم کے کلام کیلئے ہوا جگر مظلوم کے کلام کیلئے ہوا جگر</p>
<p>مرثیہ کیا کیا دعائیں سبط بنی آدم کیا کیے کیا کیا دعائیں سبط بنی آدم کیا کیے کیا کیا دعائیں سبط بنی آدم کیا کیے</p>	<p>مرثیہ کیا کیا دعائیں سبط بنی آدم کیا کیے کیا کیا دعائیں سبط بنی آدم کیا کیے کیا کیا دعائیں سبط بنی آدم کیا کیے</p>	<p>مرثیہ کیا کیا دعائیں سبط بنی آدم کیا کیے کیا کیا دعائیں سبط بنی آدم کیا کیے کیا کیا دعائیں سبط بنی آدم کیا کیے</p>

سلام
 تشریف آوری ہوئی نہیں کے بیوہ بنا کے مان
 اچھا بیوہ نہیں جو دین کے بیوہ بنا کے مان
 احوالِ بقیہ کی دل کیا بتا کے مان
 اچھا بیوہ نہیں جو دین کے بیوہ بنا کے مان
 اچھا بیوہ نہیں جو دین کے بیوہ بنا کے مان
 اچھا بیوہ نہیں جو دین کے بیوہ بنا کے مان

۱۳۱۱
 سراج سے عین غبارِ آتر سے نشانہ
 سیرتِ فکارِ آتر سے نشانہ
 بنواری آتر سے نشانہ
 مادہ ہو سات بار نشانہ آتر سے نشانہ
 ماتم کی صفت کو دیکھ کے صدمہ گزرا گیا
 غلجی کو کہ لال بانو سے یکیں کامرپ

۱۳۸
منہ رکھو کے سینہ پر جو وہاں غش ہو سے امام
نشت جگر کے خون میں ڈوبی حسین تمام
تقل میں قاتلون کا ہوا اگر دآزد ہام
بے رحم الٹ کے ادر پر دہ خیم
جست غل ہوا کہ قفس کے گئے حسین
بیٹے کا داغ اٹھو نہ کامر گئے حسین

۹۳۷
کیا ہوں بیان عترت محبوب حق کے بین
ہر عشق کی یہ عرض کہ سلطان مشرقین
جلدی بلا ہندوین دل کو نہیں اڑھین
فاسد کمال درپو عزت ہیں کیا حسین
یاشاہ شرقی کچھ غصوں عدد رہوں
مانند زدا افتخار علی سرخورد رہوں

<p>۴۰ اقبالِ شہدینِ جاوید علیؑ خیمہ گلِ حیرانیِ خلیفہ علیؑ کتبِ پیر کی غایتِ کیا پیر علیؑ جو بجا بویں نورِ خدا پیر علیؑ</p>	<p>۴۱ بیخ و بسیرِ چو جوانِ پیر علیؑ شکیلِ خلوتِ جہانِ پیر علیؑ پر عازمِ گلزارِ جنانِ پیر علیؑ اصغر کی طرح تشنہٴ زبانِ پیر علیؑ</p>	<p>۴۲ از لبِ سخنِ پیکرِ اس زلفِ کاسِ سلوٹ مایہِ زبانِ نطق کے دینِ سلوٹ کہ بیلِ دلِ فکرِ مضنونِ جوہرِ سلوٹ کہ سوچ کے ترے اہلِ حشرِ سلوٹ</p>
<p>رخسارِ پیر یا مصحفِ پر نور کھلے ہیں دادا کی طرح عقدہ کشائی کو تلے ہیں</p>	<p>سو جان پیر خرد و کلان انکے تصدق طفلانکے تصدق ہیں ان انکے تصدق</p>	<p>وصفِ اکبرؑ زیشان کا پر حقوں ہی چاک سے تعریف کو خو رشید اترائے فلک سے</p>
<p>۴۳ پیرِ اسد اللہ کے پیر علیؑ گلزارِ پیر علیؑ پیر علیؑ کے پیر علیؑ پیر علیؑ کے پیر علیؑ</p>	<p>۴۴ پیرِ حیاتین عصا پیر علیؑ یوسف ہون مقابلِ پیر علیؑ سخن و زار و خیرین پیر علیؑ گو کہ پیر علیؑ کے پیر علیؑ</p>	<p>۴۵ بیتلِ پیرِ شہزادہ زلفِ کاسِ سلوٹ کیا کہ پیر علیؑ کا پیر علیؑ وصفِ علیؑ اکبرؑ کا پیر علیؑ شہزادِ سخن کے پیر علیؑ</p>
<p>اکبرؑ سا قمرِ حورو ملک نے نہیں دیکھا مردم تو ہیں کیا چشمِ فلک نے نہیں دیکھا</p>	<p>کب لہ ماجد کا ادب کھوئے ہیں اکبرؑ دیکھو قدمِ شہ کی طرف سوئے ہیں اکبرؑ</p>	<p>ہر فرض کہ تقریر کی تاثیر دکھا دوں اکبرؑ کی انجین کھینچ کے تصویر دکھا دوں</p>
<p>۴۶ سخنِ پیر علیؑ کے پیر علیؑ سخنِ پیر علیؑ کے پیر علیؑ سخنِ پیر علیؑ کے پیر علیؑ سخنِ پیر علیؑ کے پیر علیؑ</p>	<p>۴۷ وصفِ پیر علیؑ کا پیر علیؑ سخنِ پیر علیؑ کے پیر علیؑ سخنِ پیر علیؑ کے پیر علیؑ سخنِ پیر علیؑ کے پیر علیؑ</p>	<p>۴۸ سلطانِ ادبِ کبریا کی پیر علیؑ او طبعِ مفاہین کی پیر علیؑ او ذہنِ رساجِ رسائی کی پیر علیؑ ان آئینہٴ قلبِ صفائی کی پیر علیؑ</p>
<p>بھائے ہیں انجین نیزہ و شیر بھی سے ہر صفتِ میانِ خواہش تقدیر بھی سے</p>	<p>بالکل جو رہ طرزِ گمن چھوٹ گئی ہر بیت میں ہر بند میں کج بات نئی</p>	<p>افعی قلمِ منظم کا زہر آج اگل تو بانِ تیغِ زبانِ عرصہٴ تقریر میں چل تو</p>

<p>نامہ سادہ پند و نصیحت اس کے سوا کوئی اور نہیں جو اس کی بات نہ سمجھ سکے وہ اس کی بات نہ سمجھ سکے وہ اس کی بات نہ سمجھ سکے</p>	<p>۳۳۷ بوزلف کی بختہ اچان کا مصلہ جو سر جو یا ہو ورق منجھ مصلہ جو قبل نہا چشم پہ مرغیہ جو نہیں گویا یوں میں این باب لولا</p>	<p>۳۳۸ کیا مصطفیٰ رخسار کی کیا خط و کتابت الماس کی تختی ہو سر دکا ہو مینہ وندان و دہن کیو کے پرور ہو مینہ و نقطہ مو ہو مین مین رون کا خیرینہ</p>
<p>روین جو سینہ سے جھان جاتے ہیں اکبر تغییر کو اٹھین جو کون آتے ہیں اکبر</p>	<p>ابو جو یہ مینی کے ادھر او را دھر ہیں کیا خوب میہ ماہی بلو کے پر ہیں</p>	<p>کب سیدک نندان کے برابر نہیں ہیں نخت دل ہو سیوید بیضا کترین ہیں</p>
<p>۳۳۹ پوست صفت کتین جو تاباں ہیں تہہ کے چپے مولا کج کلین تہہ کے چپے مولا کج کلین تہہ کے چپے مولا کج کلین</p>	<p>۳۴۰ یہاں میں الجھتا ہوں نشان جو کیا ہو شانون میں جو زلفین میں جو کیا ہو یارانہ کہو بھلا کہتے ہیں داکہ خال خال اکبر کی شکار تے ہیں داکہ</p>	<p>۳۴۱ پور نور دہ مین ہو بہت بازو دین لٹیا ہو گھر شمع مسطورے بقیش بکھڑے کرین افلاک کے جا کر طیش بکھڑے کرین افلاک کے جا کر طیش</p>
<p>اکھڑکی طرح اکھڑ تانی جدھر آئے گویا ہو سب صاحب شوق القمر آئے</p>	<p>دل سینہ میں ہو خانہ اسید میں خوشید آئینہ میں آئینہ ہو خوشید میں خوشید</p>	<p>کیا جانے کیا جسم ہو کیا سو سکر ہو گل کہتے ہیں جاگ گل گل تار منظر ہو</p>
<p>۳۴۲ بیکہ</p>	<p>۳۴۳ بیکہ</p>	<p>۳۴۴ بیکہ</p>
<p>لیتا ہیں بہادر ہیں لاور ہیں سخی ہیں صورت میں مینی ہیں شجاعت میں مینی ہیں</p>	<p>یہ بکھری ہوئی زلف یہ چہرا نہیں دیکھا سارک جان کا کبھی سہرا نہیں دیکھا</p>	<p>ہی کون جو اس چاند کا مشتاق نہیں ہیں ہی مغرب باغ ارم ساق نہیں ہیں</p>

<p>۵۹ خوبی غصب بزمین بخت دستاورد باستان اقبال پیش در ویش فلک کو را بخت یکشیت پان فغل رخ کی مقلح بین کاشیت</p>	<p>۶۰ جست بیهوشیدین آئی تباہی پانی کی ہوئی آل محک کو مناجی جسم ہوئی زانک شلبنت کی سیاهی جسم شہ خاور نے دھرا افست شاهی</p>	<p>۶۱ خوش نشان آب جھکے ہو گردن جو دست اوچے کے گردان کے دین اگر نہ کیے کی غرض کجا پتا ہو اگر نہ کیے کی غرض کجا پتا ہو</p>
<p>قد سایہ طوبی ہو یہ دنیا میں عیان ہو سب کتے ہیں مروجین حسن روان ہو</p>	<p>مقراض شعاعی جو ملی کیسوت سے پس کھل گیا تعویذ قمر بازو سے شب سے</p>	<p>ہر چند جدائی کبھی منظور نہیں ہو پر صبر سے حضرت کے کوچہ دوزین ہو</p>
<p>۶۲ اب سینہ الہی کی شہید کی جگر پہ سو جھپان اوردہ کی طبعی جگر پہ آئینہ صفائین در زکست میں گل پہ گر شہید کی کین گل زہر کا مقدار</p>	<p>۶۳ تا طوطا خاک میں حیدر کا موضع برزم ہوا میدان میں مہر کا موضع تلواروں کی کھڑے ہو امیر کا موضع پایاں ہوا ساتھی کوثر کا موضع</p>	<p>۶۴ خبر کجا کہا جگر جی تو انہدین پیکار دم سینہ میں اس وقت کجا انہدین پیکار یون نیکو کوئی چھوڑے کجا انہدین پیکار سہا پاپ کو سینہ سے کجا انہدین پیکار</p>
<p>۶۵ افسوس ہو جب نیزہ بیداد چلینگ دیکھینگ شہ دین کت افسوس چلینگ</p>	<p>۶۶ وہ دفتر عالم کے آٹک جا کادن تھا باغ اسد اللہ کے ٹٹ جا کادن تھا</p>	<p>۶۷ خدمت کا ہی یہ وقت اجل مجھے قرین ہو تم ساتھ چھوڑو کہ پد رزار و حزین ہو</p>
<p>۶۸ مان کجی کا جو مقدار کی برائی شادی کروں اس کا منکلی ہو چرائی کیا ہو کہ جو ہون دست یورین چرائی اب بیخون کٹ جا بیگی ہر کرائی</p>	<p>۶۹ آرام میں رن کی زمین تیر شاہ مجبور تھا قاسم کے لہر سے تیر شاہ نہیں غم عیاں علی کا تیر شاہ نہیں غم عیاں علی کا تیر شاہ</p>	<p>۷۰ غیر آج سے معلوم ہو کوئی نہیں تم مگر جانو میں چھوڑ کے جاؤ گے جو اسلم لجبان پور کجی کا لہر کو نہیں لجبان پور کجی کا لہر کو نہیں</p>
<p>۷۱ سہرہ ہو کہاں خلعت شاد باد کہا نکا تقدیر میں ہو جھوک میں کھائیں منا کا</p>	<p>۷۲ اندہ وہ الم آپ کے پہلو میں کھڑے تھے ہم مشکل کی باپ کے پہلو میں کھڑے تھے</p>	<p>۷۳ سو پہ شام جھوک کے علی اکبر لڑکے سے ہاتھ نہ رک گئے علی اکبر</p>

<p>۱۳۴ مختار ہو چاہے نہیں جگر کی داری جائے دو چین مان کو تو نیت تھاری میں سے بھی بے مضامین کے داغ عشق بابی پائی اسی صورت میدان کو سواری</p>	<p>۱۳۵ یوں کہ جو اعراف سلمان کے گھر کچھ بیکار ہیں ہم سو قفس کے گھر وہ بولیں کہ مطلوب کی کیا چیز ہو تو خوشی کے سوا اور جو درکار ہو لکھو</p>	<p>۱۳۶ خون آلود گھر کی داری بمراہ سچے نیت جاؤ گی داری میں بھی گنا جو دل لطف سنوار دیتی تھاری خالی ہوئی اسے بوقت تو کو کی داری</p>
<p>۱۳۷ ہو خوب یہ معلوم کہ حق در ہر مادر فرزند کی ہر حال میں مختار ہو مادر</p>	<p>۱۳۸ مختار رو ہی اس دم ہو عجب حال تھارا ہی جان بھی ای راحت جان مال تھارا</p>	<p>۱۳۹ وارث کے لیے رو دنگی تا شام سے ای چاند میں باہر بھی نکلوں گی نہ طرے</p>
<p>۱۳۸ کچھ دھیان نہیں آکر گلفا تھارا میں سے کچھ نام تھارا میں کو کام تھارا منظور نہیں ہر سچے آرام تھارا</p>	<p>۱۳۹ یوں کہ کیا کیا بھی بے پرو نہیں ہیں آپ سے نہ شاہ و پیر دو لکھ کے نہ سے میں چاہیں تیر بابا چاہے اس وقت میں پیر</p>	<p>۱۴۰ یہ حال کی کو علی اکبر نہ بتانا نام و نسب بانو سے منظر نہ بتانا نہیں میں کیوں بے پرو نہ بتانا کتنے میں اپنی چھ ماہ نہ بتانا</p>
<p>۱۴۱ اب پاس بھی آؤ کہ نہ آؤ علی اکبر مان کی جو رضا پاؤ تو جاؤ علی اکبر</p>	<p>۱۴۲ کیونکر کہوں یا رادل مصطر کو رہیگا حضرت کا اہو سامنے اکبر کے بھیگا</p>	<p>۱۴۳ یو چھین جو چھ اہل نعت کون جنین ہو تم شوق سے کہنا یہ کنیز شہدین ہو</p>
<p>۱۴۲ یوں کہ جو اعراف سلمان کے گھر کچھ بیکار ہیں ہم سو قفس کے گھر وہ بولیں کہ مطلوب کی کیا چیز ہو تو خوشی کے سوا اور جو درکار ہو لکھو</p>	<p>۱۴۳ ان جو دین میں ہو ایک جانا عزت میں کچھ ہی چاہیے عزت میں کچھ ہی چاہیے عزت میں کچھ ہی چاہیے</p>	<p>۱۴۴ اکبر نے کہا موت کھلتی کلان ہو علی کا بھروسہ نہیں دنیا گذران ہو نہ منزل فانی ہو بہت کام کلان ہو نہ منزل فانی ہو بہت کام کلان ہو</p>
<p>۱۴۵ دیکھو کہیں ایسا زلف بھیو صاحب اکبر کو نہ مرے کی رضا کیو صاحب</p>	<p>۱۴۶ اس بات کی تاب آیکو زہار نہو گی ہمسایوں سے آنکھ بھی چار نہو گی</p>	<p>۱۴۷ مہتابی ہمیشہ کوئی افلاک کے نیچے یوسف حسین خواب میں چاک کے نیچے</p>

<p>۵۲ جو مرنے انکا کوئی لکھا نہیں کہ کوئی نہیں مگر کی ہنوش میں نام کس کو بیان اب اجل کا نہ ملجام اس شہادت پر آشوبین نہ کھنکھاتا کام</p>	<p>۵۳ نکلے داناں سے عجب غم نہ کرے گو یا ہو کہ لکھے سے کھانا میں سائے تقدیر کا کچھ بھی ملتا نہیں نیک سے پیش کیا ہو جیسے بابائے تمھارے</p>	<p>۵۴ سید انبیان چلا میں تالا طومر ہو کیا تا دیر یا با ہم عجب کس عہد ار سپیدی دوری سے ہی بانو سے مل فکد لائی وہ خدین کا چہرہ کجا کھو ہوا</p>
<p>کیا راہ میں رگنے سے بھلا رہ گزری کو بس رات کی مہلت پر سہرا میں سفری کو</p>	<p>میدان میں ارنیک لقب سو رہو جا کے جاگے ہوئے ہوں رات کے اب رہو جا کے</p>	<p>پیش پیر کا ہے کہ شباب آپ چلا آ میں آؤں کہ تو اس عقاب آپ چلا آ</p>
<p>۵۵ موت ایک دن آئی گئی گرج مزاح مرا جو الٹی چو بندہ تو جابا ہو کتنا درشتوں سے خدا رکھ چلا ہو دنیا سے جو نہیں سفا کرنے کیا ہو</p>	<p>۵۶ نکلے غم سے نہ صفت نہ خیر نہ چہرہ منہ دیکھو کہ اکبر کا یہ کی سی تقریر کہ جو اصل نمودی با پکی تدبیر نہیں پو اب پتی ہی یہ چاندی تصویر</p>	<p>۵۷ دیکھ گیا بد رعا شوق راو کی سواری ہو زینت میدان علی کی سواری رنگ نہ چھوئی نہ اولد کی سواری کونکے رات جا بیکسی صف کی سواری</p>
<p>نکلے نہ کچھ ارمان سفر کر گیا جلدی کیونکہ نہ ترستی سے کہ یہ مر گیا جلدی</p>	<p>ہو انکی خوشی عازم پیکار ہوں اکبر رہو اپنی لاؤ کہ سوار ہوں اکبر</p>	<p>منہ اب صفت اشکوں دھوتا ہوا آیا رہو ارعجب درد سے روتا ہوا آیا</p>
<p>۵۸ حدی کی اصل لائی ہو چکی نہیں جان دل شوق شہادت نہایت ہی پریشان بیٹا نہ بڑے وقت میں باہم کے تو زبان فسوس ہو کام لے لے انسان اشکان</p>	<p>۵۹ گھبراہٹ ہوئے غم سے حرم سب چہرہ عباس کی روبرو لائی کوئی مدد تغیر زخم بیان بالکل بھی نہیں پو چلائے لکھ نام کے شہرہ سے بار بار</p>	<p>۶۰ اکبر کے قریں جمع ہوئے ہیں سب جان پہنائے کچھ بول شاک ہو آئے نہ بار تھی دھوپ کا چاندیم پر علی غم لوار سوچ کی کرن کلعتیہ تلپان کا نہ تار</p>
<p>مشرقی قضا یوں ہی جو چلائے تو کیا ہو تن سے جو ابھی جان نکلائے تو کیا ہو</p>	<p>دلیر غم داندہ کی تلوار چلی ہو لجھاؤ کہ یہ مر کب عباس علی ہو</p>	<p>سب بند قبا اطمحرم باندہ روئے یہی کی مکر شاہ امم باندہ کے روئے</p>

[illegible]

<p>۵۵ کلیں سے پوچھو شہنشاہ خوش انجام برام ہو ملکوی اپنی مقام باب سے ملو جاؤ پھر ای کی ہر مقام دستخیز دیر میں جسکے خلیفہ کا نام</p>	<p>۵۶ پایا کی عجیب لفت سلسلہ کی نہیں ہو پاتے ہیں کیونکہ شایان گل خوشید عارفین تو نوح جانو گل نوح نہ کیوں در انہوں سے نوح</p>	<p>۵۷ سیر کوئی ہو تا نہیں لے کے بھیجی پیر و پری نہیں کہ دم میں کیوں محب کا دین اگر ناز شاعری کو کیوں سیر کوئی ہو تا نہیں لے کے بھیجی</p>
<p>عشرت ہو تھیں اب یہی عشرت ہماری راحت ہو تھیں لال یہی راحت ہماری</p>	<p>نوح پر جو بھی لیکو زیبا نظر آئے زلف نوح اکبر گل رعنا نظر آئے</p>	<p>دعشتیں بھی اچھے نہ کہیں چرخ برین تھر کے گرسے مہر فلک سے زمین پر</p>
<p>۵۸ رخصت کیا فرمادو یہ کسی زب میں پختہ ہو انازی وادی سیدان ملک موتی نور پویدہ کی پانچ کی بوسے شہر آباد کی</p>	<p>۵۹ ہرگز نہ لفظ نہ نیت نہ شانہ و بویہ باشکست مر کو ملاج کا پیو ہرگز نہ لفظ نہ نیت نہ شانہ و بویہ باشکست مر کو ملاج کا پیو</p>	<p>۶۰ نفس وہ جان کی شہر آشوب کی اکبر کی شہر آشوب کی شہر آشوب کی روشنی زور کا خلعت کے کچھ جہاں شہر آشوب کی شہر آشوب کی</p>
<p>تعلیم میں انکے قدم پاک کہاں گئی دو پرچہ پلورہ مرد میں نہاں تھی</p>	<p>ابر و رخ روشن کے سبب نقشان کی تیغ سے نو کے لیے خورشید فسلان کی</p>	<p>چار آئینہ کا مشق مانے میں کہاں ہی ہر صاف نظر دل کی صفائی یہ عیان ہی</p>
<p>۶۱ انکے سنگار کو تو نہیں کیا گنوار منت مانتے ہیں کیا انکے غنیمت میں کیا نہیں کیا انکے غنیمت میں کیا نہیں کیا</p>	<p>۶۲ جسکے قبی قاتل ناب حسبیدین حقایہ بہادری کی اسدین شانے نہیں دو آئینہ نور محمدین ابو نہیں جہم اللہ کے یہ عین</p>	<p>۶۳ ہر وہاں صبا گام کا نہیں کیا زینب نبیاب کی یہ کیا کیا زینب نبیاب کی یہ کیا کیا زینب نبیاب کی یہ کیا کیا</p>
<p>ہر حال جبر میں یقین سبک بچا ہے آئینہ میں نقطہ بد قدر سے دیا ہے</p>	<p>کھلتا نہیں کچھ راز دہت راز خدا ہی دیکھیں تو جہلا اہل نظر نور کی جا ہی</p>	<p>ہر وقت شہر و قمار نیم سحری کی یاد ہم کے دل شیر کا دم زلف پری کی</p>

<p>۴۱ کھنڈ کا دھن تاروں کو نہ تھکتا کھنڈ کھنڈ کا دھن تاروں کو نہ تھکتا کھنڈ کھنڈ کا دھن تاروں کو نہ تھکتا کھنڈ کھنڈ کا دھن تاروں کو نہ تھکتا کھنڈ</p>	<p>۴۲ کھنڈ کا دھن تاروں کو نہ تھکتا کھنڈ کھنڈ کا دھن تاروں کو نہ تھکتا کھنڈ کھنڈ کا دھن تاروں کو نہ تھکتا کھنڈ کھنڈ کا دھن تاروں کو نہ تھکتا کھنڈ</p>	<p>۴۳ کھنڈ کا دھن تاروں کو نہ تھکتا کھنڈ کھنڈ کا دھن تاروں کو نہ تھکتا کھنڈ کھنڈ کا دھن تاروں کو نہ تھکتا کھنڈ کھنڈ کا دھن تاروں کو نہ تھکتا کھنڈ</p>
<p>خوردشید ہوا اس من کے مانوس کا سینہ بوجھل کی کر کوہ کی طاروس کا سینہ</p>	<p>کچھ پر وہ شہر مور کے آنکھوں پر اگر ہو یوں صاف آراؤں کہ نہ مرد کو خبر ہو</p>	<p>کفار کی ہستی کو بگاڑا وہ ہمیں دین جیسے دیر خبر کو اکھاڑا وہ ہمیں دین</p>
<p>۴۴ کھنڈ کا دھن تاروں کو نہ تھکتا کھنڈ کھنڈ کا دھن تاروں کو نہ تھکتا کھنڈ کھنڈ کا دھن تاروں کو نہ تھکتا کھنڈ کھنڈ کا دھن تاروں کو نہ تھکتا کھنڈ</p>	<p>۴۵ کھنڈ کا دھن تاروں کو نہ تھکتا کھنڈ کھنڈ کا دھن تاروں کو نہ تھکتا کھنڈ کھنڈ کا دھن تاروں کو نہ تھکتا کھنڈ کھنڈ کا دھن تاروں کو نہ تھکتا کھنڈ</p>	<p>۴۶ کھنڈ کا دھن تاروں کو نہ تھکتا کھنڈ کھنڈ کا دھن تاروں کو نہ تھکتا کھنڈ کھنڈ کا دھن تاروں کو نہ تھکتا کھنڈ کھنڈ کا دھن تاروں کو نہ تھکتا کھنڈ</p>
<p>آنکھوں سے لڑی اتنی ہر جہوں کی انھیں بجلی کی عنان رہو کے کم نور کی آنکھیں</p>	<p>ہر دل کے غنی مال نہیں نہیں کہتے ہم خلق میں اپنا کوئی ہم نہیں کہتے</p>	<p>میلتی تو رہتی نہیں شمشیر ہزاری زیب فلک پیر ہو مقبور ہزاری</p>
<p>۴۷ کھنڈ کا دھن تاروں کو نہ تھکتا کھنڈ کھنڈ کا دھن تاروں کو نہ تھکتا کھنڈ کھنڈ کا دھن تاروں کو نہ تھکتا کھنڈ کھنڈ کا دھن تاروں کو نہ تھکتا کھنڈ</p>	<p>۴۸ کھنڈ کا دھن تاروں کو نہ تھکتا کھنڈ کھنڈ کا دھن تاروں کو نہ تھکتا کھنڈ کھنڈ کا دھن تاروں کو نہ تھکتا کھنڈ کھنڈ کا دھن تاروں کو نہ تھکتا کھنڈ</p>	<p>۴۹ کھنڈ کا دھن تاروں کو نہ تھکتا کھنڈ کھنڈ کا دھن تاروں کو نہ تھکتا کھنڈ کھنڈ کا دھن تاروں کو نہ تھکتا کھنڈ کھنڈ کا دھن تاروں کو نہ تھکتا کھنڈ</p>
<p>شائے نہیں اپنی جائے تو انہیں سے نکلا سینہ میں در آنکھوں سے نکلا</p>	<p>خوردشید کو ذرے سے گستاخی دین ہم مار کے لاکھوں کو بھادیتے دین</p>	<p>ہر چہ نہ حق میں فدا جان کر بیگے پر زورید اللہ رکھا لین تو مر بیگے</p>

<p>۴۴ بہشت تو شرف عالم است و کبر تلوار کا چوہا جو ہوا دم بائے تہذیب و عفت و عبادت کعبہ عجبی سیہ پویش اہم سے ہمارے</p>	<p>۴۵ داد اکا عدد کا رخا ہر مہینہ مغرب سے پیرائے کعبے نے ہر نشان بابائے بویکی از قوی ہو گیا سامان خاطر سے چاہا جی زور ہو چکان</p>	<p>۴۶ غیظا کیا بولے کہ غلط نہ ہو کتنے ہو غلط کو بہین ہم اپنے زبان تشدد الہی جو ہم رنج ہر ایک ملت کو چو دریا جی تھے</p>
<p>۴۷ مردے کو جلاوین شہر شہر کیوں چاہیں تو زمین کو ابھی گردن بدل دین</p>	<p>۴۸ یہ کہو شہر آج دیارین کی خاطر فردس کی گھاسرائی و نعلین کی خاطر</p>	<p>۴۹ غصہ میں لگے دیکھنے شہر کی صورت لی میاں سے تلوار چلے شیر کی صورت</p>
<p>۴۸ آفاق بین کیا جاہل تھیں مشکل سے کون دسویں تو ہرین انسان کو دست خدا ہیں تو ہرین سچوں کی اسکیہ رہا ہرین</p>	<p>۴۹ چشم فردس کی گھاسرائی و نعلین کی خاطر فردس کی گھاسرائی و نعلین کی خاطر</p>	<p>۵۰ غصہ کیا ہوئے نہ تھیں باز نکلیں نہ تھیں اس کے ہر غصہ کیا ہوئے نہ تھیں باز نکلیں نہ تھیں اس کے ہر</p>
<p>۵۱ ان بازو دن کی ضرب اٹھائی نہ تھیں ہوں لاکھ صفیں صاف صفائی نہ تھیں</p>	<p>۵۲ پہنٹی ہو یہ نعلین تو رحمت ہوئی ہمارے جبریل ابھی اسے گئے ہر شاہ اہم کو</p>	<p>۵۳ ماتا کی ہر است اخصین تو سر میں کیا ای شیر چلے آدمین اعجاز دکھا دن</p>
<p>۵۴ آج تو قبول غور ہمارا او عالم و شہر کو نور ہمارا جس سر نہایت کوئی اور ہمارا سر کے زمانہ میں اور ہمارا</p>	<p>۵۵ کھانا ہو سے سن گیا کیا شہادت جبریل ابھی اسے گئے ہر شاہ اہم کو اعجاز دکھا دن کوئی اور ہمارا سر کے زمانہ میں اور ہمارا</p>	<p>۵۶ غصہ کیا ہوئے نہ تھیں باز نکلیں نہ تھیں اس کے ہر غصہ کیا ہوئے نہ تھیں باز نکلیں نہ تھیں اس کے ہر</p>
<p>۵۷ چاہیں تو شب روز کو طلق یہ چہارین ہر شہر صاف صفائی نہ تھیں</p>	<p>۵۸ کب تک یقین کیجئے سے فقط ہی بس غیر میں پکا دھوی یہ غلط ہے</p>	<p>۵۹ شہر بولے کہ غصہ تھیں یا تو یہ کیا دیکھتے ہیں ای لال کراہی رضا ہیں</p>

<p>۴۸ ابدا سے گویا ہر وقت شہد و بخیر و خوبی کی یاد دہی قوم ہر کوئی کہ بچان کے آواز دہی قوم میں ہر وقت ہر وقت ہر وقت</p>	<p>۴۹ آواز رسولِ قطب دین کی کہتے سچ کہتا ہوں کہ یہ سب سب یہ گھانسنے کو آواز دہی قوم جس پر ہر وقت ہر وقت ہر وقت</p>	<p>۵۰ سچا ہے گلزار کی ہر وقت ہر وقت اجازت دہی قوم یہ گھانسنے کو آواز دہی قوم جس پر ہر وقت ہر وقت ہر وقت</p>
<p>۵۱ ہم بیٹھے ہیں صحبت میں رسولِ علی کی پہچانتے ہیں خوب ہم آواز دہی قوم</p>	<p>۵۲ محبوب کی سرکار میں ممتاز ہر وقت بیکس ہر مگر صاحبِ اعجاز ہر وقت</p>	<p>۵۳ سب عالم دانا ہو یہ کیا تمکو ہوا ہر رزق ہر وقت سے کھوٹا کسی نہ ہر وقت</p>
<p>۵۴ تعلیم کی ایک ایک کتاب اجازت دہی قوم یہ گھانسنے کو آواز دہی قوم جس پر ہر وقت ہر وقت ہر وقت</p>	<p>۵۵ یہ گھانسنے کو آواز دہی قوم یہ گھانسنے کو آواز دہی قوم یہ گھانسنے کو آواز دہی قوم جس پر ہر وقت ہر وقت ہر وقت</p>	<p>۵۶ یہ گھانسنے کو آواز دہی قوم یہ گھانسنے کو آواز دہی قوم یہ گھانسنے کو آواز دہی قوم جس پر ہر وقت ہر وقت ہر وقت</p>
<p>۵۷ اس حال میں مجھ کو نہیں پہچانتا کوئی کہتا ہوں جو پیغمبرِ حقین مانتا کوئی</p>	<p>۵۸ کردن کو لگے کھوٹا کسی نہ ہر وقت یہ گھانسنے کو آواز دہی قوم</p>	<p>۵۹ لشکر کی درستی میں ہر وقت ہر وقت یہ گھانسنے کو آواز دہی قوم</p>
<p>۶۰ ایں وقت اجاد جہاں نورانی ایں وقت دانا کے سفیدی سیاری</p>	<p>۶۱ یہ گھانسنے کو آواز دہی قوم یہ گھانسنے کو آواز دہی قوم یہ گھانسنے کو آواز دہی قوم جس پر ہر وقت ہر وقت ہر وقت</p>	<p>۶۲ یہ گھانسنے کو آواز دہی قوم یہ گھانسنے کو آواز دہی قوم یہ گھانسنے کو آواز دہی قوم جس پر ہر وقت ہر وقت ہر وقت</p>
<p>۶۳ ایں اہلین آواز سنا دیجیے تاکہ یہ گھانسنے کو آواز دہی قوم</p>	<p>۶۴ خیر ہو گئے پر شدہ الاکے ہر وقت اس وقت فلک پھوٹ کر زمین کے ہر وقت</p>	<p>۶۵ اس من سجدہ رشک ترفیع میں آیا تھا شور کہ لودر خیرت میں آیا</p>

<p>۴۹ چلو کمان کا ترناہ نہ کھینچا جو بیکس کو شون میں دیکھ کر اگر دشمن ل غفلت کے تیرن کو بھڑکا ہر ایک تلوار لٹا تھا فنا کا</p>	<p>۵۰ کھینچ لیا سیر نہ شمشیر کو جلالی قضا جلد روانہ ہو عدم کو ہو تار با پاشم غصہ ن کوئی دم کو مصفا دم و دم کی ایک ایک دم کو</p>	<p>۵۱ میدان کی زمین رتی رتی خون کی چھینچ چھینچ خون کے تیری نہ لگے شمشیر میں خون کی پوچھ لاکھ میں کبھی پوچھ لاکھ</p>
<p>قازی کی کمان سے نہ بھی تیر جدا تھا ہر دشمن بن خاک کے تو دے میں چھلتا</p>	<p>قبضہ میں بھی تھا مال مجبیلوہ گر کا دست ملک موت میں چہرہ تھا پر کا</p>	<p>کیا خون کے رنگین بن باغ اجل تھا بس ہر شجر قد میں دسی تیغ کا پھل تھا</p>
<p>۵۲ تیر کو کھینچ کر کی صورت قدر تھا تیر کو کھینچ کر کی صورت قدر تھا تیر کو کھینچ کر کی صورت قدر تھا تیر کو کھینچ کر کی صورت قدر تھا</p>	<p>۵۳ تیر کو کھینچ کر کی صورت قدر تھا تیر کو کھینچ کر کی صورت قدر تھا تیر کو کھینچ کر کی صورت قدر تھا تیر کو کھینچ کر کی صورت قدر تھا</p>	<p>۵۴ تیر کو کھینچ کر کی صورت قدر تھا تیر کو کھینچ کر کی صورت قدر تھا تیر کو کھینچ کر کی صورت قدر تھا تیر کو کھینچ کر کی صورت قدر تھا</p>
<p>اس تیر کے سلقہ میں کمان کی پوسری تھی یہ کھوے تم تیغ ہلالی میں بری تھی</p>	<p>گردن سے اترتی ہوئی ہر بند کو کاٹا سینہ میں در آئی تو کمر بند کو کاٹا</p>	<p>چار اسنے کیا جب ہگری ایک لعین تھی دھمکے ہو اساتھی سا پھیڑ میں تھی</p>
<p>۵۵ تیر کو کھینچ کر کی صورت قدر تھا تیر کو کھینچ کر کی صورت قدر تھا تیر کو کھینچ کر کی صورت قدر تھا تیر کو کھینچ کر کی صورت قدر تھا</p>	<p>۵۶ تیر کو کھینچ کر کی صورت قدر تھا تیر کو کھینچ کر کی صورت قدر تھا تیر کو کھینچ کر کی صورت قدر تھا تیر کو کھینچ کر کی صورت قدر تھا</p>	<p>۵۷ تیر کو کھینچ کر کی صورت قدر تھا تیر کو کھینچ کر کی صورت قدر تھا تیر کو کھینچ کر کی صورت قدر تھا تیر کو کھینچ کر کی صورت قدر تھا</p>
<p>کمان کیا ہوا روہن رنگ کیا حلقہ سقلہ سا ڈا پیکر نازی نے نکل کے</p>	<p>جب کاٹ کے پسی میں چلی حلقہ ظالم کا لہو پوچھ دیا گاڑ میں سے</p>	<p>یہ خوف ہوا زیست چھپی ہوت کی مد میں مردہ کوئی رکنا تھا نہ خوشی کی مد میں</p>

تلاش
محبوب سے بنا فوج تیرا دل
بہار بھی نہیں دھڑا اور دھڑک
تو جی بکریاں تیرا بھی آگے
خوشی کی جھونپڑی اسے تیرا

مستم
مستم ہو میرا کی صفت کی جھونپڑی
وہ صفت تیرا کیا ہے جھونپڑی
ساتھ اس کے جلی میرا کیا ہے جھونپڑی
بیاہلا کوئی نہ تیرا کیا ہے جھونپڑی

تلاش
تیرا کیا ہے اس کا حال کیا ہے
اگر سہلی عشق کا اور خالق مادل
تو کھو گئے مات ہو نہ میرا کیا ہے
بس جاؤ گے آگے نہ تیرا کیا ہے

جنگ عین آلودہ چلتے ہوئے دیکھا
بجلی سے لہو سے تپتے ہوئے دیکھا

ہیلو سے غصہ نہ لگتی ہوئی نکلی
سینہ سے کبھی خون نکلتی ہوئی نکلی

وہ اس کا اٹھانے میں بھی مضطرب نہیں
محبود تیرا حکم سے باہر نہیں بھٹیر

تلاش
تیرا کیا ہے بیوں کو پناہ جانکے
تیرا کیا ہے سلیمان علی کو بچا کے
تیرا کیا ہے نیراک کو چھوٹے واسے
کیا ہے ہوا دیو جل دے واسے

مستم
تیرا کیا ہے جنگ عین آلودہ
تیرا کیا ہے غول سے تپتے ہوئے
تیرا کیا ہے نیراک کو چھوٹے واسے
تیرا کیا ہے ہوا دیو جل دے واسے

تلاش
تیرا کیا ہے بیوں کو پناہ جانکے
تیرا کیا ہے سلیمان علی کو بچا کے
تیرا کیا ہے نیراک کو چھوٹے واسے
کیا ہے ہوا دیو جل دے واسے

جو پاس گیا تلخ کے ہمسائے ماما
تلوار کا سایہ جو پڑا سائے ماما

میں چپن عقادل سینہ سلطان مرین
طاؤس تو پتا تھا تجلی کے چپن مرین

دنیا سے جو اشد یہ نور شید لہا تھا
غصہ نہ کہیں امت ہدیہ پر مجھے آج

تلاش
تیرا کیا ہے ناز و خفا کی جھونپڑی
تیرا کیا ہے شہر میں کفر سے
تیرا کیا ہے کوئی بھاری چوڑی

مستم
تیرا کیا ہے ناز و خفا کی جھونپڑی
تیرا کیا ہے شہر میں کفر سے
تیرا کیا ہے کوئی بھاری چوڑی

تلاش
تیرا کیا ہے ناز و خفا کی جھونپڑی
تیرا کیا ہے شہر میں کفر سے
تیرا کیا ہے کوئی بھاری چوڑی

میرے کے نوح جان یا چاہیے نہیں
لو آج ہوا دھامہ نو دھک کہن میں

کفار کے حلقہ میں جو ہر مشکل تھی
کیا مضطر الحال حسین ابھی تھی

یہ خاتمہ گریز نیست اس کے نہ وفا کی
ہر مشکل تھی قتل ہوا میں نہ مشکل

<p>۵۴۹ جو کچھ تو نے دیکھا ہے وہ سب میرا ہے یہ سب میرا ہے جو کچھ تو نے دیکھا ہے یہ سب میرا ہے جو کچھ تو نے دیکھا ہے</p>	<p>۵۵۰ جو کچھ تو نے دیکھا ہے وہ سب میرا ہے یہ سب میرا ہے جو کچھ تو نے دیکھا ہے یہ سب میرا ہے جو کچھ تو نے دیکھا ہے</p>	<p>۵۵۱ جو کچھ تو نے دیکھا ہے وہ سب میرا ہے یہ سب میرا ہے جو کچھ تو نے دیکھا ہے یہ سب میرا ہے جو کچھ تو نے دیکھا ہے</p>
<p>کئی نہ دم نہ زح ادھر اور ادھر ہو آں بے میر سے نہ ملے یہ قمر ہو</p>	<p>اکبر کی صدا آئی مدد کیجئے بابا مارا کیجئے خادم کی خبر لیجئے بابا</p>	<p>جو اسے کہا وہ کیا شادی سے فرج سے ساقی اس کے تو کھیلو نہیں بھونک کر</p>
<p>۵۵۲ کیونکہ یہ میرا ہے جو کچھ تو نے دیکھا ہے یہ سب میرا ہے جو کچھ تو نے دیکھا ہے یہ سب میرا ہے جو کچھ تو نے دیکھا ہے</p>	<p>۵۵۳ کیونکہ یہ میرا ہے جو کچھ تو نے دیکھا ہے یہ سب میرا ہے جو کچھ تو نے دیکھا ہے یہ سب میرا ہے جو کچھ تو نے دیکھا ہے</p>	<p>۵۵۴ کیونکہ یہ میرا ہے جو کچھ تو نے دیکھا ہے یہ سب میرا ہے جو کچھ تو نے دیکھا ہے یہ سب میرا ہے جو کچھ تو نے دیکھا ہے</p>
<p>یہ میرا ہے جو کچھ تو نے دیکھا ہے یہ سب میرا ہے جو کچھ تو نے دیکھا ہے</p>	<p>ایہ الم و یاس مگر چھان نہیں جاتے صابر تو کسی حال میں گھبر نہیں جاتے</p>	<p>حضرت مجھے اب چھوڑ دین غم نہیں سکتا بیتابی دل آپ کے کچھ کہ نہیں سکتا</p>
<p>۵۵۵ جو کچھ تو نے دیکھا ہے وہ سب میرا ہے یہ سب میرا ہے جو کچھ تو نے دیکھا ہے یہ سب میرا ہے جو کچھ تو نے دیکھا ہے</p>	<p>۵۵۶ جو کچھ تو نے دیکھا ہے وہ سب میرا ہے یہ سب میرا ہے جو کچھ تو نے دیکھا ہے یہ سب میرا ہے جو کچھ تو نے دیکھا ہے</p>	<p>۵۵۷ جو کچھ تو نے دیکھا ہے وہ سب میرا ہے یہ سب میرا ہے جو کچھ تو نے دیکھا ہے یہ سب میرا ہے جو کچھ تو نے دیکھا ہے</p>
<p>کیونکہ یہ میرا ہے جو کچھ تو نے دیکھا ہے یہ سب میرا ہے جو کچھ تو نے دیکھا ہے</p>	<p>جاتا رہی گھرانے کا چلن نہیں سکتا یا شیر خدا صبر تو اب ہو نہیں سکتا</p>	<p>اعداد کو قاسم نہیں عباس نہیں وہ مجھے یہ دور آہ کوئی پاس نہیں</p>

۱۲۷
 ہشتاد ہوا کہ رونا ہوا قلم
 بے یمن سے جگر تمام کے بے شکم
 شہر کی کھوپڑی سے بیدم
 کینزہ سے بے در سے تیرم بن تمام

۱۲۸
 چلانے ہو پورے شہنشاہ جانی
 (چھی فلک پرانے کی شہدہ بازی
 لٹا شہر مظلوم کے سینہ سے وہ بازی
 کچھوں کو چور کے ہو خاموش بازی

۱۲۹
 گھبراہٹ کے خمیر میں باور میں کھر
 یون زو جو عیاں سے بولین سر کھر
 تنہا سے ناکھل جوا شاہ کا در
 کچھوں سے بولین کہ سدھار علی اکبر

اس سہت کہ کھو کرین کھاتے ہو آئے
 اس سہت کبھی خال ڈاتے ہو آئے

اغوش میں لیتے ہی قضا کر گئے اکبر
 منہ دیکھ کے مولائے کہا مر گئے اکبر

مظلوم کے دل بند کی لاش آئی ہری بی بی
 شہر کے فرزند کی لاش آئی ہری بی بی

۱۳۰
 کب شہر کو بے یمن جو بے یمن فرما
 اس حال سے فرزند نظر نہ فرما
 فوس میں شہنشاہ شہر
 سوار ہی میں چکیان پوچھی یاد

۱۳۱
 بیٹھے ہوئے شہر کی کھوپڑی پر
 ناچار سے کچھ چلے رہے تھے
 یون کو دین میں در علی بانوں
 سر دین بھی در علی بانوں

۱۳۲
 آئے خیم باد شہر پر بجکا
 منہ کھول کر بیا بوس مضطر نے پسر کا
 مرنے کے چلائی وہ فرزند کی شہید
 سر پون دیئے ہو جا جو لیون کا نقشا

فرزند کو جی شاہ نے دیتے ہوئے دیکھا
 ریتی ہر اسے کر دین لیتے ہوئے دیکھا

اس حال سے خیمہ میں جو آئے شہر والا
 تھا شور کہ فرزند کو لائے شہر والا

سب تن کا ہی نور ہی بجان شہر پر
 کیا حسن ہی بانو کے مجاہد کا موب پر

۱۳۳
 سے مارا شہر میں کونہ میں کھینچا
 چلائے یہ کیا کرنے ہو گیا علی اکبر
 بے یمن کی کھوپڑی سے ملت نہیں ہو
 بے یمن کے کامر سے ملت نہیں ہو

۱۳۴
 کچھ بے یمن کو نہ اس وقت بنالی
 چلائے کھلی خالی اکبر کی رہا تھی
 سند کو بچا کے کہا سوتل کے ذرا تھی
 فرزند کو مارنے در اپنی اچھائی

۱۳۵
 کھول کے آئی سر بیلین چکی کیا
 رو کے پر شاہ بیت کو ہلایا
 دن کھول کے بہت اچھے کونہ میں بچا
 بیلین یہ علی بند مظلوم بچا

کھینچتی ہیں کھینچے لپٹ جائے بابا
 ہم گلشن فانی سے چلے آئے بابا

ڈالی تھی رد امان کے کہ اس عاشق جو
 وہ چادر مہتاب تھی خورشید شفق پر

اس دم میں بہت زیند میں آئے میں گلان
 بھالی کو ہن بانوں با کے میں جگلاؤں

<p>۱۳۷ بولی کوئی سجاد کو اسجانہ بلاؤ مجاہد گیار بیان اسکو نہ لاؤ بابو نے کہا بڑے کلمے سمست قوت چلے لے لے امان نہ برادر کو چھپاؤ</p>	<p>۱۳۸ و ستوری جب گھر سے نکلتا دینارہ مان بنوں کا اندوہ سے بھٹتا ہو کلیجا سیدان کو بلا ہو گا جو فرزند کالاشا کیا حال دل بابو سے دگر کا جو گلا</p>	<p>۱۳۹ سرمیٹ کے زینے کیے تھوڑے مین بن گیا اکبر تجھے خالق کے حواس کسورت سے زینیب دل مضطر کو بھٹا اب تجکو کمان پاؤ گی او گیسو دن واسے</p>
<p>۱۳۸ آنے دو بہین مان لویہ بات ہماری ہو بھائی سے آخریہ ملاقات ہماری</p>	<p>۱۳۹ تھی عزت سادات ہو لائے کے پیچھے سرمیٹ ہو آئے تو ریشے کے پیچھے</p>	<p>۱۴۰ میر غم ہجر تو بجان کا رگرافتاد امید ملاقات یہ عمر دگر افتاد</p>
<p>۱۳۹ لاؤنے کہا خیر علی امیر دہس بازو سے لپکے پھانے پو لائی وہ خط لاشے کے عزین پھانے کا بکریو باتو کہا دیکھیں ہم شکل ببار</p>	<p>۱۴۰ درکے کوئی پتی وہ عاشق باری میدان کو چلی گھر سے تو بیٹکی سواری لاشے کی وہ لپکے بلا مین سے پکاری کیون چور چلے تجکو نہ اب دگے داری</p>	<p>۱۴۱ بہن عزیزین غیب ہوئی شمشادنی کیونکر نہ کرن بلبل دل مرثیہ خوانی بڑا دہوئی ہو علی اکبر کی جوانی کریا غم جو زمانے مین نہیں مرثیہ دانی</p>
<p>۱۴۰ فصہ نے کہا لوگو مٹو آتے ہیں شہیر مرد علی اکبر کا یہ جاتے ہیں شہیر</p>	<p>۱۴۱ ای سیم خوش اقبال خدا حافظ ناصر مان صد ہو اسی لال خدا حافظ ناصر</p>	<p>۱۴۲ دل یوسف ادا د علی شاد کر نیلے ہم شکل ہمیر تری امداد کر نیلے</p>

<p>۴۰ یارب ہو کہ ایک منہ از ار عشق اک پیر خاک پاک ہو و غبار ہوں منہ خضو و دم افتخار عشق فرامین عشق سے ملک الموت</p>	<p>۴۱ بہ نام حسین و عثمان عشق اس گل کے صوف ہو معطران عشق ہر ایک بیان ہو بالہ بیان عشق حسین و عثمانی حبیبی زبان</p>	<p>۴۲ بہ نام حسین و عثمان عشق اس گل کے صوف ہو معطران عشق ہر ایک بیان ہو بالہ بیان عشق حسین و عثمانی حبیبی زبان</p>
<p>۴۳ آکھیں پھر عشق شہ شہرین کی جھکی کے بدلے آئے صدیا حسین کی</p>	<p>۴۴ کہتے ہیں سب تازہ مضامین کا دھندل سبے طلسمہ انھیں پھولوں کا رنگ</p>	<p>۴۵ ناحق زبان تیغ کے گوزن کھاٹے ہونے حلال نظم کی حریت بچاٹے</p>
<p>۴۶ لیکنا ہو عین عیش و شہ نیک دو دروہی ایک جو صاحب کمال ہو شایان فقط بھی کو کمال و جلال ہو تھا تیری ذات عظیم المثال ہو</p>	<p>۴۷ مخال لا جواب تھے مظلوم شہ موزوں ہو مختصر کسی محبت کا ماہر یعنی جناب جید کمرار نے کہا ہیں ہوں جبکی ضرب عبادت ہو سوا</p>	<p>۴۸ بند سنے حال خالق افلاک سے کہا نافع سے نہ صا حب رب سے کہا غنا سے کہا نہ غنا سے کہا چھوچھو کہا وہ عین پاک سے کہا</p>
<p>۴۹ انسان اپنی اصل کو پہچانتا رہے ہوں ایک مشت خاک یہی جانتا رہے</p>	<p>۵۰ میں کیا ہو کفر سے خالی زمین کو چکا دیا ہو مار کے تلوارین دین کو</p>	<p>۵۱ مطلق نہیں ہر اس کی حامی جلیل ہیں چو وہ خدا کے دست ہمارے قلیل ہیں</p>
<p>۵۲ لے والے جان جو انسان کی حصول اچھا وہ علام ہے تو کرے قبول دنیا کے فزع کہیں اہل دین قبول کاشتا ہو تین خلق سے سا جو قبول</p>	<p>۵۳ لے سائے شہرین ذوالفقار کے کی طرف کیچھو ذہن میں خاں کار کے بوسے علی کہو کو ملوں پکار کے کی حفظ دین جناب تلوارین مار کے</p>	<p>۵۴ مضطرب قبول کی خاطر کا واسطہ آؤ درد کو اپنے سائر کا واسطہ خون شہید و شاہکار کا واسطہ صبر امام غازی و صابر کا واسطہ</p>
<p>۵۵ جس پر تیری مہر ہی لا جواب ہو کیا جانوں ذرہ کو کون آفتاب ہو</p>	<p>۵۶ میں وہ ہوں جسے عہد کھر و رضا لیا تلوارین کھا کے دین بنی کو پکا لیا</p>	<p>۵۷ خادم کو قرب چاہیے بیاسے کا آپ کے میں عاشق قدیم نواسے کا آپ کے</p>

<p>۱۰۰ نہ کا فاساد علی بوجہ اس غلام کا فاساد علی کیا شکوہ کیا نہ بیگانہ علی بین جمع حسین بن ابی طالب علی بین جمع بیعت سلوک تائب</p>	<p>۱۰۱ کربا جو عرض آیت کے سامنے سلمان بد بون کی ہر گز سامنے دل غم کی تحقیق ہر گز سامنے دینے کو کیا ہو کس کے سامنے</p>	<p>۱۰۲ کیونکر بدوہ مورسلان جسے کیا حاجت اس فقیر کو سلطان جسے گیارہ گھوڑے کا دم زخمی خون جسے کیونکر بدوہ مورسلان جسے</p>
<p>کاشی کی کوہ رنج مدد اکیس بار کی کھینچو نہ ہاتھ کو قسم زوال فقار کی</p>	<p>آقا خیال کچھ نہیں اس دم نہ آئیگا ذاکر تمھارے بھائی کا دوزخ میں جا بیگا</p>	<p>تائید غیر کی نہ مدد آشنا کی ہو اعجاز ہو جناب کا قدرت خدا کی ہو</p>
<p>۱۰۳ ایک بار قبول تھی انتخاب کرد ایک بار قبول تھی انتخاب کرد حق میں سنا بگاڑ کے حق سے عداوت پوشیدہ میر عیب کو بہر خد کرد</p>	<p>۱۰۴ مدح کے معین مددگار حسین مکرم ذوالجلال کے مختار حسین داناے از عالم اسرار حسین جہان پر حسین خلق کے سرکار حسین</p>	<p>۱۰۵ مشتی میں دل خلع عالم ہوں کچھ شکر نہیں میری دل خلع عالم ہوں اہل غور سے منفرد ام ہوں جنگ کے لئے غلام تو اس کا غلام ہوں</p>
<p>ہر خون لباس لاشہ پشیمیر کی قسم تکو حضور چادر تطہیر کی قسم</p>	<p>چاہے جو تم سے حفظ حوالے خدا کے ہو ہیائے خدا کے چاہئے والے خدا کے ہو</p>	<p>ہوتے ہیں جب یہ ذکر کہ فکر شرم نہیں کہتا ہوں میں حسین کی سرکار نہیں</p>
<p>۱۰۶ ہاں اور شہید حسن مقتبا ہوں شکستہ ہونا بے شکستہ ہوں شہید خدا کے شہید خدا ہوں دیندہ مصطفیٰ اکبر مرصفا ہوں</p>	<p>۱۰۷ جو جو ہر شہید کو عنایت ہے کیا غرض زی غم و خون کو تیری محبت ہے کیا غرض جہان میں جو خوار کسوت ہے کیا غرض جہان میں جو تیرے تیرے کیا غرض</p>	<p>۱۰۸ اعدا ہوں دشاد جو دیندہ حسین مجھے برداشت ان امور کی آقا نہیں مجھے راحت جا نہیں نہیں ممکن حسین مجھے تلوار سے زیادہ عزیز حسین مجھے</p>
<p>زہر دغا لال دغا اور ادھر کے ہیں ہر وقت رنگ بھرے نگرے جلے ہیں</p>	<p>دم بھر میں نیک ہو گئیں شکنجہ بد ہو گئیں کیا کیا بلاتین کے صدقے سے رہ ہو گئیں</p>	<p>پیش نگاہ فوج الم ہر جگہ پھری دل پر چھری ملی جو کسی کی نگر پھری</p>

<p>۱۰۷ حضرت کی وجہ مجھے ہی تھی نہ بڑو سب کچھ ملا ذرا بھی نہ کی نہ جھو باقی نہیں کر اس کے سوا کوئی آرزو خادم ہو کر بلائیں نہ ہوں نہ کارو</p>	<p>۱۰۸ ایک بار علیؑ کی شہادت کے چشم ایک بار علیؑ کی شہادت کے چشم ایک بار علیؑ کی شہادت کے چشم ایک بار علیؑ کی شہادت کے چشم</p>	<p>۱۰۹ دن رات مدامہ جو ہم خاک خاک غلام و حور و جہنم و آادی ملک در یاد کوہ و درشت و بو اور زمین یک تحت الشری و اسلمین کچھ ہو</p>
<p>۱۱۰ مکڑا ہوا ہوا لاکھ بناتے ہیں اس طرح دیکھو ذرا حسینؑ بلا تے ہیں اس طرح</p>	<p>۱۱۱ ایک حکم کی نہیں ہو کہیں آج کل امان یا صاحب الزمانؑ قلیفہ ہوا امان</p>	<p>۱۱۲ رہتے امام وقت ہیں معلوم آپ کے سب ہیں خدا کے حکم سے محکوم آپ کے</p>
<p>۱۱۳ فرمان کی طرح ملے شاہ کمر پہ لاکھوں کی بجائے ایک ہی پہ کیسے چاہی ہو کسی سے کجی نہ ایک ہی کی ہو مری موت کا دواہ</p>	<p>۱۱۴ وقفہ ظہور میں دو قیامت کے عجب یوسفؑ کی طرح مرنے میں بیان مشتوق عاشقوں کی موت انتظار آزاد خضر کے لئے تری دیکھتے ہیں سب</p>	<p>۱۱۵ عقربا نہیں کہ مجھے طاقت بیان میں کیا ہوں اور زبان ابھی کر بیان یا بیکر ہوا امام زمانؑ کی دوزمان نظم کچھ حسینؑ کا سامان امتحان</p>
<p>۱۱۶ تہا ہوا جان نثار تردد ذرا نہیں آقا ترا غلام کسی سے ذرا نہیں</p>	<p>۱۱۷ ایک گل آداس تیرے ہونے سے باغ ہی پر دانہ اندھیرے میں گھر چلے ہی</p>	<p>۱۱۸ پوچھے جو کوئی کسے میں مضمون دینے ہی کہہ دوں امام کے ہیں عنایت کیے ہی</p>
<p>۱۱۹ امداد اور فیض سے جان نفس جہنم چو تھے امام شاہ شہدائے کربلا ایک نالوان مقام سے تانیکہ نہیں زینبؑ و یحییٰؑ میں خون اہل انفس کین</p>	<p>۱۲۰ قائم امام ممدی دین عین غفور صاحب قار و منظر حق رافع شہور جہاں میں غلام ہو آگاہ ہیں حضور میں کس نے چھوڑا جوان کی بر خور</p>	<p>۱۲۱ قطع صبح تیرے کرد و رفتان لا جواب پیدا و ان دین سے منع شاہ و نواب ناظر کو کجا چہ فوس ما ہتا ب میرا کیا شہید و ناسبتل میں لا جواب</p>
<p>۱۲۲ بیمار دل سیلاب صبح و شام ہی شکا خرابہ روح کہ ہر تہان شام ہی</p>	<p>۱۲۳ اہل سخن میں بھیجے ان ہوں جو قیوموں حضرت کریمؑ تو عدیم النہر ہوں</p>	<p>۱۲۴ تیرا رہے تھے لوں میں شہ مشرق و مغرب لاکھوں کا تھا جوم کیلے حسینؑ کے</p>

<p>۱۰۰ تھا اتھا کا خضعت بھر کون دیکھتا تھے داغدار قلب و کبر کون دیکھتا تھا اتھا کا خضعت بھر کون دیکھتا تھے داغدار قلب و کبر کون دیکھتا</p>	<p>۱۰۱ تھے زخم شاہ و صوفی پین و ح پر نشہ کی بنے سایہ قد جبر و ح پر نشہ رشتن ہو کہ دست افغان و خاک اندر سے حرارت کا شور کا اثر</p>	<p>۱۰۲ سویا وہ ہوا کے سناں جہان اس منزل صیب میں نہو و جوان کس طرح کے قافلے اکثر یہاں پھر دیکھو کہ کون کون کھلتا کہاں</p>
<p>آیا جو پاس ہو کے پریشان ہو گیا کہتی تھی بکسی کدم اسدم اٹ گیا</p>	<p>یہاں سہر میں نہیں تھے جڑ ہوے ہیں سینہ سپر میں چھائے پڑ ہوے</p>	<p>اتنی بھی تو خبر نہ ملی حال کیا ہوے ہیں صاحبان مال کہاں مال کیا ہوے</p>
<p>۱۰۳ دکھائی دے گی اس کی دنیا چھائی ہوئی ہے اس کی دنیا دل سفاک اس کی دنیا چھائی ہوئی ہے اس کی دنیا</p>	<p>۱۰۴ گنہگار کی دنیا سوداگر کی دنیا جہاں کی دنیا سوداگر کی دنیا</p>	<p>۱۰۵ حاکم بن جہاں انہا جہاں کی دنیا سونا غصب کی دنیا پھر وہ شہر کہ زہر اس کی دنیا</p>
<p>دانتوں میں خشک ہوئے دم اضطراب یا قوت موتیوں سے طلب گار آب</p>	<p>سب کہ تمھاری شہادت کیا دی کچھ کر بلا سے آج کی گری زیادہ</p>	<p>پانی نہ راہ پھر جو یہاں آکھڑا ہوا ظلیوں میں رات دن ہوا اندیرا ہوا</p>
<p>۱۰۶ دیکھو کہ کون کون کون دیکھو کہ کون کون کون دیکھو کہ کون کون کون دیکھو کہ کون کون کون</p>	<p>۱۰۷ دیکھو کہ کون کون کون دیکھو کہ کون کون کون دیکھو کہ کون کون کون دیکھو کہ کون کون کون</p>	<p>۱۰۸ دیکھو کہ کون کون کون دیکھو کہ کون کون کون دیکھو کہ کون کون کون دیکھو کہ کون کون کون</p>
<p>تھا رنالا لک کے دریا سرب تھے انہیں دینی تھیں ڈالیاں غنچے کبا تھے</p>	<p>بے اعتبار طبل و علم محنت و تاج کل تھایہ خنکے پاس کوئی انہیں آن تھ</p>	<p>ہاں ایک ناگ پر نہیں رہتی ہوا کبھی اس بارغ میں نہیں کبھی رہ سب کبھی</p>

<p>۱۴۵ زینبین بادشاہوں بہترین کنیز عکرمہ زینبین تو فدا شکر خدین میں ہم بوہو سوار و دشمن پیچیدہ ہیں ہم بکلاہ ساقی کو بر زمین ہیں ہم</p>	<p>۱۴۶ بلند فن ہیں ہم خدائی شان گلستانہ میں لائے اکر خدائی شان مکرمہ کو پیر ہیں ہم خدائی شان میت پر ایک نہیں جلد و خدائی شان</p>	<p>۱۴۷ حضرت جو خدوش پاک وہ عجل اوابن فاطمہ خدوش عجل جو تکوین کو بیان چاہو طالب عجل جو جواب تیغ ابغذاریوں کے عجل</p>
<p>منصف ہو مصطفیٰ کے نواسے ہیں ہم ہم آج تین روز سے پیاسے ہیں ہم</p>	<p>کس سے کریں سوال جو حاصل جواب ہو قبرین مسافروں کی بناؤ ثواب ہو</p>	<p>دیکھنے نگاہ یاس سے منہ اہل شام کے پٹکائیے زمین پر آنسو امام کے</p>
<p>۱۴۸ عکرمہ ناموس کی فدا کیے کیا ہیں عکرمہ ناموس کی فدا کیے کیا ہیں کیا جادو کا حال کیا کہ ہیں کیا جادو کا حال کیا کہ ہیں</p>	<p>۱۴۹ وقف صفات نب جاہل تو ہم جہاد ہی کیا جو طلب جانتے تو ہم حال اپنے میمان کا سبب جانتے تو ہم</p>	<p>۱۵۰ روایا خفا کو چھپ کر کے دل تیرا ہو اتنا کہے کہ بان یغوب الدیار ہو ایسا بھی کوئی بندہ پروردگار ہو</p>
<p>ہم سے اد حقوق محبت نہ ہو سکے بھائی ہوا شہید نہ جی بھر کے ہو سکے</p>	<p>اکثر جناب ہم امین صی لائے ہیں گھر میں بھی بغیر اجازت بھی آئے ہیں</p>	<p>خالق ہمیشہ اسکی بلاؤں کو رد کرے اس حال میں جو آئے ہماری مدد کرے</p>
<p>۱۵۱ جہاد انقلاب کہیں کے سامنے جہاد انقلاب کہیں کے سامنے جہاد انقلاب کہیں کے سامنے جہاد انقلاب کہیں کے سامنے</p>	<p>۱۵۲ جہاد کا وہی گھر جو راہ ہو جہاد کا وہی گھر جو راہ ہو جہاد کا وہی گھر جو راہ ہو جہاد کا وہی گھر جو راہ ہو</p>	<p>۱۵۳ جہاد کا وہی گھر جو راہ ہو جہاد کا وہی گھر جو راہ ہو جہاد کا وہی گھر جو راہ ہو جہاد کا وہی گھر جو راہ ہو</p>
<p>پیاسے تھے لاش لیکے لب نہر حائین ہم پیتے ہوا تھکا ہوا ہمارا اٹھائیں ہم</p>	<p>کھلا نہ آفتاب ذرا رخ اگر کھلے آل بی بی پھر نیلے یہاں آج سر کھلے</p>	<p>آپس میں سر بہاروں نے جھلکا ملا دیے منظوم کی صدائے کیجے ہلا دیے</p>

<p>۱ جلال سے سب چہرہ زکریا تھا دل نہ رہا چھوڑے کبھی دریا پر طعنا دھر کر کہہ کرے کبریٰ تیغ معجی</p>	<p>۲ لاشوں میں سے عرض کیا اور ملک عینی ہو تو خدا نصیبی کرے دل تو وہی ہے بیکسیر غلاموں بھاری پرین</p>	<p>۳ بارگاہ عالم سے سوال ہو بیکسیر چھائے بارگاہت مجال ہو بان تو وہی رستہ جو عبور کیا چلا</p>
<p>جلدی میں تم کو رکھو رکھو رکھو رکھو پانی ہلا جاہلون کے ساغر اولٹ گئے</p>	<p>رو اذن جنگ نام ہے نیک نام تھے کام آئے بعد مرگ بہادر غلام تھے</p>	<p>چلا کے اس سے پیش سپاہ لعین کہا انہیں کہ نہ کوئی کہہ سے نہیں کہا</p>
<p>۴ بیکال و بیکال سرافیل تو قار فوج ملا کر ایک الموت نامدار جہنم طعنے ہیں ان سب میں بھی</p>	<p>۵ تھا عام جو خطاب شہ خاص کیا غنی کیسے ہماری مدد کوئی حاکمین آئی ذرہ خورشید سے</p>	<p>۶ آواز شہر محل میں جوائی ہزار حریف شہر و دیو میں خال الی ہزار حریف نہیں گرنے کیلئے ہائی ہزار حریف</p>
<p>تھے مستغیت بیکس بے آشنا حسین تھی دھوم و دھڑکن فرشتہ میں لیک یارین</p>	<p>لکھا ہو کی ندا جو چہر کے لال نے لیک سب پہلے کہا ذوالجلال نے</p>	<p>جیتی رہی یہ بیکس ونا شاد قہر زمین سے حسین کی فریاد قہر</p>
<p>۷ ماں سے اچھوٹا آئے ہم ماں سے نکلے بہاؤ آئے ہم ماں سے بڑے اور ننھا آئے ہم</p>	<p>۸ میں ہوں معین کیا چہرہ شہر میں ہوں معین کیا چہرہ شہر میں ہوں معین کیا چہرہ شہر</p>	<p>۹ سبھی کو جان سبھی کو جان سبھی کو جان سبھی کو جان سبھی کو جان سبھی کو جان</p>
<p>لاشیں پھرین قلع شہر کوٹھے ہوئے بعضے تڑپ کے رہے بعضے ٹوٹے ہوئے</p>	<p>منظور ہو چھل محبوب دیکھے کی مرچھا کے موص بہت خوب دیکھے</p>	<p>سکھو صد حضرت شیر گریز جھوٹے نیچے اصرار شیر گریز</p>

<p>۵۵</p> <p>کے کرب و غم کے لیے نہ جان کو اختیار پوچھا پوچھے دو دوسروں کو پوچھے بار بار لیکوں کو ابرو دن کو پوچھے نہ تھے بار بار تھکے زبان کا مصلوب تھا</p>	<p>۵۶</p> <p>اسے لیا ہے گھبراہٹ کے دیکھا کھڑکے فریب بردہ دیکھا آؤ میں بچوں کو دیکھا کھڑکے فریب بردہ دیکھا</p>	<p>۵۷</p> <p>کے کرب و غم کے لیے نہ جان کو اختیار پوچھا پوچھے دو دوسروں کو پوچھے بار بار لیکوں کو ابرو دن کو پوچھے نہ تھے بار بار تھکے زبان کا مصلوب تھا</p>
<p>۵۸</p> <p>اہل ستم سے جنگ کی تدبیر چھوٹے سے کیر چھوٹی شمشیر بھلا ہے نہ جنگ کی تدبیر چھوٹے سے کیر چھوٹی شمشیر</p>	<p>۵۹</p> <p>تیرہری بھی مسکرا کے بددی چلے گئے پھسکا ہاتھ گود میں جلدی چلے گئے تیرہری بھی مسکرا کے بددی چلے گئے پھسکا ہاتھ گود میں جلدی چلے گئے</p>	<p>۶۰</p> <p>رکھے قریب ہاتھ گلے کو سنبھال کے چلو بھرے لہو سے شہو شخصال کے رکھے قریب ہاتھ گلے کو سنبھال کے چلو بھرے لہو سے شہو شخصال کے</p>
<p>۶۱</p> <p>بھلا ہے نہ جنگ کی تدبیر چھوٹے سے کیر چھوٹی شمشیر بھلا ہے نہ جنگ کی تدبیر چھوٹے سے کیر چھوٹی شمشیر</p>	<p>۶۲</p> <p>گود سے گرے گرا پیا ہوا اس کے کرب و غم کے لیے نہ جان کو اختیار پوچھا پوچھے دو دوسروں کو پوچھے بار بار لیکوں کو ابرو دن کو پوچھے نہ تھے بار بار</p>	<p>۶۳</p> <p>رہنمائی کا نام رہے کیا مجال ہے بیدا ہو مجھ سے پھر کوئی دانہ حال ہے رہنمائی کا نام رہے کیا مجال ہے بیدا ہو مجھ سے پھر کوئی دانہ حال ہے</p>
<p>۶۴</p> <p>کے کرب و غم کے لیے نہ جان کو اختیار پوچھا پوچھے دو دوسروں کو پوچھے بار بار لیکوں کو ابرو دن کو پوچھے نہ تھے بار بار تھکے زبان کا مصلوب تھا</p>	<p>۶۵</p> <p>کین آنکھیں بند جان حزن میں پاگئی دامن قبا کا اٹھ لیا منہ آگئی کین آنکھیں بند جان حزن میں پاگئی دامن قبا کا اٹھ لیا منہ آگئی</p>	<p>۶۶</p> <p>تاشتر خاک سارا زمانہ الیہ گئی ہر کوئی ایک قطرہ باران نہ پائی گئی تاشتر خاک سارا زمانہ الیہ گئی ہر کوئی ایک قطرہ باران نہ پائی گئی</p>

<p>حکم جبران ہو کے کیلئے سلطان دل سے کہتا ہوں کہ کیا کرتے ہیں میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے</p>	<p>حکم میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے</p>	<p>حکم میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے</p>
<p>ہوئے کہ فرق زمین نہ ہو گا کسی طرح نمانا سے ہم کرینگے ملاقات اسی طرح</p>	<p>ہوئے سو اصفیوں کو چمکا کے حسین سرکٹ لینگے زمین کے پاس حسین</p>	<p>ہوئے ہو آ رہی ہر صد آسمان سے کھینچ اب ہماری دی ہوئی تلوار مہمان سے</p>
<p>حکم میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے</p>	<p>حکم میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے</p>	<p>حکم میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے</p>
<p>پھولوں کی بو کچھ میں گنوں گے ہونے کی بندہ نے غم میں کو مٹی خدا نے دی</p>	<p>موجود ہر حفظ صغیر و کبر سر میں باہر ہو زمین کھد میں جتنا اب میر میں</p>	<p>گرمی بڑی لگا ہر غضب میں جو مگر مٹی آگ سے صوبے رت بہا اب آگ مٹی</p>
<p>حکم میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے</p>	<p>حکم میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے</p>	<p>حکم میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے</p>
<p>مٹی بارش خدا تک نہم کا زمانہ تھا تیروں کا سایہ بہر خدا سایہ تھا</p>	<p>سب سے بڑا ہے آستین رہو آستین ہی خوشی ہو تو اچھا و برین رہو</p>	<p>تیرنگہ مٹی اشکرا ظلم کے سامنے بجلی چمک رہی تھی جہنم کے سامنے</p>

<p>۱۷۴ کوار سے کماکت یکین نہ صلاح بولی وہ ایک دم میں یہ میدان لالہ جو چھوڑا جو راہو اب سے کیا میرا حال ہو رہے کماکت فوج ابی با کمال ہو</p>	<p>۱۷۵ نشان و شکوہ کسکرتی ہو کسکرتی ہو کسکرتی ہو مہین صوب میں چلی نہاؤ میں برہی خانہ کو اقبال سے آئے کسکرتی ہو</p>	<p>۱۷۶ جہیز کے تہ تیہ بر داغ ہو خنجر بیک کے چلو اور سیاہی نہایت زبرد میں قارون بنی خنجر اشری کی مردم آبی راہی</p>
<p>سنبھلا تو درو چھوڑ کے ہرزحم تن گیا بگڑے تو ضعف زورید الشدین گیا</p>	<p>دل مضطرب میں شامیوں کے برق طوہ طائر پھڑک ہے میں سیاہی میں لہریا</p>	<p>مردوں تلخ کاؤ زمین پر حیات سہی مچھلی سے کجا مچھلیاں لٹپٹن درت کی</p>
<p>۱۷۷ کسکرتی ہو کسکرتی ہو کسکرتی ہو کسکرتی ہو کسکرتی ہو کسکرتی ہو کسکرتی ہو کسکرتی ہو</p>	<p>۱۷۸ گاہ پیک صرناک و صرناک گاہ پیک صرناک و صرناک گاہ پیک صرناک و صرناک گاہ پیک صرناک و صرناک</p>	<p>۱۷۹ سنا چلا ہوا حسین خلیفہ و انجلیہ سنا چلا ہوا حسین خلیفہ و انجلیہ سنا چلا ہوا حسین خلیفہ و انجلیہ سنا چلا ہوا حسین خلیفہ و انجلیہ</p>
<p>بولی کہ میں کلیم میں پیمان گرو سہی چھوٹی سی قبر گود کے حکم بڑے ہو</p>	<p>سوت آئی اہل کوفہ و بدر و حنین کی دیکھو وہ سامنے ہی سواری حسین کی</p>	<p>یا کھر بہا زخم ریاضت کے پھول تھے گویا رد آجور میں جنت کے پھول تھے</p>
<p>۱۸۰ خنجر صید سے کسکرتی ہو خنجر صید سے کسکرتی ہو خنجر صید سے کسکرتی ہو خنجر صید سے کسکرتی ہو</p>	<p>۱۸۱ کسکرتی ہو کسکرتی ہو کسکرتی ہو کسکرتی ہو کسکرتی ہو کسکرتی ہو کسکرتی ہو کسکرتی ہو</p>	<p>۱۸۲ رقی میں رنگ میں صرناک رقی میں رنگ میں صرناک رقی میں رنگ میں صرناک رقی میں رنگ میں صرناک</p>
<p>اب جل پہلے نگہبان گھات کے منہ پر لہو ملنے لگے گھات کاٹ کے</p>	<p>سب انقلاب ہر کی تصویر ہو گئے تھے پیر تو جوان جوان پیر ہو گئے</p>	<p>ہوا نہ فی اطہر کی لحد کے چراغ کا طاؤس شخراہ شہادت کے کاغ کا</p>

۴۴
بیکار و بیکار و بیکار و بیکار
بیکار و بیکار و بیکار و بیکار
بیکار و بیکار و بیکار و بیکار
بیکار و بیکار و بیکار و بیکار

سر پر اجل ہر تیغ کی تھکار سے ڈرو
آواز تھر جابر و قہار سے ڈرو

۴۵
بیکار و بیکار و بیکار و بیکار
بیکار و بیکار و بیکار و بیکار
بیکار و بیکار و بیکار و بیکار
بیکار و بیکار و بیکار و بیکار

و محالوں کا زمین چار طرف ڈھیر ہو گیا
چلائے رو سیاہ کہ اندھیر ہو گیا

۴۶
بیکار و بیکار و بیکار و بیکار
بیکار و بیکار و بیکار و بیکار
بیکار و بیکار و بیکار و بیکار
بیکار و بیکار و بیکار و بیکار

ماہی صفت بہ کیک اجل آب میں گری
بجلی پہاڑ پر شب مہتاب میں گری

۴۷
بیکار و بیکار و بیکار و بیکار
بیکار و بیکار و بیکار و بیکار
بیکار و بیکار و بیکار و بیکار
بیکار و بیکار و بیکار و بیکار

و صالحین ہو میں بلند مگر منہ بھی مگر گئے
مٹی و صوم نار یوں کے صومین آج آگئے

۴۸
بیکار و بیکار و بیکار و بیکار
بیکار و بیکار و بیکار و بیکار
بیکار و بیکار و بیکار و بیکار
بیکار و بیکار و بیکار و بیکار

پر کار ڈوا الجملح امام زمان ہوا
نقطہ تو شمس دائرہ بر آسمان ہوا

۴۹
بیکار و بیکار و بیکار و بیکار
بیکار و بیکار و بیکار و بیکار
بیکار و بیکار و بیکار و بیکار
بیکار و بیکار و بیکار و بیکار

مشکل ہو سو گیسو کش و کھنساٹے
اعمال ہوں برے تو شوق کہہاٹے

۵۰
بیکار و بیکار و بیکار و بیکار
بیکار و بیکار و بیکار و بیکار
بیکار و بیکار و بیکار و بیکار
بیکار و بیکار و بیکار و بیکار

ان معرکوں میں ہالوں دشمنین کس طرح
بکد خدا کی راہ میں لڑتے ہیں اس طرح

۵۱
بیکار و بیکار و بیکار و بیکار
بیکار و بیکار و بیکار و بیکار
بیکار و بیکار و بیکار و بیکار
بیکار و بیکار و بیکار و بیکار

آیا جو پھر خیال یہ مضمون رہ گیا
تلوار کی ثنائیں سراپا بھی کہ گیا

۵۲
بیکار و بیکار و بیکار و بیکار
بیکار و بیکار و بیکار و بیکار
بیکار و بیکار و بیکار و بیکار
بیکار و بیکار و بیکار و بیکار

ایروے شکار عکس پر ابد شعلہ پر
سمجھا کہ ذوالفقار پڑی ذوالفقار پر

۴۱۰
میں نے فطرت سے کیا ہے جو شکر کا شکر
میں نے فطرت سے کیا ہے جو شکر کا شکر
میں نے فطرت سے کیا ہے جو شکر کا شکر
میں نے فطرت سے کیا ہے جو شکر کا شکر

آنکھیں پھرن تھکا کہا بڑھ چپن سے
کیون پھر لڑیگا فاطمہ کے نور عین سے

۴۱۱
میں نے فطرت سے کیا ہے جو شکر کا شکر
میں نے فطرت سے کیا ہے جو شکر کا شکر
میں نے فطرت سے کیا ہے جو شکر کا شکر
میں نے فطرت سے کیا ہے جو شکر کا شکر

سب موتن خدنگ بنے خون کم ہوا
یترون میں چھپر رہی ملک عدم ہوا

۴۱۲
میں نے فطرت سے کیا ہے جو شکر کا شکر
میں نے فطرت سے کیا ہے جو شکر کا شکر
میں نے فطرت سے کیا ہے جو شکر کا شکر
میں نے فطرت سے کیا ہے جو شکر کا شکر

دوب جو دل تو سب کہا اضطراب
چنگاریاں نکلتی ہیں موتی کی آب

۴۱۳
میں نے فطرت سے کیا ہے جو شکر کا شکر
میں نے فطرت سے کیا ہے جو شکر کا شکر
میں نے فطرت سے کیا ہے جو شکر کا شکر
میں نے فطرت سے کیا ہے جو شکر کا شکر

چلائی فتح دیکھے شان آہ کو
تھنڈھا کیا چرخ نے مار سیاہ کو

۴۱۴
میں نے فطرت سے کیا ہے جو شکر کا شکر
میں نے فطرت سے کیا ہے جو شکر کا شکر
میں نے فطرت سے کیا ہے جو شکر کا شکر
میں نے فطرت سے کیا ہے جو شکر کا شکر

تھی صف تمام لال کہ چورنگ ہو گئی
یا قوس گستاخ تھی رنگ ہو گئی

۴۱۵
میں نے فطرت سے کیا ہے جو شکر کا شکر
میں نے فطرت سے کیا ہے جو شکر کا شکر
میں نے فطرت سے کیا ہے جو شکر کا شکر
میں نے فطرت سے کیا ہے جو شکر کا شکر

دل سے نور بینی پر نور سے جل
پتھر فروغ شمع سر طور سے جل

۴۱۶
میں نے فطرت سے کیا ہے جو شکر کا شکر
میں نے فطرت سے کیا ہے جو شکر کا شکر
میں نے فطرت سے کیا ہے جو شکر کا شکر
میں نے فطرت سے کیا ہے جو شکر کا شکر

خال جبین شہ کے انگارے جان لی
او اہل شام صبح کے تارے جان لی

۴۱۷
میں نے فطرت سے کیا ہے جو شکر کا شکر
میں نے فطرت سے کیا ہے جو شکر کا شکر
میں نے فطرت سے کیا ہے جو شکر کا شکر
میں نے فطرت سے کیا ہے جو شکر کا شکر

کیا اچھا زبان شہ پاکد است کا
تھا قطع ایک بات میں رشتہ حیات کا

۴۱۸
میں نے فطرت سے کیا ہے جو شکر کا شکر
میں نے فطرت سے کیا ہے جو شکر کا شکر
میں نے فطرت سے کیا ہے جو شکر کا شکر
میں نے فطرت سے کیا ہے جو شکر کا شکر

بھولا نیا شکر و کہ حار اجل ملا
دیکھا جو سب خلعت کی جانب یہ پھل ملا

<p>۱۱۱۱ خداوند عالم موجودین کے آقا موجودین کے سرور موجودین کے پیر موجودین کے ولی موجودین کے مددگار موجودین کے مددگار موجودین کے مددگار</p>	<p>۱۱۱۱ کیا بات گوشت و پوست نہایت گوشت و پوست نہایت گوشت و پوست نہایت گوشت و پوست نہایت گوشت و پوست نہایت گوشت و پوست نہایت گوشت و پوست</p>	<p>۱۱۱۱ خداوند عالم موجودین کے آقا موجودین کے سرور موجودین کے پیر موجودین کے ولی موجودین کے مددگار موجودین کے مددگار موجودین کے مددگار</p>
<p>تھے خون جگر لال عجب لطیف تھے ناخن جگر عقدہ کشائی لگائے تھے</p>	<p>جان اس کے ڈر سے اخل راسخ ہوئی رغین نہ کالوں کسی کو جبر ہوئی</p>	<p>اب ہم گل پھوڑینگے تجھ ہیجاں کا دشمن ہی بوسہ گاہ رسالت مآب کا</p>
<p>۱۱۱۱ سید عالم موجودین کے آقا موجودین کے سرور موجودین کے پیر موجودین کے ولی موجودین کے مددگار موجودین کے مددگار موجودین کے مددگار</p>	<p>۱۱۱۱ کیا بات گوشت و پوست نہایت گوشت و پوست نہایت گوشت و پوست نہایت گوشت و پوست نہایت گوشت و پوست نہایت گوشت و پوست نہایت گوشت و پوست</p>	<p>۱۱۱۱ خداوند عالم موجودین کے آقا موجودین کے سرور موجودین کے پیر موجودین کے ولی موجودین کے مددگار موجودین کے مددگار موجودین کے مددگار</p>
<p>بولا کوئی محال ہے کہ نہ کر کہیں حسین تلوار سے کٹے جو کر نو جسکین حسین</p>	<p>اتر اوج سر کا لوجہ تو خاموش ہو گیا بھاری ہوئی حیات سبکہ دشمن ہو گیا</p>	<p>قرآن سے پھر ہی لہو میں نہا کے آیا ہی کر بلا سے یہ صکوت بنا کے تو</p>
<p>۱۱۱۱ سید عالم موجودین کے آقا موجودین کے سرور موجودین کے پیر موجودین کے ولی موجودین کے مددگار موجودین کے مددگار موجودین کے مددگار</p>	<p>۱۱۱۱ کیا بات گوشت و پوست نہایت گوشت و پوست نہایت گوشت و پوست نہایت گوشت و پوست نہایت گوشت و پوست نہایت گوشت و پوست نہایت گوشت و پوست</p>	<p>۱۱۱۱ خداوند عالم موجودین کے آقا موجودین کے سرور موجودین کے پیر موجودین کے ولی موجودین کے مددگار موجودین کے مددگار موجودین کے مددگار</p>
<p>یوں کات کے ٹکڑے کی مطلق اثر نہ تھا خط بھی کہیں بیان کرباں بھڑ تھا</p>	<p>پہونچا کمال رنج و لاسا دیے گئے تاری کو ہاتھوں ہاتھ جہنم میں لیکے</p>	<p>پہلو تنہی کو عرض کیا اہل نار نے منہ پر جواب صاف دیا ذوالفقار نے</p>

<p>۱۰۷ کیونکہ ثبات ہو قدم شاہ کا مہر زور کسی طرف سے چلنا نہیں کیا ثبات قدم پر ایسے نہیں جو کتنے پتھریں کھینکے</p>	<p>۱۰۸ اب بین نشان خسروین آسمان گرتا ہوا آفتاب علی کوئی آن میں ہوتا ہوا اب ستم کا اندھیرا جہان میں اب جوئے کیکیوں کے لیے ریمان میں</p>	<p>۱۰۹ منہوش شکر مارا سپاہ کوئی بنیوں کی عین کی از عسکران میں بیچان جھگڑے ہوئے ہر طرف جہاں جہاں لاشیں پھینکیں</p>
<p>اس کا خون کا ثبات جو آئے ہیا نہیں سر کے نہ کوئی اپنی جگہ سے جہا نہیں</p>	<p>سب کچھ کیا قبول شہ شہرین نے دورخ سے ہم سہوں کو چاہا میں نے</p>	<p>ہی یہ قلع کہ دور برادر کی لاش ہے ہمسفر کی قبر کو امین اکبر کی لاش ہے</p>
<p>۱۱۰ وین اہل قوم از او سے شہ چسپاں گھوڑا تھا ہوا زانو سے لہام شک پلاں ناخن پا سے لہام سب اچھے خوشین کی پناہ</p>	<p>۱۱۱ خاک کی خاک شہ اسکو تھپے جس کو جین جیکو فتن سما اسکو تھپے جس کو رو داؤد سج کیا اسکو تھپے کی جاے خنبو اسے فضا کی تھپے</p>	<p>۱۱۲ لکھا ہوا ایک دور میں حبیب دارد ہوا کہیں اٹھائے ہو حبیب دیکھا کہ ایک سب فتن ہوا جان لب راہوں میں بن کر فتن چاہا کیا لب</p>
<p>اب ہم سہوں خاک اٹانے کا وقت ہے دنیا سے اب حضور کے جانے کا وقت ہے</p>	<p>سچے سپاہان یہ بندے شہرین کا غل کر بلا کے لوگ سنیں حسین کا</p>	<p>سچ ہو کسی کے حال آگاہ کون ہو تم کون ہو یہ بندہ اللہ کون ہو</p>
<p>۱۱۳ اب گھر لگا باد شہر میں اب جہان میں اور جہاں میں خبر خیز ہوا ہر طرف ماہین بن اور ہم پر ہر طرف</p>	<p>۱۱۴ کے سنو شہر والا کا جہاں ول تمام احوال کیسی اللہ جہاں اندر ہی اور مجھ کو اب جہاں نیو کون کج عامہ کی گریبان جہاں</p>	<p>۱۱۵ یہ لاکوئی کیسے سب غم جو اے کیا سوال جو اسکا قصہ ہو لازم ہے کہ جو کج عامہ کی گریبان باجی شہر کیسے ہو قصہ ہو</p>
<p>مزم کا جو فوج ستم کا ہجوم ہے اب اٹھو الخسیر کی مقلدین</p>	<p>رخمی عجیب طرح سے شہ شہرین میں جو دیکھ لے کہی نہ کہے یہ حسین میں</p>	<p>میں نے جو ٹوٹا ری دور پہلے نگاہ کی سمجھا کہ بیرون اسی بادشاہ کی</p>

<p>۱۲۷ انسان خطا بھی اگر ہو تو کیا عیب کرتا ہو کوئی ظلم بھلا اس قدر شدید حاکم تمھارا کون ہو سب کہاں ہے انعام پائین ہم جو غلام ہو یہ</p>	<p>۱۲۸ بولادہ باغ جو بکے مرد فقیر ہوں ایسے خاکسے رہنے میں کیوں دل تھکا سے بادشاہ خلیفہ امیر ہوں</p>	<p>۱۲۹ کیا چاہا سوال کیا کیا اوپر کیوں پیاں سب کیا کیا کے انھوں نے کیا کیا کیا کیا</p>
<p>سر کاٹ لاؤ حکم یہ آتے ہیں شام کے نفرت ہو اسکو بیعت حاکم کے نام سے</p>	<p>سب جہتوں کی شوق یار تیار ہو ایکس غریب بخت کا ارادہ ہو</p>	<p>بیفا مدہ ہو ذکر کہ قطرہ ملا حسین اچھا وہی ہیں ہیں کوئی گلا نہیں</p>
<p>۱۳۰ بولادہ کی بربادی قصیدہ کیا دل میں کہا کہ ہے جواب سوال کیا پیشین خدا ہیں وہ ہو عاشق خدا</p>	<p>۱۳۱ کھٹکھٹا خلق ہو باد مصطفیٰ پوچھا وہاں کیوں ہو کینے حاجتیں بہر گوئی کون یہ دل شکر کے سوا</p>	<p>۱۳۲ انہی کے کما دہ وہی رسول ہو کیا قسم خدا کی تمام دل ملو نزدیک ہو کہ وہ جاکر قبول ہو</p>
<p>رویا لگے انکھوں کے پائے امام کو تسلیم کی حسین علیہ السلام کو</p>	<p>نام خدا حسن کا تو ہے نورین ہیں یاد شن خیر و دوسرے صاحب حسین ہیں</p>	<p>یہ ہے بے خداتے کہو چارہ ساری بیشک تھامی ذات سافر نازاری</p>
<p>۱۳۳ وہی سلام کا ہے یا جواب وہی سلام کا ہے یا جواب وہی سلام کا ہے یا جواب</p>	<p>۱۳۴ جاؤں کہہ دیوں کہہ دیا علی ہو جلدی بیا فقر کو دیا علی ہو جاؤں تو خجاست میں کہہ دیا علی ہو</p>	<p>۱۳۵ پہچان لو بید کی بات نہ خمدار کی غرض حاصل کے سلطان بن چکار پانا والدنو سب ہو بندہ گناہگار</p>
<p>ایسا نہویہ لوگ کہیں توادھر گیا ہو کھلن کا قصد بیان کیوں ٹھہر گیا</p>	<p>آقا نہ خوار ہوں چین روزگار میں دشت نہ ضرورت تم آنا مزار میں</p>	<p>بزار علم و رحمت و انصاف گرم ہو اب پھر کھلے پنتے ہاتھوں کی سرم ہو</p>

<p>۱۳۷ کہ جسے جو بے پروا و مصیبتنا یعنی جنگی قدر پیش خدا و مصیبتنا جمال نے ادب نہ کیا و مصیبتنا سبوت آسمان گر نہ پڑا و مصیبتنا</p>	<p>۱۳۸ کہنا کہ یا امیر عرب شاہ اوصیا تھا ایک شخص کا شہر آفتی و کتبلا منظر موم رہنے والا مدینہ سے شکر کا ناس ہوئی تھی مجھے ملاقات کیا</p>	<p>۱۳۹ کہ جسے کہ کیا جاؤں نام میں تھیں قلیل و کثیر و غافل و جاہل میں تھیں ذبح و کھنکھانے کو رہنے کا سبط رسول ابن علی</p>
<p>۱۴۰ غم سے نہ کیوں زمین کے طبقہ اٹ گئے دیہات بقیہ رومی ہاتھ کٹ گئے</p>	<p>۱۴۱ تھا بار بار و روز بان مرصفا علی اسے کسی ہو آپ کو سلیم یا علی</p>	<p>۱۴۲ قبر علی فاطمہ سے چھٹ گیا حسین ہوا اب چال کے یہاں لٹ گیا حسین</p>
<p>۱۴۳ کہ جسے خدا و شاہ تشکر کا رخصت کیا اسے تو جھکا وہ پچھلا روتا ہوا دل کے کہنے کو خود بے جا بجائی</p>	<p>۱۴۴ کہ جسے حق کا تقاضا ہو کہ جسے حضور کریم کا نام ہو کہ جسے یوں خیر و نیر گون کا نام ہو کہ جسے خدا بچا ہے بڑا اور بام</p>	<p>۱۴۵ کہ جسے کہ کیا غضب ہو کہ جسے کہ کیا غضب ہو کہ جسے کہ کیا غضب ہو کہ جسے کہ کیا غضب ہو</p>
<p>۱۴۶ آیا جو پھر کے وہ تو کہا کچھ پیام ہو جاتا ہو تو نجف کو ہمارا یہ کام ہو</p>	<p>۱۴۷ جلد اپنے پاس حیدر صفدر لایے پیا سا بہت ہوں مائی کو تر لایے</p>	<p>۱۴۸ سوے نجف دیکھ کے جاؤں ہزار سٹھ جیتے جی علی کو دکھاؤں ہزار</p>
<p>۱۴۹ کہ جسے گھڑی ہو گزاری و غبار بری طرف سے ہو یہ سودر و غبار کہ جسے تر بون کو لگا نا ہزار کہ جسے کہ جسے کہ جسے کہ جسے</p>	<p>۱۵۰ کہ جسے کہ جسے کہ جسے کہ جسے کہ جسے کہ جسے کہ جسے کہ جسے کہ جسے کہ جسے کہ جسے کہ جسے کہ جسے کہ جسے کہ جسے کہ جسے</p>	<p>۱۵۱ کہ جسے کہ جسے کہ جسے کہ جسے کہ جسے کہ جسے کہ جسے کہ جسے کہ جسے کہ جسے کہ جسے کہ جسے کہ جسے کہ جسے کہ جسے کہ جسے</p>
<p>۱۵۲ کہ جسے کہ جسے کہ جسے کہ جسے کہ جسے کہ جسے کہ جسے کہ جسے</p>	<p>۱۵۳ کہ جسے کہ جسے کہ جسے کہ جسے کہ جسے کہ جسے کہ جسے کہ جسے</p>	<p>۱۵۴ کہ جسے کہ جسے کہ جسے کہ جسے کہ جسے کہ جسے کہ جسے کہ جسے</p>

<p>۱۵۴۱ زانو سے قاتل نام قاتل کے ہاتھ سے قاتل نام قاتل کے ہاتھ سے قاتل نام قاتل کے ہاتھ سے قاتل نام قاتل کے ہاتھ سے قاتل نام</p>	<p>۱۵۴۲ دستارِ شہادت پہ پہنچا خاتمِ کائنات پہ پہنچا کبریا کی گردن پہنچا کبریا کی گردن پہنچا کبریا کی گردن پہنچا</p>	<p>۱۵۴۳ دیکھ کر سب بھائی دیکھ کر سب بھائی دیکھ کر سب بھائی دیکھ کر سب بھائی دیکھ کر سب بھائی</p>
<p>قدی کھڑے تھے چال گریبان کچھ تھے جبریل گو دمن شہ کو یہ ہوں</p>	<p>الشرکچہ نہ سینہ شہ کا ملال تھا بیگانہ پائون میں چھین خیال تھا</p>	<p>خبر کے یہ جھلکے بھی حضرت سنبھل گئے تلواریں کھینچیں سیکڑوں پیر بھی مل گئے</p>
<p>۱۵۴۴ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>۱۵۴۵ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>۱۵۴۶ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>
<p>تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>ہوئے تھے فرج ساتھ شہ شہر قین کے پھڑکے لپٹ لپٹ کے گلے حسین کے</p>	<p>یہ ہوش ہو کے بادشہ کر بلا کرے کابنی زمین خاسر آل عبا کرے</p>
<p>۱۵۴۷ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>۱۵۴۸ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>۱۵۴۹ تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>
<p>دیکھا سوا جو کرب شہ لا جواب کو سر کا دیا بھون رسالت مآب کو</p>	<p>چاروں طرف جوتا لڑ لڑا ح نہیں تھے پروا تے گرد شمع کے گویا لگن میں تھے</p>	<p>حضرت نے انکسین لکھ کے دیکھا جو پاس گیارہ تھی تو ہٹ گئے شہ کے پاس</p>

<p>۱۵۱</p> <p>فلح علی سے آل محمد برہنہ</p> <p>شکل سے کشمکش میں ہوا شاہ تکب گزدر</p> <p>پو پو پیہ نادھر سے آہ ہوا خائب آدم</p> <p>ماٹھ سے کر حسین چپ شمشیر</p>	<p>بیٹی تڑپ کے جسم پدر سے لپٹ گئی</p> <p>ترنیت ہو بھرے ہوئے سر سے لپٹ گئی</p>
<p>۱۵۲</p> <p>دنیا سے جب ابم زبانی نے کیا نذر</p> <p>روڑا تم سے کشمکش بیدار ہے خطر</p> <p>مارے تو تھی گئے گرنے لگا ایک ایک</p> <p>واہسرتا دھر کی صفین ہو گئیں آدم</p>	<p>آپس میں ہمکنار بد فعال ہو گئے</p> <p>آقا ہمارے پنج میں پامال ہو گئے</p>

سچے سچے سچے سچے سچے سچے
سچے سچے سچے سچے سچے سچے
سچے سچے سچے سچے سچے سچے
سچے سچے سچے سچے سچے سچے
سچے سچے سچے سچے سچے سچے
سچے سچے سچے سچے سچے سچے
سچے سچے سچے سچے سچے سچے
سچے سچے سچے سچے سچے سچے

سچے سچے سچے سچے سچے سچے
سچے سچے سچے سچے سچے سچے
سچے سچے سچے سچے سچے سچے
سچے سچے سچے سچے سچے سچے
سچے سچے سچے سچے سچے سچے
سچے سچے سچے سچے سچے سچے
سچے سچے سچے سچے سچے سچے
سچے سچے سچے سچے سچے سچے

سچے سچے سچے سچے سچے سچے
سچے سچے سچے سچے سچے سچے
سچے سچے سچے سچے سچے سچے
سچے سچے سچے سچے سچے سچے
سچے سچے سچے سچے سچے سچے
سچے سچے سچے سچے سچے سچے
سچے سچے سچے سچے سچے سچے
سچے سچے سچے سچے سچے سچے

کس چیز کو غم شہد ثابت قدم نہ تھا
نہالے سے تہہ سحر غم کا کم نہ تھا

سیدان میں بول کے پالے ہو چلے
شیر کہ دل کو سینھا سے ہو چلے

زیر پ کا چہرہ چاند سا صدف سے نچو
مرقدین کیا حبیب خدا کو قسوق ہوا

سچے سچے سچے سچے سچے سچے
سچے سچے سچے سچے سچے سچے
سچے سچے سچے سچے سچے سچے
سچے سچے سچے سچے سچے سچے
سچے سچے سچے سچے سچے سچے
سچے سچے سچے سچے سچے سچے
سچے سچے سچے سچے سچے سچے
سچے سچے سچے سچے سچے سچے

سچے سچے سچے سچے سچے سچے
سچے سچے سچے سچے سچے سچے
سچے سچے سچے سچے سچے سچے
سچے سچے سچے سچے سچے سچے
سچے سچے سچے سچے سچے سچے
سچے سچے سچے سچے سچے سچے
سچے سچے سچے سچے سچے سچے
سچے سچے سچے سچے سچے سچے

سچے سچے سچے سچے سچے سچے
سچے سچے سچے سچے سچے سچے
سچے سچے سچے سچے سچے سچے
سچے سچے سچے سچے سچے سچے
سچے سچے سچے سچے سچے سچے
سچے سچے سچے سچے سچے سچے
سچے سچے سچے سچے سچے سچے
سچے سچے سچے سچے سچے سچے

بھاگا خدیو شب رخ تیار مر گئے
لیکھو چراغ بزم سے پروانے اڑ گئے

پردہ جبین مہر سے شب الٹ گیا
غم سے کیلے فاطمہ زہرا کا پھٹ گیا

نور جبین مہر سے دن باغ بلغ تھا
دل فاطمہ کا لالہ صف ستارے نوا تھا

سچے سچے سچے سچے سچے سچے
سچے سچے سچے سچے سچے سچے
سچے سچے سچے سچے سچے سچے
سچے سچے سچے سچے سچے سچے
سچے سچے سچے سچے سچے سچے
سچے سچے سچے سچے سچے سچے
سچے سچے سچے سچے سچے سچے
سچے سچے سچے سچے سچے سچے

سچے سچے سچے سچے سچے سچے
سچے سچے سچے سچے سچے سچے
سچے سچے سچے سچے سچے سچے
سچے سچے سچے سچے سچے سچے
سچے سچے سچے سچے سچے سچے
سچے سچے سچے سچے سچے سچے
سچے سچے سچے سچے سچے سچے
سچے سچے سچے سچے سچے سچے

سچے سچے سچے سچے سچے سچے
سچے سچے سچے سچے سچے سچے
سچے سچے سچے سچے سچے سچے
سچے سچے سچے سچے سچے سچے
سچے سچے سچے سچے سچے سچے
سچے سچے سچے سچے سچے سچے
سچے سچے سچے سچے سچے سچے
سچے سچے سچے سچے سچے سچے

آغاز میں ہر تھا گلستان رسول کا
انجام میں تباہ ہوا گھر قبول کا

جب چرخ بر نظر شفق صبح آگئی
قبر محمد عربی تو تھر تھر آگئی

باقی ہو دھیان اس بحر عم کا آج تک
تن کا پنتا ہو نیز اعظم کا آج تک

<p>۱۰۱ اور شہر کے مالک نے تھوڑے دنوں کے پہلے ہی ہونے والی تھی کہ سلطان کے تختے صدارت کے لیے اسے شوق کے لیے حکم دیا کہ وہ اپنے چاہے</p>	<p>۱۰۲ تھا کہ حسین کے قتل کے بعد چاہے شوق کے لیے اسے شوق کے لیے حکم دیا کہ وہ اپنے چاہے</p>	<p>۱۰۳ اور شوق کے لیے اسے شوق کے لیے حکم دیا کہ وہ اپنے چاہے</p>
<p>سند بیان خیمہ سرور تھی اس طرح ہفت گمان میں چرخ سفر شوق</p>	<p>زہرا کے اس میں لالہ تھی شکوہ تھا وہ سبز خیمہ تھا کہ زمرہ کا کوہ تھا</p>	<p>بالک سبزہ چادر شوق تھی ہونے فردن کی آنکھ ہر فلک لگتی ہونے</p>
<p>۱۰۴ اور ان فلک خیمہ شوق کے لیے قاصر ہوئے تھے خیموں کے وصف بیان تھے شوق کے لیے اسے شوق کے لیے حکم دیا کہ وہ اپنے چاہے</p>	<p>۱۰۵ تھا کہ حسین کے قتل کے بعد چاہے شوق کے لیے اسے شوق کے لیے حکم دیا کہ وہ اپنے چاہے</p>	<p>۱۰۶ اور شوق کے لیے اسے شوق کے لیے حکم دیا کہ وہ اپنے چاہے</p>
<p>سرور یا فن وین کے سبب میں اصول تھے ایدول وہ بڑا ہے جناب قبول تھے</p>	<p>باد صبا کا بھی نہ گذر زینہار تھا چاروں طرف کو حفظ خدا کا حصار تھا</p>	<p>رولق و کھالی قہر کی جہاں بے تاب تھے شہر کے گھر کی پھر لیا آفتاب تھے</p>
<p>۱۰۷ اور شوق کے لیے اسے شوق کے لیے حکم دیا کہ وہ اپنے چاہے</p>	<p>۱۰۸ تھا کہ حسین کے قتل کے بعد چاہے شوق کے لیے اسے شوق کے لیے حکم دیا کہ وہ اپنے چاہے</p>	<p>۱۰۹ اور شوق کے لیے اسے شوق کے لیے حکم دیا کہ وہ اپنے چاہے</p>
<p>تھا جو حصار قرشہ خوشحال کا پھیلا اسکا پردہ تھا پردہ جلال کا</p>	<p>بیوہ جس سے بھڑک جاتا تھا ہر وقت کو فریاد ناریوں نے جلایا بھشت کو</p>	<p>تقسیمہ نوہ پائی طبیعت کے لئے سدرہ سے چھو اپنا کمال اور</p>

۹۱
بیکہ کا عجب گاہ ملاک تھا نشان
تخلیق اسکی در سے کر کے تھے نشان
جوان پول کہتے تھے اسے کدو دہان
میں حیاں کے خواب میں ہیں دریاں

کرتے تھے یہ کلام کدو دہان ہیں
آہستہ بولو حضرت شبیر سوتے ہیں

۹۲
کرتا تھا غمگین جیسے ہستی
تھے اس میں ایک سمت گل غمگینی
کے سین پر گل گلزار حیف ساری
کے کپڑوں پر گلستان صفائی

تین پہر ایک گل کے گل زخم کھل گئے
پانی بغیر خاک میں وہ پھول مل گئے

۹۳
چہرین کی تبادلات قرآن چاہی بجا
و انہیں طرح پر رہا تھا کوئی کوئی دیا
سویں تھی تھا کوئی سر پہ چھو چکا
لکھنے میں تھا حسین و انور خیمہ

مرے کا قصہ خوش اقبال کر چکا
قرآن تمام قاطعہ کے لال کر چکا

۹۴
کیونکہ توں یہ تھا دل پہ سب سے
گھر نار یونے کو لایا اس کا دم
جانبے لگی ہوئے سلطان کے بلا
اس کا رنج سے جلا دل ہوا

جل جلیخیرہ شہ مظلوم کرتے تھے
یہ تاب رہیں حیدر رکھار پھرتے تھے

۹۵
کشتی کی زنجیر نہ تھی یاد
پڑھتی تھیں سیدم رخ شہ پڑاں بیکار
نہیں تھی کوئی بیان کر رہے تھے یاد
نہیں تھے صفین باغی بناد

اس دم و فوروز حسین سحر میں تھا
شدت در دہشت علی کے جگر میں تھا

۹۶
بہم ہوا بدن کی عبادت کی تھی
نہیں تھیں سیدم کے لیے سیدام
بھگت نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی
اس کے لال

سامان جناب سون و محمد کی ہو
ہاتھوں میں تین قلم اکبر کی ہو

۹۷
بے تابان خیمہ شہرین اپنے مہر چول
اس میں بھرے تھے باغ بی بی و بون
بیل کی شکل محو فغان پھر تھی بون
وہ باغ تھا کہ جس کے ہونہار بون

کیون آسمان و فوارم سے نہ پھٹ گیا
گلزار باغ تیغوں سے کٹ گیا

۹۸
الکد و ج خیمہ شہرین حجاز
خیمہ شہرین کا باغ فاکت بے نیاز
تھے میں تھا عروج فاکت بے نیاز
تھے میں تھا شہرین خیمہ شہرین

کوئی اذان سے محو نظر آسمان پر
تہا است الصلوۃ کسی کی زبان پر

۹۹
عجب شوق مرگ کے کیا سکھاتے تھے
بہر و بھر تھے تین بادیہ پر تھے
عجب تھے عجب تھے عجب تھے عجب تھے
عجب تھے عجب تھے عجب تھے عجب تھے

دیکھا جو اس طرح رفقہ کے امام کو
نسیلم کی حسین علیہ السلام کو

<p>۲۱۸ کھنچ کر اپنے چہرے سے لے کر کھنچ کر اپنے چہرے سے لے کر کھنچ کر اپنے چہرے سے لے کر کھنچ کر اپنے چہرے سے لے کر</p>	<p>۲۱۹ رویت بلال بن رباح سے روایت ہے رویت بلال بن رباح سے روایت ہے رویت بلال بن رباح سے روایت ہے رویت بلال بن رباح سے روایت ہے</p>	<p>۲۲۰ کھنچ کر اپنے چہرے سے لے کر کھنچ کر اپنے چہرے سے لے کر کھنچ کر اپنے چہرے سے لے کر کھنچ کر اپنے چہرے سے لے کر</p>
<p>ہاتھ ہزاروں لشکرین و ناک ہو گیا میدان خون سے شفق رنگ ہو گیا</p>	<p>اہم جسم سے نہ تیغ و سپر کھولے گئے بہن جنت میں جا کے اب مگر کھولے گئے بہن</p>	<p>واغربتاہ لشکر اظلم نے رو دیا گردن جھکا کے اس پاسبان رو دیا</p>
<p>۲۲۱ کھنچ کر اپنے چہرے سے لے کر کھنچ کر اپنے چہرے سے لے کر کھنچ کر اپنے چہرے سے لے کر کھنچ کر اپنے چہرے سے لے کر</p>	<p>۲۲۲ رویت بلال بن رباح سے روایت ہے رویت بلال بن رباح سے روایت ہے رویت بلال بن رباح سے روایت ہے رویت بلال بن رباح سے روایت ہے</p>	<p>۲۲۳ کھنچ کر اپنے چہرے سے لے کر کھنچ کر اپنے چہرے سے لے کر کھنچ کر اپنے چہرے سے لے کر کھنچ کر اپنے چہرے سے لے کر</p>
<p>سرتاقم لم یمن نہاے ہو حسین آئے خرم میں جہان بکھا ہو حسین</p>	<p>ہوتا ہو جگمگ بج تو اس دم جو روئی ہو دربار حق میں جا گو اب دیر ہوتی ہو</p>	<p>کرتے تھے تم سوار سہ بو تراب کو اتنا نہیں ہو کوئی جو تھکے رکاب کو</p>
<p>۲۲۴ کھنچ کر اپنے چہرے سے لے کر کھنچ کر اپنے چہرے سے لے کر کھنچ کر اپنے چہرے سے لے کر کھنچ کر اپنے چہرے سے لے کر</p>	<p>۲۲۵ رویت بلال بن رباح سے روایت ہے رویت بلال بن رباح سے روایت ہے رویت بلال بن رباح سے روایت ہے رویت بلال بن رباح سے روایت ہے</p>	<p>۲۲۶ کھنچ کر اپنے چہرے سے لے کر کھنچ کر اپنے چہرے سے لے کر کھنچ کر اپنے چہرے سے لے کر کھنچ کر اپنے چہرے سے لے کر</p>
<p>یہ شکر تہم کی چڑھائی کا وقت ہو بیٹا اٹھو اٹھو کہ جدائی کا وقت ہو</p>	<p>میدان میں جا کے نیزہ شمشیر کھاتے ہیں تم ٹھہرے ہو شیار بہن ہتھو جاتے ہیں</p>	<p>آواز دی تبول نے ماورنثار ہو تھکے ہو نہیں رکاب واری ہمار ہو</p>

<p>۱۰۴ مردان غلام ہو گئے نور اکبر مردان غلام ہو گئے نور اکبر مردان غلام ہو گئے نور اکبر</p>	<p>۱۰۵ چالاک تھا یہ دنیا دار چالاک تھا یہ دنیا دار چالاک تھا یہ دنیا دار</p>	<p>۱۰۶ پاک کے تھیں گئے گم نامی پاک کے تھیں گئے گم نامی پاک کے تھیں گئے گم نامی</p>
<p>۱۰۷ کے اجل سے بوسے یے ذوالفقار کے اجل سے بوسے یے ذوالفقار کے اجل سے بوسے یے ذوالفقار</p>	<p>۱۰۸ سوسہ فلک میں سے ہو کیا راہ گیا سوسہ فلک میں سے ہو کیا راہ گیا سوسہ فلک میں سے ہو کیا راہ گیا</p>	<p>۱۰۹ جو آپ کیسے گا وہ نہ ہرگز کر نیگے ہم جو آپ کیسے گا وہ نہ ہرگز کر نیگے ہم جو آپ کیسے گا وہ نہ ہرگز کر نیگے ہم</p>
<p>۱۱۰ تھی مال سے یہ صورت اس کی تھی مال سے یہ صورت اس کی تھی مال سے یہ صورت اس کی</p>	<p>۱۱۱ پوچھے تھے قریب شکر اعدا شہر پوچھے تھے قریب شکر اعدا شہر پوچھے تھے قریب شکر اعدا شہر</p>	<p>۱۱۲ بہت ہی بڑے تھے یہ کھانے بہت ہی بڑے تھے یہ کھانے بہت ہی بڑے تھے یہ کھانے</p>
<p>۱۱۳ زہرا تو پستی تھیں قدم راہوار سے زہرا تو پستی تھیں قدم راہوار سے زہرا تو پستی تھیں قدم راہوار سے</p>	<p>۱۱۴ وحشت جو ہوئی قبر میں تو کام آؤنگا وحشت جو ہوئی قبر میں تو کام آؤنگا وحشت جو ہوئی قبر میں تو کام آؤنگا</p>	<p>۱۱۵ جاتا رہا ہی میاں سے کیا آج تن کا زور جاتا رہا ہی میاں سے کیا آج تن کا زور جاتا رہا ہی میاں سے کیا آج تن کا زور</p>
<p>۱۱۶ دندان راہوار میں فوجی دندان راہوار میں فوجی دندان راہوار میں فوجی</p>	<p>۱۱۷ وہ ہوں میں غلام دنیا کا وہ ہوں میں غلام دنیا کا وہ ہوں میں غلام دنیا کا</p>	<p>۱۱۸ پاک کے تھیں گئے گم نامی پاک کے تھیں گئے گم نامی پاک کے تھیں گئے گم نامی</p>
<p>۱۱۹ جب خوبصورتی سے وہ گھوڑا رولن جب خوبصورتی سے وہ گھوڑا رولن جب خوبصورتی سے وہ گھوڑا رولن</p>	<p>۱۲۰ خاصان ذوالجلال کلہاڑا میں ہی خاصان ذوالجلال کلہاڑا میں ہی خاصان ذوالجلال کلہاڑا میں ہی</p>	<p>۱۲۱ سبیل بنی پر دعائے لگے آستین کو سبیل بنی پر دعائے لگے آستین کو سبیل بنی پر دعائے لگے آستین کو</p>

<p>۵۴۵ کے ہر پہلو سے جو کچھ نکلتا ہے جس سے ہر طرف سے خوشبو نکلتی ہے میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ</p>	<p>۵۴۶ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ</p>	<p>۵۴۷ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ</p>
<p>طاہر ترب کے کوہ سے باہر نکل پڑے بطن صدف کو چیر کے گوہر نکل پڑے</p>	<p>خوش آفتون میں قاطر کے لال پتے ہیں جو لعل بے ہما ہیں ہی لال پتے ہیں</p>	<p>جب تیغ زن ریاض محمد کا گل ہوا رن میں چرخ زلیست ہزاروں گل ہوا</p>
<p>۵۴۸ نشان نفع فی الارض سے جہان تھا بغیر از زلیست لال سے جہان کفار کو قیامت صفا کا تھا گمان کفار کو قیامت صفا کا تھا گمان</p>	<p>۵۴۹ چاہے فنا میں گم ہو تو اچھی نکال دین رستم جو آئے تھے سبیل میں نکال دین چاہے فنا میں گم ہو تو اچھی نکال دین رستم جو آئے تھے سبیل میں نکال دین</p>	<p>۵۵۰ عبدالملک صید گن تھا در ادھر شامین فتح تارک شہر پر کشادہ پر تھے طائران روح پریشان و گھم تھے طائران روح پریشان و گھم</p>
<p>ہمیت قر کی شامیو پیر لکھن جیا گئی کتے تھے کیا لکھن کہ قیامت ہی آئی</p>	<p>کر ڈالین ایک ہاتھ سے ٹکڑے ہما ٹکڑے خیبر سادر جو ہو تو دکھا دیں اکھا ٹکڑے</p>	<p>شہباز ذوالفقار جو سس نکل گیا ہر مرغ جان ترپ کے بدن سے نکل گیا</p>
<p>۵۵۱ نہیں ہونے سے سلطان کیلے بمردہ بن چکی کا شہر ہو جا جا یہاں علمین شکستہ کو جلا دیا یہاں علمین شکستہ کو جلا دیا</p>	<p>۵۵۲ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ</p>	<p>۵۵۳ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ وہ</p>
<p>عادت ہر یک بند میں مشک کی ہوا طاقت ہمارے ہاتھ میں دست خدا کی ہوا</p>	<p>اعداد پر اس طرح سے وہ مظلوم جا پڑا غل تھا کہ شیر آہود کی صف پر آ پڑا</p>	<p>صدقے اے رسول کہ خود مختصاں کے زہرا نے ہاتھ جو م پیچھے لال سکے</p>

<p>۵۵۵</p> <p>پونہی مثال برق فلک و مثال دشت سے اسکی چاند کو ہوا کمال سر کی دیکھو دیکھو کے چلا بخت سورین کو وقت غفر نمایان ہوا لعل</p>	<p>۵۵۶</p> <p>پونہی مثال برق فلک و مثال دشت سے اسکی چاند کو ہوا کمال سر کی دیکھو دیکھو کے چلا بخت سورین کو وقت غفر نمایان ہوا لعل</p>	<p>۵۵۷</p> <p>پونہی مثال برق فلک و مثال دشت سے اسکی چاند کو ہوا کمال سر کی دیکھو دیکھو کے چلا بخت سورین کو وقت غفر نمایان ہوا لعل</p>
<p>دیکھو چار آئینہ والوان کو پھر پڑی تیغ ہلال تیغ سے پانی میں گر پڑی</p>	<p>راز خفی ہر ایک پر اسدم صلی ہوے سر زیر مشق خامہ تیغ علی ہوے</p>	<p>سیاہ اس کے گردن تکفیر کر گئی آگے بڑھی جوتیغ اجل بھیہٹ گئی</p>
<p>۵۵۸</p> <p>پونہی مثال برق فلک و مثال دشت سے اسکی چاند کو ہوا کمال سر کی دیکھو دیکھو کے چلا بخت سورین کو وقت غفر نمایان ہوا لعل</p>	<p>۵۵۹</p> <p>پونہی مثال برق فلک و مثال دشت سے اسکی چاند کو ہوا کمال سر کی دیکھو دیکھو کے چلا بخت سورین کو وقت غفر نمایان ہوا لعل</p>	<p>۵۶۰</p> <p>پونہی مثال برق فلک و مثال دشت سے اسکی چاند کو ہوا کمال سر کی دیکھو دیکھو کے چلا بخت سورین کو وقت غفر نمایان ہوا لعل</p>
<p>جنت میں یہ زبان پر آدم کی آگیا طاؤس ذوالفقار سر مار کھا گیا</p>	<p>سرور کالے تیغ سے جب تیر چلے ہوش اڑ گئے کہ شمع سے پروا چلے</p>	<p>فرق عدو موت کا لٹنا محال تھا جسپر گری وہ تیغ سنبھالنا محال تھا</p>
<p>۵۶۱</p> <p>پونہی مثال برق فلک و مثال دشت سے اسکی چاند کو ہوا کمال سر کی دیکھو دیکھو کے چلا بخت سورین کو وقت غفر نمایان ہوا لعل</p>	<p>۵۶۲</p> <p>پونہی مثال برق فلک و مثال دشت سے اسکی چاند کو ہوا کمال سر کی دیکھو دیکھو کے چلا بخت سورین کو وقت غفر نمایان ہوا لعل</p>	<p>۵۶۳</p> <p>پونہی مثال برق فلک و مثال دشت سے اسکی چاند کو ہوا کمال سر کی دیکھو دیکھو کے چلا بخت سورین کو وقت غفر نمایان ہوا لعل</p>
<p>ہر ایک ہر ایک ہانی ظلم دستم ہوا سے سے ایک طرف سر قلم ہوا</p>	<p>ہر ایک ہر ایک ہانی ظلم دستم ہوا سے سے ایک طرف سر قلم ہوا</p>	<p>مانند برق صاعقہ پیکر چلی گئی اتری تھی وہ فلک سے فلک پر چلی گئی</p>

<p>۷۷ بہترین سے چنے چرخ نظر کی چٹان رو کی سادہ شہرہ صفد کے پانے حق سے شہادت اپنی کشتہ چاہنے فرمایا ظالموں سے شہر دین بنانے</p>	<p>۷۸ وہ بکلی گری ہو وہ دم زوال مولائی پیا کی ہو بیان کی بکری دوبلے ہوئے خون میں دل تھا بست تھا صفت بدر احمد مختار کو کمال</p>	<p>۷۹ متر تا قدم نہ جانت و جوت تار سی معم ہوں دیکھ لے کر کت تار سی ننگہ چوہن تنہا شافت تار سی ننگہ چوہن تنہا شافت تار سی</p>
<p>دو باہما ز آل رسالت پناہ کا اب کیا لڑیں کہ وقت ہر یا دا کہ کا</p>	<p>تر تھا ہو سے جسم شہر دل لہول کا وردا شفق میں چاند پر تھا قبول کا</p>	<p>تھے حفظ ابن حمید کہ ار کے لیے پیدا ہوئے تھے ہاتھ وہ تلوار کے لیے</p>
<p>۸۰ علی کی دست چکی بشار مولا پر اہل سین سے چلتی دس ہزار چپکا کے رہو انہوں سے جمع بیہ دار تلمواریں پہلوں کی جلیں دل ہوا فگار</p>	<p>۸۱ نفس جو زبہ الجبال اندھیر جو کہ ہے حلقہ اعدا کی فصل نفس تھا میان حلقہ کی کلال اتنی اتنی جا کہ پر تھا کھل کلال نظار تھا بلبل باہی دریا کا صا حال</p>	<p>۸۲ فانے وہ چوہ چوہ کیوں گلستان وہ پیا کی ہی سیریں خیلان سیریں سیریں سیریں گلستان شکستہ تھا صفت بیکر زبان</p>
<p>آکھوں میں تورا کے طاقت جو گھر روح جناب قاطرہ کے پٹ گئی</p>	<p>کفار سے بلند تھی آواز شاہ کی ظلمت سے آ رہی تھی صدایا آلہ کی</p>	<p>دو راجہ جیست جلدین نکل گئیں ابو ذرا جو کھنچ گئے تلواریں جل گئیں</p>
<p>۸۳ کھنچے کھنچے کل چوہین کھنچے کھنچے کل چوہین کھنچے کھنچے کل چوہین کھنچے کھنچے کل چوہین</p>	<p>۸۴ نفس خفا کہ پر جیست ظلمت سے آ رہی تھی صدایا آلہ کی ظلمت سے آ رہی تھی صدایا آلہ کی ظلمت سے آ رہی تھی صدایا آلہ کی</p>	<p>۸۵ کھنچے کھنچے کل چوہین کھنچے کھنچے کل چوہین کھنچے کھنچے کل چوہین کھنچے کھنچے کل چوہین</p>
<p>شکر کی تھی گھٹا شہ گردون جہاں ہر یہ فون کا سایہ دھوپ میں تھا آفتاب ہر</p>	<p>خیمہ سے آیا رہیں جب اضطراب سے کھلا علی کے چاند کا لکڑا اسباب سے</p>	<p>آکھوں سے دھنچہ خزان کے لکڑے مردم ہاتھ شہن کی دعا کو کھنچے</p>

<p>۴۴۹</p> <p>خلفے میں کین چا کوئی ہو مودت کھینچے ہو نہیں تنگ کا قتل و سرکوب گر ہی خیال حفظ و ثبات اس وجہ سامان وہ سانسے سوخت ہو گیا</p>	<p>۴۵۰</p> <p>کیر کر دین جاتا میں کیر کر دین کیر کر دین جاتا میں کیر کر دین کیر کر دین جاتا میں کیر کر دین کیر کر دین جاتا میں کیر کر دین</p>	<p>۴۵۱</p> <p>کیر کر دین جاتا میں کیر کر دین کیر کر دین جاتا میں کیر کر دین کیر کر دین جاتا میں کیر کر دین کیر کر دین جاتا میں کیر کر دین</p>
<p>باہر محل سے جب تہہ لائے تھے انصار یمنین خنجر ہو ساتھ چلتے تھے</p>	<p>سب سمت جاؤں راہ کو میں جانتا نہیں بھلو کوئی کسی کو میں پہچانتا نہیں</p>	<p>اندوہ کے سوانہ کوئی اسکے ساتھ تھا قوت یہ تھی کہ موت باقہوں میں باقہ تھا</p>
<p>۴۵۲</p> <p>کیر کر دین جاتا میں کیر کر دین کیر کر دین جاتا میں کیر کر دین کیر کر دین جاتا میں کیر کر دین کیر کر دین جاتا میں کیر کر دین</p>	<p>۴۵۳</p> <p>کیر کر دین جاتا میں کیر کر دین کیر کر دین جاتا میں کیر کر دین کیر کر دین جاتا میں کیر کر دین کیر کر دین جاتا میں کیر کر دین</p>	<p>۴۵۴</p> <p>کیر کر دین جاتا میں کیر کر دین کیر کر دین جاتا میں کیر کر دین کیر کر دین جاتا میں کیر کر دین کیر کر دین جاتا میں کیر کر دین</p>
<p>آقا ہیں چھاؤں تیغوں کی دل چاہیے ہر جان نثار و واہ یہی بات چاہیے</p>	<p>کیر کر دین جاتا میں کیر کر دین کیر کر دین جاتا میں کیر کر دین کیر کر دین جاتا میں کیر کر دین کیر کر دین جاتا میں کیر کر دین</p>	<p>کیر کر دین جاتا میں کیر کر دین کیر کر دین جاتا میں کیر کر دین کیر کر دین جاتا میں کیر کر دین کیر کر دین جاتا میں کیر کر دین</p>
<p>۴۵۵</p> <p>کیر کر دین جاتا میں کیر کر دین کیر کر دین جاتا میں کیر کر دین کیر کر دین جاتا میں کیر کر دین کیر کر دین جاتا میں کیر کر دین</p>	<p>۴۵۶</p> <p>کیر کر دین جاتا میں کیر کر دین کیر کر دین جاتا میں کیر کر دین کیر کر دین جاتا میں کیر کر دین کیر کر دین جاتا میں کیر کر دین</p>	<p>۴۵۷</p> <p>کیر کر دین جاتا میں کیر کر دین کیر کر دین جاتا میں کیر کر دین کیر کر دین جاتا میں کیر کر دین کیر کر دین جاتا میں کیر کر دین</p>
<p>میں نہ اس طرح کہیں دولت اس محل کی ہوئی نہ یہاں یہ بیتی بتول کی</p>	<p>غزندہ تر قصبہ کو گلے سے لگاؤنگا سر کو میں ابن قاسم کے پاس جاؤنگا</p>	<p>میں دعوہ نہ تھا ہوں نہ لکھ لکھوں خدا میں کیا کروں نظر آتے نہیں جی</p>

۴۲
 بے بس و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ

۴۳
 بے بس و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ

۴۴
 بے بس و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ

حضرت کو ردین و شہر لپٹ گیا
 ایک آفتاب سے منہ انور لپٹ گیا

اشکوں سے دھوئے زخم شہدار کے
 سر پر دھرا عمامہ مولا سنوار کے

امید زیست کیا اجل کی حسین کی
 دشمن ہر آج ساری خدا کی حسین کی

۴۵
 بے بس و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ

۴۶
 بے بس و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ

۴۷
 بے بس و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ

خوش کرد آئین کھول کے بخت کا
 جلدی چھا گئے سے لگا لو غلام کو

چلائے بیلے گو دین شہ آہ تم کہان
 اس شہ ہوا ناک میں ادا تم کہان

مادر نے بھی تھیں سنبھالا غضب کیا
 اس لعل نین دوپہر کو نکالا غضب کیا

۴۸
 بے بس و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ

۴۹
 بے بس و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ

۵۰
 بے بس و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ
 بے گناہ و بے گناہ

بڑے سے لپٹی ہاتھ چھی جان ملتی من
 گھر کے دم میں حضرت زینب کحلنی

افسوس سے قتل کی ادا میں دھوم ہو
 افکار کا تمہارے چچا پر جو م ہو

میں نے دیکھ کے تجھے طہر کے میر جان
 کیا نا بکھڑا دھرتے نکل سے میر جان

۹۹
بولادہ کو کھل ہون اور تشریف
بہر ہون غزال ضعیف شائستہ
مجاہدان تھار نقابین کیے سب
دین بن خیرین کی چون کو در کس

۹۹
چلائی مان کلال بہت کاتوت ہو
افت کا ہو مقام بجائے کاتوت ہو
تایید ابن شاہ ولایت کاتوت ہو
واری ہی بجلی رفاقت کاتوت ہو

۹۹
کھوارین تمام کاتوت ہو
کٹھا کے ساتھ اس کی کاتوت ہو
کتنا تھا میں تب کاتوت ہو
میں ہی جو بارہا کاتوت ہو

۱۰۰
اٹھے لڑوین آپ دعا کیجیے چپا
دادا کی تیغ مجھ کو ذرا کیجیے چپا

۱۰۰
کٹوا کے ہاتھوں سے کہیں پھر نہ آتو
شیر خدا کے شیر ہو پھر نہ جا یو

۱۰۰
افسوس لہو ن عین دہن آج مر گئے
میں جانتا ہوں بھائی حسن آج مر گئے

۱۰۱
پہلے کر لے گا شاہ و بھگت
مجاہد کے تیغیں آبی سے سائے بگت
بہتے حسین گو دین آجاؤ اٹھو
آئی جو تیغ ہا کی شاہ کی پیر

۱۰۱
کر لے تھے دار چھائے شاہ و بھگت
مظلوم کی بل کی پیر تھادہ مابو
ناگاہ تیر ظلم سے زخمی ہو اٹھو
کیونکہ سے ہٹ کے گلا دلائے ہو

۱۰۱
پہلے ہی روئے تھے سلطان بھگت
مجاہد کے تیغیں آبی سے سائے بگت
بہتے حسین گو دین آجاؤ اٹھو
آئی جو تیغ ہا کی شاہ کی پیر

۱۰۲
کٹ کٹ دو لون ہاتھ کرے تیرے کھانے
ایک آہی حسین علیہ السلام نے

۱۰۲
شہ سے لپٹ کے بکس و ناچار مر گیا
بوسے حسین بھائی کا دلدار گیا

۱۰۲
صدی سے تعلق کل روئے حسین پر
چلتی تھی تیغ ظلم گلو سے حسین پر

۱۰۳
پہلے ہی تھے تیرے ہاتھ بھگت
مجاہد کے تیغیں آبی سے سائے بگت
بہتے حسین گو دین آجاؤ اٹھو
آئی جو تیغ ہا کی شاہ کی پیر

۱۰۳
پہلے ہی تھے تیرے ہاتھ بھگت
مجاہد کے تیغیں آبی سے سائے بگت
بہتے حسین گو دین آجاؤ اٹھو
آئی جو تیغ ہا کی شاہ کی پیر

۱۰۳
پہلے ہی تھے تیرے ہاتھ بھگت
مجاہد کے تیغیں آبی سے سائے بگت
بہتے حسین گو دین آجاؤ اٹھو
آئی جو تیغ ہا کی شاہ کی پیر

۱۰۴
غرض تھی فدا صفت سچے کے یونہی
پھر تھا لڑ شاہ کے تیغوں کی بھانوں میں

۱۰۴
عابد کے ساتھ ساتھ یہ گل پھر میں ہے
روشن جہان میں امام حسین و سن ہے

۱۰۴
شہ کے سر سے اٹھ کر لڑا روئے میں
بھائی اٹھو اٹھو کہ پھر نہ جوتے ہیں

سر کا تما تھا آہ غیبِ غلم	بچے ہوئے	تھے ایک طوت شاہِ عجبی	تھا ایک سمت سے نر زارِ عجبی	سر بد کا شے بی اعدا میں دھوم
اے دل نہ کیوں جہان کا مرقع اٹٹ گیا		زہرا کی گود میں سر شپیر کٹ گیا		
جب ہو چو غیبِ غلم	میں پایا زمین پر تین سلطان	سے شہم کی پیر کے لعین	مر آئی فلک سے رونے کی آواز بیل	
روتی رہی زمین پسرا پوتا بٹ کو		تھا چرخ پر گن میں قلق آفتاب کو		
جسے ارب بڑا روکے نہ شمع	دل میں طوافِ مرقبہ مولا کی ہو	ایک آچند وجہ سے تھا دل میں شیں و پیں	حکمتِ بین کہ بلکے ملے کو اس میں	
دم میں بہشت لینے شہرِ مشرقین سے		رو لینے جب لپٹ کے ضریحِ حسین سے		

<p>۴۱ عشق بے غش و غباری حسین بیتیک بر دیر و غازی حسین منا خدا کی بندہ داری حسین کچھ بیت مرگ و نازی حسین</p>	<p>۴۲ عشق بے غش و غباری حسین بیتیک بر دیر و غازی حسین منا خدا کی بندہ داری حسین کچھ بیت مرگ و نازی حسین</p>	<p>۴۳ عشق بے غش و غباری حسین بیتیک بر دیر و غازی حسین منا خدا کی بندہ داری حسین کچھ بیت مرگ و نازی حسین</p>
<p>پیل و نند زہد عبادت سے کام ہی تسبیح سب شہید یہ خوشنوا امام ہی</p>	<p>ملتا ہی وصفت شاہ ام کا مزا ہمیں جبریل سے رہے ہیں پر دگی ہوا تہیں</p>	<p>دل ابن پو ترا کے ماتم میں چاک ہی صد کہ ہر شہر ہر تن مشت خاک ہی</p>
<p>۴۴ عشق بے غش و غباری حسین بیتیک بر دیر و غازی حسین منا خدا کی بندہ داری حسین کچھ بیت مرگ و نازی حسین</p>	<p>۴۵ عشق بے غش و غباری حسین بیتیک بر دیر و غازی حسین منا خدا کی بندہ داری حسین کچھ بیت مرگ و نازی حسین</p>	<p>۴۶ عشق بے غش و غباری حسین بیتیک بر دیر و غازی حسین منا خدا کی بندہ داری حسین کچھ بیت مرگ و نازی حسین</p>
<p>ہر صبح جیوٹیل دگانے کو آ گئے آئینہ آفتاب کا عیسی دکھا گئے</p>	<p>پیر سحر قلق سے کفن پوش ہو گیا طوطی بہار غم میں چین پوش ہو گیا</p>	<p>جب صفت رسو و لبر زہر ارقم کردن بالائے خامہ نذر کے سورہ کو دم کردن</p>
<p>۴۷ عشق بے غش و غباری حسین بیتیک بر دیر و غازی حسین منا خدا کی بندہ داری حسین کچھ بیت مرگ و نازی حسین</p>	<p>۴۸ عشق بے غش و غباری حسین بیتیک بر دیر و غازی حسین منا خدا کی بندہ داری حسین کچھ بیت مرگ و نازی حسین</p>	<p>۴۹ عشق بے غش و غباری حسین بیتیک بر دیر و غازی حسین منا خدا کی بندہ داری حسین کچھ بیت مرگ و نازی حسین</p>
<p>مر کے زیادہ قدر نہ ہو تو ہوئی پہلے سے تو چین خدا آبرو ہوئی</p>	<p>لیکا رتھر و غنوی انکے جو فضل ہو باد و خزان کا باد بہاری سے وصل ہو</p>	<p>مہتاب سجدہ گاہ شہ لاجو اپ ہی ایک لکھ مارے قبلہ نما آفتاب ہی</p>

<p>۱۴۰ عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین</p>	<p>۱۴۱ عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین</p>	<p>۱۴۲ عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین</p>
<p>تأبوت ہوئی جو شاہ سے الفسکی کی خاتم خدا نے دی اسے یا قوت مہر کی</p>	<p>کی غنی نظر جو ہر شہ لا جو اب پر مہتاب چھوٹا ہی رخ آفتاب پر</p>	<p>کیا صبر نے حسین کے دل کو مزا دیا صفر سا پاند خاک کے نیچے چھپا دیا</p>
<p>۱۴۳ عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین</p>	<p>۱۴۴ عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین</p>	<p>۱۴۵ عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین</p>
<p>آتش بلبندی پائی حسین آب خانہ بول کی بی حسین</p>	<p>دوبیلا غنیمت ہو حسین آگے لگا لگا رہی حسین</p>	<p>تیرا لہ سے ہزل پر جم چھین گیا تاروں کے چرخ سیکھتے شہباز بن گیا</p>
<p>۱۴۶ عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین</p>	<p>۱۴۷ عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین</p>	<p>۱۴۸ عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین</p>
<p>حکام ناخدا آجہان مین جو فرق ہو کشتی چرخ مہر کے چشمہ مین غرق ہو</p>	<p>نیکے جو تیغ شاہ ہمدرد مہمان مین سینم رخ آسمان کا چھپے غم کے قاتل مین</p>	<p>تیرا لہ سے ہزل پر جم چھین گیا تاروں کے چرخ سیکھتے شہباز بن گیا</p>
<p>۱۴۹ عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین</p>	<p>۱۵۰ عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین</p>	<p>۱۵۱ عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین عظمیٰ شہید حسین</p>
<p>خود مین سعید نرین بھی شکی سعید ہی قربان ہونے کی راہ حاشیہ مین غیب ہی</p>	<p>مشکل کشا جہان مین آقا کا نام ہی آداب دار سے ہی ہوا ان کا غلام ہی</p>	<p>تیرا لہ سے ہزل پر جم چھین گیا تاروں کے چرخ سیکھتے شہباز بن گیا</p>

<p>۱۹ تو خدا کے عرش کا پایہ جنت بغیر اپنے خلق کو آیت حسین بان غنم سے بول کی ماہ حسین جسکو ملاند وہو پیکر حسین</p>	<p>۲۰ مفتون جو کمازادہ حسین نخشش کا ماکین حسین جو مہر کی زلف کا نشانہ حسین ہرینہ دریاں ارشادہ حسین</p>	<p>۲۱ سال کاروان ہدایت حسین نشانہ بوستان امامت حسین تا آزار ہوان سیادت حسین مغفورا زبان محبت حسین</p>
<p>گلچین ہوشب کو بخشش ہوا لاسنا ہر صبح باغ سے گل انجم چنا کر</p>	<p>موجز اہل شب علم ماہ گار کے روقی ہی صبح روز گریبان بھاڑ کے</p>	<p>ماہ سعید حیدر صفدر کالال ہی شاہ شہید حیدر صفدر کالال ہی</p>
<p>۲۲ سندھ شہین گروہ حسین ایکسٹنشن وادی حسین منعم ہر ملک حسین تار تہذیب و تمدن حسین</p>	<p>۲۳ سنگین قلم حسین عبدستغفر بادام حسین تو پانہ زینت حسین گلاب گلاب حسین</p>	<p>۲۴ تقویت باغ حسین آبادہ فرخ حسین رونی کچھو کچھ حسین بار نہال باغ حسین</p>
<p>یہ شاہ کو بلندی ادبستی کا ڈر ہوا سکتا زمین کو چسٹ کو دوران ہوا</p>	<p>روئے نہ شاہ غم سے دل سدم نکلیا اکبر سے گلزار کا جب ہم کھل گیا</p>	<p>ایوٹ بھی یہ صبر میں کب نام کر گئے سب ہیں مقرر حسین عجب کام کر گئے</p>
<p>۲۵ جس کو اپنے ہاتھ سے کھینچ کر اپنے گھر میں جس کی سوا اور کوئی نہیں ہے</p>	<p>۲۶ جس کو اپنے ہاتھ سے کھینچ کر اپنے گھر میں جس کی سوا اور کوئی نہیں ہے</p>	<p>۲۷ جس کو اپنے ہاتھ سے کھینچ کر اپنے گھر میں جس کی سوا اور کوئی نہیں ہے</p>
<p>کیا فر ہو جو ہر کی صفیر دیار میں میں چاند کی تو ہوگی بجلی مزار میں</p>	<p>قلمی آرزو نگارہ رخسار شاہ کی کھینک لگائی میں نے خوشیہ ماہ کی</p>	<p>اسنے تمام خلق میں بہترین کوئی بہتر کا ذکر کیا ہی بر ایرین کوئی</p>

۲۱
سلطان بارگاہ شفاست حسین
شمع و چراغ خانہ قدست حسین
منزل باب گلشن نبوت حسین
صحف گنجائت کی ہو حسین

جو ذکر شاہ مین مین آرام میں نہیں
ناکام ہر زبان اگر کام میں نہیں

۲۲
جو بد فلک بن دور حسین
شکل لالہ سے نہیں حسین
نیکیوں سے خوش ہو حسین
عشق بے نیاز بن حسین

گو بلخ عشق میں بند عابدیا کا رنگ
کھلتا دھبہ کتنا سول عبا کا رنگ

۲۳
جو کج خلق سے سزا بخور حسین
شہر سے آتش و زنجار کوئی حسین
مالی ہو کسکان کج نیت سے حسین
باز نہائے گل ہو حسین

میدان میں خون ماہ چو نیکا ہو گیا
تارے شفق میں دُوب گئے چاند لکھا

۲۴
جو دین و دنیا سے خوش حسین
جو ترخانہ خفت خیر کا قابو حسین
جو تعلق عدل تر از حسد حسین
جو بین حق کا نذرہ باو حسین

مدفن کو انکے فوق و سار جہاں پر
ماناں ہر کرہ لہاکی زمین آسمان پر

۲۵
جو بیک نور حسین
جو تکیہ سبب بن زمر اودود نقار
جو زکات و صفت کبھی دریا بے کنار
جو افسانہ کائنات حسین کچھ اختیار

ہو بچانہ کوئی پار اسی قاسم خوشی کے
کھلے اسی کنارے سے پیر اکٹھے رہے

۲۶
جو آتش حیدر کرار حسین
جو فاطمہ کے مال کی کجی حسین
جو بنی خلد کے دوست کی کیا کجی حسین
جو دست بلی کی موعود کھنڈار حسین

سنان شہ کے پھولوں کا کاشانہ ہو گیا
محبوب حق کے بلخ میں پرانہ ہو گیا

۲۷
جو حسین شہر حسین حسین
جو حسین شہر حسین حسین
جو حسین شہر حسین حسین
جو حسین شہر حسین حسین

فکر تہ تیغی خاک شہینوں کے بابت
یہ ذرہ چوری کی کہاں آفتاب میں

۲۸
جو حسین شہر حسین حسین
جو حسین شہر حسین حسین
جو حسین شہر حسین حسین
جو حسین شہر حسین حسین

سنان کے تہل پہن پر بجا دہل گئے
شکشا کی بیٹیوں کے بال کھل گئے

۲۹
جو حسین شہر حسین حسین
جو حسین شہر حسین حسین
جو حسین شہر حسین حسین
جو حسین شہر حسین حسین

جائے میں مگر گریہ طہرے کی جہاں
جلدی ملو کہ موت میں نفع نہ رہا

<p>۴۱۳ نویسند کو یک شمشیر لایند آرد زین باق دال کے بوسے ستون</p>	<p>۴۱۴ غل تھا امام عمر علی علیہ السلام کے کشتوم سے کمانہ تنہا سدھا کے</p>	<p>۴۱۵ شاہد ممد الدلت الصلت آریا شمالان اعلیٰ رب سے دور کرا</p>
<p>۴۱۶ فرط الم سے مل پریشان نہ کیجیو لادم ہر گلو بال پریشان نہ کیجیو</p>	<p>۴۱۷ ڈیوڑھی میں آبدیدہ جو سر پہ چلیکے چلا میں میاں شہہ مقدر چلیکے</p>	<p>۴۱۸ بوسے بہم کہ ساعت مسود ملن جا جلدی چلو گئی کی سواری نکلن جا</p>
<p>۴۱۹ ن کا تپا زریں سے بڑھ کر جلتے ہیں مہر کی منتا زریں</p>	<p>۴۲۰ لو اب حسین خیمہ سے باہر غل کو مرم سے تکیہ زعفران میں</p>	<p>۴۲۱ مولا یوسف بنیاد آریا خدا مہر سے تکیہ زعفران میں</p>
<p>۴۲۲ سرنگے آج شاہ نجف کو نہ دیکھنا تم وقت زنج میری طرت کو نہ دیکھنا</p>	<p>۴۲۳ جینے سے پاند سیر نکلتا ہی دیکھنا بہن اسد سے شیر نکلتا ہی دیکھنا</p>	<p>۴۲۴ اجلال گرد سید والا کے پھر گیا سر پہ لطف خدا آگے پھر گیا</p>
<p>۴۲۵ گیا چلے بن کے چلے شاہ علیہ السلام کے زینت چار بن ساخنے پورت لکھی کے</p>	<p>۴۲۶ خیمہ سے باہر آئے شمشاد شہور بالائے ذوالجہاں ہو جلوہ گر حضور</p>	<p>۴۲۷ خود بن شمشاد شہور خون رخ نام زینت شہور</p>
<p>۴۲۸ زخم و تیاب شہور شہور لوگوں کو دغا میں تم نسبو یا دھون</p>	<p>۴۲۹ دہشت سے شکل مہر فلک نہ دھوئی عقرا کے ڈر سے گاد زمین مہر مہوئی</p>	<p>۴۳۰ اجلال نے جواہر شوکت کے ستار منو آج سامنے گل جنت کے ستار</p>

<p>۵۳ سرور میں مجاہدان کے شاہ سوار سر پر خود نہ خانہ کار ساز اڑتے ہیں ان دونوں طرف کیوں اور شاہ مبارک خط کیے باز دونوں کو لانا</p>	<p>۵۴ سرور میں مجاہدان کے شاہ سوار سر پر خود نہ خانہ کار ساز اڑتے ہیں ان دونوں طرف کیوں اور شاہ مبارک خط کیے باز دونوں کو لانا</p>	<p>۵۵ سرور میں مجاہدان کے شاہ سوار سر پر خود نہ خانہ کار ساز اڑتے ہیں ان دونوں طرف کیوں اور شاہ مبارک خط کیے باز دونوں کو لانا</p>
<p>عقارب نور شہ کی جبین آستانہ ہی بد حریف بہر تر سر پہلو نشانہ ہی</p>	<p>ہر ذوق پاک سید فوجاہ خود میں مصحف ہی آفتاب درخشان کی گویں</p>	<p>سبط نبی کو تیر لگانا چاہیے سید کو بی وطن کو ستانا چاہیے</p>
<p>۵۶ یمن ایکٹ نوٹش شہنشاہ جہا دھوکہ دہی صحت نور اور اور کھینچ کر دین ہو خیر شاہ بہ وریلوہ لہو سے بہر نشان گل</p>	<p>۵۷ فتح علی آئینہ بن لکے ماہ واد پہلے تو کیسی غریب دور واد شمشیت اعانت داد و علان جاہ ان کے بعد نور کو اقامت ماہ</p>	<p>۵۸ آپ جبین کو کھینچ کر تیر لگانا چاہیے ناگاہ بن جوا کہ وہ آئے تیر لگانا چاہیے عوام نام نہاد کا آئینہ بن لکے ماہ واد پہلے تو کیسی غریب دور واد</p>
<p>بہی کیا کج سے کسی بے تاب پر انگشت مصطفیٰ ہی گل آفتاب پر</p>	<p>چار آئینہ سے لطف زہر شکار میں آب بقاء میں سونے کے نقش نگار میں</p>	<p>مہر رسول فاطمہ کے ماہ آگے تسلیم کو جھکو شہ فوجاہ آگے</p>
<p>۵۹ وقت دہان میں تاثیر ہوئی کج عطا صفت ملنے کے مضامین کج زانوں کا کس کو در نہو ایک لڑی سب پرین واصل اپنے علی علی علی</p>	<p>۶۰ کتنے ہیں سب نہیں کو نہ جلاوہ کج اسے سے سب سے بدی ہی کج کتنے ہیں سب نہیں کو نہ جلاوہ کج اسے سے سب سے بدی ہی کج</p>	<p>۶۱ کتنے ہیں سب نہیں کو نہ جلاوہ کج اسے سے سب سے بدی ہی کج کتنے ہیں سب نہیں کو نہ جلاوہ کج اسے سے سب سے بدی ہی کج</p>
<p>سیف تن جویش نام زمین میں ہی عیسیٰ کی روح مہر فلک کی کرین ہی</p>	<p>انجم ہیں گرد و حال کے پھولوں کو یہ نعل شہ جہ ان ہیں کیسے سو زمین</p>	<p>پیکار نور و نور سے بہر جان کس اسے سامنے نشیمن کج جان کس</p>

<p>۴۳۷ شہنشاہِ عالم کی ستمگر غارتگر و غارتگر کھجور کی طرح کھجور کھجور کی طرح کھجور کھجور کی طرح کھجور</p>	<p>۴۳۸ حضرت نے پارس کی باد کو دی صدا کو باد آواز تو بویا غصہ باغِ ملا و خاکِ مین گلزارِ مصطفیٰ منہا بوا ساسا فرد زمان کو بیا</p>	<p>۴۳۹ لکے سو میں جی نہ کی کو بیا لکے سو میں جی نہ کی کو بیا لکے سو میں جی نہ کی کو بیا لکے سو میں جی نہ کی کو بیا لکے سو میں جی نہ کی کو بیا</p>
<p>۴۳۸ ہر صفتِ خدا کے مقابل یہ آئینہ اب ہو گا زرا تو قاتل یہ آئینہ</p>	<p>۴۳۹ صد مہ نہ دو حبیبِ خدا کے حبیب کو دیکھو بس بستاؤ نہ تم مجھ غریب کو</p>	<p>۴۴۰ دن بھر لاشیہ پالہ دیشیوں کو رنگا مین داغوں کی سمعین لون کو روشن کر دنگا مین</p>
<p>۴۴۱ دراب شاہ کا ہو جھوٹا بیان دراب شاہ کا ہو جھوٹا بیان دراب شاہ کا ہو جھوٹا بیان دراب شاہ کا ہو جھوٹا بیان دراب شاہ کا ہو جھوٹا بیان</p>	<p>۴۴۲ میر پریمین نے کیا حکم میر پریمین نے کیا حکم میر پریمین نے کیا حکم میر پریمین نے کیا حکم میر پریمین نے کیا حکم</p>	<p>۴۴۳ تملک توں غم نہ نینا تملک نہ نینا تملک توں غم نہ نینا تملک نہ نینا تملک توں غم نہ نینا تملک نہ نینا تملک توں غم نہ نینا تملک نہ نینا تملک توں غم نہ نینا تملک نہ نینا</p>
<p>۴۴۴ روشن ہو یا وہ دل الیاس سے کم ٹوٹی ہوئی ہو یہ غم الیاس سے کم</p>	<p>۴۴۵ آنسو بہاؤں نغی سی ہنجر کی قبر پر بیٹھوں فقیر ہو کے مین الیاس کی قبر پر</p>	<p>۴۴۶ ظاہر مین تو غریب ن دل کا امیر مین مین شاہ بے نیاز کے در کا فقیر مین</p>
<p>۴۴۷ کھجور کی طرح کھجور کھجور کی طرح کھجور کھجور کی طرح کھجور کھجور کی طرح کھجور کھجور کی طرح کھجور</p>	<p>۴۴۸ کیا کیا لکے مین شہنشاہ کا نام کیا کیا لکے مین شہنشاہ کا نام کیا کیا لکے مین شہنشاہ کا نام کیا کیا لکے مین شہنشاہ کا نام کیا کیا لکے مین شہنشاہ کا نام</p>	<p>۴۴۹ بچپن میں عقدا و مین کیا نہ بچپن بچپن میں عقدا و مین کیا نہ بچپن بچپن میں عقدا و مین کیا نہ بچپن بچپن میں عقدا و مین کیا نہ بچپن بچپن میں عقدا و مین کیا نہ بچپن</p>
<p>۴۵۰ ہر پہل سے پیر و شاہ اہم رہے ہر پہل سے پیر و شاہ اہم رہے</p>	<p>۴۵۱ لے لو قسم جان سے آگے بڑھو مین قبروں پر انکی میٹھ کے قرآن پڑھو مین</p>	<p>۴۵۲ بیٹھے جہاں غریب لاشی ہا کے ہو رہے بیٹھے جہاں غریب لاشی ہا کے ہو رہے</p>

<p>۱۰۰ محبوب جان فراق کے شکر نیکو محبوب جان فراق کے شکر نیکو محبوب جان فراق کے شکر نیکو محبوب جان فراق کے شکر نیکو</p>	<p>۱۰۰ امادہ دعا ہو سے فرمایا آؤ ناچار تہنہ جان لیا ہو شان عباد حیدر کے کرار دیکھو تھا لیکے یہ عجز و جہت تمام ہو</p>	<p>۱۰۰ خالق نے جبکہ چھٹی کون ہو مختار دین احمد کون ہو جوان رحمت و انس کا سر کون ہو روح روان حیدر کرار کون ہو</p>
<p>بھٹو اسی قلع میں خدا را حسین کو شربت میں لکھ کے یحییٰ و مارا حسین کو</p>	<p>اب بقا جو ہو کے بیٹا پسند ہو اکبر کے بعد کب ہمیں بیٹا پسند ہو</p>	<p>ہم تیغ موج سے پر جہر میں کاٹ دین ہم موتیوں کی چترہ رخو رشید پاٹ دین</p>
<p>۱۰۰ نہیں کے اس قدر چکا وہ بد نہیں کے اس قدر چکا وہ بد نہیں کے اس قدر چکا وہ بد نہیں کے اس قدر چکا وہ بد</p>	<p>۱۰۰ نہیں کے اس قدر چکا وہ بد نہیں کے اس قدر چکا وہ بد نہیں کے اس قدر چکا وہ بد نہیں کے اس قدر چکا وہ بد</p>	<p>۱۰۰ نہیں کے اس قدر چکا وہ بد نہیں کے اس قدر چکا وہ بد نہیں کے اس قدر چکا وہ بد نہیں کے اس قدر چکا وہ بد</p>
<p>زیور امام زادیوں کے اب اتارینگے سرسے ردا سفر تہ یزید اتارینگے</p>	<p>ہم منہ سے جو کہیں وہ زمانے میں فرض ہو قصد وطن کریں تو ابھی طبع ارض ہو</p>	<p>اوپنی ہوا میں تیغ اگر خون چاٹ کے خو رشید بھینکے سرسج کاٹ کے</p>
<p>۱۰۰ نہیں کے اس قدر چکا وہ بد نہیں کے اس قدر چکا وہ بد نہیں کے اس قدر چکا وہ بد نہیں کے اس قدر چکا وہ بد</p>	<p>۱۰۰ نہیں کے اس قدر چکا وہ بد نہیں کے اس قدر چکا وہ بد نہیں کے اس قدر چکا وہ بد نہیں کے اس قدر چکا وہ بد</p>	<p>۱۰۰ نہیں کے اس قدر چکا وہ بد نہیں کے اس قدر چکا وہ بد نہیں کے اس قدر چکا وہ بد نہیں کے اس قدر چکا وہ بد</p>
<p>جنت تمام ہو گئی داؤد گواہ ہو آئی ندا کہ خالق اکبر گواہ ہو</p>	<p>عجسی کی شکل سیکڑوں مر دہلا دیے شمشیر شعلہ بار سے ناری جلا دیے</p>	<p>ایثار سول حق نے ہمیں جانیں کہا قرآن میں خدائے امام ہمیں کہا</p>

<p>۴۹۱ جو حال جانکاب جو پیش کل تو صورت جانکاب جو سر کے ساتھ جو سر زار جانکاب جو پیشین ہو اکو سب نہ بھی ہو جانکاب</p>	<p>۴۹۲ تھا جس نشی کو لفظ انا شوق کا عقار منصور بنے دار اجل پر ہوا وہ خار کیتا جی خدا کا جسے حوت تھا نہ یاد مولا کی ایک ضرب میں دوت تھا وہ پناہ</p>	<p>۴۹۳ مگر میں ایک خون دریا یاد کیا نیکو خناب پیکر سے فرق جانکاب جس اجل میں کشی جان کا تھا پست جس میں مر جاوے بدن کا تھا پست</p>
<p>کستے ہیں پاؤں نکی زمین مگر وہ نہیں ذرہ بھی خون پاؤں میں بھرائیں</p>	<p>وجہ تصوف سپر بد شعار تھی جوش تھی رنیں پیش نظر ذوالفقار تھی</p>	<p>دو ہو گیا جو بانی بیدار کاٹ سے اُترا سقر میں تیغ شہدین کے گھاٹ سے</p>
<p>۴۹۴ رہو ارجان صاحب معراج تو ملحق قصر فلک کی سیر میں تو ملحق اسکو تو در صورت پیکر تو ملحق نچاؤ زمین عنان میں تو ملحق</p>	<p>۴۹۵ چمکی قریب عصر نازی کی تیغ جانکاب بجادہ اجل کے ہونے خواستگار جانکاب جو ہر کی جو دیکھ کے سر نہ کیا جانکاب انچا لکھو کے کہ وہ بولے جانکاب</p>	<p>۴۹۶ ساقط تھیں منصفین ج کی جانکاب تھا عارفانہ زخوت کا دار الشفا جانکاب خود گئی تھی ذوالکلیت کے شوق جانکاب تھیں جانکاب کے ساتھ جانکاب</p>
<p>گلگون کی یال میں بیدشاہ زمانہ ہی زلزل پوری میں پچہ خورشید شانہ ہی</p>	<p>جو زیر تیغ سر نہ جھکاے قصور ہی محراب ذوالفقار میں سجدہ ضرور ہی</p>	<p>ایچھا علاج مگر کو دین نے بتا دیا مستسقیوں کو تیغ کا پانی پلا دیا</p>
<p>۴۹۷ جو جو غم بچ کسی کا نہیں پسند چلتا ہوا اس طرح کہ نہ کوئی درمند آئینہ کا مکان بنا کے کہ نہ جو بند تھیں جانکاب کے ساتھ جانکاب</p>	<p>۴۹۸ جو جو دین کی حسرتیں وسیع جو جو باد جانیے اسکو وسیع جو جو باد جانیے اسکو وسیع جو جو باد جانیے اسکو وسیع</p>	<p>۴۹۹ تھے محو کا زار اچھی سرور مان جو گیا خیال سکنتہ کا ناہان جو گیا خیال سلطان اس شان جو گیا خیال شہنشاہ آستان</p>
<p>پاکر کا وصف کوئی کہے کیا مجال ہی ظاؤں پر تار رک گل کا مجال ہی</p>	<p>بیچھا نہ چھوڑنا سپر بد شعار کا فتویٰ ہی ہی عبتہ ذوالفقار کا</p>	<p>مستہ ہوا عجیب شہ عالی وقار کو کشتوں کو لکے روک لیا ذوالفقار کو</p>

<p>۱۱۵ یاد خدا میں جھوٹے تختے شاہ نلدار نہ پر نہ کوئی موت تھا جگر گور کار کرتا تھا صبر شہر اٹھا فتنہ ہوتا تھا قدسیوں کے ارشاد باریاں</p>	<p>۱۱۶ آئی ندا خدا حال میں اس بزم شہید خوار نہ ہوئی دیکھ کر نہ بانی ہے کلام خوار نہ ہوئی دیکھ کر نہ بانی ہے کلام خوار نہ ہوئی دیکھ کر نہ بانی ہے کلام</p>	<p>۱۱۷ آواز آئی اسی کا کہ شہید موت نے پہاڑ پر فاطمہ کا شہید صاحب غریب صاحب شہادت کیا جو اس میں پہاڑ کا شہید</p>
<p>کیا حوصلہ فاطمہ کے نور عین کا کیوں دیکھتے ہو صبر ہمارے حسین کا</p>	<p>شعلے کی شکل چرخ آہن لال ہو گیا تکڑا دھواں زمین سے عجب حال ہو گیا</p>	<p>مطلق نہیں ہر اس تیرا ہی کلام ہی کتے ہیں جسکو صبر وہ پھر تمام ہی</p>
<p>۱۱۸ صدر ہو اکمال ہے شیطان نے کہا درگاہ بے نیاز میں شیطان نے کہا حکاک اب نہیں کوئی صاحب حسین پیشک میں یہ عارضی صادق حسین</p>	<p>۱۱۹ چو بکلیے دوڑ دوڑ کے جی گئے تھے گر جی سے آتشیاں میں گئے تھے ناری تمام نر کے اندر آتے تھے سایہ کی طرف نہ تھکے کبھی تھے</p>	<p>۱۲۰ دیکھو اور اب ہے حکم شاہ کج کی طرف سے ہے خاندان کا محبوبوں کا غلام ہے شاہ کج پیشک میں یہ عارضی صادق حسین</p>
<p>ایسا طریق صبر کوئی جانتا نہیں یہ صبر حسین کا میں مانتا نہیں</p>	<p>دونوں تھا حسن فاطمہ کے نور عین کا وہ سوچ چرخ دیکھ کے ہنسنا حسین کا</p>	<p>قبلہ کی سمت سید ابراہیم جاک گئے سجدے کو ابن حنیڈہ کرا جھک گئے</p>
<p>۱۲۱ پہلے فلک پر آکر مہر نہ دار پہلے فلک پر آکر مہر نہ دار پہلے فلک پر آکر مہر نہ دار پہلے فلک پر آکر مہر نہ دار</p>	<p>۱۲۲ وانا زمین پر چو گئے تھے کیا خشک ہوئے تھے تھے جب جو دھوپ میں تھے تھے جب جو دھوپ میں تھے تھے</p>	<p>۱۲۳ کھاتین اور نمازی بچیں غریب ہو گئیں سلطان انیس جان کسی نے تیرے پہلو چو ناگہان کسی نے تیرے پہلو چو ناگہان</p>
<p>میتاب ہو نہ فاطمہ مہ اسید طرح جب جانوں پھر جی صبر کرین تیری طرح</p>	<p>شہ ہوائے حکم خالق کون مکان کا ہی ہٹ جاؤ جبریل وقت امتحان کا ہی</p>	<p>سب زخم کھلے تھے عادل ترب گئے بالا سے خاک صورت بھل ترب گئے</p>

۱۱۸
فریاد مگر خدا سے نہ کچھ ڈرا
اسے بنی یانوں سینہ پر نور پیر دھرا
فرمایا بیچو سید نبیر کا گریبان ابو بھرا

۱۱۹
فوضہ سکینہ کو نیچے نکلی برہنہ سر
چلائی رنٹھ کو بیٹ کے اوپر گھر
مقصود مسہر جو بڑی اور دیکھ تو ادھر
سرنہی رہی دم کر کر میں موتی ہون پر

۱۲۰
جب کٹ چکا حسین کا کھاجو
بیدم ہوا کتا رید اللہ کا پلا
تھا ملکیت حکمران لا شہ سلطان کو بلا
اس بخلکے پیچھے آہ نہ دل شکر کا جلا

ہوتے تھے ذبح پیراس میں شہ زخم کھائے
مٹھ تیغ آبدار کے منھ سے ملائے

مظلوم کو غریب کو گمراہ چھوڑ دے
سید کو بیگناہ کو لٹھ چھوڑ دے

پوشاک جسم سید عادل اتار لی
شہ کے کٹے گلے سے حائل اتار لی

۱۲۱
شہید شہید گلے پہنچے لکے
شہید شہید پر شہ دین خون عین لکے
مجاہدین جہاد شہ پر زدی لکے
بولایے شہ سے کہ زانیہ پر زدی لکے

۱۲۲
روٹی رہی ادھر وہ خورین دامصیتبا
پیر کو ادھر شہ دین دامصیتبا
معا کی کس بلا کی زمین دامصیتبا
مجاہدین شہ پر زدی دامصیتبا

۱۲۳
لوٹا ہوا لباس دل و جان مرگیا
پیرا بن سکودہ جفا کار گیا
اسے حائل شہ دین دیکھ کے رہا
بالکل غبار و گردین آلودہ ہو گیا

سرتن سے کاٹ لے دل جان تو لکے
جلدی مٹائے نام علی زور لکے

سرکٹ گیا لہو شہ والا کا بھگیا
لاشتا ترپ ترپ کے بیابان میں بھگیا

اتنا بھرا خون کہ پڑ معنا محال ہی
ہی جو ورق وہ صورت گلبرگ لال ہی

۱۲۴
بولادہ کیا میں ذبح کو دن لکے
منہ بھی سے منع کیے ہیں لکے
مجاہدین شہ پر زدی لکے
بولایے شہ سے کہ زانیہ پر زدی لکے

۱۲۵
لکے کو جب عجب شہ امام ملک میر
بانو نے حسین ایک حائل بنہ سر
لکے کو جب عجب شہ امام ملک میر
بانو نے حسین ایک حائل بنہ سر

۱۲۶
گویا ہوا جواب میں لکے
کیون ایسی میر کو نے دیکھا حسین
لکے کو جب عجب شہ امام ملک میر
بانو نے حسین ایک حائل بنہ سر

یہ سب غیر دھیان بڑا فاطمہ کا ہی
بالاے جلی شاہ گلا فاطمہ کا ہی

آفاق میں حائل شہ بے نظیر تھی
یعنی لہشت خاص جناب امیر تھی

سہر انتہا سے کرب مرگتین سے اتر گیا
اسیمن امیر حسین کی گردن کا بھر گیا

بنا تھی بے شک ہر ایک کو گنہگار

بنا تھی بے شک ہر ایک کو گنہگار

بنا تھی بے شک ہر ایک کو گنہگار

بنا تھی بے شک ہر ایک کو گنہگار

منہم آنسوؤں سے دشت میں دھوئی تھیں فاطمہ

بھیجی سر جانے لاش کے زد تو تھیں فاطمہ

بے عشق کہ ہو غم کی آت نالہ

بے عشق کہ ہو غم کی آت نالہ

بے عشق کہ ہو غم کی آت نالہ

بے عشق کہ ہو غم کی آت نالہ

یا شاہ اہل زر کی خوشامد سے تنگ ہو

جینے سے اب یہ آپکا مداح تنگ ہو

<p>۴۸ میر تقی میر کا کردار ہے بیکو نزل ان میں رنگت جگ بیکو بے وفار محمد و فار سے بیکو</p>	<p>۴۹ قصہ اور کسی کا اگر ذرا کرنا زخمی نہ بنیں معلوم کرنا خطائیں بیکو کے یہی وہ خطا کرنا کیا جو نئے کی کوئی نہ اور خدا کرنا</p>	<p>۵۰ زمین ترک کر چیت کہن بنانا سنارے نقطہ صوفیہ کفن بنانا کد کو جلیوہ کہ چھپ سکن بنانا میر کو باغ جنات کا چین بنانا</p>
<p>گناہگار ہوں بچو دنیا تو ان ہوں میں ترسے نہیں کے نواسے کا صبح خوان میں</p>	<p>رحیم و غافر و ستار نام تیرا ہے گناہگار کو بخشے یہ کام تیرا ہے</p>	<p>رحیم مع نسوشت ہو نور تیرا ہو شعل شمش مری قبر کا اندھیرا ہو</p>
<p>۵۱ سب جان و جان بھانسنے کو سین کوہ معصیت کے مٹانے کو مظہرات کی شور بکھانے کو بنانے مجھے اور میرا بکھانے کو</p>	<p>۵۲ غم نزاران شہر بہار باقی ہیں لالہ نزع خمیہ باقی ہیں کمال صدمہ درد شمار باقی ہیں یہ میرا ہے اچھا بد و گار باقی ہیں</p>	<p>۵۳ سپید شہر شہر شہر شہر شہر کہ بیکو بیکو بیکو بیکو بیکو گناہ گوار میں تو باغ بنیں بیکو کہ بیکو بیکو بیکو بیکو بیکو</p>
<p>رحیم کون ہو جسے بھلا جہان جاؤں بتا لکھے تھے دے سوا کہان جاؤں</p>	<p>نہ شکار کسی عیب کو کیا تو نے ارٹھا کے دامن حمت چھپا دیا تو نے</p>	<p>گناہ عشق سے گوہر بشر کو سکتا ہے جو بخت شد تو کوئی بھگور وک سکتا ہے</p>
<p>۵۴ بے شمار شہر شہر شہر شہر شہر سفر ضرور ہے کیا حال رہا بیکو بیان قبر سزا دین ہو گا چو مقررہ بار سیاہ میں ہو گا</p>	<p>۵۵ میر تقی میر کا کردار ہے بیکو نزل ان میں رنگت جگ بیکو بے وفار محمد و فار سے بیکو</p>	<p>۵۶ میر تقی میر کا کردار ہے بیکو نزل ان میں رنگت جگ بیکو بے وفار محمد و فار سے بیکو</p>
<p>دیا وہ نام کہ پر وائیں امیری کی کہان کہان تیری رحمت و سگری کی</p>	<p>کوئی یہاں نہ وہاں آبرو بچا بیگا جہاں بچا بیگا اشد تو بچا بیگا</p>	<p>گناہگار بھلا بھلا گناہ گناں تیرا زمین تیری رحمت و سگری تیرا</p>

<p>۴۰ کجایین بر سر جگر جگر آل سوخته که اگر جگر جگر جبال عرفی که کجایین جگر و یامین جی جی را در جگر جگر</p>	<p>۴۱ کجایین بر سر جگر جگر آل سوخته که اگر جگر جگر جبال عرفی که کجایین جگر و یامین جی جی را در جگر جگر</p>	<p>۴۲ کجایین بر سر جگر جگر آل سوخته که اگر جگر جگر جبال عرفی که کجایین جگر و یامین جی جی را در جگر جگر</p>
<p>جو نیل رزق که هرگز دستگیرا بهین عجب عجب کی قدرت کا کافرا بهین</p>	<p>کسی که ساسی کب باختر بڑھے دیتا ہوں بھی سے میں لم ترست مانگ ایتا ہوں</p>	<p>یہ دلزمین ہی وہ بار بار جھکتا ہی نہ ایندین نہ اب آسمان بکتا ہی</p>
<p>۴۳ کجایین بر سر جگر جگر آل سوخته که اگر جگر جگر جبال عرفی که کجایین جگر و یامین جی جی را در جگر جگر</p>	<p>۴۴ کجایین بر سر جگر جگر آل سوخته که اگر جگر جگر جبال عرفی که کجایین جگر و یامین جی جی را در جگر جگر</p>	<p>۴۵ کجایین بر سر جگر جگر آل سوخته که اگر جگر جگر جبال عرفی که کجایین جگر و یامین جی جی را در جگر جگر</p>
<p>قریب در سمجھو مکی زبان پر آتا ہی بکا و تار ہی بندہ خدا بناتا ہی</p>	<p>مٹو خلاص ادب کوئی بات ڈرتا ہوں ترسے میں کا حال پشور کورتا ہوں</p>	<p>عجبت عدد دستہ مال ملک لکھتا ہوں صدیق دفتر عالم کو آئے دیتا ہوں</p>
<p>۴۶ کجایین بر سر جگر جگر آل سوخته که اگر جگر جگر جبال عرفی که کجایین جگر و یامین جی جی را در جگر جگر</p>	<p>۴۷ کجایین بر سر جگر جگر آل سوخته که اگر جگر جگر جبال عرفی که کجایین جگر و یامین جی جی را در جگر جگر</p>	<p>۴۸ کجایین بر سر جگر جگر آل سوخته که اگر جگر جگر جبال عرفی که کجایین جگر و یامین جی جی را در جگر جگر</p>
<p>امید دار ہیں سب تجھ کا سار ہی مٹو مٹو تری شان بے نیاز ہی</p>	<p>شبیہ برق دم کا زار کھینچتا ہی حسین بن علی ذوالفقار کھینچتا ہی</p>	<p>جیلو جیلو کہ ابھی بھاگنے کا رستار ہی سفر سفر کوئی دم میں ہو رستار ہی</p>

<p>۴۷ ایچہ کجی فتنہ ہوا راج ایچہ کجی فتنہ ہوا راج ایچہ کجی فتنہ ہوا راج ایچہ کجی فتنہ ہوا راج</p>	<p>۴۸ ایچہ کجی فتنہ ہوا راج ایچہ کجی فتنہ ہوا راج ایچہ کجی فتنہ ہوا راج ایچہ کجی فتنہ ہوا راج</p>	<p>۴۹ ایچہ کجی فتنہ ہوا راج ایچہ کجی فتنہ ہوا راج ایچہ کجی فتنہ ہوا راج ایچہ کجی فتنہ ہوا راج</p>
<p>جناب فاطمہ کے ماہی قبول کی کسی طرح سے مرد شاہ قبول نہ کی</p>	<p>ہریان مٹی صبح کبھی شیب ہاں بھی رہا روانہ کشتی کمر روان مٹی دریائین</p>	<p>ہزاروں کوس محیط اسکے گرد مان تھا اوداس تھا وہ جزیرہ کمال پران تھا</p>
<p>۵۰ ایچہ کجی فتنہ ہوا راج ایچہ کجی فتنہ ہوا راج ایچہ کجی فتنہ ہوا راج ایچہ کجی فتنہ ہوا راج</p>	<p>۵۱ ایچہ کجی فتنہ ہوا راج ایچہ کجی فتنہ ہوا راج ایچہ کجی فتنہ ہوا راج ایچہ کجی فتنہ ہوا راج</p>	<p>۵۲ ایچہ کجی فتنہ ہوا راج ایچہ کجی فتنہ ہوا راج ایچہ کجی فتنہ ہوا راج ایچہ کجی فتنہ ہوا راج</p>
<p>ہمیشہ قلب ہی مشتاق نظم جن جنکا سنیں وہ حال ملاقات زعفرین کا</p>	<p>یقین ملاطم اسواج سے کہ اٹھو جو لوگ ساتھ تھے کشتی میں کبھی قریب</p>	<p>رہا تھے شکسار زمین پر اسکے بڑے تھے بال سر اس زمین پر اسکے</p>
<p>۵۳ ایچہ کجی فتنہ ہوا راج ایچہ کجی فتنہ ہوا راج ایچہ کجی فتنہ ہوا راج ایچہ کجی فتنہ ہوا راج</p>	<p>۵۴ ایچہ کجی فتنہ ہوا راج ایچہ کجی فتنہ ہوا راج ایچہ کجی فتنہ ہوا راج ایچہ کجی فتنہ ہوا راج</p>	<p>۵۵ ایچہ کجی فتنہ ہوا راج ایچہ کجی فتنہ ہوا راج ایچہ کجی فتنہ ہوا راج ایچہ کجی فتنہ ہوا راج</p>
<p>فسانہ نظم و رنج و ملال لکھا تھا یہ اس کتاب میں زعفر کا حال لکھا تھا</p>	<p>نوتباہ بجائے اگر بتا ہی سے سوا ہونکہ رہا بوت تخت شاہی ہے</p>	<p>اٹھایا اشک کا طوفان یہ جہان بھلا کبھی یہاں کبھی تھا ہوا وہاں بیٹھا</p>

۴۲
کیا جوڑے بربست آریا پھر
مسکین خاک پر چلی سے کمر
نمال بویہ رویا بدین توئی نہ
بکام و یاس مٹی کی پین از نون کمر

۴۳
کیا یہ سکتے بیان بخت از انجمن
تا بنین نام و نشان آپ پھر کیا سوال
دیا جو کتب ماریا علی کمال
ہو املاکت بن بخت از کمال

۴۴
ہاں سکتے تمام لیا افس سے کج رویا
لو کا جام نی آج کج نامور رویا
نمال بخت توئی سکتے زمین بویا
نقدین سر ہو اجماع سقد رویا

و میدا کم شہ تشہ آج تاب میں عقی
سفینہ عاصیوں کامو تیوں کی آیت

بہدیشہ صبر غمے امام ہوں میں عجب
کہا یہ عین انھیں کا غلام ہوں میں عجب

اسی سوال میں غمیں سکو چند بار آیا
بغیر پوچھے نہ لیکن مجھے قرار آیا

۴۵
تو یقین از عاشق امام زمین
کیا سلام کہا میں او علی حسن
بنادام کر کیا تو کیا کمان کون
بکام و یاس مٹی کی پین از نون کمر

۴۶
تو یقین از عاشق امام زمین
کیا سلام کہا میں او علی حسن
بنادام کر کیا تو کیا کمان کون
بکام و یاس مٹی کی پین از نون کمر

۴۷
تو یقین از عاشق امام زمین
کیا سلام کہا میں او علی حسن
بنادام کر کیا تو کیا کمان کون
بکام و یاس مٹی کی پین از نون کمر

بتا دو حال تم اپنا کہ بجو میرت ہو
ایمان کمان کوئی بندہ خدا کی قدرت ہو

یہ سکتے یاس سے بجز نگاہ کی اُسے
کہا کہ زعفران اور آہ کی اُسے

گئے حسین ستم سیکہ دار فانی سے
بڑا گلہ ہو مجھے اپنی سخت جانی سے

۴۸
کمان بخت کوئی شوق توئی نہ
کمان بخت کوئی شوق توئی نہ
کمان بخت کوئی شوق توئی نہ
کمان بخت کوئی شوق توئی نہ

۴۹
کمان بخت کوئی شوق توئی نہ
کمان بخت کوئی شوق توئی نہ
کمان بخت کوئی شوق توئی نہ
کمان بخت کوئی شوق توئی نہ

۵۰
کمان بخت کوئی شوق توئی نہ
کمان بخت کوئی شوق توئی نہ
کمان بخت کوئی شوق توئی نہ
کمان بخت کوئی شوق توئی نہ

اُداس صوبہ ندی جانی مکتی ہو
ہوا ہمیشہ بیان دگر سے تیر جانی ہو

ہر اس اذین و غایا نون پر زعفر
کہو تو کبے کچھ شہر کبے زعفر

ہو اس اڑے ہو تھے جان بکلی ہی
بند می نقدین بکلیان آنکھوں سے شکر ہی

<p>۴۵۱ چرخ عالمی چرخ عجب عالمی از سر تن تو او در صبر و شکیبائی کھلے بود و افلاک شربت کین بود از یک کس کس کو و بدین کس کس</p>	<p>۴۵۰ چرخ عالمی چرخ عجب عالمی از سر تن تو او در صبر و شکیبائی کھلے بود و افلاک شربت کین بود از یک کس کس کو و بدین کس کس</p>	<p>۴۴۹ چرخ عالمی چرخ عجب عالمی از سر تن تو او در صبر و شکیبائی کھلے بود و افلاک شربت کین بود از یک کس کس کو و بدین کس کس</p>
<p>سیاہ شام نے مہر علیؑ کو گھیرا تھا چراغ یحییٰ بن جوادؑ دن طرف اندھیرا تھا</p>	<p>جنہ جہن کو یہ صورت ہوا پہونچا مگر تریسہ سیکہ جب میں جا پہونچا</p>	<p>ابھٹا سچ سے لائے علیؑ تعان تب تک رہے حسینؑ بہتر لڑائیاں اب تک</p>
<p>۴۵۲ چرخ عالمی چرخ عجب عالمی از سر تن تو او در صبر و شکیبائی کھلے بود و افلاک شربت کین بود از یک کس کس کو و بدین کس کس</p>	<p>۴۵۱ چرخ عالمی چرخ عجب عالمی از سر تن تو او در صبر و شکیبائی کھلے بود و افلاک شربت کین بود از یک کس کس کو و بدین کس کس</p>	<p>۴۵۰ چرخ عالمی چرخ عجب عالمی از سر تن تو او در صبر و شکیبائی کھلے بود و افلاک شربت کین بود از یک کس کس کو و بدین کس کس</p>
<p>پھر جو ساکین تابو تہین روانہ تھا علم کا تھا جو پھر سراوہ شامیاد تھا</p>	<p>بڑا ہیچم ہی زحمون سے چور میں شہیر نظر یہاں سے آئینے دور میں شہیر</p>	<p>مقابلہ ہی نہ اردن سے ناتوان دل ہی یہ سب ہی شان مگر دیکھنے کے قابل ہی</p>
<p>۴۵۳ چرخ عالمی چرخ عجب عالمی از سر تن تو او در صبر و شکیبائی کھلے بود و افلاک شربت کین بود از یک کس کس کو و بدین کس کس</p>	<p>۴۵۲ چرخ عالمی چرخ عجب عالمی از سر تن تو او در صبر و شکیبائی کھلے بود و افلاک شربت کین بود از یک کس کس کو و بدین کس کس</p>	<p>۴۵۱ چرخ عالمی چرخ عجب عالمی از سر تن تو او در صبر و شکیبائی کھلے بود و افلاک شربت کین بود از یک کس کس کو و بدین کس کس</p>
<p>برصا ہی نہ زہر اکھٹا سرکتی ہی وہین ہی چاندی پھلکی جہان تکتی ہی</p>	<p>عقہ گریا کہ قدم دو قدم بر معانہ سکا کسی طرح سے حضور امام جوادؑ سکا</p>	<p>خطرہ دشت نصیبت میں دیکھ دھلتے کا سو حسینؑ ہی ہونے ہی سر پہنے کا</p>

<p>۵۵۵ مرد کو جسے خامسات اپنے پیغمبر گذر حال بدست انبیاء کا جو ہم زینب و زینب و زینب و زینب وہ شہداء و اہل بیت</p>	<p>۵۵۶ شہدائے جانب زینب و زینب شہدائے جانب زینب و زینب شہدائے جانب زینب و زینب شہدائے جانب زینب و زینب</p>	<p>۵۵۷ شہدائے جانب زینب و زینب شہدائے جانب زینب و زینب شہدائے جانب زینب و زینب شہدائے جانب زینب و زینب</p>
<p>قدایان شہدین پناہ حاضر تھے ہماری قوم کے سپہاں شاہ حاضر تھے</p>	<p>عیان تھے عرش کے نظام جنگ میں خدا کے گھر کا ہوا بندہ بہت قتل میں</p>	<p>وہنا و عید کا اقرار لینے آئے تھے مقتدین تو محض قتل حسین لائے تھے</p>
<p>۵۵۸ حال تھا کہ امام علی علیہ السلام شہدائے جانب زینب و زینب شہدائے جانب زینب و زینب شہدائے جانب زینب و زینب</p>	<p>۵۵۹ شہدائے جانب زینب و زینب شہدائے جانب زینب و زینب شہدائے جانب زینب و زینب شہدائے جانب زینب و زینب</p>	<p>۵۶۰ شہدائے جانب زینب و زینب شہدائے جانب زینب و زینب شہدائے جانب زینب و زینب شہدائے جانب زینب و زینب</p>
<p>فرستے سیکڑوں جاتے اور آتے تھے مگر یہ حکم خدا بار بار لاتے تھے</p>	<p>جو حکم تونہ اصرار سے بے رحم رہا مقتدین جاکر اسے سامنے کھڑے رہا</p>	<p>بلند سبزہ سائل بڑھا ہوا دریا بے زیارت مولا بڑھا ہوا دریا</p>
<p>۵۶۱ شہدائے جانب زینب و زینب شہدائے جانب زینب و زینب شہدائے جانب زینب و زینب شہدائے جانب زینب و زینب</p>	<p>۵۶۲ شہدائے جانب زینب و زینب شہدائے جانب زینب و زینب شہدائے جانب زینب و زینب شہدائے جانب زینب و زینب</p>	<p>۵۶۳ شہدائے جانب زینب و زینب شہدائے جانب زینب و زینب شہدائے جانب زینب و زینب شہدائے جانب زینب و زینب</p>
<p>ہماری رزمین بڑا زخم کھاتا ہے ہمارے پاس ہمارا مجاہد آتا ہے</p>	<p>ایک ایسے رسول علیہ السلام تھے رہا قہار سے جو جبریل روتے تھے</p>	<p>دیکھ کر باقرہ میں تھی باگ و در و معال بھی تھی مبارک تھا کہ بیعت کبھی نہ معال بھی تھی</p>

<p>۹۷ مگر سر گئے سر پہ جو کئی سید ہوا یہ ملک کہ بلا سے آپ زعفر وہین کھڑی رہی سب جو میں جلا تینا جو دیکھا بدل گیا لاش</p>	<p>۹۸ جنگ نام انمزد و الجناح سے وہ باغ جہین علی تلوار کو لے کر کھا گلے سے گلے مجھے ہم از زعفر گمزیال سے ہر تو سو انو مخط</p>	<p>۹۹ کھلے سید گلگون قیامت روئے بر آتش تیر جہاں سے روئے گلا شہید کا یاد آ گیا بہت روئے کھا پکار کے داسر تار بہت روئے</p>
<p>خدا کی شان بھی سبطی کی شان تھی یہ رعب تھا کہ ذرات بدن میں جان نہ تھی</p>	<p>لگائیں سینے سے کیا دل بہت دھڑکتا ہمارے زخموں سے زعفر لہو ٹپکتا ہے</p>	<p>دعا کرا یہ کہ مری زندگی وفادہ کرے کہا یہ میں کہ ای بادشاہ خدا کرے</p>
<p>۱۰۰ جنگ نام انمزد و الجناح سے وہ باغ جہین علی تلوار کو لے کر کھا گلے سے گلے مجھے ہم از زعفر گمزیال سے ہر تو سو انو مخط</p>	<p>۱۰۱ جنگ نام انمزد و الجناح سے وہ باغ جہین علی تلوار کو لے کر کھا گلے سے گلے مجھے ہم از زعفر گمزیال سے ہر تو سو انو مخط</p>	<p>۱۰۲ جنگ نام انمزد و الجناح سے وہ باغ جہین علی تلوار کو لے کر کھا گلے سے گلے مجھے ہم از زعفر گمزیال سے ہر تو سو انو مخط</p>
<p>۱۰۳ جنگ نام انمزد و الجناح سے وہ باغ جہین علی تلوار کو لے کر کھا گلے سے گلے مجھے ہم از زعفر گمزیال سے ہر تو سو انو مخط</p>	<p>۱۰۴ جنگ نام انمزد و الجناح سے وہ باغ جہین علی تلوار کو لے کر کھا گلے سے گلے مجھے ہم از زعفر گمزیال سے ہر تو سو انو مخط</p>	<p>۱۰۵ جنگ نام انمزد و الجناح سے وہ باغ جہین علی تلوار کو لے کر کھا گلے سے گلے مجھے ہم از زعفر گمزیال سے ہر تو سو انو مخط</p>
<p>۱۰۶ جنگ نام انمزد و الجناح سے وہ باغ جہین علی تلوار کو لے کر کھا گلے سے گلے مجھے ہم از زعفر گمزیال سے ہر تو سو انو مخط</p>	<p>۱۰۷ جنگ نام انمزد و الجناح سے وہ باغ جہین علی تلوار کو لے کر کھا گلے سے گلے مجھے ہم از زعفر گمزیال سے ہر تو سو انو مخط</p>	<p>۱۰۸ جنگ نام انمزد و الجناح سے وہ باغ جہین علی تلوار کو لے کر کھا گلے سے گلے مجھے ہم از زعفر گمزیال سے ہر تو سو انو مخط</p>
<p>۱۰۹ جنگ نام انمزد و الجناح سے وہ باغ جہین علی تلوار کو لے کر کھا گلے سے گلے مجھے ہم از زعفر گمزیال سے ہر تو سو انو مخط</p>	<p>۱۱۰ جنگ نام انمزد و الجناح سے وہ باغ جہین علی تلوار کو لے کر کھا گلے سے گلے مجھے ہم از زعفر گمزیال سے ہر تو سو انو مخط</p>	<p>۱۱۱ جنگ نام انمزد و الجناح سے وہ باغ جہین علی تلوار کو لے کر کھا گلے سے گلے مجھے ہم از زعفر گمزیال سے ہر تو سو انو مخط</p>

<p>۱۴۱ بڑی تھی ایک جوان کی لاش پہر اہوا طقت قبا جبرہ تا بان سناٹا چاند سے سینہ پر تھے زخم عین تمام کا نہ سر پر جو خون دھان</p>	<p>۱۴۲ بہار نیرہ عارف نواز دل کھینچ جو دیکھے کوئی دھما بھی تو کہہ دیند موج حسن جوانی کی نیند آجین بد عیان چنگو کہہ بین بادشاہ کے فرزند</p>	<p>۱۴۳ انکا متعین کوی بیان کردن با انکا متعین کوی غلام بھی ننویں اٹا متعین کوی وہ جاگنا وہ شہباز کوی سینہ پر تھے زخم عین کوی</p>
<p>ستم کا بیچ پڑا زلف کا اشارہ تھا سیاہ جلد کا قرآن پارہ پارہ تھا</p>	<p>جو کاٹ لے کوئی سر بھی نہ کھودا لنگ یہ ایسے سوچیں کر دٹ نہ حشر تک لنگ</p>	<p>مصلیوں کی دلی نالی اذان سے بڑھتے تھے ہمیشہ باپ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے</p>
<p>۱۴۴ رہنما دھڑکے ہوئے وہ زلف کی ریت کی ہوا آگے سے سر ہٹے حشر تک میک لپٹے سر کا چارہ تانینہ میں ہو</p>	<p>۱۴۵ چراغ تھکے تھے لاش کی حشر تک میں تھے دل میں کی تھکے ہوئے زلف الجناح سے حضرت کیا غلام سے ارشاد تھا کہ وقت</p>	<p>۱۴۶ حشر تک فرات سے شہباز ابھی نہ کی طرح کبریا کہ زمین کی ریت کبریا کھاتے تھے حلقہ خاتم کی شکل جاننا</p>
<p>چمک رہی تھی حشر آفتاب کی صورت لی تھی اسکی رسالت آب کی صورت</p>	<p>گئے یہ جان کیوں جاں تار ہو تو زعفر یہ کون ہیں انھیں پھیلتا ہو تو زعفر</p>	<p>تھری نہ غم نہ صفت پانی لاش کے منہ میں انکو بھی ایک نظر آئی لاش کے منہ میں</p>
<p>۱۴۷ ہوا سے لاش نڈھال نہ تھے تار دھواں کی ریت کی نشان حضرت کی شہادت کی نشان حضرت کی شہادت کی</p>	<p>۱۴۸ ہماری جان دیکھو یہی علی کرب ہمارے زلف سے ہی علی کرب ہمارے زلف سے ہی علی کرب ہمارے زلف سے ہی علی کرب</p>	<p>۱۴۹ ہی نہ تاب کہا میں نے علی کرب یہ شہباز کے زلف سے علی کرب کیا جناب ارشاد کیا تبانین ہم یہودی تھی ایسے منہ کی جاننا</p>
<p>کمال چین سے گرد و غبار میں سوئے جواہر رمت پروردگار میں سوئے</p>	<p>ہوئے ضعیف کہ ہر جا میں ہم عصا نہ رہا ہماری زلیست کا زعفر کوئی مزانہ رہا</p>	<p>فرات سامنے تھی میمان جانہ سکا حشر تک پیراں میں پانی آئینہ سکا</p>

<p>نہ جانیت ز غم سنان غمسی جہان کسے دہان نہی سکی خدا نہ اور کی غمی نہ بخون بیکبار دم انگوی مگر دین یابی</p>	<p>سہلے کس طرح حکم نام روانہ ہوئے سب غیر خواہ بعد سلام کھڑا تھا آگے دست بند غلام کہا کہ دیکھو اب اندین مقام کلام</p>	<p>نہ جانے کوئی کس طرح حکم نام بیان حال کیا والدہ سے سب کہا یہ بیٹے کے کو خون کے غنیمت کہا یہ بیٹے کے کو خون کے غنیمت</p>
<p>یہ انکا حال ہوا می سے مین گذر نہ گیا شہید ہو اکبر حسین مرنہ گیا</p>	<p>تھے جو چاہیے تھا وہ کیا خدا حافظ بس او حسین کے جانہا زباجدا حافظ</p>	<p>ہے تصویر تمام یہ حکم دیکے چلا تمام اہل و عیال اپنے ساتھ لیکے چلا</p>
<p>نہ جانے پوچھتے ہیں اضطراب ہو کر نہو حیات سے عین ابقتاب ہو کر نہو فحیف کو غم اہل کس جو حجاب ہو کر نہو انہی سے جو حجاب ہو کر نہو</p>	<p>نہ جانے پوچھتے ہیں اضطراب ہو کر نہو حیات سے عین ابقتاب ہو کر نہو فحیف کو غم اہل کس جو حجاب ہو کر نہو انہی سے جو حجاب ہو کر نہو</p>	<p>نہ جانے پوچھتے ہیں اضطراب ہو کر نہو حیات سے عین ابقتاب ہو کر نہو فحیف کو غم اہل کس جو حجاب ہو کر نہو انہی سے جو حجاب ہو کر نہو</p>
<p>یہ جسے چھٹ گئے کیا کیا، تین لہم نہ ہو ہزار شکر بہت بقیہ رہا ہم نہ ہو</p>	<p>ہزار حریف نہ پھر پوچھ کس طرح سے چلا خدا ہی خوبہ راگاہ جس طرح سے چلا</p>	<p>بلند مرتبہ شاہی زہد رزمین افتاد اگر غلط تگنم عرش بر زمین افتاد</p>
<p>نہ جانے طن آسان طے حضرت جہان کی طے دین ابقتاب ہو کر نہو کسا جوں ملاقات ہو چکی ہے جنت کسا جوں ملاقات ہو چکی ہے جنت</p>	<p>نہ جانے طن آسان طے حضرت جہان کی طے دین ابقتاب ہو کر نہو کسا جوں ملاقات ہو چکی ہے جنت کسا جوں ملاقات ہو چکی ہے جنت</p>	<p>نہ جانے طن آسان طے حضرت جہان کی طے دین ابقتاب ہو کر نہو کسا جوں ملاقات ہو چکی ہے جنت کسا جوں ملاقات ہو چکی ہے جنت</p>
<p>جدھر کا ہے شریف رابہ عیالین نقطہ یہاں ملک لوت اب غم عیالین</p>	<p>کے تھیں میری طرح چاک سب گریبان کو سپاہ جیسے پھر دفن کر کے سلطان کو</p>	<p>بلند تھیں یہ صد امین تمام صحر سے نقیامت آئی سد عمار حسین و عیال سے</p>

<p>قالہ چو تھا جو نہایت نظر تے علی علی گوہ دور آئی مجھے صد اے علی پوری ہوئی تھی بلبل لاش کیا تے علی علی پاکیزہ کیلے ہیں کس باب کے علی علی</p>	<p>قالہ برخا دہائے جو آئین تیرا افسوس فلک دیکھ کے کہتا تھا بار بار افسوس خدا کا خوف درختے تھے اہل انا افسوس میرے غضب کا ہو اسامنا ہزار افسوس</p>	<p>قالہ کیا شاہ مین بد گمان نہایت بھی کھڑی تھیں محسن مین شہزادیاں بھی گھسی گھسی تھیں کمان پیکت بھی سیران بابا بھی دہان پیکت بھی</p>
<p>دکھائی سے زمین کیا نور عین قتل ہو ہمارے سامنے زعفر حسین قتل ہو</p>	<p>فتا لین نیمہ شمسکی تمام جلتی تھیں ایسر ہو کے بنی زادیان نکلتی تھیں</p>	<p>ادھر تو خیمہ گردون اساس لٹا تھا ادھر حسین کارن مین لہلہ لٹا تھا</p>
<p>قالہ تمام فوج مین غل تھا امام کو مارا نوئی ہوئی کہ غصہ غاصم کو مارا نویں ہوئی کہ شمشیر کام کو مارا سید عالم مقام کو مارا</p>	<p>قالہ وہ ظلم آہ وہ ظور اسادن غم کے سیلاب نکل چکے تھے پوٹ پوٹ کے سیلاب نبی کی آل کس طرح بے نقاب دل تیار پیر کے پیر سے منہ آفتاب عالم تیار</p>	<p>قالہ عین تھے پھر تھے سب گھر ادھر بچے پو کوئی جلا دوزہ سرور کسی باطن میں غمخال دختر حسین کسی پائیں بھی کھلی کوئی یہ نظر</p>
<p>گئی بہار خزان قاطعہ کا باغ ہوا مزار احمد مختار جیسے سراغ ہوا</p>	<p>تڑپ کے روح جناب بولے روتی تھی کھلے تھے بلال اسیرن کے شام ہوتی تھی</p>	<p>لقاب چہرہ کسوا کسی کے ہاتھ مین تھی رہے دختر زہرا کسی کے ہاتھ مین تھی</p>
<p>قالہ بلند تھی افغان صاعق سہین پر دھوم کہ بیابا ہوتی تیاج سہین پر دھوم کہ بیابا ہوتی تیاج سہین پر دھوم کہ بیابا ہوتی تیاج</p>	<p>قالہ بیان خیمہ زنگاری حسین نمون چکے تھے پر گھر کے دیوان یہاں ہے جلے گھر کے دیوان مکہ راج مین تھی ہم کے دیوان</p>	<p>قالہ کسی پائیں کہ بیابا ہوتی تیاج کسی پائیں کہ بیابا ہوتی تیاج کسی پائیں کہ بیابا ہوتی تیاج کسی پائیں کہ بیابا ہوتی تیاج</p>
<p>دور گانہ دریائے جمع الجبرین خون طہیدہ کرب بلا امام حسین</p>	<p>یہاں سے آج قدم بیدیاں بڑھاتی ہیں جنان مین آگ لگی حورین نکلی آتی ہیں</p>	<p>کسی ہاتھ مین تیون چاک جامہ تھا کسی پائیں لہو سے بھرا جامہ تھا</p>

<p>۱۴۱ آٹھ کے تہہ پہنچے تھے نہ پائون آٹھ تھے معصوم سب کے غلام تھے مٹا دیا تھیں</p>	<p>۱۴۰ بڑا زور کیا سیکندہ سفید گنگ رسن میں سے بازو دو چاند تو کان سے بتا ہوا کھلتے بال لوگوں کو دین چکین چاہتی تھی</p>	<p>۱۳۹ رواؤ چھینکے دو دین برہنہ بلائین لیکے گین پائنت نہ تھرا تو کان سے بتا ہوا کھلتے بال لوگوں کو دین چکین چاہتی تھی</p>
<p>روائین اہرم سے جو چھینے لیتے تھے تو چادرین اٹھین ناموس اتارے دیتے تھے</p>	<p>قریب سے جو ہٹاتے تھے وہ نہ ہٹتی تھی چل چل کے بن جانی سے ہٹتی تھی</p>	<p>سے جو حکم لے لیتے تھے کہا نہیں جو ہوا خیر وہ ہوا زعفر</p>
<p>۱۳۸ کھڑے تھے سب کوئی سامہ درم کسی کو قاتل ہون نہ تھو کسی کو قاتل ہون نہ تھو</p>	<p>۱۳۷ مرد مراد مراد مراد مراد مرد مراد مراد مراد مراد مرد مراد مراد مراد مراد</p>	<p>۱۳۶ تو کان سے بتا ہوا کھلتے بال لوگوں کو دین چکین چاہتی تھی</p>
<p>ضعیف و زار کو قیدی بنا لاتے ہیں بہن کے طوق و سلاسل نام لہن</p>	<p>ادب کے آنکے پر برہنہ میر جبریل عوض نقاب کے روکے ہوئے میر جبریل</p>	<p>قسم خدا کی بڑا کام کر گئے بابا جلا کے دین محمد کو مر گئے بابا</p>
<p>۱۳۵ نہ ہزار جیف نظر آتے اسطرح کہ آگے آگے تھے خدا داد و خدا داد نہ ہزار جیف نظر آتے اسطرح</p>	<p>۱۳۴ بڑا زور کیا سیکندہ سفید گنگ رسن میں سے بازو دو چاند تو کان سے بتا ہوا کھلتے بال لوگوں کو دین چکین چاہتی تھی</p>	<p>۱۳۳ تو کان سے بتا ہوا کھلتے بال لوگوں کو دین چکین چاہتی تھی</p>
<p>کلام ضعف کمر فضا مقام عبرت ہی پکارتی تھی اسیری مجھے نہ است ہی</p>	<p>رسن میں ہاتھ دیا اللہ کے دو ہالی ہی یہ وہ ہیں چادر تطہیر جنگو آئی ہی</p>	<p>تو اب ہو گا مجھے مجلس عزاکرنا ہمیشہ تا تم ابن علی کیس کرنا</p>

<p>عشق شروع میں نے یہ لوح کیا حسین حکلا و ہائے مین کشتا ہوا حسین ہر ایک کسب کسب آئی صدا حسین جیجی سے درد ہی صبح و شام حسین</p>	<p>جو اشک تھمتے ہیں تو بیقرار ہوتا ہوں یہ نام اسیلے لکھتا ہوں اور روتا ہوں</p>
<p>عشق زبان کو رو کر بیا و عشق یہ عرف کر غم کو بین کی جناب میں اب غلام خاص ہو آقا امیر وار طلب جہان میں ذرہ نوا آپ سا ہو کوئی کب</p>	<p>دل شکستہ مداح شاد فرما دین حضور مرثیہ پر میرے صاف فرما دین</p>
<p></p>	<p></p>

<p>۴۱ اندرین من سبقت و احسان جو کہ نشان ستم سر کی لال کی موت و تالون کو دیکھ کر غزال کی پیرا ہے بین شیر و بانغ غزال کی</p>	<p>۴۲ کس طرح ملک و قوم و زمان کی حصول کس طرح ملک و قوم و زمان کی حصول کس طرح ملک و قوم و زمان کی حصول کس طرح ملک و قوم و زمان کی حصول</p>	<p>۴۳ شاہ و سبب صاف ہو کر جب تک شاہ و سبب صاف ہو کر جب تک شاہ و سبب صاف ہو کر جب تک شاہ و سبب صاف ہو کر جب تک</p>
<p>پہلوں جو پہ قبائے شدین مصائب آئینہ نور کا ہر شفق کے خلاف میں</p>	<p>یادِ جہان کے پھول لصدق کو لائی ہیں اکیسویں باندھے ہو حورین کی ہیں</p>	<p>وہ ہاتھ ایک ہاتھ میں رستم بھی ستر ہو ہتھی سے پیچہ نیر اعظم کا درد ہو</p>
<p>۴۴ کھنڈہ کش کا صوبہ ہو کھنڈہ کش کا صوبہ ہو کھنڈہ کش کا صوبہ ہو کھنڈہ کش کا صوبہ ہو</p>	<p>۴۵ وہ چرخ و گھڑی کا طوفان وہ چرخ و گھڑی کا طوفان وہ چرخ و گھڑی کا طوفان وہ چرخ و گھڑی کا طوفان</p>	<p>۴۶ وہ خال خال و تار و تار وہ خال خال و تار و تار وہ خال خال و تار و تار وہ خال خال و تار و تار</p>
<p>پریوں میں ہر پکار کہ سرور بچا ہے کتنے میں جبریل امین پر بچا ہے</p>	<p>ابرو پر اوڑھنی پر و کا ڈھنگ ہے مردم کو ہر گمان کہ مردم میں جنگ ہے</p>	<p>اصناف گل کاف شدین پناہ کی ہرگز نہ مہربانے ضیا پائے شاہ کی</p>
<p>۴۷ کس طرح ملک و قوم و زمان کی حصول کس طرح ملک و قوم و زمان کی حصول کس طرح ملک و قوم و زمان کی حصول کس طرح ملک و قوم و زمان کی حصول</p>	<p>۴۸ کس طرح ملک و قوم و زمان کی حصول کس طرح ملک و قوم و زمان کی حصول کس طرح ملک و قوم و زمان کی حصول کس طرح ملک و قوم و زمان کی حصول</p>	<p>۴۹ کس طرح ملک و قوم و زمان کی حصول کس طرح ملک و قوم و زمان کی حصول کس طرح ملک و قوم و زمان کی حصول کس طرح ملک و قوم و زمان کی حصول</p>
<p>عصفور شاہ باز پر آئے پکار کے گل چھینک میں قبا کے خزان کو تار کے</p>	<p>کس کو گل کے جس کو گل کی کا در نہیں پردہ منیر جنگے پر ابر و تسم نہیں</p>	<p>گرتے کی فکر کی جو ہمارے سپہرے روکا پر شعلے سے شہباز مہرے</p>

<p>۴۰</p> <p>اگر غبارِ کفر کی باریش ہو تو زمین خاکِ کفر کی بجائے جنتِ کفر بن جائے</p>	<p>۴۱</p> <p>اگر آفتابِ حق کی تابانی ہو تو سب کفر کی تاریکی مٹ جائے</p>	<p>۴۲</p> <p>اگر آفتابِ حق کی تابانی ہو تو سب کفر کی تاریکی مٹ جائے</p>
<p>۴۳</p> <p>اگر آفتابِ حق کی تابانی ہو تو سب کفر کی تاریکی مٹ جائے</p>	<p>۴۴</p> <p>اگر آفتابِ حق کی تابانی ہو تو سب کفر کی تاریکی مٹ جائے</p>	<p>۴۵</p> <p>اگر آفتابِ حق کی تابانی ہو تو سب کفر کی تاریکی مٹ جائے</p>
<p>۴۶</p> <p>اگر آفتابِ حق کی تابانی ہو تو سب کفر کی تاریکی مٹ جائے</p>	<p>۴۷</p> <p>اگر آفتابِ حق کی تابانی ہو تو سب کفر کی تاریکی مٹ جائے</p>	<p>۴۸</p> <p>اگر آفتابِ حق کی تابانی ہو تو سب کفر کی تاریکی مٹ جائے</p>
<p>۴۹</p> <p>اگر آفتابِ حق کی تابانی ہو تو سب کفر کی تاریکی مٹ جائے</p>	<p>۵۰</p> <p>اگر آفتابِ حق کی تابانی ہو تو سب کفر کی تاریکی مٹ جائے</p>	<p>۵۱</p> <p>اگر آفتابِ حق کی تابانی ہو تو سب کفر کی تاریکی مٹ جائے</p>

<p>۴۹ ان تین کوئی برادر چاہیے دیکھ کر ہر ایک کی ہمت دل ہی دل میں ہر ایک کی ہمت</p>	<p>۵۰ کچھ کہہ کر اڑی گئی آسمان عالم کو سب سے زبردست حاکم ہر دین کو</p>	<p>۵۱ کچھ غبار شکر حسین پر کیا نظر اقدار از درام نہ ہے برکت کو جاننا زودہ جوان کو شیریں کو</p>
<p>۵۲ تنہا نہ جاسکو نگاہ میں رو بخف ہوں ہاتھ آپکا پیر کے چلوں گا ضعیف ہوں</p>	<p>۵۳ اشیا سے جو برگ آئے چھوٹ چھوٹ شاخیں تمام کر کے لکھیں ٹوٹ ٹوٹ</p>	<p>۵۴ جنبش تھی جھپون کو جواہر دامن موجیں تھیں بقیار محیط جہاد میں</p>
<p>۵۵ قیاد و سیر سے افق و سحرین دنیا و دولت سے آہ و بیکارین پر اضطراب آپ نہ امان خدا کرین</p>	<p>۵۶ بجاری حیات کو زمین و آسمان بنیاد شکیں سے سکتا نہ ہو دریا میں ایک شہر مویا نہ بختا کر</p>	<p>۵۷ یہ ہے کہ سب کو تھی وین و در وہ ہے کہ سب کو تھی وین و در یہاں آسمان سے کوئی نہ تھا</p>
<p>۵۸ گردن ہر زنجیر قابل حسین کی وقت مدد ہر سہل ہو مشکل حسین کی</p>	<p>۵۹ جنگل میں جھپون کو ٹھہرنا محال تھا لکلی ہوئی تھیں منہ سے بائیں حال تھا</p>	<p>۶۰ زرد ہوں پر ابرو معالون کا بہر سیاہ تھا اتر نک کی پشت پر ابر سیاہ تھا</p>
<p>۶۱ کچھ کہہ کر اڑی گئی آسمان عالم کو سب سے زبردست حاکم ہر دین کو</p>	<p>۶۲ کچھ غبار شکر حسین پر کیا نظر اقدار از درام نہ ہے برکت کو جاننا زودہ جوان کو شیریں کو</p>	<p>۶۳ کچھ کہہ کر اڑی گئی آسمان عالم کو سب سے زبردست حاکم ہر دین کو</p>
<p>۶۴ بہر اہن کا میری ذرا کیجیے گا آپ اپنی ردائیں انکو چھپا لیجیے گا آپ</p>	<p>۶۵ پوشیدہ لوگ خوف سے ہوتے متنازع چونکہ سب کبار جو تھے خاک میں</p>	<p>۶۶ غل تھا جہاڑ آج سراسر اکھڑ گئے ایسی ملی زمین کہ لنگڑا اکھڑ گئے</p>

<p>۴۴ کھنجر کی آگ سے جو جھجکا کھنجر کی آگ سے جو جھجکا کھنجر کی آگ سے جو جھجکا کھنجر کی آگ سے جو جھجکا</p>	<p>۴۵ کھنجر کی آگ سے جو جھجکا کھنجر کی آگ سے جو جھجکا کھنجر کی آگ سے جو جھجکا کھنجر کی آگ سے جو جھجکا</p>	<p>۴۶ کھنجر کی آگ سے جو جھجکا کھنجر کی آگ سے جو جھجکا کھنجر کی آگ سے جو جھجکا کھنجر کی آگ سے جو جھجکا</p>
<p>ہر سمت دیکھتا تھا وہ گھبرا کے اس طرح معشوق کی تلاش میں عشق ہو جس طرح</p>	<p>جان عالم وقا طرے کو جانتا ہو نہیں دیکھو یہی حسین ہیں پہچانتا ہو نہیں</p>	<p>جب تک کہ دم میں دم ہر سے کام آؤنگا رکے میں اپنے دوستوں کو میں بچاؤنگا</p>
<p>۴۷ کھنجر کی آگ سے جو جھجکا کھنجر کی آگ سے جو جھجکا کھنجر کی آگ سے جو جھجکا کھنجر کی آگ سے جو جھجکا</p>	<p>۴۸ کھنجر کی آگ سے جو جھجکا کھنجر کی آگ سے جو جھجکا کھنجر کی آگ سے جو جھجکا کھنجر کی آگ سے جو جھجکا</p>	<p>۴۹ کھنجر کی آگ سے جو جھجکا کھنجر کی آگ سے جو جھجکا کھنجر کی آگ سے جو جھجکا کھنجر کی آگ سے جو جھجکا</p>
<p>چہرے آجیکہ لاشوں سے میدان کو ہاٹ لوں شہ پر جو ہاتھ اٹھا میں تو سر سے کاٹ لوں</p>	<p>مجھ کو دیکھا اس دزدہ الجلال ہو مجھ پرستم کرے کوئی کسی مجال ہو</p>	<p>۵۰ کھنجر کی آگ سے جو جھجکا کھنجر کی آگ سے جو جھجکا کھنجر کی آگ سے جو جھجکا کھنجر کی آگ سے جو جھجکا</p>
<p>۵۱ کھنجر کی آگ سے جو جھجکا کھنجر کی آگ سے جو جھجکا کھنجر کی آگ سے جو جھجکا کھنجر کی آگ سے جو جھجکا</p>	<p>۵۲ کھنجر کی آگ سے جو جھجکا کھنجر کی آگ سے جو جھجکا کھنجر کی آگ سے جو جھجکا کھنجر کی آگ سے جو جھجکا</p>	<p>۵۳ کھنجر کی آگ سے جو جھجکا کھنجر کی آگ سے جو جھجکا کھنجر کی آگ سے جو جھجکا کھنجر کی آگ سے جو جھجکا</p>
<p>قدوی کہاں گئے تھے شہر قدس کے مجھ سے تو میں غلام ہزاروں حسین کے</p>	<p>قدوی جو ہو قدیم اسے جانتے نہیں آقا یہ کیا غلام کو پہچانتے نہیں</p>	<p>۵۴ کھنجر کی آگ سے جو جھجکا کھنجر کی آگ سے جو جھجکا کھنجر کی آگ سے جو جھجکا کھنجر کی آگ سے جو جھجکا</p>

[illegible]

<p>۴۴ آیا جو جواب نبوی ہی تباب بولے کہ میری سب سے بڑی تعبین تمہارے شاہزادے کی ہیں یا پس پانی شہر دیاں</p>	<p>۴۵ اسنے کہا کہ مالک بن ابی سہل جس نے غم میں کہہ دیا کہ خدا کے فضل سے میں نے میں کو یہ سب کچھ دیا</p>	<p>۴۶ سے گوارا حسین مجھے کہتا ہوں کہ ضابطہ کار انہیں گھڑی کوئی جاہ انہیں بڑے سوار انہیں</p>
<p>آیا جھکے سر کو جو نہ ہر کے شہر تک رویا پٹ کے پاس شہر دین سے دیر تک</p>	<p>میں کیا مدد کروں گا تمہارا ظلام ہوں مشتاق جنگ سرور عالی مقام ہوں</p>	<p>بابا کا زور انکو دکھایا نہ جا سکا عزت بھی تو نے دی ہو مجھے تو بچا لگا</p>
<p>۴۷ بولے کہ غلام کو اب آدن کا نذر نہا ہے نگاہ جھکے ہوئی شہر میں دیکھتے ہیں نصاحت سے ایک</p>	<p>۴۸ بولے کہ اس کے قتل کا نذرین اس وقت میری جگہ پر غم میں کہنا کہ میں نے اس کا نام نہیں دیا ہوں کہ وہ کس نام پر ہوں</p>	<p>۴۹ کشتان میں کوئی نہ رہی پیارے بچے کو جس کا سانس نہا ہے جدال ہم آگاہ ہو خدا مشتاق ایک دست ہو ابی جی کا</p>
<p>ہرگز خیال دل میں یہ حق نہ لایو پھر حرف اس طرح کے زبان پر نہ لایو</p>	<p>خون کے نیچے خون آگنے کا وقت ہو در بار ذوالجلال میں چلنے کا وقت ہو</p>	<p>دیکھو میں کیا دلیر جری ہر لڑنے کے روہا ہو لگے لڑتے ہیں شہر خدا کے</p>
<p>۵۰ تو آگے چل کر کہتی ہو جانی کے غم میں کہتی ہو حمید کی ذرا فقار سے کہتی ہو ظہور تو آسمان کو روون میں</p>	<p>۵۱ منہ کر کے سو عالم بالائے بوسے عورت سے ایڑیوں کو خلاق کائنات کے اور وقت سے مجاہد بجا بات بہت تو ان بول</p>	<p>۵۲ منہ کر کے آیا نہ زینہ چلائے ہو کیا ہی اجل سے مقابلہ ہاں جو کبھی رو اب نہو دریا سے منہ کر کے آیا نہ زینہ</p>
<p>ایسا موت نارسے صحر میں کھینچ کے پہونچا کہیں پھیلان میں کھینچ کے</p>	<p>بے جگہ عجز اہل جفا کو غرور ہے مکس کی وقت جنگ اعانت ضرور ہے</p>	<p>بجلی قدم پر تنوع شہر دم کے کاٹ پر دھالوں اپر چھاپوں تیغوں کے کاٹ پر</p>

<p>۴۴ عاقبت نیکوئی سے نیکوئی ہو گئی دریا پاؤں میں جمع ہو کر ہو گئی کھجور کا پتہ نہ مل سکا سگونیوں میں چھپ چھپ کر کیوں نہ ہو گئی</p>	<p>۴۵ خضر نے بھی جہاں کا سامان ادا اسے لپٹا تھا جو عامہ لوگوں سے چار آٹے درستی کے لئے وہ ضرور اسے جلد کرنے کے لئے</p>	<p>۴۶ بلو اوجھلے عالی جناب کی منہ پر پہنچے نغمے کی عصفور جا نہ تھی آسمان کی سنی سنی جی جی کی</p>
<p>مولا کے رستے سے سب سمٹ گئی دیکھا جو آفتاب علی شب سمٹ گئی</p>	<p>بس سینا اللہ ہی کا ندھے سے موزے سنبھا تیغ کمر سے نکال لی</p>	<p>تھے جان بلب عدو کو نشہ خلق میں گویا کہ آب تیغ کی گرہیں تھیں خلق میں</p>
<p>۴۷ کچھ چھوڑا اس نے اور کچھ چھوڑا کچھ چھوڑا اس نے اور کچھ چھوڑا کچھ چھوڑا اس نے اور کچھ چھوڑا کچھ چھوڑا اس نے اور کچھ چھوڑا</p>	<p>۴۸ کجا بان داغ بیاں کی سرخ جو زین چھلکے نبوری ہو دیگی اور تو بولی اجلی آواز زانی صد بویان پر مصاف</p>	<p>۴۹ کچھ چھوڑا اس نے اور کچھ چھوڑا کچھ چھوڑا اس نے اور کچھ چھوڑا کچھ چھوڑا اس نے اور کچھ چھوڑا کچھ چھوڑا اس نے اور کچھ چھوڑا</p>
<p>پچھلے پچھلے تھے کچھ کچھ اگر تھے پچھلے تھے کچھ کچھ</p>	<p>دیکھا گئے امام دو عالم ادھر ادھر کچھ پڑھ کے پہلوؤں میں کیا دھم ادھر ادھر</p>	<p>یہ بات منہ سے اہل سقر کے نکل گئی لو صاعقہ کی شلخ سراروں سے پھل گئی</p>
<p>۵۰ چاروں طرف سدا کوں پائے کلا دوش گزراں تھے لڑنے تھے لوہے میں جھک کر شامی تھے واقعات علی سے</p>	<p>۵۱ کیا تھیں حسام کما نغمہ کے ازد و افتاد کے کچھ چھوڑا اس نے اور کچھ چھوڑا کچھ چھوڑا اس نے اور کچھ چھوڑا</p>	<p>۵۲ کچھ چھوڑا اس نے اور کچھ چھوڑا کچھ چھوڑا اس نے اور کچھ چھوڑا کچھ چھوڑا اس نے اور کچھ چھوڑا کچھ چھوڑا اس نے اور کچھ چھوڑا</p>
<p>کس طرح جاہلین یقین پر نہ جم سکیں بہی کر سے کالی گٹھائیں نہ تھم سکیں</p>	<p>ملا گریں بجلیاں جلنے تو دیجئے جو ہر دکھاؤں مجھ کو فکرنے تو دیجئے</p>	<p>جو بھاگے مین دام درہ سے الجھ گیا بیدم ہوا وہ کام اجل کا سلجھ گیا</p>

<p>۵۶۸ دیکھو دیکھو کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے</p>	<p>۵۶۹ دیکھو دیکھو کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے</p>	<p>۵۷۰ دیکھو دیکھو کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے</p>
<p>حضرت نے غزوہ خندق لکھا ہے شکستہ کی تیغ نے جو ہر کھاد دیے</p>	<p>پہونچے جو شاہ سر سے عمامہ لپیٹ کر سر کے او سر سے سرخ امین پر تبت</p>	<p>تھار نکون جو تیغ شہ سیدہ مہر من پھیلی تھی سرخ پنجہ ماہ سپہر من</p>
<p>۵۷۱ دیکھو دیکھو کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے</p>	<p>۵۷۲ دیکھو دیکھو کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے</p>	<p>۵۷۳ دیکھو دیکھو کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے</p>
<p>جب مار ڈوال فقار کو لہر کے ٹکلی میدان میں نہ خون کی لہر کے ٹکلی</p>	<p>سہرا تیغ واسپ کا منہ ساختم کر گیا چمکی جو برق دھوپ میں طائر گریا</p>	<p>نہاں کھائی دیکھن یون رخا تین تڑپن سفید مچھلیاں جیسے شہنا تین</p>
<p>۵۷۴ دیکھو دیکھو کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے</p>	<p>۵۷۵ دیکھو دیکھو کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے</p>	<p>۵۷۶ دیکھو دیکھو کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے کون سے</p>
<p>تھار نکون سرور کی بھی کرے کا شوق رن میں شوق بھی پھولی تھی سند کا بھی درخ</p>	<p>نورج حسین من اسوار چپ کے سلسلے میں الجھانچ کے ہمار چپ کے</p>	<p>ایسا تھوڑا کہیں ٹرے نہ ہیں سنا شیروں کو تھنے پیاس میں نہ ہیں سنا</p>

<p>۴۵ موت ہو گیا کیا کیس کی موت ہو گیا نور علی اور حسن و حسین کا خون دور کون کون ہیں باقی ہو رہے ہیں یوں ہو گیا وہ سب سب بی بی بی بی بی بی</p>	<p>۴۶ ایچاں ہو حسین کا خون ہو گیا کون کون ہیں باقی ہو رہے ہیں یوں ہو گیا وہ سب سب بی بی بی بی بی بی</p>	<p>۴۷ گھوڑا زخمی ہو گیا وہ زخمی ہو گیا فقا صد شاہ و شہنشاہ کی موت ہو گیا یوں ہو گیا وہ سب سب بی بی بی بی بی بی</p>
<p>دیکھا میں آ رہا ہوں غریب الدیار کو رشتہ دوست بن شہزادہ الفقار کو</p>	<p>پیارے سے کٹ گئے ہیں نالہ و فریاد کیوں پانی چھو بیوی تو آہیں یا دیکھو</p>	<p>صیغہ کیا کہ خون میں حضرت نہا کے ہیں سیارہ پیلوشہ مظلوم آئے ہیں</p>
<p>۴۸ موت ہو گیا کیس کی موت ہو گیا نور علی اور حسن و حسین کا خون دور کون کون ہیں باقی ہو رہے ہیں یوں ہو گیا وہ سب سب بی بی بی بی بی بی</p>	<p>۴۹ ایچاں ہو حسین کا خون ہو گیا کون کون ہیں باقی ہو رہے ہیں یوں ہو گیا وہ سب سب بی بی بی بی بی بی</p>	<p>۵۰ گھوڑا زخمی ہو گیا وہ زخمی ہو گیا فقا صد شاہ و شہنشاہ کی موت ہو گیا یوں ہو گیا وہ سب سب بی بی بی بی بی بی</p>
<p>عباسؑ ہمارے گھر کے جی سے گزر گئے بازو ہمارے ٹوٹ گئے بھائی مر گئے</p>	<p>معصوموں کو گلیسے لگا دیں تو آئین ہم زنجیر کو سامنے سے ہٹا دیں تو آئین ہم</p>	<p>ہاموس بادشاہ زین سے گلے ملے زخمی حسین مجھ کے ہنس گئے ملے</p>
<p>۵۱ موت ہو گیا کیس کی موت ہو گیا نور علی اور حسن و حسین کا خون دور کون کون ہیں باقی ہو رہے ہیں یوں ہو گیا وہ سب سب بی بی بی بی بی بی</p>	<p>۵۲ ایچاں ہو حسین کا خون ہو گیا کون کون ہیں باقی ہو رہے ہیں یوں ہو گیا وہ سب سب بی بی بی بی بی بی</p>	<p>۵۳ گھوڑا زخمی ہو گیا وہ زخمی ہو گیا فقا صد شاہ و شہنشاہ کی موت ہو گیا یوں ہو گیا وہ سب سب بی بی بی بی بی بی</p>
<p>آمل بھی ہے بھر کو یہ دم میں آگیا عمر یہاں حسینؑ کو زندہ نہ پایا گیا</p>	<p>ناگاہ ایک اور کشتہ کی چپ لگی یوں ہی سے بوسہ حضرت بشیر آگئی</p>	<p>یہی تھیں ہشت سے کیجے دھڑکتے تھے انکھوں نے دھڑکتے دھڑکتے تھے</p>

<p>۴۱ جھجکا کے اہلیت کے منتظر تھے افواج شام و شامی اب اس کی حادثوں طوت و درختوں کو بھی غصہ کے خون میں تیرے چہرے پر لکھ دیا</p>	<p>۴۲ کھلا جو شہر تھیں تھے تھے تو اب اس کی تہ کو اب اس کی تو حق حضرت بنو ہاشم کے لیے وہ سب سب تھے تھے تھے</p>	<p>۴۳ تو اب اس کی تہ کو اب اس کی تو حق حضرت بنو ہاشم کے لیے وہ سب سب تھے تھے تھے</p>
<p>تاکہ قدم رکابوں سے شہر سے نکل گئے گھوڑے کی یاں تھام کے مولا بھٹکے</p>	<p>اس ظلم پر بھی سید مگر وہ حق بھٹ گیا دیکھا کیے علی سر شہر کٹ گیا</p>	<p>پوشاک خاص سید لولاک لٹ گئی بیٹی تمہارے باپ کی پوشاک لٹ گئی</p>
<p>۴۴ تو اب اس کی تہ کو اب اس کی تو حق حضرت بنو ہاشم کے لیے وہ سب سب تھے تھے تھے</p>	<p>۴۵ تو اب اس کی تہ کو اب اس کی تو حق حضرت بنو ہاشم کے لیے وہ سب سب تھے تھے تھے</p>	<p>۴۶ تو اب اس کی تہ کو اب اس کی تو حق حضرت بنو ہاشم کے لیے وہ سب سب تھے تھے تھے</p>
<p>ہاں دا بچا رکھو ماہ ہول کو لے آئیں میں ایک روشن ہول کو</p>	<p>ور بار ودا الجلال سے خلعت پہن لیا سید سبز حلقہ جنت پہن لیا</p>	<p>غل تھا کہ آج صاحب شہر مر گیا شیر خدا پکارے بچہ شیر مر گیا</p>
<p>۴۷ تو اب اس کی تہ کو اب اس کی تو حق حضرت بنو ہاشم کے لیے وہ سب سب تھے تھے تھے</p>	<p>۴۸ تو اب اس کی تہ کو اب اس کی تو حق حضرت بنو ہاشم کے لیے وہ سب سب تھے تھے تھے</p>	<p>۴۹ تو اب اس کی تہ کو اب اس کی تو حق حضرت بنو ہاشم کے لیے وہ سب سب تھے تھے تھے</p>
<p>گو غش آگیا شہر قین کو قرآن کی دو ہوا کوئی میرے سین کو</p>	<p>سب لٹ گیا لباس شہر لاول کا سر سے یا کسی نے علامہ سول کا</p>	<p>بولادہ کیا تازان جو کچھ تہ ہو گیا سر سے یا کسی نے اب زہر ہو گیا</p>

<p>۴۰</p> <p>بس عشق سب پریشانی نیدین طاقت کلام</p> <p>میر بیچارہ غم سب پریشانی کلام</p> <p>ایں غم اسے کہہ نہ سکتا کلام</p> <p>ایں غم اسے کہہ نہ سکتا کلام</p> <p>ایں غم اسے کہہ نہ سکتا کلام</p>	<p>اردن سہا کو غم ہر شہ مشرقین کا</p> <p>اٹھو رسول کرتے ہیں ماتم حسین کا</p>
--	--

<p>۴۱ میر حسین علیہ السلام کی شہادت کی خبر موم و مصلوہ نام پر عشق حسین علیہ السلام ایوانِ دل مقام پر عشق حسین علیہ السلام دے آبدیدہ کام پر عشق حسین علیہ السلام ہر دم ہی کلام پر عشق حسین علیہ السلام</p>	<p>۴۲ میر حسین علیہ السلام کے وقت عثمان کھلے افغان بن شہزادہ انت بن عثمان نخل نام رک ساجد عبد اللہ امان جلار سے تھے ابنِ عثمان بن عثمان</p>	<p>۴۳ ایسے شجاع بن شجاعت کو تازی ایسے کیم بن کیم کو تازی ایسے بی بی بی کو بی بی کو تازی ایسے سید بن سید کو تازی</p>
<p>کچھ اعتقاد انکی طرف سے پوست ہو جابر سنو نازہ روزہ درست ہو</p>	<p>انے کسی نبی کی عبادت پر صحنین دنیا میں یوں ناز کسی نے پر صحنین</p>	<p>فرمایا بد دعا نہ کریں گے کبھی نہ کی بیعت کو کہہ دیا نہ کریں گے کبھی نہ کی</p>
<p>۴۴ میر حسین شہادت کی خبر میر حسین شہادت کی خبر میر حسین شہادت کی خبر میر حسین شہادت کی خبر</p>	<p>۴۵ میر حسین شہادت کی خبر میر حسین شہادت کی خبر میر حسین شہادت کی خبر میر حسین شہادت کی خبر</p>	<p>۴۶ میر حسین شہادت کی خبر میر حسین شہادت کی خبر میر حسین شہادت کی خبر میر حسین شہادت کی خبر</p>
<p>خوابان تھے شوق میں خلائق صال کے تو رہے لہو میں کشتی دین کو سنبھال کے</p>	<p>غم کفر نے جو عالم زمین سوا دیا اس کتاب کا وہ اندھیرا مشاد دیا</p>	<p>میر حسین اور یہ کس کو نصیب ہی صوم وصال روزہ وصل صلیب ہی</p>
<p>۴۷ میر حسین شہادت کی خبر میر حسین شہادت کی خبر میر حسین شہادت کی خبر میر حسین شہادت کی خبر</p>	<p>۴۸ میر حسین شہادت کی خبر میر حسین شہادت کی خبر میر حسین شہادت کی خبر میر حسین شہادت کی خبر</p>	<p>۴۹ میر حسین شہادت کی خبر میر حسین شہادت کی خبر میر حسین شہادت کی خبر میر حسین شہادت کی خبر</p>
<p>دن سے گھر محمد زہر لے کے سائے میں روزہ کھلا حسین کا طوباکر سائے میں</p>	<p>دم اقبیا بھی آ کے ہو لیتے تو جانتے ساقہ انکا تگاہ میں تے تو جانتے</p>	<p>یہ اسکے نور کا یہ لطافت کا حال ہے دیکھے جو کہ بھی اسے کوئی محال ہے</p>

<p>۴۰ انصاف کا خطہ فراموش نہ کیا صوم وصال میں جو وہ خطہ کسی نے نہیں کیا کمال ہو</p>	<p>۴۱ وہ قتل سے بڑی کڑی ہو یہ زین العابدین سے شادی ہو روح القدس کی عبادت کی ہو</p>	<p>۴۲ بالا سرش تھوڑی ہو کمان حضر ملائکہ شہداء انبیا کمان شادی کا یہ کیا کمان ہو</p>
<p>حاصل تہذیب راہ خدا کو کمال ہو بہر حق ہی کہ صوم وصال ہو</p>	<p>جھنگل اصل مزید صاحب تمیز ہیں نمود کو کمال محمد عزیز ہیں</p>	<p>شہزادوں کی عقد ہوے شہر شہرین پانی ٹھک زمین ملی کس کو مہرین</p>
<p>۴۳ موت و قتل میں جو وہ صوم وصال انہیں پہلی شہادتیں سامنے لکھ دیان صوم وصال کی کمال ہو خاندان</p>	<p>۴۴ جہان رسول کا نام نہ جان عالی گشت ملک نہ آسمان موت و قتل میں جو وہ صوم وصال</p>	<p>۴۵ کھوئی دنیاں میں جو وہ صوم وصال نزدک کی ہو پہلی شہادتیں سامنے لکھ دیان خطہ میں جو وہ صوم وصال</p>
<p>ہو مانہ کیون یہ بادشاہ مشرقین کے بہتر خاندان کسی کا حسین کے</p>	<p>دین جان قتل کر کے یہ قدر کا طارہ ہوئی بندے خدا سمجھتے رہے اتنا ہوئی</p>	<p>وہ نون کیل خاصہ ارجیل تھے یہ کمال اس طرح تھے اوصاف جبریل تھے</p>
<p>۴۶ موت و قتل میں جو وہ صوم وصال انہیں پہلی شہادتیں سامنے لکھ دیان صوم وصال کی کمال ہو خاندان</p>	<p>۴۷ جہان رسول کا نام نہ جان عالی گشت ملک نہ آسمان موت و قتل میں جو وہ صوم وصال</p>	<p>۴۸ کھوئی دنیاں میں جو وہ صوم وصال نزدک کی ہو پہلی شہادتیں سامنے لکھ دیان خطہ میں جو وہ صوم وصال</p>
<p>والا نسب ہو کوئی عالی نسب ہو جو کچھ ہو انہیں کے سبب وہ سب ہو</p>	<p>اسو اسطے کہ خون اندھیر کا دور ہو زیر زمین غلاموں کی قبروں میں ہو</p>	<p>صوم وصال کی مہر اکو عید ہو یکتا سب نسب ہیں حسین شہد ہو</p>

<p>۴۹ و در سرای شاد که بود صاحب ایمان و سیرت پاک و کریم آنکه کسی نه خندید و نه گریه کند برین غم و غم و غم</p>	<p>۵۰ و لاکم اوت و غنیشش و نادر کار تقی سبط و نور و نور و نور سود و اسب و اسب و اسب و اسب و نای و نای و نای و نای</p>	<p>۵۱ نار و نار و نار و نار و نار و نور و نور و نور و نور و نور و نور و نور و نور و نور و نور و نور و نور</p>
<p>مثل علی نبشت و سقر کے قسیم ہیں حضرت بڑے کریم ہیں این کریم ہیں</p>	<p>درج حد میں عا میں بہت عیون مجوم کے سویا کیا حسین کے ہاتھوں کو چوم کے</p>	<p>کوفی کے دن میں تر نہیں ہر گنواں نہیں پانی کا شتر لوں کہیں آقا نشان نہیں</p>
<p>۵۲ و در دست سیرت آنکے گشتہ آید آنکے دایاں نے اندر ای حیب و در دست سیرت آنکے گشتہ آید آنکے دایاں نے اندر ای حیب</p>	<p>۵۳ و در دست سیرت آنکے گشتہ آید آنکے دایاں نے اندر ای حیب و در دست سیرت آنکے گشتہ آید آنکے دایاں نے اندر ای حیب</p>	<p>۵۴ و در دست سیرت آنکے گشتہ آید آنکے دایاں نے اندر ای حیب و در دست سیرت آنکے گشتہ آید آنکے دایاں نے اندر ای حیب</p>
<p>کوئی عیسا کے دے تو بڑا اکین نام ہے خود چپکے دین حسین خیر کا یہ کام ہے</p>	<p>تکلیف شے ہاتھ کی پیش نظر ہوتی جمال کے ستم کی اسے کچھ خبر نہ تھی</p>	<p>بچوں کا حال خیر جو ہوا ای دلیر ہو پانی پلا دمساقی کوڑ کے شیر ہو</p>
<p>۵۵ و در دست سیرت آنکے گشتہ آید آنکے دایاں نے اندر ای حیب و در دست سیرت آنکے گشتہ آید آنکے دایاں نے اندر ای حیب</p>	<p>۵۶ و در دست سیرت آنکے گشتہ آید آنکے دایاں نے اندر ای حیب و در دست سیرت آنکے گشتہ آید آنکے دایاں نے اندر ای حیب</p>	<p>۵۷ و در دست سیرت آنکے گشتہ آید آنکے دایاں نے اندر ای حیب و در دست سیرت آنکے گشتہ آید آنکے دایاں نے اندر ای حیب</p>
<p>ہوے کہ یہ مقام وہ پورا اسب ہے حدت نہ کچھ ہوئی ہیں جسے مجاہد ہے</p>	<p>تو آب ہو کے ہر دل یوس بہ گیا شکر بھی وہ بن بھی نہیں مر کے رہ گیا</p>	<p>پینے کے طرت پانی سے شکرین ہی ہوئی دریا کے سامنے فقیر سبیلین مصری ہوئی</p>

نور دست

<p>۴۱۰ ہر شہر کا بیان ہر منظور مختصر پہا ساربانہ دست ندین زجاوہ اے اس کرم کا خاتمہ سبط سول اندر کرم کی ہے دل خجہ جگر</p>	<p>۴۱۱ بہن تھی جلیب کینہ کیاب تیا غنیمت بخت نفس کو غنیمت نور کیا یہ ادبی مرچ ادب اندر کرم کا خاتمہ قلب شہر عرب</p>	<p>۴۱۲ ہر شہر کا بیان ہر منظور مختصر پہا ساربانہ دست ندین زجاوہ اے اس کرم کا خاتمہ سبط سول اندر کرم کی ہے دل خجہ جگر</p>
<p>کی سر شہر نے سحر شہر کے واسطے دی جان اپنی شیون کی بخشش کے واسطے</p>	<p>آقا کا پاس ہی ہو کھڑے ہیں ہتھ جائیں تو ہاتھ پڑے ہیں کھڑے</p>	<p>رو کی تھی جس نے راہ سے یہ صلا دیا بختے قصور خلد کا رستہ تبا دیا</p>
<p>۴۱۳ ہر شہر کا بیان ہر منظور مختصر پہا ساربانہ دست ندین زجاوہ اے اس کرم کا خاتمہ سبط سول اندر کرم کی ہے دل خجہ جگر</p>	<p>۴۱۴ بہن تھی جلیب کینہ کیاب تیا غنیمت بخت نفس کو غنیمت نور کیا یہ ادبی مرچ ادب اندر کرم کا خاتمہ قلب شہر عرب</p>	<p>۴۱۵ ہر شہر کا بیان ہر منظور مختصر پہا ساربانہ دست ندین زجاوہ اے اس کرم کا خاتمہ سبط سول اندر کرم کی ہے دل خجہ جگر</p>
<p>حضرت کھڑے تھے سوچ میں غم کیم جو کھڑے ہوئے گیا دہن شکر یہ ہوئے</p>	<p>مرضی تریب نہ نہیں ہر نہیں سہی کستاری یہ بیان رہا چھاپہ بین سہی</p>	<p>یوسف کے پہلے چاہنے والے گذر گئے تلوارین کھائیں شاکر و نور سحر گئے</p>
<p>۴۱۶ ہر شہر کا بیان ہر منظور مختصر پہا ساربانہ دست ندین زجاوہ اے اس کرم کا خاتمہ سبط سول اندر کرم کی ہے دل خجہ جگر</p>	<p>۴۱۷ بہن تھی جلیب کینہ کیاب تیا غنیمت بخت نفس کو غنیمت نور کیا یہ ادبی مرچ ادب اندر کرم کا خاتمہ قلب شہر عرب</p>	<p>۴۱۸ ہر شہر کا بیان ہر منظور مختصر پہا ساربانہ دست ندین زجاوہ اے اس کرم کا خاتمہ سبط سول اندر کرم کی ہے دل خجہ جگر</p>
<p>برہا منونے پائیکے نیچے کسی جگہ اگر سے سوار و دش پیر اسی جگہ</p>	<p>وہ ہم کا جہاد پل کا جہاد ہی اوتامی وہ جہاد یہ اعلیٰ جہاد ہی</p>	<p>دارت ہرین مسلمان کے علی دین شہید باب علم کے گھر کے جہاد ہرین</p>

<p>مرثیہ حسین چرخ کو ز دیو قار کمان حسین شید کے کہ گلا کمان حسین جانباز جان نثار کمان حسین زنیامین روزہ دار کمان حسین</p>	<p>مرثیہ حسین تھا وقت ترک تہا شاہ حسین اٹھا شمال صائم گاہ دل حسین کسی کو صوم کی نیت ہو فرض حسین پا صبح میری گوشتیں اسنے لیا حسین</p>	<p>مرثیہ حسین عمل خیر کی بجا گلشن طوقی و طوقی حسین چرخ کو ز دیو قار کمان حسین شید کے کہ گلا کمان حسین</p>
<p>توقیر صوم آپ کے حصہ میں آئی ہو روزے میں اسے باپ تلواری ہو</p>	<p>سجد کے یہ طویل رہا اس سجد کا پھر خوشی کی وجہ سے تھا چاند عید کا</p>	<p>اہل گناہ آ کے جو مجلس میں رو گئے رحمت خدا کی نامہ اعمال دعو گئے</p>
<p>مرثیہ حسین سکناہ سے کبھی حسین ہو پاک ہر گناہ سے حسین مقصود نام حسین نیک کس گناہ کا آیا خیال</p>	<p>مرثیہ حسین مقصود ہر جو دل حسین یہ ذکر تھا کہ روح امین حسین واجب ہو روزہ چاند حسین گو یا حسین حسین</p>	<p>مرثیہ حسین گلستاں کمال حسین کبوتر صیام کی پیٹھ مصطفیٰ حسین رہا ہر جو صوم حسین عشق حسین حسین</p>
<p>انکی طرح ہو کوئی گناہوں سے پاک بھی ہو خاک پاک و فضیلت اقدس کی خاک بھی</p>	<p>یہ ترک شیر سے جو اشارہ بیان کرو تصدیق کو یہ حکم ہمارا بیان کرو</p>	<p>معمول تھا خوش کہ سول جلیل تھے خواہان وحی منتظر جبرئیل تھے</p>
<p>مرثیہ حسین رکھے نہ بغض دل حسین ظاہر نہون حسین شہین کا جو نہ دشمن جان حسین جس کا حسین</p>	<p>مرثیہ حسین لیکے نبی نے گوشتین فرمایا حسین اخذ ری خاطر آبی افشائے وقار حسین جو جو اشارہ آج کا وہ حسین میں سے عرض عالم نہان حسین</p>	<p>مرثیہ حسین چھین شباب فاطمہ حسین تھے گوشتین حسین کی عرض کبیر محبوبہ لجمال حسین اور گوشتین خبر رویت بلال حسین</p>
<p>پوچھا تو روز شناسن جاسے گئے حسین کیا ظالموں کے تیغ جاسے گئے حسین</p>	<p>کیا بات اسکی واہ جو سیارہ آپ کا حقا حسین فخری نانا کا باپ کا</p>	<p>اسکی وجہ کیا ہو خدا جالے کب انہیں دودھ اس قمر سے آہر شہ پیا نہیں</p>

<p>۱۵۵ کہیں ایشام دشمن دین نہیں کہو خدا کا خوف نہیں یہ نہیں کیا کیا ازبختیں مجھے دین میں نہیں کہا ناری میں ہو فامین عین میں نہیں کہا</p>	<p>۱۵۶ اوی غلبین کا شوق یہ شہر ہے نوین ہوا تھا کا صا حسب بخت وہ حسین آگاہ کیا حسین کی نیرت سے نہیں شام میں ساکنان فلک ساکن نہیں</p>	<p>۱۵۷ آمادہ جہاد ہو سہا سہی جوان ہنشل مصلطفے کو پکائے شہر زبان کہے جو وہ علیحدہ شہر نے کیا بیان بیایا تھا سہاے باپ کا ہر آج اتھان</p>
<p>فرمایا کس پر مٹے ہیں بھجاستا ہو نہیں یہ مجھے آشنا ہیں انہیں جانتا ہو نہیں</p>	<p>خوشبو سے پیکر شہر اس قیام میں ہی کیا ٹھیک جسم خامس آل عبا میں ہی</p>	<p>بچنے کا ہم مسافروں کے طور پر نہیں دم بھر کا پیش و پس ہی فقط اور نہیں</p>
<p>۱۵۸ زبان عیب پوشی سلطان لہ جواب جہاں شہر میں خرم گروہ حجاب بنی ہوئے جو جو تھا کیا خطاب جو نہا کے شہر سے اس نے اتھان</p>	<p>۱۵۹ جب مجھ کا لسان لیا صبح کا کلام چوڑے شہر سے وہ اسے کلام انکھ سوریں انہیں کیا دخل کلام سر راہ نہ تھا حسین یہ کتنے صبح شام</p>	<p>۱۶۰ الفت نہیں ہی باپ کو آئے خلیل کتنے تو میں کہ جاؤ گروہ حجاب بھجیں گے آئی زبیرت میں کمال سب کو جانے بعد ہو اولاد کا ملال</p>
<p>سرکالی کچھ نقاب جو روئے سیاہ کی آنکھوں سے خون پونچھ کے شہر نے لگا کی</p>	<p>بہتر ہی موت صلح شکر سے کیا کریں جو صلحت جناب برادر سے کیا کریں</p>	<p>ابن علی و شیر قہر نہ منیب عزیز ہیں بھائی یہی بھائی یہ سب عزیز ہیں</p>
<p>۱۶۱ بوسے قہر سے بوسے شہر سے ریکے کوئی بیان شہر سے بانہ کچھ نہ تھا نشان اسکا ہر چون جج سلج کر نہ جا میں قہر سے</p>	<p>۱۶۲ تعین جو امام شہر و بھائی میں نہیں ایسی ہی بھی میں کہیں نہیں کیا کیا کریں حال کے میں نہیں رہی میں ملال میں اید میں نہیں</p>	<p>۱۶۳ اگر کچھ نہ تھا نشان اسکا ہر بوسے قہر سے بوسے شہر سے ریکے کوئی بیان شہر سے بانہ کچھ نہ تھا نشان اسکا ہر</p>
<p>اموال اپنے دل کا حسین کیا کر کے منظور ہی مجھے بھی نہ کوئی بُرا کے</p>	<p>آراستہ جو قہر ادھر ادھر ہوئی جاگے نصیب و رخ و جنت سحر ہوئی</p>	<p>پہلے بہشت کو سفر ایسی کوئی کر د دو بولوں میں آپ میں سرخرو کر د</p>

<p>۵۵۵ جو کہ تیرے بیٹے کے بعد ہمارے ادم آدم میں سے تیرے بیٹے کو کہہ دو کہ اس سے تیرے بیٹے کو کہہ دو کہ اس سے تیرے بیٹے کو کہہ دو کہ اس سے</p>	<p>۵۵۶ بان لوت کو کہہ دو کہ اس سے تیرے بیٹے کو کہہ دو کہ اس سے تیرے بیٹے کو کہہ دو کہ اس سے تیرے بیٹے کو کہہ دو کہ اس سے</p>	<p>۵۵۷ تیرے بیٹے کو کہہ دو کہ اس سے تیرے بیٹے کو کہہ دو کہ اس سے تیرے بیٹے کو کہہ دو کہ اس سے تیرے بیٹے کو کہہ دو کہ اس سے</p>
<p>اگر کو اذن دے کے بڑا نام کر گیا تو کہیں تشنہ دہن کام کر گیا</p>	<p>یوں اضطراب میں نہ لگے کہ کیا چلے نہ یوں جھڑپ سے تر پتا ہو اچلے</p>	<p>سہر جو کٹا تو پتھر امید کھل گیا یعنی خطاب صادق الاقرار مل گیا</p>
<p>۵۵۸ جو کہ تیرے بیٹے کے بعد ہمارے ادم آدم میں سے تیرے بیٹے کو کہہ دو کہ اس سے تیرے بیٹے کو کہہ دو کہ اس سے تیرے بیٹے کو کہہ دو کہ اس سے</p>	<p>۵۵۹ بان لوت کو کہہ دو کہ اس سے تیرے بیٹے کو کہہ دو کہ اس سے تیرے بیٹے کو کہہ دو کہ اس سے تیرے بیٹے کو کہہ دو کہ اس سے</p>	<p>۵۶۰ تیرے بیٹے کو کہہ دو کہ اس سے تیرے بیٹے کو کہہ دو کہ اس سے تیرے بیٹے کو کہہ دو کہ اس سے تیرے بیٹے کو کہہ دو کہ اس سے</p>
<p>حیرت کی ہی جگہ نہ مقام عجیب یہ ہی اتنا ہوا جو فاصلہ اسکا سبب یہ ہی</p>	<p>افسانہ خدیو خوش انجام رہ گیا غیرت میں شہ کی جان گئی نام رہ گیا</p>	<p>جائے خدائے خود سے دور تمام رات یوں کو لگی نہ آنکھ نہ سوسے تمام رات</p>
<p>۵۶۱ جو کہ تیرے بیٹے کے بعد ہمارے ادم آدم میں سے تیرے بیٹے کو کہہ دو کہ اس سے تیرے بیٹے کو کہہ دو کہ اس سے تیرے بیٹے کو کہہ دو کہ اس سے</p>	<p>۵۶۲ بان لوت کو کہہ دو کہ اس سے تیرے بیٹے کو کہہ دو کہ اس سے تیرے بیٹے کو کہہ دو کہ اس سے تیرے بیٹے کو کہہ دو کہ اس سے</p>	<p>۵۶۳ تیرے بیٹے کو کہہ دو کہ اس سے تیرے بیٹے کو کہہ دو کہ اس سے تیرے بیٹے کو کہہ دو کہ اس سے تیرے بیٹے کو کہہ دو کہ اس سے</p>
<p>گردن جھکی تھی زخم بدن تھے کھلے تھے یہ تھے رینگ کر تھے حضرت تھے</p>	<p>تھکے اپنے بڑے کو فاکر گئے حسین فرما کے سب کو نذر خدام گئے حسین</p>	<p>طر ہو ہمیشہ رہنے کا تھا حسین کا رہے دس دن نہ کر ہلا میں شہ کر رہا ہے</p>

<p>۵۶۳ چو بختی در طویل و سست کی غرض وقت چو چرخ جانتی بین خبر آید جانی نیست باری و اندون</p>	<p>۵۶۴ گشتی علم ز آیات مدنی عبادت بنی عزم آیات مدنی کج کوچه و مبدع آیات مدنی طوئی بوی کمرین خرم آیات مدنی</p>	<p>۵۶۵ بر شرم طاسی گلی که خدای پروردگار صوم وصال چو دنیا عین کرب روزه بین جناب صبح تبار و کرب خنجر این فاطمہ</p>
<p>ہر ایک فلین دشت مصیبت کا صید ہی انکی بھی مجھ غریب کے وعدے میں قید ہی</p>	<p>تھاد معیان صبر میں نہ بکاسے نکلے شانے سے پوچھو ڈالے جو آنسو نکلے</p>	<p>تہہ یون لیے تھے لاشہ نور نگاہ کو دیتا ہی جیسے نذر کوئی باد شاہ کو</p>
<p>۵۶۶ چو بختی در طویل و سست کی غرض وقت چو چرخ جانتی بین خبر آید جانی نیست باری و اندون</p>	<p>۵۶۷ گشتی علم ز آیات مدنی عبادت بنی عزم آیات مدنی کج کوچه و مبدع آیات مدنی طوئی بوی کمرین خرم آیات مدنی</p>	<p>۵۶۸ بر شرم طاسی گلی که خدای پروردگار صوم وصال چو دنیا عین کرب روزه بین جناب صبح تبار و کرب خنجر این فاطمہ</p>
<p>ساتھ اسلے ہی یہ شرط نہ مطلق ڈالے اولاد ہو جو قتل تو شکر خدا کرے</p>	<p>گذری جو کچھ گذر گی دل پر نام کے اُس دم بھی مسکرائے مگر دل کو تھام کے</p>	<p>تو بے نیاز نہ ہی میں ہر پانیا زہون یہ سر جو آبرو سے کئے سرفراز ہون</p>
<p>۵۶۹ گشتی علم ز آیات مدنی عبادت بنی عزم آیات مدنی کج کوچه و مبدع آیات مدنی طوئی بوی کمرین خرم آیات مدنی</p>	<p>۵۷۰ بر شرم طاسی گلی که خدای پروردگار صوم وصال چو دنیا عین کرب روزه بین جناب صبح تبار و کرب خنجر این فاطمہ</p>	<p>۵۷۱ گشتی علم ز آیات مدنی عبادت بنی عزم آیات مدنی کج کوچه و مبدع آیات مدنی طوئی بوی کمرین خرم آیات مدنی</p>
<p>دل سے کہا کہ اشک نہ ملنے کی شرط ہی حکو یہاں خوشی سے بٹنے کی شرط ہی</p>	<p>چہرہ الم سے زرد ہوا اضطراب تھا تھرا رہا تھے مضرط آفتاب تھا</p>	<p>حقاکہ تیرے ہاتھ ہی پیرا سے کی آبرو مالک بچا بنی کے نو سے کی آبرو</p>

<p>۹۷۷ حسین کو اہل زمین و آسمان تھا مستقل و ساری زمین ہوئی حاکم و مقرر و سرور وہیوں کی طرف سے توجہ و احترام</p>	<p>۹۷۸ یہ تو ایک اور سی منہ کی بات کہ جس کی طرف سے توجہ و احترام کے لیے تھے وہیوں کی طرف سے توجہ و احترام کے لیے تھے</p>	<p>۹۷۹ یہ تو ایک اور سی منہ کی بات کہ جس کی طرف سے توجہ و احترام کے لیے تھے وہیوں کی طرف سے توجہ و احترام کے لیے تھے</p>
<p>حاضر ہوا اور قتل کے میدان سے حسین آیا خدا کے سامنے کس شان سے حسین</p>	<p>ان سب میں غل ہوا سوے مقتل روانہ ہو کوئی نہ تھا مدد کو جو حاضر ہوا نہ ہو</p>	<p>حالت بیکار کی مگر اس کی طرف سے دیوڑھی میں تھیں بابت کس کی طرف سے</p>
<p>۹۸۰ بہترین ذات پاک نہ ہو اور خدا بر وقت توجہ و احترام کے لیے توجہ و احترام کے لیے تھے</p>	<p>۹۸۱ یہ تو ایک اور سی منہ کی بات کہ جس کی طرف سے توجہ و احترام کے لیے تھے وہیوں کی طرف سے توجہ و احترام کے لیے تھے</p>	<p>۹۸۲ یہ تو ایک اور سی منہ کی بات کہ جس کی طرف سے توجہ و احترام کے لیے تھے وہیوں کی طرف سے توجہ و احترام کے لیے تھے</p>
<p>سب کے لیے صبر میں بکس کے لہجہ کی جاتی رہی بات جو تو نے مدد نہ کی</p>	<p>جو کچھ بیان ہاں ہوا اسے جانتا ہوں نہیں سب کا خدا کے فضل سے مشکلتا ہوں نہیں</p>	<p>مٹھو دیکھتے ہوئے شہر والا چلے گئے افسوس کہلے دل کو سنبھالا چلے گئے</p>
<p>۹۸۳ بندہ جو شغل حقیقت میں نہیں راحت میں اور خود اذیت میں نہیں</p>	<p>۹۸۴ بعد اس کے شہر ہو تو کل میں ہو کیا بیان تو کل میں</p>	<p>۹۸۵ بہترین ذات پاک نہ ہو اور خدا بر وقت توجہ و احترام کے لیے توجہ و احترام کے لیے تھے</p>
<p>یہی طرح جو میری طلب آج ہو گئی نانا سنے لے مجھے معراج ہو گئی</p>	<p>سب کو کتنی حسین دست ادب جوڑے سرو سی حسین دامن شہ چھوڑے</p>	<p>آکے رکاب بھامے یہ تو نہ زور تھا لیکے یا حسین شہیدوں میں شور تھا</p>

<p>۵۱۲ جو سے سلطان دار کی دست کشید رویا یہ زو الجناح بنو قاتل کو کون کلبار نور و قحط مہر کی ہر ایک خیمہ بن سے لہو کی لہجہ</p>	<p>۵۱۵ حسین بن حسین حسین بن حسین کا چار حسین مگر کیا ہوئے حسین کا چار حسین تسہر کی بیتی ہو کوئی سہارا حسین صاحب نہ رو و خطبہ کا یار حسین تھوڑا بادیون کو مری ہو کو ارا حسین</p>	<p>۵۱۱ بس ہی تو وہ شہر اسطوت میں کچھ ہو شکل علی شجاعت و جرات میں کچھ ہو شاہوں سے کچھ زیادہ شوکت میں کچھ ہو ایک سوا ہو طاقت و قوت میں کچھ ہو</p>
<p>۵۱۳ رکھا جو پلٹوں شہر سے فرس کی کاب میں روئے خیال دوش رسالتا میں</p>	<p>۵۱۴ تسلیم کا رضا کا تحمل کا وقت ہی اللہ پر فقط یہ توکل کا وقت ہی</p>	<p>۵۱۲ ہر عدد و پیام اہل اسکی ضرب ہو صاہر ہو گو کہ صاحب آلات حرب ہو</p>
<p>۵۱۴ آرزو زندگی کے چلے جگت جناب روڑینا آلت کے پردہ کو رو رہی چاہ واسر تارہ آئین عجیب حال سے رباب کی پی لگام مر کب شاہ فلک کاب</p>	<p>۵۱۶ ہوا اعتماد توکل سے ہو مراد صاحب حسین تو اسے خدا پر اعتماد کافی ہو وہ کہ توکل کو اسکی یاد وہی ہوئی چلن ہو دانے وہ خوشخوار</p>	<p>۵۱۶ اس کے ہوئے میں بھلا نصیب اس کے صلاح سے ہوئی وقت و کام ختم کی ڈھال سے ہوئی نصیب داؤد کی زرہ کو تو تن سے نصیب باتھ آئی ذوالفقار علیہ السلام نصیب</p>
<p>۵۱۵ آیا کمال شہر کو ترس دے کے حال پر روحی تھیں مہر سے ہوئے گلے کی لال پر</p>	<p>۵۱۷ تادیب دشمن خیمہ کے در پر پڑی رہیں انھیں تو بھوساں سی جاگڑی رہیں</p>	<p>۵۱۷ رشک ہما ہی خود شہر دل طول کا پر دار گھوڑا راکب دوش رسول کا</p>
<p>۵۱۶ کسی مقلد کو کہ روئے میں آہ راغب میں آیت پر تو مقلد کے لئے عالم بے موت زبکی سلطان کم سپاہ منے کو آپ جاتے ہیں تو دنی کی جلاہ</p>	<p>۵۱۷ اس کی جگہ کی آیت میں کچھ رجعت کیا حسین کو ادر تھوڑا کیا جان کیا مجال ہو کیا طاقت زبیر ہر دشمن ہی فقط اللہ پر نظر</p>	<p>۵۱۷ کیونکہ انہوں نے طاقت و قوت میں کچھ میں شہر میں کچھ شہر کا کچھ شکر شکن میں پائیں میں فاقوں میں کچھ تقاریر میں جبار سے قدرت کچھ</p>
<p>۵۱۸ دس پہر بنی ہر سید عالی میں کیا کروں اچھے سون کے عمارت میں کیا کروں</p>	<p>۵۱۸ انصاف کا ہر قول نہ دیکھا یہ طور بھی کوئی حسین سا توکل ہی اور بھی</p>	<p>۵۱۸ عاصی ہوں رسکار یہ کسم خدا لیا ایسے قوی ہیں بار شفاعت اٹھ لیا</p>

<p>۹۹۱ جسدِ مطہر تنہیکہ و تنہا پہ چہ چہ نہ سوسو ارضا حب لکن میں حسین حسین نہو مکان جلازم تیر چہ مطلق</p>	<p>۹۹۲ چلا کی فتح فاش خیر کے لال میں بولاجلال غصہ زو الجلال میں دی صبر صد کہ عظیم المثال میں علی کیا سے صاحب موعود</p>	<p>۹۹۳ بیزیرین مجھ جلیلاؤں کو درکین تلقین دوستوں کو بیان لکھین اسے جہان مدد کا ہو طالب درکین ہم وہ ہیں جو اعانت ہر نیک کین</p>
<p>تھا صبر تقا ہست را کب روانہ تھا منعہ آوردش بنی تازیانہ تھا</p>	<p>ہر شمر طکا انھیں کے سبب فروغ ہو کوئی ہمیں کے تو سر امر دروغ ہو</p>	<p>اس قول پر عمل نہ کریں تو جہمی کہو مشکل بتاؤ حل نہ کریں تو جہمی کہو</p>
<p>۹۹۲ ہو چکا مقابل صعب بیکار زوال جناح تھا اس غاصل چکر غنار زوال جناح آئی صد علی کی وفادار زوال جناح سوار سے شیار زوال جناح</p>	<p>۹۹۵ طالب نہیں مدد کیہ کتنے شکیا لاکھوں سے ہو مقابلہ دین تھے نعرہ زن حسین مددگار ہو خدا کیا ہو بچہ زکریا زکریا</p>	<p>۹۹۱ کہہ کہیں تو شکیہ بیان حسین بچہ ننگا چاروں جانب حسین کہہ کہیں جو کمر ز بان سے بیان حسین بیت حسین</p>
<p>ہر چند بھوک پیاس کبھی شست بلائی ہم ترے ساتھ ساتھ ہماری دعا بھی ہے</p>	<p>بسیر ہمارا سایہ پڑے یاد رب کرے کجائے سر مدد نہ کسی سے طلب کرے</p>	<p>ایکابھی جو ہر فنا ہو حسین کا بس ہو حسین اور خدا ہو حسین کا</p>
<p>۹۹۳ بلبل جنگ بجا ہو چہ چہ تو گریں میں انہ زوئے کے پاس معتدین میں سحر کے پاس تھامس پرین نور کے پاس</p>	<p>۹۹۶ بچتی ہو جان آبِ قبا سے تو ہر پندرہ ہر نفس میں جو نام طیب ہے طوفان میں نہ غیری کی کے پاس نارت کے نہ بات کو جوابے</p>	<p>۹۹۹ ہم کیسے ضعف میں اسکا تو کین ہم جانتے ہو طاقت زراہین ہم کہیں نہ جانتے ہو سبب حسین ہم اتھان جو بھی حسین</p>
<p>دل کوستے ہیں شان خد کے دلی کی ہے اسکو ضعیف کبھی ہو تو ت علی کی ہے</p>	<p>ظلمت میں ہو تو نور سے آفتاب سے برے جو آگ پانی نہ مانے سحاب سے</p>	<p>فرما کے یہ حسین بڑے فوج ہٹ گئی الٹی جو آستین تو دنیا اٹک گئی</p>

<p>۱۰۴ خداوندی بیکشای کی خداوندی بیکشای کی خداوندی بیکشای کی خداوندی بیکشای کی خداوندی بیکشای کی خداوندی بیکشای کی خداوندی بیکشای کی خداوندی بیکشای کی خداوندی بیکشای کی خداوندی بیکشای کی</p>	<p>۱۰۳ بیکشای کی</p>	<p>۱۰۲ بیکشای کی</p>
<p>لاستے تو چارمست پڑے تھے کوئی نہ تھا نہیں فقط حسینؑ کے تھے کوئی نہ تھا</p>	<p>وہ منتشر ہوئے یہ ظاہر جو تل گئے پھر گھر کے خوب ابرسیہ کے گل گئے</p>	<p>قیس ایک اپنے ہنرمین یگانہ تھا ایسا یون میں کامل فرد زماہ تھا</p>
<p>۱۰۵ بیکشای کی</p>	<p>۱۰۶ بیکشای کی</p>	<p>۱۰۷ بیکشای کی</p>
<p>مہر حسینؑ پھر کے صف کا زار سے سرداروں کو اشارہ کیا زوال نقار سے</p>	<p>مالکے دی صدا کہ نہ مہرے جدال میں دوبہرے ہیں عرق انفعال میں</p>	<p>اپنی جگہ سے اٹھ نہ سکا رعب تھا گیا قیس ایک شیر کے پنجہ میں آگیا</p>
<p>۱۰۸ بیکشای کی</p>	<p>۱۰۹ بیکشای کی</p>	<p>۱۱۰ بیکشای کی</p>
<p>دہری کردارین نہ غضب کی نظر سے ہم لو آؤ نہ کو پھر ہو سے ہیں ادھر سے ہم</p>	<p>چلا ہے تھے شکل نہیں کوئی حسین کی دیکھی ہو تیغ فاطمہؑ کے نور عین کی</p>	<p>جان اب امام وقت تھے مشرق کو قیس تو پکار تو یس حسینؑ کو</p>

<p>والہ بیچا ہوا تھا اسکو دلے ہوئے وہ رعین بیان تھے معررہ راسخ دیر تھا زندگی سے شیر علی و بیول جلدی یہ بھی کہ وہ وہاں اخلین</p>	<p>والہ عالم ہوئے نظر سے یہ کہ انعام تغیس تک پہنچ گئے اعجاز امام کیجا جو پہنچے نوادب سے کیا سلام سچا مدد کو اسے ابن سلطان</p>	<p>والہ شہ نے کہا بے غی و عالم امت سے برنی و صی پوئے نانا بن کبر ختم رسل شافع ام عین ہون امام عصر ہو امودام</p>
<p>تھا گاہ دور لشکر کین گاہ پاس تھا پشیر لڑ رہے تھے مگر دل اُداس تھا</p>	<p>اہستہ اسکو چھوڑ کے اس سمت پھر پڑا وہ پاس ذوالجناح پہاتے ہی گر پڑا</p>	<p>امت نے سارے باغ کو پامال کر دیا مہمان کا غریب کا یہ حال کر دیا</p>
<p>والہ تھا شہرہ جہا زمین آسمان میں جلوس تھے ذوالفقار کے سارے جہان میں نہ نہ کچھ تھے سب فلک و زمینان میں ناگاہ درست سے پیدا آئی کان میں</p>	<p>والہ کیا ایا جو چھوڑا اشارہ سلطان آیا تھا جس طرف وہ شیر سلطان پھر تاب نہ کی کہان دل سے پھر پڑا پھر تھیں کو پاس اقدس چھوڑا</p>	<p>والہ سب حکم میں یہ بھی کہوں مشغول تھا جہاد میں اسے یہاں دل لگی تھی تری فیادنا کہان تھا اسی طریق سے حاضر ہوا ایمان</p>
<p>خیمین شیر کے ہون چھوڑا جاو یا حسین فتیس کی مدد کے لیے آؤ یا حسین</p>	<p>بول لکھڑے ہیں آدم و عیسیٰ کی تہن سے آپ لے ہیں بہشت سے یا آسمان سے</p>	<p>جانا برہا ہن منہ کو لڑائی سے موڑ کے آیا ہوں اہلیت محمد کو چھوڑ کے</p>
<p>والہ فرمایا تیغ روک کے عین جہاد میں ایا لشام جہاد میں کچھ کام ہو گئے ہو خودی ملک میں جہاد میں کوئی کیا تار سہا سے جانے کی پائین</p>	<p>والہ مبارون سے تمام قبایک ہو گیا سب خشک و خوار ہو گیا تازہ عین زخم خون ہو گیا نصرت بے سہرا ہو گیا</p>	<p>والہ لے الفراق حافظ و ناصر اضا اسنے کہا خور و شکر جابے ذرا عیسائیوں کا بندہ احسان ہو گیا لا تارون بنی قوم کو جو ہو گیا</p>
<p>پھر کو نہ تھی ہر برق حسام دودم ابھی دم لعلین جہاں ہوئے ہم ابھی</p>	<p>گھوڑے کے سارے جسم میں تیر کیلے ہی ہاتھ میں کھنچی ہوئی شمشیر کیلے</p>	<p>دیکھو یہ حال اور نہ قعدہ کروں جسے بچائی جان اسی پر فدا کروں</p>

<p>واللہ کی بخت اور دین معجز کیا قبول فرما کے مرہبائے بولے شہر مملوک بس ہو یہی بخت جان و دل قبول کرنا ہمیشہ حسین ای پروردگار</p>	<p>واللہ حسین کی اونچا وہ باغ اور وہ صورت حسین کی بولی بلکے رنگ نقا است حسین کی اچھی طرح سے بکھڑا طاقت حسین کی غلط بیرون مین تھکر حفاظت حسین کی</p>	<p>واللہ بار و ستارہ تمام کے بولے حسین کی فوج ذلیل بجائے سب شہر جلیل افطار صوم میں بھی توقف ہوا بکلیل لا لایا ہو بخین پیام خداوند مجلیل</p>
<p>ہم بیکسوں کا ذکر عبادت سے کم نہیں رونا حسین کو یہ شہادت سے کم نہیں</p>	<p>ہو نیجان شکار ترویت او بال ہر پہنچے میں شاہباز کے جنبش محال ہر</p>	<p>ہم فطرین نذر کو مر لاؤ لڑ چکے آؤ ہمارے پاس حسین آؤ لڑ چکے</p>
<p>واللہ کچھ دیکھانے چلے شاہ نامدار گھوڑے پر چھاسے دیکھو مجھے بیان سوار جو در سے چھٹی نظر آئی ذوا الفقار مانند برق آئی کیا شاد برین نے وار</p>	<p>واللہ گھوڑا بھی تھا پازوہ ظالم بھی کیا پیار گھوڑے پر چھاسے دیکھو مجھے بیان سوار جو در سے چھٹی نظر آئی ذوا الفقار مانند برق آئی کیا شاد برین نے وار</p>	<p>واللہ کچھ دیکھانے چلے شاہ نامدار گھوڑے پر چھاسے دیکھو مجھے بیان سوار جو در سے چھٹی نظر آئی ذوا الفقار مانند برق آئی کیا شاد برین نے وار</p>
<p>تو جین ہو مین ادم کی ادم لوں سہلکسین ساری صفین حور است ہوئی تھیں این</p>	<p>بالیدہ یوں تھرا دوزخ سے ملے مین عضو بدن ملبہ اسی سنگدل کے مین</p>	<p>چلتے مین شوق اکر کھڑے رہو چلنا ہمارے ساتھ ہی دم بھر کھڑے ہو</p>
<p>واللہ آیا نظر جو سب قوی کو دینی پہنچان بس تھا مین ما تھو مین شہر بیان لٹا وہ راہوار سے چلا کے الامان سب سے سمیت اٹھا جو لایا گیا گمان</p>	<p>واللہ آیا نظر جو سب قوی کو دینی پہنچان بس تھا مین ما تھو مین شہر بیان لٹا وہ راہوار سے چلا کے الامان سب سے سمیت اٹھا جو لایا گیا گمان</p>	<p>واللہ آیا نظر جو سب قوی کو دینی پہنچان بس تھا مین ما تھو مین شہر بیان لٹا وہ راہوار سے چلا کے الامان سب سے سمیت اٹھا جو لایا گیا گمان</p>
<p>تھا شور کچھ بھی راکب مکیا باہری بیکس مین زور سرد دل سوار ہی</p>	<p>بھاگے لگاہ کی نہ ادم مہم کو بڑے خیمہ سے ابن سعد برٹھا با تھو بڑے</p>	<p>بیٹھے تھے اپنی گود میں حیدر لیے ہو روح القدس تھے سایہ شہید کیے ہو</p>

<p>۱۳۱ کج حشر کی طرح نہ رہا نہ کج حشر کی طرح نہ رہا نہ کج حشر کی طرح نہ رہا نہ کج حشر کی طرح نہ رہا</p>	<p>۱۳۲ اب شہرِ نبویہ شہرِ نبویہ اب شہرِ نبویہ شہرِ نبویہ اب شہرِ نبویہ شہرِ نبویہ اب شہرِ نبویہ شہرِ نبویہ</p>	<p>۱۳۳ غم سے وقت بچ نہ سکا غم سے وقت بچ نہ سکا غم سے وقت بچ نہ سکا غم سے وقت بچ نہ سکا</p>
<p>۱۳۴ لائق کی تھی صد کہ یہ کسی مجال ہو لائق کی تھی صد کہ یہ کسی مجال ہو لائق کی تھی صد کہ یہ کسی مجال ہو لائق کی تھی صد کہ یہ کسی مجال ہو</p>	<p>۱۳۵ کیا صاحبِ قلیاۃ تہہ ارجمند تھے کیا صاحبِ قلیاۃ تہہ ارجمند تھے کیا صاحبِ قلیاۃ تہہ ارجمند تھے کیا صاحبِ قلیاۃ تہہ ارجمند تھے</p>	<p>۱۳۶ حاصلِ ثواب طاعتِ غفار ہو گیا حاصلِ ثواب طاعتِ غفار ہو گیا حاصلِ ثواب طاعتِ غفار ہو گیا حاصلِ ثواب طاعتِ غفار ہو گیا</p>
<p>۱۳۷ اس شرط کا ذکر کہ تیرے ہیں اس شرط کا ذکر کہ تیرے ہیں اس شرط کا ذکر کہ تیرے ہیں اس شرط کا ذکر کہ تیرے ہیں</p>	<p>۱۳۸ اس شرط کا ذکر کہ تیرے ہیں اس شرط کا ذکر کہ تیرے ہیں اس شرط کا ذکر کہ تیرے ہیں اس شرط کا ذکر کہ تیرے ہیں</p>	<p>۱۳۹ اس شرط کا ذکر کہ تیرے ہیں اس شرط کا ذکر کہ تیرے ہیں اس شرط کا ذکر کہ تیرے ہیں اس شرط کا ذکر کہ تیرے ہیں</p>
<p>۱۴۰ ماتھے سے ناک تک زخم تھے ماتھے سے ناک تک زخم تھے ماتھے سے ناک تک زخم تھے ماتھے سے ناک تک زخم تھے</p>	<p>۱۴۱ کیونکر بیان کیجیے کہ نیک چھری پھری کیونکر بیان کیجیے کہ نیک چھری پھری کیونکر بیان کیجیے کہ نیک چھری پھری کیونکر بیان کیجیے کہ نیک چھری پھری</p>	<p>۱۴۲ تائیدِ اہلبیت کو آتا نہ تھا کوئی تائیدِ اہلبیت کو آتا نہ تھا کوئی تائیدِ اہلبیت کو آتا نہ تھا کوئی تائیدِ اہلبیت کو آتا نہ تھا کوئی</p>
<p>۱۴۳ گویا وہ لوگ تھے جس سے گویا وہ لوگ تھے جس سے گویا وہ لوگ تھے جس سے گویا وہ لوگ تھے جس سے</p>	<p>۱۴۴ گویا وہ لوگ تھے جس سے گویا وہ لوگ تھے جس سے گویا وہ لوگ تھے جس سے گویا وہ لوگ تھے جس سے</p>	<p>۱۴۵ گویا وہ لوگ تھے جس سے گویا وہ لوگ تھے جس سے گویا وہ لوگ تھے جس سے گویا وہ لوگ تھے جس سے</p>
<p>۱۴۶ کچھ بوندیں مکیں کی کچھ کھل کھل کچھ بوندیں مکیں کی کچھ کھل کھل کچھ بوندیں مکیں کی کچھ کھل کھل کچھ بوندیں مکیں کی کچھ کھل کھل</p>	<p>۱۴۷ کامل خدائے عشق کی تمکیم میں کامل خدائے عشق کی تمکیم میں کامل خدائے عشق کی تمکیم میں کامل خدائے عشق کی تمکیم میں</p>	<p>۱۴۸ نذر اٹھا کے آئے جو قصہ در کیا نذر اٹھا کے آئے جو قصہ در کیا نذر اٹھا کے آئے جو قصہ در کیا نذر اٹھا کے آئے جو قصہ در کیا</p>

<p>۱۳۶ یون عوف کی رباب سے خود مہر جان کب سے بیان کھڑی ہو کر حال ان بیان بو بون عجب در سے آنسو ہو روان چارہ سوا سے صبر نین جاو نین کہان</p>	<p>۱۳۷ رو کے کہا کہ آنکھوں سے اب سو جتنا نین پوچھا جو میں نے پیاس بیت کر کہا نین انما تبادلے اور کوئی مدعا نین پانی تو وقت زنج ملا آنکو یا نین</p>	<p>۱۳۸ بی آخری سے شہ کا سر تن سے ہو حکم منجھ سے سر بیدہ کہے شکر و مہم کٹ کے سر حسین سنان پر واکم نہی یہ صدر بلند ہوے سر فر از ہم</p>
<p>۱۳۹ ہو حکم سید عالی و قار کا بجالی میں شکر کرتی ہوں پروردگار کا</p>	<p>۱۴۰ میں نے کہا وہ پیاس نہ کمر حزین ہوئی پانی کی ایک بوند میسر نہیں ہوئی</p>	<p>۱۴۱ اسدم حسین خالق اکبر کے پاس ہی صوم وصال اپنے سو اسکو راس ہی</p>
<p>۱۴۲ معلوم ہو تجھے شمع والا گئے کہ صر زندہ تو ہیں ابھی اس اندر کے فکر میں نے کہا رباب نین کر حسین خبر کہا گیا حسین کا سر لٹ رہا ہو گھر</p>	<p>۱۴۳ جب یہ سنا شروع کیے اس حزین نین غش کھا کے گھر پین رہی تاپہ پور نین کچھ نہ گنگے شکر نین پانی جب پیاس نے یاد آئے حسین</p>	<p>۱۴۴ ہو عشق میں نہوش کہ ہو فضل و الجلال ہو کوئی یہ بات بجا کو نسا یہ حال چنگ مدد کریں نہ امام ملک خصال پہنچیں ایسے لطف سے ہون تکم و حال</p>
<p>۱۴۵ دنیا سے ای رباب سفر کر گئے حسینؑ تم مجھے پوچھتی ہو کسے مر گئے حسینؑ</p>	<p>۱۴۶ پیاسی رہیں رباب عجب کلام کر گئیں پانی کا عمر بھرنہ لیا نام مر گئیں</p>	<p>۱۴۷ میں کیا یہ مرتبہ جو ہو میرے کلام کا صدقہ ہی سب حسینؑ علیہ السلام کا</p>

<p>۱۴۰ غمِ کربلا کی آفتاب کی گھڑیاں غمِ کربلا کی آفتاب کی گھڑیاں غمِ کربلا کی آفتاب کی گھڑیاں غمِ کربلا کی آفتاب کی گھڑیاں</p>	<p>۱۴۱ موت کوئی تو تباہی کا گھر موت کوئی تو تباہی کا گھر موت کوئی تو تباہی کا گھر موت کوئی تو تباہی کا گھر</p>	<p>۱۴۲ کھلا اور چلی اور کھلا اور چلی کھلا اور چلی اور کھلا اور چلی کھلا اور چلی اور کھلا اور چلی کھلا اور چلی اور کھلا اور چلی</p>
<p>برق زفتار جو ہیں کہیں تھم جاتے ہیں اب کوئی دم میں سو ملک علم جاتے ہیں</p>	<p>شور ہی رشک ہیں مسند ہر گھر جان ہاروں کا لہو لہے بھی خوشنود</p>	<p>روسیا ہوں کی ادھر چھائی گالی بلی اس طرف بھی نگہ سید عالی بدلی</p>
<p>۱۴۳ لکھناں لکھناں لکھناں لکھناں لکھناں لکھناں لکھناں لکھناں لکھناں لکھناں لکھناں لکھناں لکھناں لکھناں لکھناں لکھناں</p>	<p>۱۴۴ خاک ڈالنی ادھر آئی ہیں خاک ڈالنی ادھر آئی ہیں خاک ڈالنی ادھر آئی ہیں خاک ڈالنی ادھر آئی ہیں</p>	<p>۱۴۵ سامنے آگے تانے تانے تانے سامنے آگے تانے تانے تانے سامنے آگے تانے تانے تانے سامنے آگے تانے تانے تانے</p>
<p>حالت نزع ہی پائے نہیں دینداروں کو جان سے جا کر تیرے ڈھونڈنے اسلاموں کو</p>	<p>زنج ہر شکر کو جو کرتا ہوا اثر زاری کا مرغ بسل ہر کس خیمہ زنگاری کا</p>	<p>ظالمو کام ہو دم بھر کے لیے جاتے ہیں وہیں ٹھہرو وہیں ٹھہرو ہم بھی آتے ہیں</p>
<p>۱۴۶ کربلا موت نے زبار مکی سنسان کربلا موت نے زبار مکی سنسان کربلا موت نے زبار مکی سنسان کربلا موت نے زبار مکی سنسان</p>	<p>۱۴۷ جو کہے بھڑکے بھڑکے بھڑکے جو کہے بھڑکے بھڑکے بھڑکے جو کہے بھڑکے بھڑکے بھڑکے جو کہے بھڑکے بھڑکے بھڑکے</p>	<p>۱۴۸ پھر نہ آگے سپر و نہاری آئی پھر نہ آگے سپر و نہاری آئی پھر نہ آگے سپر و نہاری آئی پھر نہ آگے سپر و نہاری آئی</p>
<p>خود بخود صبح سے ہی حشر جہنم میں دم بدم جاگی ہو ماتم کی صدا جنت میں</p>	<p>تہہ کو ہر ایک فادار کا پر ساد دنیا بعد ہزاروں کے انصار کا پر ساد دنیا</p>	<p>لٹے گویا پیر پریشان ہوا کے پیر صحن میں بچے گئے سر کو جھکا کے پیر</p>

<p>۴۹ گوارہ اصفہر کیجا جانب کیجا کورین پر کیجا نظر آتا نہیں کیجا کورین پر کیجا دل کیجا کورین کیجا کورین کیجا کلیجے کیجا کورین کیجا کورین کیجا</p>	<p>۵۰ نظر آتا نہیں کیجا کورین پر کیجا نظر آتا نہیں کیجا کورین پر کیجا نظر آتا نہیں کیجا کورین پر کیجا نظر آتا نہیں کیجا کورین پر کیجا نظر آتا نہیں کیجا کورین پر کیجا</p>	<p>۵۱ نظر آتا نہیں کیجا کورین پر کیجا نظر آتا نہیں کیجا کورین پر کیجا نظر آتا نہیں کیجا کورین پر کیجا نظر آتا نہیں کیجا کورین پر کیجا نظر آتا نہیں کیجا کورین پر کیجا</p>
<p>نیکیا موت کا طر قصر مرصع میرا مشکلیا رفتہ اندر مرصع میرا</p>	<p>در دہم قلب و جگر میں یہ خبر ہر آنکو راج ہم آئے ہیں گھر میں یہ خبر ہر آنکو</p>	<p>وہ ادھر اور ادھر شاہ زمین کے تھے ہاتھ پھیلائے بھائی بہن روتے تھے</p>
<p>۵۲ دیکھو خوب اے پادشاہی بہیم رخصت او خاں شہنشاہ غریب پریم اٹھ کے ماتم کی صفوں پر چلے اٹھ شہر کا خیمہ شہرین نظر آیا عالم</p>	<p>۵۳ دیکھو خوب اے پادشاہی بہیم رخصت او خاں شہنشاہ غریب پریم اٹھ کے ماتم کی صفوں پر چلے اٹھ شہر کا خیمہ شہرین نظر آیا عالم</p>	<p>۵۴ دیکھو خوب اے پادشاہی بہیم رخصت او خاں شہنشاہ غریب پریم اٹھ کے ماتم کی صفوں پر چلے اٹھ شہر کا خیمہ شہرین نظر آیا عالم</p>
<p>سو گوارا آئے ادھر اور ادھر سے پہلے نو نڈیاں بالوں سے اطفال مگر سے پہلے</p>	<p>دل کو تھامے ہوئے خلوش پڑی ہیں نہایت خاک پر دیکر بیہوش پڑی ہیں نہایت</p>	<p>یاس لائے سے اخیر اہل محن کا ملنا تھا فراق تن جان بھائی بہن کا ملنا</p>
<p>۵۵ دیکھو خوب اے پادشاہی بہیم رخصت او خاں شہنشاہ غریب پریم اٹھ کے ماتم کی صفوں پر چلے اٹھ شہر کا خیمہ شہرین نظر آیا عالم</p>	<p>۵۶ دیکھو خوب اے پادشاہی بہیم رخصت او خاں شہنشاہ غریب پریم اٹھ کے ماتم کی صفوں پر چلے اٹھ شہر کا خیمہ شہرین نظر آیا عالم</p>	<p>۵۷ دیکھو خوب اے پادشاہی بہیم رخصت او خاں شہنشاہ غریب پریم اٹھ کے ماتم کی صفوں پر چلے اٹھ شہر کا خیمہ شہرین نظر آیا عالم</p>
<p>واہ رے جو صلی گوزم بدن کھلتے تھے شاہ ایک ایک سے جھک جھک کے گلے ملتے تھے</p>	<p>ہوش میں آئے خالق کے فدائی آئے ای بہن دیکھے تو آپ بھائی آئے</p>	<p>قند زخموں کے ہوا چاہنے والے بھائی تھے تن سے بہن تیر نکالے بھائی</p>

<p>۵۳۴ روئے ملک سے ملک شہر کو شہر یونین رستہ دو بین کی زیادہ لڑا گر گئے گئے ابھی اجڑا سے بدن کو جا رکھ کر کوئی باقی نہ رہ گیا بودا</p>	<p>۵۳۵ نہا عصا کا نینپہا خون میں زور خسار و جبین بن بر عامہ نہا عصا کا نینپہا خون میں زور خسار و جبین بن بر عامہ</p>	<p>۵۳۶ دیکھیں چلتے ہوئے ماتھے کا عجیب راہی بندہ آپ کے بعد سے کا نشان پیارا ہی دیکھیں چلتے ہوئے ماتھے کا عجیب راہی بندہ آپ کے بعد سے کا نشان پیارا ہی</p>
<p>۵۳۷ جہاں جا رہے ہیں دنیا سے ہوئی تمام جہاں جا رہے ہیں دنیا سے ہوئی تمام جہاں جا رہے ہیں دنیا سے ہوئی تمام جہاں جا رہے ہیں دنیا سے ہوئی تمام</p>	<p>۵۳۸ باز دون کی جگہ پر ہوئے قتل گان باز دون کی جگہ پر ہوئے قتل گان باز دون کی جگہ پر ہوئے قتل گان باز دون کی جگہ پر ہوئے قتل گان</p>	<p>۵۳۹ کیا اثر تپ کی حرارت نے کیا ہی بیٹھا میرے زخموں کو کوئی سینکٹا ہی بیٹھا کیا اثر تپ کی حرارت نے کیا ہی بیٹھا میرے زخموں کو کوئی سینکٹا ہی بیٹھا</p>
<p>۵۴۰ آئی اسٹہن میں معلوم کیا گیا آئی اسٹہن میں معلوم کیا گیا آئی اسٹہن میں معلوم کیا گیا آئی اسٹہن میں معلوم کیا گیا</p>	<p>۵۴۱ پہلے کے خود مقام سے باقی نہ ملا پہلے کے خود مقام سے باقی نہ ملا پہلے کے خود مقام سے باقی نہ ملا پہلے کے خود مقام سے باقی نہ ملا</p>	<p>۵۴۲ آپ زخمی ہون سے قبل کلاں کو آپ زخمی ہون سے قبل کلاں کو آپ زخمی ہون سے قبل کلاں کو آپ زخمی ہون سے قبل کلاں کو</p>
<p>۵۴۳ میں فرماتے لیکن آہ لگے جاتے ہیں میں فرماتے لیکن آہ لگے جاتے ہیں میں فرماتے لیکن آہ لگے جاتے ہیں میں فرماتے لیکن آہ لگے جاتے ہیں</p>	<p>۵۴۴ مضطرب نہیں ہمیں اس وقت سوا کرتے ہو مضطرب نہیں ہمیں اس وقت سوا کرتے ہو مضطرب نہیں ہمیں اس وقت سوا کرتے ہو مضطرب نہیں ہمیں اس وقت سوا کرتے ہو</p>	<p>۵۴۵ جان لیگا یہ مرض نام تو کر جاتے ہم جان لیگا یہ مرض نام تو کر جاتے ہم جان لیگا یہ مرض نام تو کر جاتے ہم جان لیگا یہ مرض نام تو کر جاتے ہم</p>

<p>۴۳۱ تہلے ارشاد کیا شکر خدا و فوج بکھو پروا نہیں مرے کی ہر آگاہ نشین چھوڑے رونق میں عشق پناہ الہم آپ کو جانے ہیں مائتہ افسانہ</p>	<p>۴۳۲ پہنچ پر غلہ امام ازلی حاضر ہو عالم مری اور حبلی حاضر ہو سب عجب جگر بند و کی حاضر ہو حاکم جو جلد حسین ابن علی حاضر ہو</p>	<p>۴۳۳ مشتاق من کر نہیں کز ادبیت کیا خون زنگ بر زبون و زنت کیا چو بند اس کے ہر کھنکھ سے چو بند اس کے ہر کھنکھ سے</p>
<p>عہد در لون کجی عزت و حرمت کیے ہم شہادت کی لیے آپ امامت کیے</p>	<p>کیون بلاتا ہیں اس لطف کس قابل تھیں انصاف کو الہم اس قابل تھے</p>	<p>حون جم جم کیا ہر خال شفا لیتی ہے تن مجروح سے نانا کی قب لپٹی ہے</p>
<p>۴۳۴ تقریر حیرت و حیرت میں کیا آتش فیل میں خاک نشین کیا سائے آپ کی پونہ زمین میں کیا میں غلاموں کے برابر بھی کیا</p>	<p>۴۳۵ جلد ای جان پر اب میں جانے دو بوجہ مظلوم کی گردن اتر جانے دو سانے باکھ پر خون کی گد جا جانے دو نہند تو دیکھو سامان کی گد جا جانے دو</p>	<p>۴۳۶ پہنچ پر غلہ امام ازلی حاضر ہو عالم مری اور حبلی حاضر ہو سب عجب جگر بند و کی حاضر ہو حاکم جو جلد حسین ابن علی حاضر ہو</p>
<p>صاحب نذر شراب و مصل ہوگا مثل لاک کوئی مملوک بھلا کیا ہوگا</p>	<p>جد امجد کو خوش سوقت کیے دیتے ہیں حکم ابھی بخشش امت کیے لیتے ہیں</p>	<p>لٹ کے سر نیزہ پر اس وقت بھولا جا ہوا ہم کو معراج کا سامان نظر آتا ہوا</p>
<p>۴۳۷ بوسے دیکھ کر شوق کیا کیا نہیں کیا جلد تم کو شوق کیا کیا جو طلب حق کے کرے ہو گواہ حاصل تجربہ و حقیقت دعا کا حاصل</p>	<p>۴۳۸ جان کو تو یہ کیا ہوتا ہو چوئی چوئی کی کیا ہوتا ہو امتحان کی کیا ہوتا ہو کس منزل کی کیا ہوتا ہو</p>	<p>۴۳۹ مشتاق من کر نہیں کز ادبیت کیا خون زنگ بر زبون و زنت کیا چو بند اس کے ہر کھنکھ سے چو بند اس کے ہر کھنکھ سے</p>
<p>حاکم مملکت کو عطا و ہدایت رکھے اکم میں زندہ محمد بن سلامت رکھے</p>	<p>وصل حاصل ہو مشرق میں جد الی ہو جائے آج دربار میں ہمیں کی رسائی ہو جائے</p>	<p>بہر کے چادر اڑھائی سے یوں چلے انکھتے ہوئے افسوس افسوس چلے</p>

<p>۵۴۴ کھینچ کر لے کر لے کر لے کر کھینچ کر لے کر لے کر لے کر کھینچ کر لے کر لے کر لے کر کھینچ کر لے کر لے کر لے کر</p>	<p>۵۴۵ کھینچ کر لے کر لے کر لے کر کھینچ کر لے کر لے کر لے کر کھینچ کر لے کر لے کر لے کر کھینچ کر لے کر لے کر لے کر</p>	<p>۵۴۶ کھینچ کر لے کر لے کر لے کر کھینچ کر لے کر لے کر لے کر کھینچ کر لے کر لے کر لے کر کھینچ کر لے کر لے کر لے کر</p>
<p>برص کے چلاکین ذرا سید عالی ٹھیکر میں بھی کچھ عرض کر دینا والی ٹھیکر</p>	<p>جانتی تھی یہ جہان ہوگی حضور آئینکے اس سے ملنے کے لیے آپ ضرور آئینکے</p>	<p>الح کی دھو چھان ہوگی وہیں مٹھینگی عمر بھر آپ سائے میں کہیں مٹھینگی</p>
<p>۵۴۷ کھینچ کر لے کر لے کر لے کر کھینچ کر لے کر لے کر لے کر کھینچ کر لے کر لے کر لے کر کھینچ کر لے کر لے کر لے کر</p>	<p>۵۴۸ کھینچ کر لے کر لے کر لے کر کھینچ کر لے کر لے کر لے کر کھینچ کر لے کر لے کر لے کر کھینچ کر لے کر لے کر لے کر</p>	<p>۵۴۹ کھینچ کر لے کر لے کر لے کر کھینچ کر لے کر لے کر لے کر کھینچ کر لے کر لے کر لے کر کھینچ کر لے کر لے کر لے کر</p>
<p>باقی ہم جوڑتے ہیں دیکھتے جاؤ بابا ادھر آؤ ادھر آؤ ادھر آؤ بابا</p>	<p>کوئی گوشہ کسی جگہ کل میں تہاد ہو کہو جس جگہ کوئی نہ ہو جہل کے تہاد ہو کہو</p>	<p>ساری فرقت کی شبیں قمر کی راتیں ہو گئی دل سے مجھ سے یقین کو رکھ کر بائیں ہو گئی</p>
<p>۵۵۰ کھینچ کر لے کر لے کر لے کر کھینچ کر لے کر لے کر لے کر کھینچ کر لے کر لے کر لے کر کھینچ کر لے کر لے کر لے کر</p>	<p>۵۵۱ کھینچ کر لے کر لے کر لے کر کھینچ کر لے کر لے کر لے کر کھینچ کر لے کر لے کر لے کر کھینچ کر لے کر لے کر لے کر</p>	<p>۵۵۲ کھینچ کر لے کر لے کر لے کر کھینچ کر لے کر لے کر لے کر کھینچ کر لے کر لے کر لے کر کھینچ کر لے کر لے کر لے کر</p>
<p>اچھی جاتی ہے نہ کچھ بات کہی جاتی ہے ادل کی سبیل میں افسوس ہی جاتی ہے</p>	<p>کوئی چار نہیں جو اسکی رضا ملا کہو اس قدر تم نہ ہر اسان ہو خدا ملا کہو</p>	<p>اگر آنا نہ ملے گور غریبان کی طرف پڑھیں گے گا فخر منہ کر کے بیابان کی طرف</p>

<p>۵۵ بہارِ جنت داجِ اتر جاوے گی شاہِ جنت میں رہے گی جاوے گی بہارِ جنت میں رہے گی جاوے گی شاہِ جنت میں رہے گی جاوے گی</p>	<p>۵۵ بہارِ جنت داجِ اتر جاوے گی شاہِ جنت میں رہے گی جاوے گی بہارِ جنت میں رہے گی جاوے گی شاہِ جنت میں رہے گی جاوے گی</p>	<p>۵۵ بہارِ جنت داجِ اتر جاوے گی شاہِ جنت میں رہے گی جاوے گی بہارِ جنت میں رہے گی جاوے گی شاہِ جنت میں رہے گی جاوے گی</p>
<p>نئے لہجہ میں نئی زمین پر والے ہیں نئے جاکر کسی یہ وہ افسانے ہیں</p>	<p>نئے لہجہ میں نئی زمین پر والے ہیں نئے جاکر کسی یہ وہ افسانے ہیں</p>	<p>نئے لہجہ میں نئی زمین پر والے ہیں نئے جاکر کسی یہ وہ افسانے ہیں</p>
<p>۵۵ نئے لہجہ میں نئی زمین پر والے ہیں نئے جاکر کسی یہ وہ افسانے ہیں</p>	<p>۵۵ نئے لہجہ میں نئی زمین پر والے ہیں نئے جاکر کسی یہ وہ افسانے ہیں</p>	<p>۵۵ نئے لہجہ میں نئی زمین پر والے ہیں نئے جاکر کسی یہ وہ افسانے ہیں</p>
<p>رن کی جانب سے سر کے اگر جاتے تھے دوڑ کے وہ جو پھرتی تھی پھرتے جاتے تھے</p>	<p>باہر آئے ختم عقہہ کشا یاد آیا شان بندہ کی کہ دیکھی کہ خدایا یاد آیا</p>	<p>خاک میں چاند ملا خاک عزا ہی ہم پر گر بلا میں یہ بڑا بچ پڑا ہی ہم پر</p>
<p>۵۵ نئے لہجہ میں نئی زمین پر والے ہیں نئے جاکر کسی یہ وہ افسانے ہیں</p>	<p>۵۵ نئے لہجہ میں نئی زمین پر والے ہیں نئے جاکر کسی یہ وہ افسانے ہیں</p>	<p>۵۵ نئے لہجہ میں نئی زمین پر والے ہیں نئے جاکر کسی یہ وہ افسانے ہیں</p>
<p>کوئی بندہ کہیں یوں صبر بھلا کر تاہی ہم تو کیا آپ کی اجر لیں خدا کر تاہی</p>	<p>سکے سب ہل اہل زبان کہتے ہیں یوں سراپاے امام و جہان کہتے ہیں</p>	<p>ہم یہ دونوں تو شکل کمان ہتے ہیں گر دین تیرے آپ میں جان رہتے ہیں</p>

<p>۵۶۳ تو تیرا دل تیرا دل تیرا دل تو تیرا دل تیرا دل تیرا دل تو تیرا دل تیرا دل تیرا دل تو تیرا دل تیرا دل تیرا دل</p>	<p>۵۶۴ تو تیرا دل تیرا دل تیرا دل تو تیرا دل تیرا دل تیرا دل تو تیرا دل تیرا دل تیرا دل تو تیرا دل تیرا دل تیرا دل</p>	<p>۵۶۵ تو تیرا دل تیرا دل تیرا دل تو تیرا دل تیرا دل تیرا دل تو تیرا دل تیرا دل تیرا دل تو تیرا دل تیرا دل تیرا دل</p>
<p>مر کے گلزار شہادت کے وہ گل لے لیں پھول لے لے لے لے لے لے لے لے لے</p>	<p>فوق ہر دانتوں کے عشاق کو پرانوں پر مرا جان مر تیرے ان موتیوں کے دانوں پر</p>	<p>دھوپ میں جو ذوق شاہ دل فسرہ ہے ہاتھوں میں سب جہان بچ سے پڑھ رہے ہیں</p>
<p>۵۶۶ تو تیرا دل تیرا دل تیرا دل تو تیرا دل تیرا دل تیرا دل تو تیرا دل تیرا دل تیرا دل تو تیرا دل تیرا دل تیرا دل</p>	<p>۵۶۷ تو تیرا دل تیرا دل تیرا دل تو تیرا دل تیرا دل تیرا دل تو تیرا دل تیرا دل تیرا دل تو تیرا دل تیرا دل تیرا دل</p>	<p>۵۶۸ تو تیرا دل تیرا دل تیرا دل تو تیرا دل تیرا دل تیرا دل تو تیرا دل تیرا دل تیرا دل تو تیرا دل تیرا دل تیرا دل</p>
<p>اشک گان میں ٹھہر جاتے ہیں کچھ بہتے ہیں رامنوں میں شہوار بھرے بہتے ہیں</p>	<p>صاف کہہ کوئی دیکھے جو نظر ٹھہرے اغل لب ٹکڑے ہیں گویا جگر زہرے</p>	<p>روزانہ سے لفظ آئے نہ کہیں نیروں کے آیتوں کے ہیں نشان زخم نہیں نیروں کے</p>
<p>۵۶۹ تو تیرا دل تیرا دل تیرا دل تو تیرا دل تیرا دل تیرا دل تو تیرا دل تیرا دل تیرا دل تو تیرا دل تیرا دل تیرا دل</p>	<p>۵۷۰ تو تیرا دل تیرا دل تیرا دل تو تیرا دل تیرا دل تیرا دل تو تیرا دل تیرا دل تیرا دل تو تیرا دل تیرا دل تیرا دل</p>	<p>۵۷۱ تو تیرا دل تیرا دل تیرا دل تو تیرا دل تیرا دل تیرا دل تو تیرا دل تیرا دل تیرا دل تو تیرا دل تیرا دل تیرا دل</p>
<p>در دباطن ہر بیان صدمہ ظاہر ظاہر ہر محاسن سے غم ابن مظاہر ظاہر</p>	<p>ہر داون کا یہ سخن اور یہی سنوں کا خطا شمشیر جو ہر انھیں آئینوں کا</p>	<p>مکھڑ پرانے دم زاری جو رہا مکتوب کا رہ گیا کھینچ کے اہل آہ دل جگر کا</p>

<p>۹۳ ایک لڑکے کے کھلا آنے پہنچا شاہ شاہ قزوین میں رہتا تھا کائنات پر لڑائی ہوئی میدان علی کی کاٹنے پر موت کا تہ تیغ مقام</p>	<p>۹۴ نقشبند قادیان کے تلامذہ ہوئے کمال علی بن نقی صاحب نقشبند قادیان کے تلامذہ</p>	<p>۹۵ چار جوانوں کی ایک کشتی میں ایک ایک چار جوانوں کی ایک کشتی میں ایک ایک</p>
<p>۹۶ شاہ سان لہو شب تار میں جاوے بہن قوی بوجہ ضعیفوں کا اٹھانے والے</p>	<p>۹۷ جو شب تار میں شب قدر کا سامان ہوگا تاسخ گنج شہیدان میں حیران ہوگا</p>	<p>۹۸ پیر ہر صدا و عیان اب لڑائی ہوگی چار جانب نہی صورت کی صفائی ہوگی</p>
<p>۹۹ استغیثوں میں ہو صورت دلیان علم تاکد و لون میں گم ہو صورت علم</p>	<p>۱۰۰ روشنی لگائی زردی کو سفیدی سونا سوچ کا بڑا چاندنی</p>	<p>۱۰۱ درہ چار آفتابوں میں دھواں چار آفتابوں میں</p>
<p>۱۰۲ پتھر پتھر خورشید یہ نل ہر وہیں اللہ دسوں انگلیاں کا بویہیں</p>	<p>۱۰۳ خود کالی سے ہر یون شاہ ہد کے سر پر طوس کی شمع کا بویہ تاج ہما کے سر پر</p>	<p>۱۰۴ چار آئینہ کو دعویٰ ہو کہ مرطاب ہنگام مختار پھری تہ فون کی تصویریں لفظ ہنگام</p>
<p>۱۰۵ دل میں ہو گم گم گم گم گم گم گم دل میں ہو گم گم گم گم گم گم گم</p>	<p>۱۰۶ کینا کینا کینا کینا کینا کینا کینا کینا کینا کینا کینا کینا</p>	<p>۱۰۷ نقصان نقصان نقصان نقصان نقصان نقصان نقصان نقصان</p>
<p>۱۰۸ کنے خم گشتہ کسی جنگ میں پایا ہنگام نعم عباس میں دلاد نے جھکا یا ہنگام</p>	<p>۱۰۹ جو شمع مصحف ناطق ہو حفاظت کیے جامہ قرآن کا یہنا و شہادت کے لیے</p>	<p>۱۱۰ حافظ شاہ و رخسارہ و سر کشتہ میں ہر ہی وجہ ہالیوں کہ پیر کہتے ہیں</p>

<p>۴۱۲ چون سر کے بجا بخت و تلواریں بہر طعنتی ہوں ناریوں قتل کو تلواریں چاہتی ہوں کہ شہر کی حضوری تلواریں بہر طعنتی ہوں ناریوں قتل کو تلواریں</p>	<p>۴۱۵ یہ بھی نہایت لڑائی کا طریقہ نہیں یہ جو ہم ایک طرف ایک طرف کیا نہیں وہ خیزن بھی وہ خیزن کا وقت نہیں کہ بھیجی جسکے بیکدین و گور نہیں</p>	<p>۴۱۴ نہیں نہایت لڑائی کا طریقہ نہیں نہیں نہایت لڑائی کا طریقہ نہیں نہیں نہایت لڑائی کا طریقہ نہیں نہیں نہایت لڑائی کا طریقہ نہیں</p>
<p>تازہ بین جو ہر طرف پھول ہی رہتی ہے اسکے دم سے کمر موت کسی رہتی ہے</p>	<p>دھوپ میں رنگ شب تار نظر آتا ہے دل چہرا رخ سحر ہی کی گھٹیا جاتا ہے</p>	<p>دل نقیبوں کے خدا دینے میں تھرتھرتے تھے پا سب ان کے شب تار میں چلاتے تھے</p>
<p>۴۱۳ کتنے ہیں جن کا ہوش ہے نہیں نہایت لڑائی کا طریقہ نہیں نہیں نہایت لڑائی کا طریقہ نہیں نہیں نہایت لڑائی کا طریقہ نہیں</p>	<p>۴۱۶ نہیں نہایت لڑائی کا طریقہ نہیں نہیں نہایت لڑائی کا طریقہ نہیں نہیں نہایت لڑائی کا طریقہ نہیں نہیں نہایت لڑائی کا طریقہ نہیں</p>	<p>۴۱۷ نہیں نہایت لڑائی کا طریقہ نہیں نہیں نہایت لڑائی کا طریقہ نہیں نہیں نہایت لڑائی کا طریقہ نہیں نہیں نہایت لڑائی کا طریقہ نہیں</p>
<p>طوسی احمد کی قبالو رحمد کا پٹکا خم کمر باندھے ہوئے عقہہ کشا کا پٹکا</p>	<p>بہر آنکھیں کی جاتی ہیں گراہیوں نہ لڑیگا کوئی سحر حال سے میں لڑتا ہوں</p>	<p>روشنی ایسی مدھیر میں برسی جاتی تھی دل اعدا کی بدی صاف نظر آتی تھی</p>
<p>۴۱۸ دی صدر شاہ نے اعدا کو دیکھا ہے نہیں نہایت لڑائی کا طریقہ نہیں نہیں نہایت لڑائی کا طریقہ نہیں نہیں نہایت لڑائی کا طریقہ نہیں</p>	<p>۴۱۹ نہیں نہایت لڑائی کا طریقہ نہیں نہیں نہایت لڑائی کا طریقہ نہیں نہیں نہایت لڑائی کا طریقہ نہیں نہیں نہایت لڑائی کا طریقہ نہیں</p>	<p>۴۲۰ نہیں نہایت لڑائی کا طریقہ نہیں نہیں نہایت لڑائی کا طریقہ نہیں نہیں نہایت لڑائی کا طریقہ نہیں نہیں نہایت لڑائی کا طریقہ نہیں</p>
<p>نام پر فخر شجاعان عرب مرتے ہیں دیکھ لو منہ سے جو کہتے ہیں ہی کہتے ہیں</p>	<p>رن کہیں داری مغرب میں اٹھا کوئی گر بلا میں کہیں مظلوم لڑا تھا کوئی</p>	<p>عشق میں مصروف رہتا تھا کی صورت قدر را تو نہیں اللہ سلامت کے</p>

۹۹۰

چنگیز چنگیز کما بین جو کمانداروں کے
کران بنجنگیزان نے غوثیوں نے
مگر سے دور سے یہ بابر سواروں نے
میں چکا چاک یہ غزے کے تلواروں نے

۹۹۱

لیکن کھوڑوں کو سواروں کو ٹہنے کے
ذوالجناح شہر والے کے نظارے
غیرت آئی ہوئے غرق عرق اعضا سے
خارج سے دھوپ میں گرنے نظر آتا ہے

۹۹۲

جو کوئی سانسے لیا وہ ہوا و کوب
جانب چپ یہ ہوا وقت غار و کوب
جانب راست چپ اسکو کیا و کوب
یہ چپ چپ چپ چپ چپ چپ چپ چپ

آج رد باہ عبث ہلکے علم کرتے ہیں
ہم تو سیف اسد اللہ کا دم بھرتے ہیں

ہو کے چپین اڑا آئی حیا کھوڑے کو
تازیانہ ہوتی کوڑوں کی صلہ کھوڑے کو

اگر میدان میں لائے جفا کاروں کے
تھا مس آل عیال میں تھے جباروں کے

۹۹۳

برق تیغوں کی چمک کیا اون کی
موریا جون کی صلا زور کیا اون کی
ایک شمشیر کی چمک کیا اون کی
میں طرح پر کی دیکھ لکے عینک

۹۹۴

نیزہ تانے ہو عجب تیر و تیر
شاہ بن کے اسد اللہ کی تصویر
آستینوں کو جو کھولے ہوئے ہیں
کھینچ کے چرخ سے اتری ہوئی

۹۹۵

فوج کفار سے دور غمناک کی
میر میر میر میر میر میر میر میر
غرق و لالہ کی جگہ کا سلمان نکلیں
ہوت چلائی کہ یو میر میر میر

موج پر موج غلی یہ فوج کا سامان دیکھا
فوج کے گرد سے اٹھتے ہوئے طوفان دیکھا

دی یہ سطوح صد افریبا زین آیا
جان لو خاتمہ ہوش و دم پسین آیا

چہرہ و پرکالی نقابین غمین برکنا می
لالہ لکھنیں سو اشد لکھن شامی

۹۹۶

موزی پوش تھے تھے تھے تھے تھے
شہر کے شاہانہ تھے تھے تھے تھے
جھپیان میر کمانوں کو سنبھالے عیال
تو چھی آقا کی کا قہر کم ابر و پاک

۹۹۷

کچھو کچھو تلوار نہ ہر نہر بل در اسکا
و منہم ہر ہر سے منہم ہر ہر بل در اسکا
قبضہ لالہ گلستان اجل و اسکا
میں چھو چھو چھو چھو چھو چھو

۹۹۸

بہکے یوں کہنے لگا دین نہ نہ نہ
ای نام و مدنی و عربی
آپ تہماں بین یابی کو دم تہنہ بی
ادب کیا کہ ہے ادب

غور لکھ جو چپ اس کے پیش و پس کے
شہر میں نے بھی لی باگ لکھ کوئٹہ کے

محکم خلدی اس شعلہ فشان سے پیدا
ہی وہ بجلی کہ ہوئی سیب خیابان سے پیدا

ہوئی تلوار خطا اہل جفا سے ہم ہیں
تو ہی سیراب ترے خون کے پیاسے ہم ہیں

ن۔ اکمل تر و غضب غرور جل ہوا سکا

<p>۱۰۰ دو گونے پہ کاشا شاہ سے اس کی تیرے کو نہ نہ خیر و خیر کے خاتمے سے لڑے گی زندہ حضرت کیسا سیر ہوں خاک و اور کھالی تو زمان توین تیرے</p>	<p>۱۰۱ دار و درون کی کجا کجا اصل انوس گسٹری بری بدن کی کجا کجا شعلے و فوج کے کجا کجا طیرے کے خاموشی کجا کجا</p>	<p>۱۰۲ پلٹے سے دار و رکابوں سے اسوار کے تھما مالوں کے پھر ہر دن کو علمدار کے پلٹے سے دار و رکابوں سے اسوار کے تھما مالوں کے پھر ہر دن کو علمدار کے</p>
<p>۱۰۳ سائے شیر دم غیظ و غضب آتے سکے میری اس بھوک میں تلوار کوئی کھلے سائے شیر دم غیظ و غضب آتے سکے میری اس بھوک میں تلوار کوئی کھلے</p>	<p>۱۰۴ مالک خلیفے کیا شاد کیا ہی ہو ہو لگائے تھے جو مانگا وہ دیا ہو مالک خلیفے کیا شاد کیا ہی ہو ہو لگائے تھے جو مانگا وہ دیا ہو</p>	<p>۱۰۵ پلٹے سے دار و رکابوں سے اسوار کے تھما مالوں کے پھر ہر دن کو علمدار کے پلٹے سے دار و رکابوں سے اسوار کے تھما مالوں کے پھر ہر دن کو علمدار کے</p>
<p>۱۰۶ یہ سچا ہے کہ اس کی تیرے کو نہ نہ خیر و خیر کے خاتمے سے لڑے گی زندہ حضرت کیسا سیر ہوں خاک و اور کھالی تو زمان توین تیرے</p>	<p>۱۰۷ دار و درون کی کجا کجا اصل انوس گسٹری بری بدن کی کجا کجا شعلے و فوج کے کجا کجا طیرے کے خاموشی کجا کجا</p>	<p>۱۰۸ پلٹے سے دار و رکابوں سے اسوار کے تھما مالوں کے پھر ہر دن کو علمدار کے پلٹے سے دار و رکابوں سے اسوار کے تھما مالوں کے پھر ہر دن کو علمدار کے</p>
<p>۱۰۹ سائے شیر دم غیظ و غضب آتے سکے میری اس بھوک میں تلوار کوئی کھلے سائے شیر دم غیظ و غضب آتے سکے میری اس بھوک میں تلوار کوئی کھلے</p>	<p>۱۱۰ مالک خلیفے کیا شاد کیا ہی ہو ہو لگائے تھے جو مانگا وہ دیا ہو مالک خلیفے کیا شاد کیا ہی ہو ہو لگائے تھے جو مانگا وہ دیا ہو</p>	<p>۱۱۱ پلٹے سے دار و رکابوں سے اسوار کے تھما مالوں کے پھر ہر دن کو علمدار کے پلٹے سے دار و رکابوں سے اسوار کے تھما مالوں کے پھر ہر دن کو علمدار کے</p>

۱۹۰
رنگین از پرست سے آئی دیکھو
لاکھوں کی ہزاروں کی ہزاروں
کیچو کیچو کیچو کیچو
کیچو کیچو کیچو کیچو
کیچو کیچو کیچو کیچو

رنگ بین ملک شہادت جو ملا جانا
وعدوب بین قاطر کا پھول کھلا جانا

۱۹۱
شاہ کی فریبین فتح کا سیکو
کیون نہ تھیں تیرے سر حریف
نہ تھیں تیرے سر حریف
نہ تھیں تیرے سر حریف
نہ تھیں تیرے سر حریف

درہم نہ دیا درہم جان ساقی
خوب اس ہاتھ دیا شاہ نے اس ہاتھ

۱۹۲
لال لالی ہو سوار اور تین
غزق پیدل ہو سوار اور تین
کے لیے امن کو سوار اور تین
کے لیے امن کو سوار اور تین

گشتیان چون گشتیان کہ فلک ساقی
شمس داب جاب ہم خون ساقی

۱۹۳
ملکہ شہزادہ کا روت کا کیا ہوا
ملکہ دو لاکھ خطا کا روت کا کیا ہوا
تیرے بچے کا روت کا کیا ہوا
ساقی ملکہ کا روت کا کیا ہوا

تیرے بچے کا روت کا کیا ہوا
تیرے بچے کا روت کا کیا ہوا

۱۹۴
تھی اچھی تھی اچھی تھی اچھی
اچھی اچھی اچھی اچھی اچھی
اچھی اچھی اچھی اچھی اچھی
اچھی اچھی اچھی اچھی اچھی

تھی اچھی تھی اچھی تھی اچھی
اچھی اچھی اچھی اچھی اچھی

۱۹۵
نہیں شاہ شہزادہ کا کیا ہوا
نہیں شاہ شہزادہ کا کیا ہوا
نہیں شاہ شہزادہ کا کیا ہوا
نہیں شاہ شہزادہ کا کیا ہوا

نہیں شاہ شہزادہ کا کیا ہوا
نہیں شاہ شہزادہ کا کیا ہوا

۱۹۶
تیرے بچے کا روت کا کیا ہوا
تیرے بچے کا روت کا کیا ہوا
تیرے بچے کا روت کا کیا ہوا
تیرے بچے کا روت کا کیا ہوا

تیرے بچے کا روت کا کیا ہوا
تیرے بچے کا روت کا کیا ہوا

۱۹۷
تیرے بچے کا روت کا کیا ہوا
تیرے بچے کا روت کا کیا ہوا
تیرے بچے کا روت کا کیا ہوا
تیرے بچے کا روت کا کیا ہوا

تیرے بچے کا روت کا کیا ہوا
تیرے بچے کا روت کا کیا ہوا

۱۹۸
تیرے بچے کا روت کا کیا ہوا
تیرے بچے کا روت کا کیا ہوا
تیرے بچے کا روت کا کیا ہوا
تیرے بچے کا روت کا کیا ہوا

تیرے بچے کا روت کا کیا ہوا
تیرے بچے کا روت کا کیا ہوا

نہ تھیں تیرے سر حریف

<p>۱۸۷</p> <p>میں نے اپنے سر پر تاجِ سعادت پہنا دیا کہ جو کون سے موتی صورت کی طرح نہجِ معنی سے لکھتا ہے تلواریں کی قیادت نہ کہ کے نہ کہ جو کہ ہے اور پائید</p>	<p>۱۸۸</p> <p>کلیک طاقوں میں جا کر ہر سہارا بقیہ رقائبینِ ارجا سے بے نیاز کھن میں برہم ہو کر ہر طرف سے جان خودوں کی جو پیر کی ہو</p>	<p>۱۸۹</p> <p>میں نے اپنے سر پر تاجِ سعادت پہنا دیا کہ جو کون سے موتی صورت کی طرح نہجِ معنی سے لکھتا ہے تلواریں کی قیادت نہ کہ کے نہ کہ جو کہ ہے اور پائید</p>
<p>صورت زلزلة الارض عیان ہوئی ہو اندھی آئی ہو اندھیرا ہی اذان ہوئی ہو</p>	<p>حالِ دل کی ہر رفت کا قدم پایا ہو لینے کو مصحفِ ناطق کے براق آیا ہو</p>	<p>یاد جنگِ جمل و بدر کا افسانہ ہے قبضہ شیخ علی فتح کا پروانہ ہے</p>
<p>۱۹۰</p> <p>میں نے اپنے سر پر تاجِ سعادت پہنا دیا کہ جو کون سے موتی صورت کی طرح نہجِ معنی سے لکھتا ہے تلواریں کی قیادت نہ کہ کے نہ کہ جو کہ ہے اور پائید</p>	<p>۱۹۱</p> <p>میں نے اپنے سر پر تاجِ سعادت پہنا دیا کہ جو کون سے موتی صورت کی طرح نہجِ معنی سے لکھتا ہے تلواریں کی قیادت نہ کہ کے نہ کہ جو کہ ہے اور پائید</p>	<p>۱۹۲</p> <p>میں نے اپنے سر پر تاجِ سعادت پہنا دیا کہ جو کون سے موتی صورت کی طرح نہجِ معنی سے لکھتا ہے تلواریں کی قیادت نہ کہ کے نہ کہ جو کہ ہے اور پائید</p>
<p>حال بھی موت ہے اہل جفا لو سن کی خون ادا ہو گئی زخموں میں ہوا لوس کی</p>	<p>بے نظارہ شمشیرِ جین کے حقے تھے شمع کے سامنے قرآنِ ملک حقے تھے</p>	<p>اس میں خود اس وقت پر بھی جاتی ہو ہاتھوں شمشیرِ پیر اللہ برہی جاتی ہو</p>
<p>۱۹۳</p> <p>میں نے اپنے سر پر تاجِ سعادت پہنا دیا کہ جو کون سے موتی صورت کی طرح نہجِ معنی سے لکھتا ہے تلواریں کی قیادت نہ کہ کے نہ کہ جو کہ ہے اور پائید</p>	<p>۱۹۴</p> <p>میں نے اپنے سر پر تاجِ سعادت پہنا دیا کہ جو کون سے موتی صورت کی طرح نہجِ معنی سے لکھتا ہے تلواریں کی قیادت نہ کہ کے نہ کہ جو کہ ہے اور پائید</p>	<p>۱۹۵</p> <p>میں نے اپنے سر پر تاجِ سعادت پہنا دیا کہ جو کون سے موتی صورت کی طرح نہجِ معنی سے لکھتا ہے تلواریں کی قیادت نہ کہ کے نہ کہ جو کہ ہے اور پائید</p>
<p>تیر میں اعلیٰ کہ جانیں مہ نو کہتی ہیں جہازِ تارین نو قدوں لگی رہتی ہیں</p>	<p>جس کو چلنے کا مزہ وہ نہیں رکھتا ہو بیچ لوہی ہاتھ سخی کا بھی کہیں رکھتا ہو</p>	<p>خاکِ مقل شہدا کو ہر کفن سے بہتر ہر مجاہد کیسے مرگ بولن سے بہتر</p>

<p>۳۳۴ تھاجی و حجاب کے دل کی آغوش پیوں سوار جلتی کے پیر و زبیر خدا بان گنہگار جو نیدی لشکر اور تو گھر میں گھر میں</p>	<p>۳۳۵ کچھ شہید بار بار کھانسی کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>۳۳۶ اپنے شہید کا دور کے نور کھون بید چہ حضرت کی کا بون کھون شہید زائین اشرا منور کھون عین کا اور شہید کھون</p>
<p>بند محتاج ردا عترت اطہار ہوئی پہلے بے پردگی حاکم عذار ہوئی</p>	<p>دسم دم خون کے دریا سے نظرتے ہیں لاشے بہتے ہو ہر سمت چلتے ہیں</p>	<p>رحم آجکا بیان دار نہ فرما سکتے تو بھی بچ جا سکتا ہم دگ بھی بچ جا سکتے</p>
<p>۳۳۷ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>۳۳۸ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>۳۳۹ دی تو پیر سے زار سے صد ای شکر بادی کا جو بار بار علی خا شکر کربلا میں جو دیکھا پیر سے شکر کوئی نہ نام میں جا سکتا شکر</p>
<p>بند آگ میں مین مل کر ہو سہو نہیں اپنی شکل میں چو نظر آگ میں آگ میں نہیں</p>	<p>خون آگ میں سہو چور جہاں بولی ہو کربلا کی طرف آگ میں شفق بولی ہو</p>	<p>شکل جس سے عرق میں ظاہر ہو گا میر سے شہید کا وہ ظاہر ہو گا</p>
<p>۳۴۰ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>۳۴۱ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>۳۴۲ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>
<p>تج کھینچے ہو سلطان زمین پہ پونے بچل خون کا ہر قلہ شکن آہ پونے</p>	<p>بے ہوشی کے کیا جانتے ہیں دار سیر صحن میں بچہ ہیں کھینچے ہو تلوار سیر</p>	<p>دید یا سبط پیر کو دنا میں برہ سیر خوش بہا آمد عشوق کو عاشق برہ سیر</p>

<p>۴۷۵ انکھایا خنجر شمشیر بن کو کجیا اس کے شمشیر بن کو کجیا اس کے شمشیر بن کو کجیا اس کے شمشیر بن کو کجیا</p>	<p>۴۷۶ جگر لکھنے چھوٹا جان بھان بھان جان کے چھوٹا جان بھان بھان جان کے چھوٹا جان بھان بھان جان کے چھوٹا جان بھان بھان</p>	<p>۴۷۷ جگر لکھنے چھوٹا جان بھان بھان جان کے چھوٹا جان بھان بھان جان کے چھوٹا جان بھان بھان جان کے چھوٹا جان بھان بھان</p>
<p>جس کو عدل تھے لڑکین وہ سنگام آیا اب توقف ہو غضب وصل کا پیغام آیا</p>	<p>تھے ابھی شغل مناجات دعا میں پیر چھپ گئے صورت خورشید گھٹا میں تیسیر</p>	<p>نغمہ سربیلوں سے ملنا کجیا مہیا بدلی آؤنی وہی پر نور عمامہ باندھا</p>
<p>۴۷۸ بولے کو سن کی عین چوڑے انکھ بولے کو سن کی عین چوڑے انکھ بولے کو سن کی عین چوڑے انکھ بولے کو سن کی عین چوڑے انکھ</p>	<p>۴۷۹ بولے کو سن کی عین چوڑے انکھ بولے کو سن کی عین چوڑے انکھ بولے کو سن کی عین چوڑے انکھ بولے کو سن کی عین چوڑے انکھ</p>	<p>۴۸۰ بولے کو سن کی عین چوڑے انکھ بولے کو سن کی عین چوڑے انکھ بولے کو سن کی عین چوڑے انکھ بولے کو سن کی عین چوڑے انکھ</p>
<p>جس کے سجود خالق کو سرفراز حسین قبیلہ و اٹھ کے کھڑے ہو گئے جانبا حسین</p>	<p>نیزہ پہلے سے شہ زار و حزمین پر مارا ایک پتھر کسی ظالم نے جبین پر مارا</p>	<p>خاک پر بیٹھ گئے دل کو سنبھالا شہ تیر خود پشت مبارک سے نکالا شہ</p>
<p>۴۸۱ بولے کو سن کی عین چوڑے انکھ بولے کو سن کی عین چوڑے انکھ بولے کو سن کی عین چوڑے انکھ بولے کو سن کی عین چوڑے انکھ</p>	<p>۴۸۲ بولے کو سن کی عین چوڑے انکھ بولے کو سن کی عین چوڑے انکھ بولے کو سن کی عین چوڑے انکھ بولے کو سن کی عین چوڑے انکھ</p>	<p>۴۸۳ بولے کو سن کی عین چوڑے انکھ بولے کو سن کی عین چوڑے انکھ بولے کو سن کی عین چوڑے انکھ بولے کو سن کی عین چوڑے انکھ</p>
<p>فی اعدائے مجروح کھلا رکھے گی تری رحمت مجھے دامن میں رکھے گی</p>	<p>نہوں منہ پر کبھی سرین شہ بن گئے تھے کف اسوس کھڑے روح امین ملے تھے</p>	<p>دلواری زینت کلمہ شہر رحمتی تھے قاطعہ نصرت بھرا لے لکھ لکھ تھے</p>

۱۹۰

سید بن طاہر لعل شہادہ ز من کی خوشبو
خون من ہر کسی بیکس کلاہن کی خوشبو
نظر آتا نہیں کہ کون سے کون سے کون سے

۱۹۱

سید بن طاہر لعل شہادہ ز من کی خوشبو
خون من ہر کسی بیکس کلاہن کی خوشبو
نظر آتا نہیں کہ کون سے کون سے کون سے

۱۹۲

سید بن طاہر لعل شہادہ ز من کی خوشبو
خون من ہر کسی بیکس کلاہن کی خوشبو
نظر آتا نہیں کہ کون سے کون سے کون سے

۱۹۳

سید بن طاہر لعل شہادہ ز من کی خوشبو
خون من ہر کسی بیکس کلاہن کی خوشبو
نظر آتا نہیں کہ کون سے کون سے کون سے

۱۹۴

سید بن طاہر لعل شہادہ ز من کی خوشبو
خون من ہر کسی بیکس کلاہن کی خوشبو
نظر آتا نہیں کہ کون سے کون سے کون سے

۱۹۵

سید بن طاہر لعل شہادہ ز من کی خوشبو
خون من ہر کسی بیکس کلاہن کی خوشبو
نظر آتا نہیں کہ کون سے کون سے کون سے

۱۹۶

سید بن طاہر لعل شہادہ ز من کی خوشبو
خون من ہر کسی بیکس کلاہن کی خوشبو
نظر آتا نہیں کہ کون سے کون سے کون سے

۱۹۷

سید بن طاہر لعل شہادہ ز من کی خوشبو
خون من ہر کسی بیکس کلاہن کی خوشبو
نظر آتا نہیں کہ کون سے کون سے کون سے

۱۹۸

سید بن طاہر لعل شہادہ ز من کی خوشبو
خون من ہر کسی بیکس کلاہن کی خوشبو
نظر آتا نہیں کہ کون سے کون سے کون سے

سید بن طاہر لعل شہادہ ز من کی خوشبو
خون من ہر کسی بیکس کلاہن کی خوشبو
نظر آتا نہیں کہ کون سے کون سے کون سے

سید بن طاہر لعل شہادہ ز من کی خوشبو
خون من ہر کسی بیکس کلاہن کی خوشبو
نظر آتا نہیں کہ کون سے کون سے کون سے

سید بن طاہر لعل شہادہ ز من کی خوشبو
خون من ہر کسی بیکس کلاہن کی خوشبو
نظر آتا نہیں کہ کون سے کون سے کون سے

<p>۱۰۴ سبب کی وجہ سے اس کی اور سبب کی وجہ سے اس کی وہ دین کا حق ہے جو اس کی وجہ سے اس کی</p>	<p>۱۰۵ سبب کی وجہ سے اس کی اور سبب کی وجہ سے اس کی وہ دین کا حق ہے جو اس کی وجہ سے اس کی</p>	<p>۱۰۶ سبب کی وجہ سے اس کی اور سبب کی وجہ سے اس کی وہ دین کا حق ہے جو اس کی وجہ سے اس کی</p>
<p>کھینچ سکتے تھے بلکہ کوئی دین نہیں سبب سے سبب ہے تھے ابھی تک نہیں</p>	<p>سبب آلودہ خون اور گل تر ہاتھ آیا نخل ماتم کا مجھے خوب مقرر ہاتھ آیا</p>	<p>حشر برپا نہو جنت میں یہی ڈرتا ہوں ہاتھ سے تھا میرے دل کو میں بیان کرتا ہوں</p>
<p>۱۰۷ سبب کی وجہ سے اس کی اور سبب کی وجہ سے اس کی وہ دین کا حق ہے جو اس کی وجہ سے اس کی</p>	<p>۱۰۸ سبب کی وجہ سے اس کی اور سبب کی وجہ سے اس کی وہ دین کا حق ہے جو اس کی وجہ سے اس کی</p>	<p>۱۰۹ سبب کی وجہ سے اس کی اور سبب کی وجہ سے اس کی وہ دین کا حق ہے جو اس کی وجہ سے اس کی</p>
<p>نہر کو طہیرے میں پھر سے پٹا لہر کے ہاتھ شالون سے کئے ماویٰ ہی انہم کے</p>	<p>میرے یوسف کا نہ کچھ حال کہا کیا گندری جب کوئی چاہے والہ نہ رکھا کیا گندری</p>	<p>گھر سے بلو کے امام ازلی کو مارا ہاتھ جھک میں جسٹیل ابن علی کو مارا</p>
<p>۱۱۰ سبب کی وجہ سے اس کی اور سبب کی وجہ سے اس کی وہ دین کا حق ہے جو اس کی وجہ سے اس کی</p>	<p>۱۱۱ سبب کی وجہ سے اس کی اور سبب کی وجہ سے اس کی وہ دین کا حق ہے جو اس کی وجہ سے اس کی</p>	<p>۱۱۲ سبب کی وجہ سے اس کی اور سبب کی وجہ سے اس کی وہ دین کا حق ہے جو اس کی وجہ سے اس کی</p>
<p>لیکے یہ بات سوا لوح گروان سے دے چپ ہوئے ڈھانپ لیا ہاتھ گروان سے</p>	<p>ہوئے محسوس مزاروں کے ہوسو والے ہنسنے ہوئے اسی مظلوم کے رووالے</p>	<p>کروٹن لہن لہن خون گلو کی چھینکین دیکھی میری ہون میں ہون لہو کی چھینکین</p>

<p>۴۸ مصطفیٰ شریف بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم</p>	<p>۴۹ مصطفیٰ شریف بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم</p>	<p>۵۰ مصطفیٰ شریف بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم</p>
<p>حقاقل رباض حرم کی بہار ہے نور چراغ خاند پروردگار ہے</p>	<p>مداح اس کے فاضل سر رہکان ہے شہید و چراغ ہدایت نشان ہے</p>	<p>بہر شرب من آب من یا از غیور ہے بیساختہ حسین بکارے حضور ہے</p>
<p>۵۱ مصطفیٰ شریف بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم</p>	<p>۵۲ مصطفیٰ شریف بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم</p>	<p>۵۳ مصطفیٰ شریف بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم</p>
<p>یوں باز دو زمین رکھے ہیں رسول کو بلین دن میں جیسے چاہے ہو پھول کو</p>	<p>ایسا ہر ایک صاحب معنی بیان پر کھے معنی دلی قدرتی زبان پر</p>	<p>کب والد جناب ہی کے وزیر تھے مثل علی نہ خویش لبشر و نہ بر تھے</p>
<p>۵۴ مصطفیٰ شریف بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم</p>	<p>۵۵ مصطفیٰ شریف بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم</p>	<p>۵۶ مصطفیٰ شریف بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم مکتبہ آفتاب بنی ہاشم</p>
<p>ملوفا میان عمر کے لیے لوح پر حسین کستہ بین جبریل امین روح پر حسین</p>	<p>خوہد بین باغ خلد و صفت حسین کی ہر جزا میں سر و محبت حسین کی</p>	<p>حضرت شرف نوسن بے مان اور پاک جیسے من آب یسہی نانا تھے آپ پاک</p>

<p>۴۰ ازینا در مصطفیٰ کی پستی و بلندی ببین جو کر غرض کیا با سحر و جادو ببین بی تپیدن بنی خلفان و عین ببین یک بی و پنج کج و کج و کج و کج</p>	<p>۴۱ جنت درون جنت نادیدنی ببین درون جنت نادیدنی ببین درون جنت نادیدنی ببین درون جنت نادیدنی</p>	<p>۴۲ اطفاق کی پستی و بلندی ببین جنت درون جنت نادیدنی ببین درون جنت نادیدنی ببین درون جنت نادیدنی</p>
<p>جو می بین بٹھا کے نواسے کو چین سے کیا عشق تھا رسول خدا کو حسین سے</p>	<p>جب تیرا لے ٹھوکر گوا کے برصا دیا روئے کبھی حضور کبھی مسکرا دیا</p>	<p>یکبار اشک بیدہ زخمی سے بہ گئے اعٹا کر میں درد و لوہم ہو کے رہ گئے</p>
<p>۴۳ ببین جنت درون جنت نادیدنی ببین درون جنت نادیدنی ببین درون جنت نادیدنی ببین درون جنت نادیدنی</p>	<p>۴۴ جنت درون جنت نادیدنی ببین درون جنت نادیدنی ببین درون جنت نادیدنی ببین درون جنت نادیدنی</p>	<p>۴۵ اطفاق کی پستی و بلندی ببین جنت درون جنت نادیدنی ببین درون جنت نادیدنی ببین درون جنت نادیدنی</p>
<p>تھے مصطفیٰ کہاں ہمیشہ شکل حسین کی گردن قفا لگئی تیس حسین کی</p>	<p>فرما ہے میں ہ کہ میں نہیں نہیں صبر سہاں قبر میں آغوش میں نہیں</p>	<p>ہو کوئی حق پرست جو کار خدا کرے یعنی امانت حرم مصطفیٰ کرے</p>
<p>۴۶ ببین جنت درون جنت نادیدنی ببین درون جنت نادیدنی ببین درون جنت نادیدنی ببین درون جنت نادیدنی</p>	<p>۴۷ جنت درون جنت نادیدنی ببین درون جنت نادیدنی ببین درون جنت نادیدنی ببین درون جنت نادیدنی</p>	<p>۴۸ اطفاق کی پستی و بلندی ببین جنت درون جنت نادیدنی ببین درون جنت نادیدنی ببین درون جنت نادیدنی</p>
<p>گذری بہار باغ خزان ہو گئے گیا ہر ایک گل کارنگ اہو گئے بہ گیا</p>	<p>یہ گرم ہر زمین مشوش ہو ذوالجناب جلتے ہیں پائون نعل در انشہ ذوالجناب</p>	<p>سجھا دیکھے حال بدر کا پنے لگے غصہ میں اٹھ کھڑے ہو کر کا پنے لگے</p>

<p>۴۱</p> <p>مگر اس کو بھی نہ تھا کہ اس کی کون سی بات تھی جس سے اس کی جسارت میں اتنی بڑی تبدیلی آئی</p>	<p>۴۲</p> <p>دور اس کی زندگی کا تھا جس میں اس کی زندگی کا بہترین لمحہ تھا</p>	<p>۴۳</p> <p>مگر اس کو بھی نہ تھا کہ اس کی کون سی بات تھی جس سے اس کی جسارت میں اتنی بڑی تبدیلی آئی</p>
<p>۴۴</p> <p>مگر اس کو بھی نہ تھا کہ اس کی کون سی بات تھی جس سے اس کی جسارت میں اتنی بڑی تبدیلی آئی</p>	<p>۴۵</p> <p>مگر اس کو بھی نہ تھا کہ اس کی کون سی بات تھی جس سے اس کی جسارت میں اتنی بڑی تبدیلی آئی</p>	<p>۴۶</p> <p>مگر اس کو بھی نہ تھا کہ اس کی کون سی بات تھی جس سے اس کی جسارت میں اتنی بڑی تبدیلی آئی</p>
<p>۴۷</p> <p>مگر اس کو بھی نہ تھا کہ اس کی کون سی بات تھی جس سے اس کی جسارت میں اتنی بڑی تبدیلی آئی</p>	<p>۴۸</p> <p>مگر اس کو بھی نہ تھا کہ اس کی کون سی بات تھی جس سے اس کی جسارت میں اتنی بڑی تبدیلی آئی</p>	<p>۴۹</p> <p>مگر اس کو بھی نہ تھا کہ اس کی کون سی بات تھی جس سے اس کی جسارت میں اتنی بڑی تبدیلی آئی</p>
<p>۵۰</p> <p>مگر اس کو بھی نہ تھا کہ اس کی کون سی بات تھی جس سے اس کی جسارت میں اتنی بڑی تبدیلی آئی</p>	<p>۵۱</p> <p>مگر اس کو بھی نہ تھا کہ اس کی کون سی بات تھی جس سے اس کی جسارت میں اتنی بڑی تبدیلی آئی</p>	<p>۵۲</p> <p>مگر اس کو بھی نہ تھا کہ اس کی کون سی بات تھی جس سے اس کی جسارت میں اتنی بڑی تبدیلی آئی</p>

<p>۴۱</p> <p>نہ سکو نہ سادت کی طلب نہ سکو نہ سادت کی طلب نہ سکو نہ سادت کی طلب نہ سکو نہ سادت کی طلب نہ سکو نہ سادت کی طلب</p>	<p>۴۲</p> <p>جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی</p>	<p>۴۳</p> <p>جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی</p>
<p>آیا ہر کس طرف بہت سب میں ہر صا ہوا بالتون سے ہر ثبوت کہ دم ہر خبر صا ہوا</p>	<p>حضرت کا حال و فکر کے میں ناہم ہوں وہ نئے غلام میں بھی کبیر حضور ہوں</p>	<p>رفت نہ تھم سکی تو الگ جا کھڑی ہوں آنسو دے پوچھ کے پھر اکھڑی ہوں</p>
<p>۴۴</p> <p>نہ سکو نہ سادت کی طلب نہ سکو نہ سادت کی طلب نہ سکو نہ سادت کی طلب نہ سکو نہ سادت کی طلب نہ سکو نہ سادت کی طلب</p>	<p>۴۵</p> <p>جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی</p>	<p>۴۶</p> <p>جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی</p>
<p>آغوش میں بیرون کو لینے لگے حسرت پرسا بلا نصیبوں کو دینے لگے حسرت</p>	<p>زیر آواز اپنے پاس خیال میں دلائیگی یا تو کو اور تجھ کو برابر بٹھا دے گی</p>	<p>پھر ہزار فاطمہ کا لال ہو گیا روایت کو دیکھتے ہی عجیل ہو گیا</p>
<p>۴۷</p> <p>جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی</p>	<p>۴۸</p> <p>جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی</p>	<p>۴۹</p> <p>جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی جانی</p>
<p>قد مون پھر اٹھا کے کسلی دیا کیے سکو ملگے سینے سے نالے کیا کیے</p>	<p>آگاہ رنج نخت جگر خوب ہر حسین بیا بھی کمال پسند ہر حسین</p>	<p>میرا وہ جان دل نہ چھوڑے غول تھا تھا وہ شہید کون یہ حضور کون تھا</p>

۴۲۷
کھنکھانے لگی تھی فدا کی گئی تھی
اس غلام پر پورے عین جانی اسی تھی
خون نثار میں انھیں لائی اسی تھی
یہی جو خوب نیک کمائی اسی تھی

۴۲۸
حضرت اکیلے گئے طر فتر سے
اب ان کا حال معلوم نہ ملے بن کر
بے خبر تھیں کہ روانہ ملک عدم ہوا
عقب اس کی مثال خفا کو الہم ہوا

۴۲۹
یہی جو عین فدا کی گئی تھی
یہی جو عین فدا کی گئی تھی
یہی جو عین فدا کی گئی تھی
یہی جو عین فدا کی گئی تھی

خوش کر کے مجھ کو تارک باغ جہان ہوسے
وہ بھول تھے بہار و کھائی خزان ہوسے

عالم کو ایک عشق پیہر کے ساتھ تھا
ہاں کون کون لاشہ اکبر کے ساتھ تھا

دیکھا کہ فرط رنج سے حیرت کا جوش
خانی ہر گود ہال کھلے عین جوش

۴۳۰
وہاں کی گئی تھی فدا کی گئی تھی
کچھ اور باب میں ہے یہی جو
نہیں تھی یہی جو فدا کی گئی تھی
نہیں تھی یہی جو فدا کی گئی تھی

۴۳۱
کون ملک شہ نے کہا واہ اکبرین
وہی جو خیال بھی نہیں دلتا اکبرین
نہیں تھی یہی جو فدا کی گئی تھی
نہیں تھی یہی جو فدا کی گئی تھی

۴۳۲
یہی جو عین فدا کی گئی تھی
یہی جو عین فدا کی گئی تھی
یہی جو عین فدا کی گئی تھی
یہی جو عین فدا کی گئی تھی

یہی جو عین فدا کی گئی تھی
یہی جو عین فدا کی گئی تھی

عباس مرگے علی اکبر حرا ہوا
ہم سے کسی نے یہی نہ پوچھا کیا ہوا

صاحب عجب لہر صحراداع
دل کیون نہوا داس کی گھر چراغ ہو

۴۳۳
وہی جو عین فدا کی گئی تھی
یہی جو عین فدا کی گئی تھی
یہی جو عین فدا کی گئی تھی
یہی جو عین فدا کی گئی تھی

۴۳۴
یہی جو عین فدا کی گئی تھی
یہی جو عین فدا کی گئی تھی
یہی جو عین فدا کی گئی تھی
یہی جو عین فدا کی گئی تھی

۴۳۵
یہی جو عین فدا کی گئی تھی
یہی جو عین فدا کی گئی تھی
یہی جو عین فدا کی گئی تھی
یہی جو عین فدا کی گئی تھی

یہی جو عین فدا کی گئی تھی
یہی جو عین فدا کی گئی تھی

یہ سب ختم آٹھائے خوشی می شمار ہی
مکو خزان کے بعد امید بہار ہی

آیا ذرا جو ہوش ہو کو بھول سکی
چلا میں دم خفا ہر دو ہائی رسول سکی

۴۵
جانبین جلدین جلدین جلدین جلدین
جانبین جلدین جلدین جلدین جلدین
جانبین جلدین جلدین جلدین جلدین
جانبین جلدین جلدین جلدین جلدین

۴۶
جانبین جلدین جلدین جلدین جلدین
جانبین جلدین جلدین جلدین جلدین
جانبین جلدین جلدین جلدین جلدین
جانبین جلدین جلدین جلدین جلدین

۴۷
جانبین جلدین جلدین جلدین جلدین
جانبین جلدین جلدین جلدین جلدین
جانبین جلدین جلدین جلدین جلدین
جانبین جلدین جلدین جلدین جلدین

وگو جو آج جانے دیا تھے آپ کو
بیٹی چاکی شکل نہ پاؤ گی باپ کو

بہن کی تشنگی کا نہیں دھیان آپ کو
سچ ہو کہ عشق بیٹے سے ہوتا ہو باپ کو

بہن کا دل کو خوف ہو سینے میں یو پر
بچو اور دھک و خیر مدینہ میں اسے پدر

۴۸
جانبین جلدین جلدین جلدین جلدین
جانبین جلدین جلدین جلدین جلدین
جانبین جلدین جلدین جلدین جلدین
جانبین جلدین جلدین جلدین جلدین

۴۹
جانبین جلدین جلدین جلدین جلدین
جانبین جلدین جلدین جلدین جلدین
جانبین جلدین جلدین جلدین جلدین
جانبین جلدین جلدین جلدین جلدین

۵۰
جانبین جلدین جلدین جلدین جلدین
جانبین جلدین جلدین جلدین جلدین
جانبین جلدین جلدین جلدین جلدین
جانبین جلدین جلدین جلدین جلدین

اچھے ہیں باتوں در ملاک شعور کے
بھوئی تھو آتی ہیں تیجے حضور کے

تھا دیکھنا تو دیکھو ہیں بس حسیں کو
بیٹی اپنی بلاتے ہیں یکس حسیں کو

بہر حسین سیکڑوں تیغین بلند ہیں
رستے تمام تیرب و بطحا کے بند ہیں

۵۱
جانبین جلدین جلدین جلدین جلدین
جانبین جلدین جلدین جلدین جلدین
جانبین جلدین جلدین جلدین جلدین
جانبین جلدین جلدین جلدین جلدین

۵۲
جانبین جلدین جلدین جلدین جلدین
جانبین جلدین جلدین جلدین جلدین
جانبین جلدین جلدین جلدین جلدین
جانبین جلدین جلدین جلدین جلدین

۵۳
جانبین جلدین جلدین جلدین جلدین
جانبین جلدین جلدین جلدین جلدین
جانبین جلدین جلدین جلدین جلدین
جانبین جلدین جلدین جلدین جلدین

عرس کے بعد شکل دکھائی حضور نے
اس وقت فتح کی ہو لڑائی حضور نے

ہم کو نہ یاد کچھ بھٹی ہوا اسکے وقت
بھلی کی شکل سے نہ یاد پانچھ کے وقت

ہوئے کہ بے کے ہوئے فصل حلیل
ہم کو طلب کیا ہو تمھارا افسیل ہے

<p>۱۴۴ گشتن ازین عالم به عالم دیگر گشتن ازین عالم به عالم دیگر گشتن ازین عالم به عالم دیگر گشتن ازین عالم به عالم دیگر</p>	<p>۱۴۵ بال شمع منور شاه زین العابدین بال شمع منور شاه زین العابدین بال شمع منور شاه زین العابدین بال شمع منور شاه زین العابدین</p>	<p>۱۴۶ در عمارت و جبین زمین و آسمان در عمارت و جبین زمین و آسمان در عمارت و جبین زمین و آسمان در عمارت و جبین زمین و آسمان</p>
<p>۱۴۷ کف و هوم کا اوسته مشرقین کی کف و هوم کا اوسته مشرقین کی کف و هوم کا اوسته مشرقین کی کف و هوم کا اوسته مشرقین کی</p>	<p>۱۴۸ پر خون شمشیر شمشیر کھینچنے پر خون شمشیر شمشیر کھینچنے پر خون شمشیر شمشیر کھینچنے پر خون شمشیر شمشیر کھینچنے</p>	<p>۱۴۹ کعبه چشم لے جگہ تہ ابروے شاہ لی کعبه چشم لے جگہ تہ ابروے شاہ لی کعبه چشم لے جگہ تہ ابروے شاہ لی کعبه چشم لے جگہ تہ ابروے شاہ لی</p>
<p>۱۵۰ در عمارت و جبین زمین و آسمان در عمارت و جبین زمین و آسمان در عمارت و جبین زمین و آسمان در عمارت و جبین زمین و آسمان</p>	<p>۱۵۱ بال شمع منور شاه زین العابدین بال شمع منور شاه زین العابدین بال شمع منور شاه زین العابدین بال شمع منور شاه زین العابدین</p>	<p>۱۵۲ در عمارت و جبین زمین و آسمان در عمارت و جبین زمین و آسمان در عمارت و جبین زمین و آسمان در عمارت و جبین زمین و آسمان</p>
<p>۱۵۳ در عمارت و جبین زمین و آسمان در عمارت و جبین زمین و آسمان در عمارت و جبین زمین و آسمان در عمارت و جبین زمین و آسمان</p>	<p>۱۵۴ در عمارت و جبین زمین و آسمان در عمارت و جبین زمین و آسمان در عمارت و جبین زمین و آسمان در عمارت و جبین زمین و آسمان</p>	<p>۱۵۵ در عمارت و جبین زمین و آسمان در عمارت و جبین زمین و آسمان در عمارت و جبین زمین و آسمان در عمارت و جبین زمین و آسمان</p>
<p>۱۵۶ در عمارت و جبین زمین و آسمان در عمارت و جبین زمین و آسمان در عمارت و جبین زمین و آسمان در عمارت و جبین زمین و آسمان</p>	<p>۱۵۷ در عمارت و جبین زمین و آسمان در عمارت و جبین زمین و آسمان در عمارت و جبین زمین و آسمان در عمارت و جبین زمین و آسمان</p>	<p>۱۵۸ در عمارت و جبین زمین و آسمان در عمارت و جبین زمین و آسمان در عمارت و جبین زمین و آسمان در عمارت و جبین زمین و آسمان</p>
<p>۱۵۹ در عمارت و جبین زمین و آسمان در عمارت و جبین زمین و آسمان در عمارت و جبین زمین و آسمان در عمارت و جبین زمین و آسمان</p>	<p>۱۶۰ در عمارت و جبین زمین و آسمان در عمارت و جبین زمین و آسمان در عمارت و جبین زمین و آسمان در عمارت و جبین زمین و آسمان</p>	<p>۱۶۱ در عمارت و جبین زمین و آسمان در عمارت و جبین زمین و آسمان در عمارت و جبین زمین و آسمان در عمارت و جبین زمین و آسمان</p>

۳۱
 کلاون گریب گردن شاه شہید
 روشن بین و جلیل مقام
 کی بات کیا زبان امام و سید
 سر ایام محمد خدای کلید

۳۲
 ساعد و شاخ گلستان رحمت
 میجانی از دریا و زمین و آبی
 گویا که شمشیر دل را برین دوری
 کوی و دیار و سر و سر خاوری

۳۳
 بشارت سحر کن و شمع شاد
 در ایام و کمان و کمان
 برف و برف و برف و برف
 حسن و حسن و حسن و حسن

تا آنکه بیرون دانت جو ساسه حاکم
 سبک کما بین بین سار کچک

بھائی کے غم نے زور شہ کر دیا
 پھر بھی یہ تھا کہ بار شہادت اٹھالیا

یہ باعث قبول دعا و نماز ہیں
 سحر کے وقت زریب زمین نیند ہیں

۳۴
 غضبناک و جبار و جبار
 بی سر و سر و سر و سر
 مودین گلو و گردن و خوار
 کیا جاب و آفتاب بین کیا جاب و چاندین

۳۵
 بین و بین و بین و بین
 خنجر بین و خنجر بین
 صاحب و از قلعہ کن و خنجر بین
 گویا کہ بین و بین و بین و بین

۳۶
 جو خفت کو در گدا
 گدا و گدا و گدا و گدا
 حسن و حسن و حسن و حسن
 خنجر و خنجر و خنجر و خنجر

اوسینہ حسین نزاکت میں آئینہ
 قرآن اعتبار میں صورت میں آئینہ

پہونچا نہ کوئی زور کافی کے زور کو
 کیا جالی پر مقدمہ کشائی کے زور کو

ہلو کے آئینہ کی قرین ضیا نہیں
 بال سین کوئی سوسے کر کے سوا نہیں

۳۷
 شہزاد و شہزاد و شہزاد
 کباب و کباب و کباب و کباب
 انیس و انیس و انیس و انیس
 نور و نور و نور و نور

۳۸
 حکم و حکم و حکم و حکم
 خنجر و خنجر و خنجر و خنجر
 شمشیر و شمشیر و شمشیر و شمشیر
 نور و نور و نور و نور

۳۹
 خنجر و خنجر و خنجر و خنجر
 خنجر و خنجر و خنجر و خنجر
 خنجر و خنجر و خنجر و خنجر
 خنجر و خنجر و خنجر و خنجر

حسن زورہ پر دوشل امام عیور پر
 تار گدا اہل نظر بین بلور پر

کس سنگ دل کا خوف دل ٹوٹا نہیں
 بوجہ سے شیر کا بھی گل چھوٹتا نہیں

حقا ہر ایک حضور ہو کیا حسین کا
 انسان کیا کیا سیرا یا حسین کا

۴۱
کے تیرے گھر میں نہ تھی نہ نظر آئے
نہ کیسے کہیں نہ کہیں نہ تیرے
نہ کیسے کہیں نہ کہیں نہ تیرے
نہ کیسے کہیں نہ کہیں نہ تیرے

تہا جو حلقہ سپہ کین میں آگیا
نامہ فلک دست شد دین میں آگیا

۴۲
کے تیرے گھر میں نہ تھی نہ نظر آئے
نہ کیسے کہیں نہ کہیں نہ تیرے
نہ کیسے کہیں نہ کہیں نہ تیرے
نہ کیسے کہیں نہ کہیں نہ تیرے

یا ایک ایک مجھے اے دل ملول ہو
اُسے دیا جواب فقط یہ قبول ہے

۴۳
کے تیرے گھر میں نہ تھی نہ نظر آئے
نہ کیسے کہیں نہ کہیں نہ تیرے
نہ کیسے کہیں نہ کہیں نہ تیرے
نہ کیسے کہیں نہ کہیں نہ تیرے

دیکھی ہوئی بادشاہ کا کتابت کی
تھی چاشنی موت سے طاقت تلی

۴۴
کے تیرے گھر میں نہ تھی نہ نظر آئے
نہ کیسے کہیں نہ کہیں نہ تیرے
نہ کیسے کہیں نہ کہیں نہ تیرے
نہ کیسے کہیں نہ کہیں نہ تیرے

خالق کو بے شریک ہوئے اعتبار ہو
رہے وہی ان آگے تھیں اختیار

۴۵
کے تیرے گھر میں نہ تھی نہ نظر آئے
نہ کیسے کہیں نہ کہیں نہ تیرے
نہ کیسے کہیں نہ کہیں نہ تیرے
نہ کیسے کہیں نہ کہیں نہ تیرے

گرنے کا وقت ہو سہم اہل آذر ہو
یہی نئی طرح کا شیبہ قرار ہے

۴۶
کے تیرے گھر میں نہ تھی نہ نظر آئے
نہ کیسے کہیں نہ کہیں نہ تیرے
نہ کیسے کہیں نہ کہیں نہ تیرے
نہ کیسے کہیں نہ کہیں نہ تیرے

پہلے نہ کہہ کھلا کہے مارا حسین نے
پھر جبکہ دوسرے کو پکارا حسین نے

۴۷
کے تیرے گھر میں نہ تھی نہ نظر آئے
نہ کیسے کہیں نہ کہیں نہ تیرے
نہ کیسے کہیں نہ کہیں نہ تیرے
نہ کیسے کہیں نہ کہیں نہ تیرے

گہرا رہا ہون اب تو اسی بات کو کہے
جلدی ہے مجھ کو تیری ملاقات ہے

۴۸
کے تیرے گھر میں نہ تھی نہ نظر آئے
نہ کیسے کہیں نہ کہیں نہ تیرے
نہ کیسے کہیں نہ کہیں نہ تیرے
نہ کیسے کہیں نہ کہیں نہ تیرے

مارا جو ہاتھ سپاہ شہر دم کو تول کے
تیغ علی غلغل لئی سب بند کھول کے

۴۹
کے تیرے گھر میں نہ تھی نہ نظر آئے
نہ کیسے کہیں نہ کہیں نہ تیرے
نہ کیسے کہیں نہ کہیں نہ تیرے
نہ کیسے کہیں نہ کہیں نہ تیرے

بولا کہ نہ رہی نہ دکھایا یہ کیا ہوا
ناحق اہل بیعت میں آیا یہ کس ہوا

۱۹۵
 اے بڑا دلیر عابد ہوئے صافات
 و کمال علی کی حق کا پونہ صافات صافات
 شہین علی کی کادہ و خلاف
 شہین علی کی شہین علی کی

رخمون سے چاک سینہ مخمور ہوئی
غل تھا کہ شیشہ چلی جو رہا لیا

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله الطيبين الطاهرين
الطاهرين الأئمة المعصومين

بہ نیرنگی رنگ مستمل کا حال تھا
گویا کہ چہرہ شب بیدہ کا حال تھا

شکل کی طرح رسم کیا ہے جس کے گنگان
 سلطان مسرت و بہشتانہ جو بہ گنگان
 غور و انہی سے ہوا درش کو گنگان
 باہر باغ و بہشت و دیر گنگان

تھرا کے عضو خونیہ سے اس پر بھروسہ کر
چھو تجھے ہاتھ ہا کون اٹھائے میں نے حال کہ

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي جعل في كل شيء
دلالة على قدرته وجلاله

میر و نجی عالم کی تیغ دل خوردہ گیر پر
سکہ غریب کا زر قلب شرم پر

۴۵
الحمد لله الذي جعل
نقشہ ہر ایک عضو بدن کا تحریک
اس حیاتی کام حسب ناری فیہ
و در ذمہ خداست

یاقی یقینی بد مشرتی بیدار آسمان
نار ایوان کے نجات کا جلاوا آسمان

۷۰
 جن خلیفہ اپنے ساتھ اپنے نامور سوار
 بظاہر و باطن چلے گئے راہ ہمار
 آج کی دنیا کی ہر طرف سے
 رہو سپہ سالار کی ہر طرف سے

باری گیا جو دلیہ زہرا کے سامنے
غل تھا کہ لیختار ہر دلیہ کے سامنے

و در این کتاب که به نام "تذکره" است،
چهارصد و بیست و یک نفر از بزرگان
ایران را معرفی کرده است.

مگر ہے اور اے بادِ شبِ خوشحال ہے
تجہ کے گناہِ شہِ چین زہرِ اکِ مال ہے

۹۶
صفتین و چاقان بنفشه کجک
خوبه کما سلسله و قرقین و سداب
سبزی زرد که از زرد است که کجک
اندکی جویند و بوش بنفشه کجک

تقدیمات خوف قضاوٹنے لگا
پارائینے لگائے تو دل ٹوٹنے لگا

۵۹
 طوایف اسکا اور شاہکارا انداز اور ہے
 بیخ پر کہ سر اور ہے را عجائب اور ہے
 ہر بات اور ہے سخن راز اور ہے
 طبع و عینت اور ہے شہباز اور ہے

لالائی پر موت شیر کے آگے نہنگ کو
آیا ہر دو لڑنے میں سلیمان سے جنگ کو

<p>مرثیہ حرم سوار و دوش بزم زینب حرم سوار و دوش بزم زینب حرم سوار و دوش بزم زینب</p>	<p>مرثیہ اس نے کہا کہ جان فرخ مت تر نہیں شہ نے کہا کہ فلان پر اس کے نہیں جن میں میری کاشاہ سلیمان</p>	<p>مرثیہ او تو بہت آج ہو تو اس میں جو ایک غنڈہ بزم زینب میں کیا یہ صاحبان خوشامدین</p>
<p>بلوغت جہان میں بسیل باغ بہول ہیں جس کی کھنگارنگ شہادت کچول ہیں</p>	<p>او بھیاقتا ہے پیمان جنگ جن ہو تو کوئیدم میں تری جان جنگ</p>	<p>ظاہر میں ایک جزوہ گل نیکیا تو یک خاروں کی واہ واہ گل نیکیا تو یک</p>
<p>مرثیہ ہم وہ ہیں غائب ملک خجین کائنات ہوتے تو ہم غائب دنیا پر عالم غیب ہیں عالم غیب</p>	<p>مرثیہ گویا جادہ رنگ فصیحان روزگار دو لکھ میں ہماری فصاحت کی دربار فیض روان اس کے چید گلزار</p>	<p>مرثیہ اس کو گلزار صاحب ملک جینا اس کو گلزار صاحب ملک جینا اس کو گلزار صاحب ملک جینا</p>
<p>جلوہ ہو خلد فاطمہ کے نور عین کا احسان ہو سبیل جنان چرین کا</p>	<p>ہیجا سنا کلام جو اس روسیہ کا ہمراہیوں میں شور ہوا وہ واہ کا</p>	<p>تیری زبان میں ہوا اثر کیا مجال ہو تیغ ملی کسے یہ تصور محال ہو</p>
<p>مرثیہ اس نے کہا کہ کلام اس نے کہا کہ کلام اس نے کہا کہ کلام</p>	<p>مرثیہ اس نے کہا کہ کلام اس نے کہا کہ کلام اس نے کہا کہ کلام</p>	<p>مرثیہ اس نے کہا کہ کلام اس نے کہا کہ کلام اس نے کہا کہ کلام</p>
<p>دشمن کے ہوش اڑائے وہ ہے چرین توار و ہار وہ ہے چرین</p>	<p>سنگین لون کی لوح سے غوہ ہوا تو کیا فرعون خیال خلسہ کی کیا تو کیا</p>	<p>جو خوب ہو اسی کو خدا نے اثر دیا مصحف سب کتبوں کو مسوح کر دیا</p>

<p>۱۱۱۱</p> <p>جہاں کی ہر طرف سے نظر نہیں جہاں کی ہر طرف سے نظر نہیں جہاں کی ہر طرف سے نظر نہیں جہاں کی ہر طرف سے نظر نہیں</p>	<p>۱۱۱۱</p> <p>کون کون سے کائنات کے بھائی کون کون سے کائنات کے بھائی کون کون سے کائنات کے بھائی کون کون سے کائنات کے بھائی</p>	<p>۱۱۱۱</p> <p>ہم سے مدد ملے عداوت کے کارین ہم سے مدد ملے عداوت کے کارین ہم سے مدد ملے عداوت کے کارین ہم سے مدد ملے عداوت کے کارین</p>
<p>جنگل سے شہر کے عوض ناتوان کرو پیری میں باپ کی دعا کی لہجہ جان کرو</p>	<p>تو حافظ و معین و جبر و لطیف ہو تیرا حسین آج نہایت ضعیف ہو</p>	<p>کیا تیری برج قدر شہر دین گھٹا ہو آندھی سے شمع ہیز بھائی بھلا ہو</p>
<p>۱۱۱۱</p> <p>دیکھو کہ کسی غمزدہ کیسے ہو دیکھو کہ کسی غمزدہ کیسے ہو دیکھو کہ کسی غمزدہ کیسے ہو دیکھو کہ کسی غمزدہ کیسے ہو</p>	<p>۱۱۱۱</p> <p>عقل خاکی نہ کہ جس کی جا عقل خاکی نہ کہ جس کی جا عقل خاکی نہ کہ جس کی جا عقل خاکی نہ کہ جس کی جا</p>	<p>۱۱۱۱</p> <p>بیر تباعدت نہ کہ دین کا راز بیر تباعدت نہ کہ دین کا راز بیر تباعدت نہ کہ دین کا راز بیر تباعدت نہ کہ دین کا راز</p>
<p>غیر مصلحت میں عالم ہزار سے تم لوگو آقا کو گھر میں چھوڑ دو گھر سے تم لوگو</p>	<p>لوگو کے اضطراب و قلق پر نظر مڑی بیس دے تیرے سیکھتے آتے پڑی</p>	<p>فرمانیکے جبر اسی جانب مڑو گامین اہل دنیا بھٹا آج رہنے آؤ گامین</p>
<p>۱۱۱۱</p> <p>نکاح کی نظر جو سوئے ہے نکاح کی نظر جو سوئے ہے نکاح کی نظر جو سوئے ہے نکاح کی نظر جو سوئے ہے</p>	<p>۱۱۱۱</p> <p>بہترین باغ نظر اب نہیں ہے بہترین باغ نظر اب نہیں ہے بہترین باغ نظر اب نہیں ہے بہترین باغ نظر اب نہیں ہے</p>	<p>۱۱۱۱</p> <p>کی گفٹ کو بیکار کے بونا بیکار کی گفٹ کو بیکار کے بونا بیکار کی گفٹ کو بیکار کے بونا بیکار کی گفٹ کو بیکار کے بونا بیکار</p>
<p>کہدے کہ میر تقی کا ۱۲ تار حسین تو گھر میں جا آھی اسے مار حسین</p>	<p>اگرچہ گفتگو کوئی پرکشش ہے دیکھو تو کون لڑے کہ یا ہو باپ ہے</p>	<p>مے فتح مصطفیٰ و علی کے نشان کو فاتحہ یزید و یحییٰ بھائی جان کو</p>

<p>۱۳۱ خسب کیست تو فلک سلطان جهان جدا اندر شیر کو طبع بین ناکسان نیزبان آید و سرورین بخت ملکسان نخلیہ نہ خفا کا کتب باطن ہوا دان</p>	<p>۱۳۲ صلی علی نبی و آلہ و سلم نیزبان آید و سرورین بخت ملکسان نخلیہ نہ خفا کا کتب باطن ہوا دان</p>	<p>۱۳۳ نخلیہ نہ خفا کا کتب باطن ہوا دان نیزبان آید و سرورین بخت ملکسان نخلیہ نہ خفا کا کتب باطن ہوا دان</p>
<p>۱۳۴ جہا کے فریب سیتہ شہید پھر مڑا تھا رخ نہ جان کہ اوڑا اور گر مڑا</p>	<p>۱۳۵ دوہا کی شکل جنگی بطور ہو گیا باغ علی کے پھول کا رنگ گشت ہو گیا</p>	<p>۱۳۶ نرس ہوئی صبح گلون کو مرض ہوا تھا طرہ انقلاب کہ جو ہر عرض ہوا</p>
<p>۱۳۷ کے شاہ نے سب کیا جلال کے چہرے پر جو صورت جلال نیزبان آید و سرورین بخت ملکسان نخلیہ نہ خفا کا کتب باطن ہوا دان</p>	<p>۱۳۸ نیزبان آید و سرورین بخت ملکسان نخلیہ نہ خفا کا کتب باطن ہوا دان</p>	<p>۱۳۹ نیزبان آید و سرورین بخت ملکسان نخلیہ نہ خفا کا کتب باطن ہوا دان</p>
<p>۱۴۰ غل ہو گئے فرج میں ستم آ کی ضرب تم میں بھی واہ واہ ہو مولا کی ضرب</p>	<p>۱۴۱ منہ کو فدا جو تیغ عالم نے پھرا دیا ہر ایک بند کاٹ کے دم میں گرا دیا</p>	<p>۱۴۲ اس گریزا آہنی کو جو مال و کس گئی شمشیر کا ر بازو سے داؤد گئی</p>
<p>۱۴۳ نیزبان آید و سرورین بخت ملکسان نخلیہ نہ خفا کا کتب باطن ہوا دان</p>	<p>۱۴۴ نیزبان آید و سرورین بخت ملکسان نخلیہ نہ خفا کا کتب باطن ہوا دان</p>	<p>۱۴۵ نیزبان آید و سرورین بخت ملکسان نخلیہ نہ خفا کا کتب باطن ہوا دان</p>
<p>۱۴۶ زلفون کو شہ سنوارے ہیں جہوم جہوم اڑتے ہیں وہاں آتے ہیں جہوم جہوم</p>	<p>۱۴۷ غل تھا قضا یہی کے نواس کی ضرب ہو پانی نہ مانگے شیر وہ پیاس کی ضرب ہو</p>	<p>۱۴۸ یادوں فوج شام کے گمراہ ہو گئے ہاتھ اٹکے نذر تیغ ید اللہ ہو گئے</p>

۱۳۱
چند روز غلبہ خیزین سے لوبک
سوراج سے سنجیدہ ترین سے لوبک
گیا کہ قریب سے زمین سے لوبک

اتم کو تیرا سنگے ہاتھ ہو
تھا کہ جگر حسین گرنے کا تیرا

۱۳۲
چند روز غلبہ خیزین سے لوبک
سوراج سے سنجیدہ ترین سے لوبک
گیا کہ قریب سے زمین سے لوبک

بھائی کو لیک دھڑکی مارا گرا
دو لگی ہوا ردائی لٹاؤ لگی چھوڑا نہیں

۱۳۳
چند روز غلبہ خیزین سے لوبک
سوراج سے سنجیدہ ترین سے لوبک
گیا کہ قریب سے زمین سے لوبک

کلی کو یہاں سے بے اضطراب سے
بھائی کو دھڑکی مارا گرا

۱۳۴
چند روز غلبہ خیزین سے لوبک
سوراج سے سنجیدہ ترین سے لوبک
گیا کہ قریب سے زمین سے لوبک

چھوڑ دے عرش کو دم عشر قریب ہی
خجندی اور حلق حسین غریب ہی

۱۳۵
چند روز غلبہ خیزین سے لوبک
سوراج سے سنجیدہ ترین سے لوبک
گیا کہ قریب سے زمین سے لوبک

زینب چھین راہ میں قضا کو لے گیا
سر ہو گیا بدن سے جدا مر گئے حسین

۱۳۶
چند روز غلبہ خیزین سے لوبک
سوراج سے سنجیدہ ترین سے لوبک
گیا کہ قریب سے زمین سے لوبک

رو کے خدا سے عرض یہ کی جبریل نے
مارا تیرے حسین کو قوم ذلیل نے

۱۳۷
چند روز غلبہ خیزین سے لوبک
سوراج سے سنجیدہ ترین سے لوبک
گیا کہ قریب سے زمین سے لوبک

دل قبول کے حسین گرا آگے جبریل
تھا ہوا لاش علم ہو تو جانے جبریل

۱۳۸
چند روز غلبہ خیزین سے لوبک
سوراج سے سنجیدہ ترین سے لوبک
گیا کہ قریب سے زمین سے لوبک

بیجا پیشہ میوے کھانے کے واسطے
اس وقت بھیج خاک اڑانے کے واسطے

۱۳۹
چند روز غلبہ خیزین سے لوبک
سوراج سے سنجیدہ ترین سے لوبک
گیا کہ قریب سے زمین سے لوبک

مہر اسے عشق حق کے غزلوں پر لگا
آگے ہمارے چاہنے والوں پر لگا

<p>۴۱۵ کیونکے عالم میں کیونکے عالم میں نکو کیونکے عالم میں ماضی جو کہ پیشانی تھی غبار ہو گیا</p>	<p>۴۱۴ خاکین کیونکے عالم میں بسیر کیونکے عالم میں آدہ غبار بیابان ہو گیا</p>	<p>۴۱۳ کیونکے عالم میں اس حال میں بسیر کیونکے عالم میں</p>
<p>شیعہ نہونگے غلام بن مکیں ہو ایسے نہر بہشت بنے بنائیں بن کیلے</p>	<p>ہر سمت سرور دوسرا ہو نہ ہونے لگے شعبہ کور سول خدا ہو نہ ہونے لگے</p>	<p>دور سدر سول کرم دل چاہ چھٹ گیا انا سے آپا کے نوا سا لپٹ گیا</p>
<p>۴۱۶ موت پر کیونکے عالم میں موت پر کیونکے عالم میں موت پر کیونکے عالم میں</p>	<p>۴۱۵ فریاد اسلام فریاد اسلام فریاد اسلام</p>	<p>۴۱۴ فریاد اسلام فریاد اسلام فریاد اسلام</p>
<p>ہر کے جبریل سوے کر بلا حے ہر کے آنا سے ہو صفا چھٹے</p>	<p>کیونکے عالم میں کیونکے عالم میں کیونکے عالم میں</p>	<p>فریاد اسلام فریاد اسلام فریاد اسلام</p>
<p>۴۱۷ فریاد اسلام فریاد اسلام فریاد اسلام</p>	<p>۴۱۶ فریاد اسلام فریاد اسلام فریاد اسلام</p>	<p>۴۱۵ فریاد اسلام فریاد اسلام فریاد اسلام</p>
<p>موت پر کیونکے عالم میں موت پر کیونکے عالم میں موت پر کیونکے عالم میں</p>	<p>موت پر کیونکے عالم میں موت پر کیونکے عالم میں موت پر کیونکے عالم میں</p>	<p>موت پر کیونکے عالم میں موت پر کیونکے عالم میں موت پر کیونکے عالم میں</p>

۵۴
 غمگین بنی کربلا کی حالت
 دیکھ کر ہر دل سے غم و غم
 ہوا کہ ہر دل سے غم و غم
 ہوا کہ ہر دل سے غم و غم

عشق و محبت کا بیان کہ ہے
 اس عشق و محبت کا بیان کہ ہے

۵۵
 غمگین بنی کربلا کی حالت
 دیکھ کر ہر دل سے غم و غم
 ہوا کہ ہر دل سے غم و غم
 ہوا کہ ہر دل سے غم و غم

غیر ملنے اور اسے پیار غمگین
 اس پر اسے غمگین کی حالت

خادم کی محنتوں کو ذرا یاد کیجئے
 حاضر اور جبریل کو ذرا یاد کیجئے

۵۶
 غمگین بنی کربلا کی حالت
 دیکھ کر ہر دل سے غم و غم
 ہوا کہ ہر دل سے غم و غم
 ہوا کہ ہر دل سے غم و غم

ان پر محبت و عشق شہر مشرق کا
 دلوادین آپ پر بھی بھائی حسین کا

۵۷
 غمگین بنی کربلا کی حالت
 دیکھ کر ہر دل سے غم و غم
 ہوا کہ ہر دل سے غم و غم
 ہوا کہ ہر دل سے غم و غم

سے لیکے نام کی محنتوں کو
 ان کو دوسروں کی محنتوں کو

میں کو لیکے دست سے چلتی ہیں قلم
 منور ہو حسین کا ملتی ہیں قلم

۵۸
 غمگین بنی کربلا کی حالت
 دیکھ کر ہر دل سے غم و غم
 ہوا کہ ہر دل سے غم و غم
 ہوا کہ ہر دل سے غم و غم

گھر ہو گیا تباہ مقدر آل ط گ
 ہر جو غضب ہوا سر شہر کربلا

۵۹
 غمگین بنی کربلا کی حالت
 دیکھ کر ہر دل سے غم و غم
 ہوا کہ ہر دل سے غم و غم
 ہوا کہ ہر دل سے غم و غم

باموس مصطفیٰ کی صحبت کا وقت ہو
 اس قبیل شاہ رسالت کا وقت ہو

مل ہو کر بائمال ہوا شاہ حسین کا
 نہ ہر الوعد بن دیتی ہیں سایہ حسین کا

<p>۴۶ شربت جبارین بنی کعبه تخت پرست و عرش و ملک پیشین نگاه فکری ببار نصرت و وفای جبار امام حسین</p>	<p>۴۷ نخل و انجلی شکست بیان کردن نخل و انجلی شکست بیان کردن نخل و انجلی شکست بیان کردن</p>	<p>۴۸ نخل و انجلی شکست بیان کردن نخل و انجلی شکست بیان کردن نخل و انجلی شکست بیان کردن</p>
<p>کیونکر نه اس فرس کو شرافت حصول جسک اسوار اراکت بش رسول</p>	<p>نقشه دلاورن اسب پاشه مشرقین کا بهر جاسب کی انکون مین گویا</p>	<p>ناز ان جوهر ز ملک بجهاب اسکاسوار قاطع کا آفتاب</p>
<p>۴۹ گورن دین بنی کعبه دل خلد سید والا و وفای جبار نقش دلاور طمع با خود و وفای جبار</p>	<p>۵۰ کعبه و حرمین آب و حرمین آب و حرمین</p>	<p>۵۱ کعبه و حرمین آب و حرمین آب و حرمین</p>
<p>و کجوتوم کب مشه گردون و قار کو ایسا ہی کش چا پی ایسے سوار کو</p>	<p>و وہ ہرن ہر دوجھے جسکے پاکو نہیں آگھین رڈائے شیرتے تیخون کی جھان</p>	<p>جب دین لکھو اکبرشت برین کی مضمون یہ وہ جو جسکو ہونک نہیں کی</p>
<p>۵۲ شکوہ کہ ہوتے ہیں رجا و بیوفا بہرین و بیوفا بہرین و بیوفا</p>	<p>۵۳ شکوہ کہ ہوتے ہیں رجا و بیوفا بہرین و بیوفا بہرین و بیوفا</p>	<p>۵۴ شکوہ کہ ہوتے ہیں رجا و بیوفا بہرین و بیوفا بہرین و بیوفا</p>
<p>وہ مر کے ساتھ منزل آخر میں دیا گویا چھپا کے غلبہ میں آقا کو لب گیا</p>	<p>پھر پھر کے گرد جانب چرخ کسٹ گیا سجہ و ہما اسی کے تصدق میں بن گیا</p>	<p>پر ہو جو ذکر پاک فرس کی سر کسٹ گیا کھدین تپ کے سب بھی کھی جک کھی گیا</p>

<p>۹۱ ملاحظہ فرمائیے اچھی سیبائیں بہار میں کریم سوسائلی باہم ارمی نظر جہاں جہاں ہے خوشنویں کی یاد خوشنویں کی یاد خوشنویں کی یاد</p>	<p>۹۲ کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں</p>	<p>۹۳ کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں</p>
<p>وقفہ و فور شوق سے کہ یہ تھے حسیلہ آغوش مصطفیٰ امین کہ تھے حسیلہ</p>	<p>گھوٹکی سمت محراب جان کے بڑے دامن قبائے سیر کا گردان کے بڑے</p>	<p>رہوار پر ہر جلوہ سلطان کر بلا یہ لوح ہیں وہ کشتی طوفان کر بلا</p>
<p>۹۴ کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں</p>	<p>۹۵ کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں</p>	<p>۹۶ کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں</p>
<p>حاضر ہی بقرار نہ نہ ہمارے ہو جے آپ اٹھ کے میری دو شوق ہمارے ہو جے</p>	<p>خالق کرے نصیب یہ انصاف نے کہا بسم اللہ آپ احمد مختار نے کہا</p>	<p>سرفروغ فلک کا نظارہ رسول کو سرخ ہولی آج دوبارہ رسول کو</p>
<p>۹۷ کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں</p>	<p>۹۸ کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں</p>	<p>۹۹ کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں کربلا میں</p>
<p>پوچھا کہ ہوں سوار نہیں تاب شوق ہوئے رسول غیر متتابع سے</p>	<p>مرکب خوب اپنے نشان خوب ہو بیچ ہو پری بھی بلیماں بھی خوب ہو</p>	<p>بول لکونی یہ راز خفی اب جلی ہوے صد شکر زریب کشت خلافت علی ہوے</p>

<p>۲۱۵ محنت من کو تو فرستے تھکا تھکا ہوا حسیں کو تو فرستے کھانا نہ ملا</p>	<p>۲۱۶ ان کو تو فرستے تھکا تھکا ہوا حسیں کو تو فرستے کھانا نہ ملا</p>	<p>۲۱۷ حسیں کو تو فرستے تھکا تھکا ہوا حسیں کو تو فرستے کھانا نہ ملا</p>
<p>۲۱۸ حسیں کو تو فرستے تھکا تھکا ہوا حسیں کو تو فرستے کھانا نہ ملا</p>	<p>۲۱۹ حسیں کو تو فرستے تھکا تھکا ہوا حسیں کو تو فرستے کھانا نہ ملا</p>	<p>۲۲۰ حسیں کو تو فرستے تھکا تھکا ہوا حسیں کو تو فرستے کھانا نہ ملا</p>
<p>۲۲۱ حسیں کو تو فرستے تھکا تھکا ہوا حسیں کو تو فرستے کھانا نہ ملا</p>	<p>۲۲۲ حسیں کو تو فرستے تھکا تھکا ہوا حسیں کو تو فرستے کھانا نہ ملا</p>	<p>۲۲۳ حسیں کو تو فرستے تھکا تھکا ہوا حسیں کو تو فرستے کھانا نہ ملا</p>
<p>۲۲۴ حسیں کو تو فرستے تھکا تھکا ہوا حسیں کو تو فرستے کھانا نہ ملا</p>	<p>۲۲۵ حسیں کو تو فرستے تھکا تھکا ہوا حسیں کو تو فرستے کھانا نہ ملا</p>	<p>۲۲۶ حسیں کو تو فرستے تھکا تھکا ہوا حسیں کو تو فرستے کھانا نہ ملا</p>
<p>۲۲۷ حسیں کو تو فرستے تھکا تھکا ہوا حسیں کو تو فرستے کھانا نہ ملا</p>	<p>۲۲۸ حسیں کو تو فرستے تھکا تھکا ہوا حسیں کو تو فرستے کھانا نہ ملا</p>	<p>۲۲۹ حسیں کو تو فرستے تھکا تھکا ہوا حسیں کو تو فرستے کھانا نہ ملا</p>

<p>۴۳۴ نکلے نکلے آپ جانتے ہوئے نجاب دہلوی سوار ہوئے شاہ الاجاب آپ کے پاس فانیوں کا نام لی کلب عمر کھون دوسے بے تحاشہ و مرآب</p>	<p>۴۳۵ میں ہو پینہ نکلے شو خصال میں ہو پینہ نکلے شو خصال میں ہو پینہ نکلے شو خصال میں ہو پینہ نکلے شو خصال</p>	<p>۴۳۶ بوسے کی یادگار ساف کا حال اوردو انجلیج اس کی بھل بوسے کی یادگار ساف کا حال اوردو انجلیج اس کی بھل</p>
<p>تھا ضعف ذوالجناح کو دون کی پیاس منہ دیکھتے تھے حضرت شبیر باس</p>	<p>مسافر میمن ہزاروں گزر گئے حضرت کی گود میں علیؑ غریب بھی مر گئے</p>	<p>یہ لکھا ابیست میں تنہا کے حسین یہ لکھا ابیست میں تنہا کے حسین</p>
<p>۴۳۷ اے شاہ کربلا شہید کربلا اس وقت جی دلیران غم و غما جا جا کے سہارا امیر ہر اس میں غم و غما</p>	<p>۴۳۸ لاشہ کلمہ شہید شہید آہستہ آہستہ شہید شہید ترتیباً شہید شہید شہید ترتیباً شہید شہید شہید</p>	<p>۴۳۹ دو تہ نام شہید شہید دو تہ نام شہید شہید دو تہ نام شہید شہید دو تہ نام شہید شہید</p>
<p>تھی دوہر قریب کہ سب قتل ہو گئے شبیر جانتے رہے جاننا سو گئے</p>	<p>و لکھا کسی کو پاس نہ شاہ امام نے تنہا پر ہی نماز شہ شہ کام نے</p>	<p>صاحب شہید علیؑ شہر کو کیا کس پاس لکھا امین نذر خدا کیا</p>
<p>۴۴۰ اے شاہ کربلا شہید کربلا اے شاہ کربلا شہید کربلا اے شاہ کربلا شہید کربلا اے شاہ کربلا شہید کربلا</p>	<p>۴۴۱ گل سبب زین کی حرارت گل سبب زین کی حرارت گل سبب زین کی حرارت گل سبب زین کی حرارت</p>	<p>۴۴۲ آنکھ کی گھڑی ہر گھڑی آنکھ کی گھڑی ہر گھڑی آنکھ کی گھڑی ہر گھڑی آنکھ کی گھڑی ہر گھڑی</p>
<p>عشق رہے قافلہ کے نور میں کو سیدانیاں بکار رہیں تھیں حسین کی کو</p>	<p>اٹھے لحد کی خاک چھڑائی سلاح سے پھر کے لپٹ گئے شہدین ذوالجناح سے</p>	<p>لاشوں کے اہتمام دوسرا انجام میں رہا خام ہر دم آج صبح سے اس کام میں رہا</p>

<p>۴۴۴ چو کعبہ سب پر بنی بنی بزرگوار چو کعبہ سب پر بنی بنی بزرگوار چو کعبہ سب پر بنی بنی بزرگوار چو کعبہ سب پر بنی بنی بزرگوار</p>	<p>۴۴۵ چو کعبہ سب پر بنی بنی بزرگوار چو کعبہ سب پر بنی بنی بزرگوار چو کعبہ سب پر بنی بنی بزرگوار چو کعبہ سب پر بنی بنی بزرگوار</p>	<p>۴۴۶ چو کعبہ سب پر بنی بنی بزرگوار چو کعبہ سب پر بنی بنی بزرگوار چو کعبہ سب پر بنی بنی بزرگوار چو کعبہ سب پر بنی بنی بزرگوار</p>
<p>یہودی وہ خدمت شہر بدر و تین بن بنی غازیون کا خون لانا تھا حسین بن</p>	<p>اٹھو گے باو سوس ملک عدم چلے احوال بکھو دیکھ لو دنیا سے ہم چلے</p>	<p>اب کیا کریں گے آہ ہمیں ساتھ لے چلو ہم سب کے بادشاہ ہمیں ساتھ لے چلو</p>
<p>۴۴۷ گھر آج مہمان کا چلجا گیا حسین دنیا کے اس بچے کو جان گیا حسین دین کے اس بچے کو جان گیا حسین دین کے اس بچے کو جان گیا حسین</p>	<p>۴۴۸ حسین جو حضرت محمد کے چچا تھے دیکھو یہ کتنا بڑا بیگمنا تھے بالکل عرق میں غافل ہو کر تھے بار سے نشان انجی بیجا تھے</p>	<p>۴۴۹ جو بابائون کے پرینا چچا تھے لازم ہو کر صبر سے فرما کر دیا مانند ابراہیم سے اودھ کر دیا بیویوں کے اضطراب سے کھل کر دیا</p>
<p>آباہون اس لیے کہ سکینہ سے درخت وقت اشیر آپ سے ملنا ضرور تھا</p>	<p>چھائے تھے ابرو صفت دل رشک مار پر تکیے سے سر اٹھا کے دھرا پائے شاہ پر</p>	<p>لیا جلد جلد شاہ زمر سے مل چکے ڈیوڑھی میں آئے حضرت محمد سے مل چکے</p>
<p>۴۵۰ اب جو کعبہ سب پر بنی بنی بزرگوار اب جو کعبہ سب پر بنی بنی بزرگوار اب جو کعبہ سب پر بنی بنی بزرگوار اب جو کعبہ سب پر بنی بنی بزرگوار</p>	<p>۴۵۱ گمراہی میں کی دلیر پیدائش تھی سرخ روئی میں تھی شہید پیدائش تھی جج کے کیا امام فریب میں پیدائش تھی غوغائیوں کو یہ پیدائش تھی</p>	<p>۴۵۲ دو گنگا کی فوس بنیاں تھیں فرمایا انھیں چپ کے گنگا کی فوس تھیں روضہ و جناح محمد کی آل تھیں آریں جو انجی سے جلا ستم ملک تھیں</p>
<p>جود و اجناح کوئی نہیں بارگاہ میں خیر کی بارگاہ پرتی ہو میری بارگاہ میں</p>	<p>بیوش فرط رنج سے وہ ناتوان تھے ماہی بے جہاد امام زمان ہوئے</p>	<p>منظور یہ نہیں کہ زیادہ لڑیں حسین بھین نہ زور ہو تو پناہ لڑیں حسین</p>

<p>۲۰۵ دن آٹھ کے خوش مزاج اور گلیا بلا کھڑا جناح کا دل شاد و گلیا کل عیب لطیف کا ارشاد و گلیا میں نرا در سے نرا اور گلیا</p>	<p>۲۰۶ پیشانی فلک آری کے اچھا جناح عین کی پستی کو پوچھنے جناح نہ لے جہان دین میں جناح پار کی دن سے نرا اور جناح</p>	<p>۲۰۷ کھانا و صلا اور شاد و در نہ لے جہان دین میں جناح پار کی دن سے نرا اور جناح</p>
<p>گوشت ہوا قی سے پسینے میں غرق ہوں پر پہن سوار تو آقا میں برق ہوں</p>	<p>کیون بھلون مدینے میں فریاد حضور ناتانی قبر پاک سے مل آئے حضور</p>	<p>روتا ہو کس بے کوئی صدمہ گزریا اور ذوالجناح خیر کو ہو کون ٹھہریا</p>
<p>۲۰۸ مجاہد کہ نہ لے اور در و در فوش خوش سبک خوش و در کچھ نہ کوئی اور میں شیش و در کچھ نہ کوئی اور میں شیش و در</p>	<p>۲۰۹ کچھ نہ کوئی اور میں شیش و در کچھ نہ کوئی اور میں شیش و در کچھ نہ کوئی اور میں شیش و در کچھ نہ کوئی اور میں شیش و در</p>	<p>۲۱۰ کچھ نہ کوئی اور میں شیش و در کچھ نہ کوئی اور میں شیش و در کچھ نہ کوئی اور میں شیش و در کچھ نہ کوئی اور میں شیش و در</p>
<p>ہر جہد کارزار ذرا پاک لے چمکا کے ذوالفقار ذرا پاک لے</p>	<p>تو ڈو گامین حصار صفت بد خصال کا ہوں راہوار قلع خیر کے لال کا</p>	<p>دفع طال کی کوئی صورت نکالے گرتا ہوں کانپ کے نیچے مولا نہ کالے</p>
<p>۲۱۱ کچھ نہ کوئی اور میں شیش و در کچھ نہ کوئی اور میں شیش و در کچھ نہ کوئی اور میں شیش و در کچھ نہ کوئی اور میں شیش و در</p>	<p>۲۱۲ کچھ نہ کوئی اور میں شیش و در کچھ نہ کوئی اور میں شیش و در کچھ نہ کوئی اور میں شیش و در کچھ نہ کوئی اور میں شیش و در</p>	<p>۲۱۳ کچھ نہ کوئی اور میں شیش و در کچھ نہ کوئی اور میں شیش و در کچھ نہ کوئی اور میں شیش و در کچھ نہ کوئی اور میں شیش و در</p>
<p>نابین سیری دو سہون کے جگر میں کیے تو کاسہ سہرا اعدا کر میں</p>	<p>بالو کارین کیا کون پیار غصہ رہنے چلے میں باب نہار غصہ</p>	<p>ہر جہد کارزار ذرا پاک لے چمکا کے ذوالفقار ذرا پاک لے</p>

<p>۴۶ کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی</p>	<p>۴۷ کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی</p>	<p>۴۸ کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی</p>
<p>مرنے کو شاہ شیر و بیلانہ جائے مڑے کو گھر میں چھوڑ کے بابائے جائے</p>	<p>شکوہ نہ بخت سے نہ سیاہ بخت سے ہو بیٹا معاملہ میں اپنے خدا سے ہو</p>	<p>دوہو کے جو گراوین یا مال ہو گیا گھوٹے کے پانوں تیج کا مسخہ لال ہو گیا</p>
<p>۴۹ کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی</p>	<p>۵۰ کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی</p>	<p>۵۱ کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی</p>
<p>مر کے بھی بخت کی یہ بُرائی نہ جائیگی بسر سے اپنی لاش اٹھائی نہ جائیگی</p>	<p>سچا دل کے شاہ خوش اقبال ہے چلے جھٹ کے کیا سلام جب حال سے چلے</p>	<p>ہر ایک پرورق سے دے کے گزریگی دودھ کے مر گیا کوئی جل جل کے مر گیا</p>
<p>۵۲ کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی</p>	<p>۵۳ کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی</p>	<p>۵۴ کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی کجی</p>
<p>میر حسین سے ملا کے ہون دفن کیجیو تم جو مرنے سے آگے ہون دفن کیجیو</p>	<p>دوسے لگا کر بال پریشان کیجیو اب ماتم حسین کا سامان کیجیو</p>	<p>تقریب حسن مرگب شاہ ہڈ اسنا اٹھ کے کہیں دھن کا سر پانی اسنا</p>

<p>۴۰۰ کربلا کی جنگ میں حسینؑ کی فوج ہر ایک کو جو کچھ چاہا اس کا شتباہ لیکھیں ہیں بہترین فرشتے جو جبریلؑ کی طرف سے آئے ہیں</p>	<p>۴۰۱ کربلا کی جنگ میں حسینؑ کی فوج جو لڑائی میں بہترین تھے بولا لشکرِ حسینؑ کی زبان سے کہا یہاں تو ہے جہنم کا دروازہ</p>	<p>۴۰۲ کربلا کی جنگ میں حسینؑ کی فوج بولا لشکرِ حسینؑ کی زبان سے کہا یہاں تو ہے جہنم کا دروازہ مشتوق ہو کر آئے ہیں</p>
<p>۴۰۳ انگوٹھوں کو لوگ کہتے ہیں طوفِ عراق دیکھو وہ دونوں تارے ہیں چشمِ براق کربلا کی جنگ میں حسینؑ کی فوج جو لڑائی میں بہترین تھے</p>	<p>۴۰۴ وہاں رہا ہمارے کثرتِ ہر نور کی الہام کے نیکے ہیں منہ میں نور کی کربلا کی جنگ میں حسینؑ کی فوج جو لڑائی میں بہترین تھے</p>	<p>۴۰۵ ہر طرفہ نقلِ رخس کا اسلوبِ یریا دیکھو ہلالِ ابرو سے محبوبِ زیرِ پا کربلا کی جنگ میں حسینؑ کی فوج جو لڑائی میں بہترین تھے</p>
<p>۴۰۶ کربلا کی جنگ میں حسینؑ کی فوج جو لڑائی میں بہترین تھے انگوٹھوں کو لوگ کہتے ہیں طوفِ عراق دیکھو وہ دونوں تارے ہیں چشمِ براق</p>	<p>۴۰۷ وہاں رہا ہمارے کثرتِ ہر نور کی الہام کے نیکے ہیں منہ میں نور کی کربلا کی جنگ میں حسینؑ کی فوج جو لڑائی میں بہترین تھے</p>	<p>۴۰۸ ہر طرفہ نقلِ رخس کا اسلوبِ یریا دیکھو ہلالِ ابرو سے محبوبِ زیرِ پا کربلا کی جنگ میں حسینؑ کی فوج جو لڑائی میں بہترین تھے</p>
<p>۴۰۹ انگوٹھوں کو لوگ کہتے ہیں طوفِ عراق دیکھو وہ دونوں تارے ہیں چشمِ براق کربلا کی جنگ میں حسینؑ کی فوج جو لڑائی میں بہترین تھے</p>	<p>۴۱۰ وہاں رہا ہمارے کثرتِ ہر نور کی الہام کے نیکے ہیں منہ میں نور کی کربلا کی جنگ میں حسینؑ کی فوج جو لڑائی میں بہترین تھے</p>	<p>۴۱۱ ہر طرفہ نقلِ رخس کا اسلوبِ یریا دیکھو ہلالِ ابرو سے محبوبِ زیرِ پا کربلا کی جنگ میں حسینؑ کی فوج جو لڑائی میں بہترین تھے</p>
<p>۴۱۲ کربلا کی جنگ میں حسینؑ کی فوج جو لڑائی میں بہترین تھے انگوٹھوں کو لوگ کہتے ہیں طوفِ عراق دیکھو وہ دونوں تارے ہیں چشمِ براق</p>	<p>۴۱۳ وہاں رہا ہمارے کثرتِ ہر نور کی الہام کے نیکے ہیں منہ میں نور کی کربلا کی جنگ میں حسینؑ کی فوج جو لڑائی میں بہترین تھے</p>	<p>۴۱۴ ہر طرفہ نقلِ رخس کا اسلوبِ یریا دیکھو ہلالِ ابرو سے محبوبِ زیرِ پا کربلا کی جنگ میں حسینؑ کی فوج جو لڑائی میں بہترین تھے</p>
<p>۴۱۵ جھکنا ہر رخ اس کے قریب کو دیکھ کر ہر یون کو دل تلپتے ہیں سینے کو دیکھ کر کربلا کی جنگ میں حسینؑ کی فوج جو لڑائی میں بہترین تھے</p>	<p>۴۱۶ کربلا کی جنگ میں حسینؑ کی فوج جو لڑائی میں بہترین تھے انگوٹھوں کو لوگ کہتے ہیں طوفِ عراق دیکھو وہ دونوں تارے ہیں چشمِ براق</p>	<p>۴۱۷ ہر طرفہ نقلِ رخس کا اسلوبِ یریا دیکھو ہلالِ ابرو سے محبوبِ زیرِ پا کربلا کی جنگ میں حسینؑ کی فوج جو لڑائی میں بہترین تھے</p>

<p>۴۰ گھوڑے کا وصلہ دیکھ کر جب تک کہ دین نہیں کے مرے میں بابائی سپاہ کو کہہ دو کہ میں راہ اسب پہنچ کر کھڑے ہو جاؤ</p>	<p>۴۱ جو پہنچے نہ بھی کال تکبر نہ ہو جیسا جان میں خدا پر آ کر رہا پکے گوشت کے واسطے وہ ابھی چلتا کرت خود اس کے لیے بھی کچھ چاہتا</p>	<p>۴۲ میں نے کیا خدا و مریدان میں کی طرف غضب میں جانتا نہایت تو تیرے وجود کو دور اسبجال نہایت تو تیرے وجود کو دور اسبجال</p>
<p>اعداد کو اسب تیغ کی آفات سے لیا میرم کے ساتھ مرگ مفاجات لیا</p>	<p>شمشیر و تیریزہ و گرز گر ان چلے حفظ خدا نے ماہ میں رو کا گمان چلے</p>	<p>خوش ہوئے ہیں دلیر و دلیران پہچہ یہاں بھٹتے ہیں شیر و شیران</p>
<p>۴۳ پہنچے آدم سے جا رہے ہیں گھوڑا اڑا کے اسے حضور بولے کہ میں جہان میں فقط چاہتا ہوں لکار کے تیغ کو لے کر شاہ فاک</p>	<p>۴۴ وہ تمن کی تیغ اسے جان کر چھوڑی جوات آئی اس کی اور اوروں کی چاروں طرف امام زین کی نظر چھوڑی دارائے رخصت شہر دین کی پیر چھوڑی</p>	<p>۴۵ اپنے کوئی نہ کیا چلے گیا درجہ جانے نام سے اسے نہ کیا سے کوٹ و انفار علی کی تو اٹھا پر دارا جو شہر سے اٹھ کر اعلیٰ ہو کر آدم</p>
<p>شہر ہو جا رہا ہے محم کا لال ہوں سلطان شرق و غرب جنوب و شمال ہوں</p>	<p>تیغ دو میر کا مثل علی وادہ کر دیا سب کو علی کی تیغ نے بیکار کر دیا</p>	<p>دو کر دیا عدد کو امام دلیر نے مارا ہی شیر حمید و صفد کے شیر نے</p>
<p>۴۶ میں نے کون کر دیکھ کر دین نہایت ایک شخص کا بار کہ جو نہیں دیکھ کر دین نے صدر الابرار لاہون جواب میں کہ یہ کس کس کو</p>	<p>۴۷ جہان میں گئے گئے گئے گئے گھر کے ایک ایک سے بولایا گیا ہوا جہاں کی موت میری بن آئی بھلا ہوا جاؤ گے اب کہاں کہ یہ اسنا ہوا</p>	<p>۴۸ میں نے کیا جواب دیا میں نے کیا جواب دیا میں نے کیا جواب دیا میں نے کیا جواب دیا</p>
<p>بولایا سوئی کہ مگر سے مست ہوں رستم سے تیغ چھین کر وہ تیر دست ہوں</p>	<p>کیا بھاگے نظر شہر والا سے لڑ گئی اُنٹے نہ پاؤں موت کی زنجیر پڑ گئی</p>	<p>باقی ہو کچھ غرور بد اختر جواب دے ہو تو تو لا جواب ستر جواب دے</p>

<p>۴۹۱</p> <p>کہنے میں جاوے ہیں جہاں میں کھینچے آریا سپر جہاں میں نہج عالی حسام شہنشاہ ہر دوش دوبوئے وہ بیان جہنم کی خوش</p>	<p>۴۹۲</p> <p>کھینچے سکتے تھے کھنڈ و افکار قلندر کو لیں کے شاہ وادار کھینچی کمان تار کے شانے کیلے پیشے تیر کو بولا یا ہوئی کیا</p>	<p>۴۹۳</p> <p>وہ کہے کہ انوشے شاہ وین بنیاد خاکشور کسیر خد زار واداد نارک کمان کیا نہیں کھنڈا گواہ پوشے شکامی ای و علی کے ماہ</p>
<p>جہاں فتح شہرہ جنگ امام ہے ہیں آپ لاجواب بہان کیا کلام ہے</p>	<p>کب تیر کمان شہر خوشحال میں رکھانے خط شعی ہلال میں</p>	<p>اتہک تاتہی شہر عالی جناب ہو بیشک جہی سے تیر لگانا ثواب ہو</p>
<p>۴۹۴</p> <p>تجربہ شعی کا قول کہ نہیں تیر ہاتھ اٹھ کر ایک ہاتھ میں تیر یک فقلے اس لکھتے تیر پ نہ چاہتے ہیں بد اعدا تیر</p>	<p>۴۹۵</p> <p>کھینچے سکتے تھے کھنڈ و افکار قلندر کو لیں کے شاہ وادار کھینچی کمان تار کے شانے کیلے پیشے تیر کو بولا یا ہوئی کیا</p>	<p>۴۹۶</p> <p>تجربہ شعی کا قول کہ نہیں تیر ہاتھ اٹھ کر ایک ہاتھ میں تیر یک فقلے اس لکھتے تیر پ نہ چاہتے ہیں بد اعدا تیر</p>
<p>کیا ہاتھ اگیا شہر یکس خفا ہوے کیا ہر تیر دست تیر ہاتھ کیا ہوے</p>	<p>بول لاکھ کے تیر نشانے سے بار ہوں چلا کے مرغ دل کے لکھان میں شکار ہوں</p>	<p>لکھتے تیر رجوان کو محن میں ہیں کیونکہ نہ خوشین بھی تو بخت میں ہیں</p>
<p>۴۹۷</p> <p>بول لاکھ کے تیر نشانے سے بار ہوں چلا کے مرغ دل کے لکھان میں شکار ہوں</p>	<p>۴۹۸</p> <p>تجربہ شعی کا قول کہ نہیں تیر ہاتھ اٹھ کر ایک ہاتھ میں تیر یک فقلے اس لکھتے تیر پ نہ چاہتے ہیں بد اعدا تیر</p>	<p>۴۹۹</p> <p>تجربہ شعی کا قول کہ نہیں تیر ہاتھ اٹھ کر ایک ہاتھ میں تیر یک فقلے اس لکھتے تیر پ نہ چاہتے ہیں بد اعدا تیر</p>
<p>گدڑی کے لگانہ کیا تھا سزا ہوئی ابرو کمان فاطمہ ہر اخطا ہوئی</p>	<p>گدڑی سری بھی جسم عدو آر سے قل تھا پری نکل گئی گوہ سیات سے</p>	<p>یہ فوج کیا تھا جوشہ نیک ہو گئے تو دم میں آسان زمین ایک ہو گئے</p>

<p>۱۱۰ وہاں سے کہ آج رسول نبین اسرا کو پاس رسد مخدوم کی نبین شہید ہوئے کہ آج بھی بے بدین کھنکھائی بریں آج بھی بے بدین</p>	<p>۱۱۱ باجون کا تھوڑا ٹھوڑا جانبان ملت جو زمین پر زمین تھوڑا تھوڑا کہ لوہے پر زمین نیش نیش نیش نیش نیش</p>	<p>۱۱۲ نہاں کے کھنکھائی اس باہر حضور نہاں کے کھنکھائی اس باہر حضور نہاں کے کھنکھائی اس باہر حضور نہاں کے کھنکھائی اس باہر حضور</p>
<p>بھائی بھی ہن قبول ہی جیکر ہی بازو دین سیر اور تھیر کے ہاتھ میں</p>	<p>لئے وہاں اسے لباس و سلاح کو ملواریں مارے تھے عدو ذوالجناح کو</p>	<p>چھوڑا ہر جگہ گریہ و زاری کے واسطے آٹا جیون میں کسی ساری کھاسٹے</p>
<p>۱۱۳ پیر جان کے آٹا و غیر مال انبا سبجان بھی پیر کو مال یکے ہاتھ نہ لگا کر کسی کمال یکے ہاتھ نہ لگا کر کسی کمال</p>	<p>۱۱۴ لکیر تھوڑا جناح نہ دین فوری دور بارے سون سون سون سون ہی نہ دی ہر جسے ابن سخا فزا کیا بار کچھ پوریں خیال میں ہو کر راہوار</p>	<p>۱۱۵ بوتے خالانہ اشار احضوبے زیور سے تجکو روز سنوار احضوبے کوئی نام عمر نہ مارا احضوبے نہاں کے کھنکھائی اس باہر حضور</p>
<p>گھوڑے کسراہے آٹا حسین کو قتال نے نیچے لٹا مارا حسین کو</p>	<p>بولے نہ کوئی اس شہیدیک اسات ہٹ آٹا شہ نہ دلا کے پاس سے</p>	<p>حضرت شہید ہو گئے تقدیر پھر گئی آٹا گلے پر آپ کے شمشیر پھر گئی</p>
<p>۱۱۶ راگیا خدا کا فدائی شہید ہو بہی ہوئی جو کھنکھائی شہید ہو</p>	<p>۱۱۷ راگیا خدا کا فدائی شہید ہو بہی ہوئی جو کھنکھائی شہید ہو</p>	<p>۱۱۸ راگیا خدا کا فدائی شہید ہو بہی ہوئی جو کھنکھائی شہید ہو</p>
<p>سرکٹ گیا بدن مہر زہرا کا سردی سید کا در و بھول گئی دل میں دیر</p>	<p>رہا ہومین حق مجتہد ادا کیس دور دے پائے شاہ پرا تھیں ملاکیا</p>	<p>دور یامین خطاب سے آخر از گ پاؤں پھر نشان کہ طور الکوہر گ</p>

<p>۱۱۱ گفتے ہیں بن عباسی مدوی حال غریب بسنت شکر کاش چکچک نہ کھلے مقتل سے خود اجنبی طرح بنایا جو جلا تعلیم بن نوین سلطان کو بلا</p>	<p>۱۱۲ آئینہ کار خورشید بر سر سنان آقا کو بر سر سر سج کیا میر سنان نیز گوی گوی قبا میر سلسلے نیز کیا ملام ہوا میر سلسلے</p>	<p>۱۱۳ کیا طبعین اس وقت ہو چھوڑا کیا طبعین نیز بنے مدوی صلہ دم اٹھان کیا طبعین نیز بنے بنی بنی بنی بنی بنی بنی</p>
<p>گھوڑے کے گرد جمع محمد کی تل تھی پیشانی ناکی خون شدہ دین کمال تھی</p>	<p>جیتا ہو ذوالجناح تھا کر کے حسیث مین ناز بے سوار ہوا مر گئے حسیث</p>	<p>سرخ فراق دینی ہو گیس حال مین ہیز بھائی جلی ہو چھوڑا کے اس حال مین ہیز</p>
<p>۱۱۴ کہنے میں صوفی صوفی صوفی کہنے میں صوفی صوفی صوفی تھا خورشید خورشید خورشید کہنے میں صوفی صوفی صوفی</p>	<p>۱۱۵ کہنے میں صوفی صوفی صوفی کہنے میں صوفی صوفی صوفی کہنے میں صوفی صوفی صوفی کہنے میں صوفی صوفی صوفی</p>	<p>۱۱۶ کہنے میں صوفی صوفی صوفی کہنے میں صوفی صوفی صوفی کہنے میں صوفی صوفی صوفی کہنے میں صوفی صوفی صوفی</p>
<p>دیکھا پردہ کا خون سکینہ نے زمین پر پیشی سمون کوٹ رہی تھی زمین پر</p>	<p>آتی ہو فوج لوٹنے کو ہو شیار ہو حاضر ہوا ہون لینے کو جلد ہی سوار ہو</p>	<p>ہاتھ کی صف بچھاٹنگے سوٹنگے ایک جا ہاتھ کو ستر کو بچھے روٹنگے ایک جا</p>
<p>۱۱۷ تھا غریب صافیز شاہ کیا کیا تھا غریب صافیز شاہ کیا کیا تھا غریب صافیز شاہ کیا کیا تھا غریب صافیز شاہ کیا کیا</p>	<p>۱۱۸ کہنے میں صوفی صوفی صوفی کہنے میں صوفی صوفی صوفی کہنے میں صوفی صوفی صوفی کہنے میں صوفی صوفی صوفی</p>	<p>۱۱۹ کہنے میں صوفی صوفی صوفی کہنے میں صوفی صوفی صوفی کہنے میں صوفی صوفی صوفی کہنے میں صوفی صوفی صوفی</p>
<p>جھل مین زمین روز کے مہاسے کو کیا کیا گھوڑے تباہی کے نواسے کو کیا کیا</p>	<p>تھا خورشید صافیز شاہ کیا کیا رکھا قدم علی کی ہونے رکاب مین</p>	<p>کب چھوڑی مہین صوفی صوفی صوفی معلوم مجھ حریف کا جو افسانہ آگیا</p>

۱۲۷
 کہیں تو بیت علی کو کہ سلام
 باہر و باطن یکے جہانوں کے کلام
 نالہ آ کے خاتم الحجاب و شجاعت کلام
 پوئے عیسیٰ سحر و جادو و شجاعت کلام

گھوڑا چل اچھکائے ہوئے سر حجاب سے
پٹے ہوئے تھے عابد بنیں کاب سے

جلدی بیوی کی کسی جگہ میں ہو
نیکو اتفاق ہو اسے بوسے ایک سے
میں سے بیوی نے برا عظیم تعجب
آباد ہو بوسے بانو سے منوم و دل فکار

لیکن چھی غسان لپٹ کر نینرے میں ڈرے
آہستہ زودا بختلج چلا کس شعور سے

۱۲۹
مورثہ لکھا ہے کہ یہ میری بیوی کی ہے
میرا نام محمد علی ہے

کینه بکینه بهن بادشاه مشرقین بهن
بیکس غریب گشته خنجر چین بهن

[illegible]

وکیا نہیں یہ تھے کتاب آ کہ میں
مندی ہن خوشیہر جو حق کی راہ میں

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي جعل
العلم نوراً والدين
هدى والعباد
مخلصين

سبح و کلامی جبکہ نہیں منفع کلام کا
از معجزہ حسین علیہ السلام

۱۳۲
اس حال میں اعدائے اسلام نے جو جنگیں
وقتِ نزول و صوبہ میں قائم کئے تھیں
آپ خود و آپ کی کتب و قریب حرم سرا
میں داخل ہو کر ان کے قتل و غارت

یہودوں کا حال دیکھ کے صدمہ گند گیا
مگر اے مسز دین چڑچڑا کہ مر گیا

۳۳۱
 لاہور کے کی لاشن چین تھائی گوردو گوار
 مندر اسلام آباد کے کچھ کے تھائی چین بار بار
 لاہور کے تھائی گوردو گوار
 لاہور کے تھائی گوردو گوار

تو مر گیا حسین کے محبوب زو الجناح
آٹا کا تو نے ساتھ دیا خوب و الجناح

۱۳۴
 این کتاب از کتب خطی است که در کتابخانه
 مجلس شورای اسلامی تهران موجود است

از پیرین بیان شرحه ب خاطر است
پیشا بود عشق تنهاری کتاب

۹۶
 اے قریب کو علی کے سلیمان کی یاد ہو
 تیرے سر کو سرور نشان کی یاد ہو
 حور خباں کو یہ سفید نشان کی یاد ہو
 نیکو زمان کو شاہ شہیدان کی یاد ہو

پیدا ہوا ہر عشق شہر مشرقین سے
 ہوتا ہر عقد بانو کے خوشو حسین سے

۹۷
 کچھ دیکھو تو دل جو اہم ہر ایک کو
 دیکھو تو دل جو اہم ہر ایک کو
 کلام شریف کو یہ بین کی یاد ہو
 کلام شریف کو یہ بین کی یاد ہو

دل کو ہر الفت زہرا سے بھر دیا
 بانو کو ہر شہر نور سے بھر دیا

۹۸
 ان نور تو دل جو اہم ہر ایک کو
 دیکھو تو دل جو اہم ہر ایک کو
 کلام شریف کو یہ بین کی یاد ہو
 کلام شریف کو یہ بین کی یاد ہو

میری ہر رنگ بہار زمین سے
 دھڑکے حسین کی یہ اسکی دو وطن سے

۹۹
 اے قریب کو علی کے سلیمان کی یاد ہو
 تیرے سر کو سرور نشان کی یاد ہو
 حور خباں کو یہ سفید نشان کی یاد ہو
 نیکو زمان کو شاہ شہیدان کی یاد ہو

ظلمت سرابین نور عیسم خدا کی شان
 تھیں سبکہ بین حضرت مریم خدا کی شان

۱۰۰
 اے قریب کو علی کے سلیمان کی یاد ہو
 تیرے سر کو سرور نشان کی یاد ہو
 حور خباں کو یہ سفید نشان کی یاد ہو
 نیکو زمان کو شاہ شہیدان کی یاد ہو

ہر حق سری کہ حق نے کیا نامور انھیں
 حواہ نام کہتے ہیں ام البشر انھیں

۱۰۱
 اے قریب کو علی کے سلیمان کی یاد ہو
 تیرے سر کو سرور نشان کی یاد ہو
 حور خباں کو یہ سفید نشان کی یاد ہو
 نیکو زمان کو شاہ شہیدان کی یاد ہو

شادی کا دن بھی خالق ارض سما دکھائے
 ہم سب کو شاہزادے کا سونہر دکھائے

۱۰۲
 اے قریب کو علی کے سلیمان کی یاد ہو
 تیرے سر کو سرور نشان کی یاد ہو
 حور خباں کو یہ سفید نشان کی یاد ہو
 نیکو زمان کو شاہ شہیدان کی یاد ہو

کس حسن سے سودی معصومہ لائی ہیں
 حورین طہن ہی ہوئی بہت سے لائی ہیں

۱۰۳
 اے قریب کو علی کے سلیمان کی یاد ہو
 تیرے سر کو سرور نشان کی یاد ہو
 حور خباں کو یہ سفید نشان کی یاد ہو
 نیکو زمان کو شاہ شہیدان کی یاد ہو

اے شاد کچھ کہ خوشی ہو مول کی
 بولیں تو قل فاطمہ بی رسول کی

۱۰۴
 اے قریب کو علی کے سلیمان کی یاد ہو
 تیرے سر کو سرور نشان کی یاد ہو
 حور خباں کو یہ سفید نشان کی یاد ہو
 نیکو زمان کو شاہ شہیدان کی یاد ہو

دل میں در آئی الفت خیر اس طرح
 ہوا بندہ میں جلوہ محبوب خیر طرح

۴۰
خونِ حسین کے رنگ سے زمین بھی لال ہوئی
دیارِ دود و نامِ مسطر سے جانِ دل کی لہو
پہیلی ہوئی تھی سارے عینِ دل کی لہو

ایمان کی تھی صد کہ مقدر رسا ہوا
حجرے کو عطرِ خلد سے پایا بسا ہوا

۴۱
جگرِ حجاز کو کربِ حبیب سے
آوازِ حجاز کو کربِ حبیب سے
جگرِ حجاز کو کربِ حبیب سے
آوازِ حجاز کو کربِ حبیب سے

بھیلی جو روشنی تو قلق کچھ سوا ہوا
دل تھا چراغِ صبح کی صوٹ بجھا ہوا

۴۲
حسین کو کیا فرشتہ
جو زمین پر نام سے ندا
جو زمین پر نام سے ندا
جو زمین پر نام سے ندا

سب کو نظر سے الفتِ عبا میں لگیا
گویا کہ منہ محبت دینا سے بھر گیا

۴۳
جگرِ حجاز کو کربِ حبیب سے
آوازِ حجاز کو کربِ حبیب سے
جگرِ حجاز کو کربِ حبیب سے
آوازِ حجاز کو کربِ حبیب سے

بولی کوئی کہ بات کر دوں کو کل پڑے
منہ سے نہ پھر گیا کراؤ کو کل پڑے

۴۴
خونِ حسین سے نامِ مسطر سے
آوازِ حجاز کو کربِ حبیب سے
جگرِ حجاز کو کربِ حبیب سے
آوازِ حجاز کو کربِ حبیب سے

عرقِ حجاز کو کربِ حبیب سے
رخ سے بھگ رہی ہو محبتِ حسین کی

۴۵
خونِ حسین سے نامِ مسطر سے
آوازِ حجاز کو کربِ حبیب سے
جگرِ حجاز کو کربِ حبیب سے
آوازِ حجاز کو کربِ حبیب سے

پھر آئی خام رخِ نہ ابرو اور آدھ گیا
اُس دن کو سرِ عبا کے بکائے بک گیا

۴۶
خونِ حسین سے نامِ مسطر سے
آوازِ حجاز کو کربِ حبیب سے
جگرِ حجاز کو کربِ حبیب سے
آوازِ حجاز کو کربِ حبیب سے

تھے سبیل و شمع سببِ انتشار کا
تھا حجرے پر یقینِ دل و انداز کا

۴۷
خونِ حسین سے نامِ مسطر سے
آوازِ حجاز کو کربِ حبیب سے
جگرِ حجاز کو کربِ حبیب سے
آوازِ حجاز کو کربِ حبیب سے

اچھا تو ہو مزاجِ حسینِ فیور کا
کیسے کہاں ہو پوسف ثانی حضور کا

۴۸
خونِ حسین سے نامِ مسطر سے
آوازِ حجاز کو کربِ حبیب سے
جگرِ حجاز کو کربِ حبیب سے
آوازِ حجاز کو کربِ حبیب سے

منظرِ تجکو دینِ مبین رسول ہی
اُسے کہا بتائے دل سے قبول ہی

<p>۴۱ کلمہ پڑھا کے جلوے کے گلاب دیکھا حسین کو پکار کران عکاب اچھا بھو کو قاطعہ نے روٹا دیا پورا اندھ بول نہ بین خود ہون تھا</p>	<p>۴۲ سرسبز چھوڑ دینے کی بجائے آتش بیک بیک سے نہ رہا خطا کی جو بھلا کیوں حضور حالت سنا کی چچی بندہ ہی قبول مقلد بارگاہ کی</p>	<p>۴۳ شوق دیدار و دنیا کی بچی ہی تشنہ ملک و قوم کی بچی ہی نہ ہر اسے نور عین کی بچی ہی یہی ایک نو خدا و بچی ہی</p>
<p>سر کو نصیب نہ انوے خیر النساء ہوا فرمان تھا مگر سر قرآن دھرا ہوا</p>	<p>فرمایا دل پر ابرہہ سم و یاس چھا گیا یتیم آل کا بچہ کچھ دھیان آگیا</p>	<p>کب چشم سے بجلی شاہ زمین گئی سوئے میں اکچہ چشم نور شنیدنی گئی</p>
<p>۴۴ طوفان شکار کے بسا بالاباس مزمین ہونے کی نیت کی بچی ہی خود کو بیکہ رونے لگا ہے باہر کھنکھانے لگا ہے غم میں</p>	<p>۴۵ دو انگلیاں اٹھا کے کوٹھن کمان فرمایا نیت صاحب شوق انہی کمان انٹھا سر و سر تو دیکھا نیاسان بھی اور زیب کر رہا تو ایک جان</p>	<p>۴۶ گلاب بونہ سے جس کی بچیاں جو بچی تو کوئی نہیں آج بچیاں باران خشک چھائی ہوئی بچیاں دوئی ہوئی کیلے ہیں لے لے بچیاں</p>
<p>لگا گل ہر ایک لطف کی سرتاج ہو گئی شب کو خدا کے فضل سے معراج ہو گئی</p>	<p>کتا ہو جوش نور لطیف و وجہ سر ہو سایہ نہ جسکے تھا یہ اسی کی شبیہ ہو</p>	<p>سپاہ ہلاکام دل پاک برین تھا صورت بہ تھی کہ مہجنت نہ ہر انظرین تھا</p>
<p>۴۷ بیت بی بی کو دو خون بیت بیکین ببین ہوا جو فضل خدا اب بچین نہ بھبان بن ہوئے گئی بچین نمازی امام غیب ملک بیت بچین</p>	<p>۴۸ بیم لکھا جان گیسون دالا بیت ہو دن کا قورق شب کا جالا بیت ہو والی جہان کا شہ دالا بیت ہو فریاد اسے عالم دالا بیت ہو</p>	<p>۴۹ اٹھا قاتل کے کھمبات شاد واد تھپ تھپ سنبھلے کھمبات اکبار نہا کان بین صدر آنہ نازی ہوئی کبار نہ واد جوبی کا وادی ہوئی کبار</p>
<p>سحر اسب کے سافر جو آئینے جنت کی راہ بھر ستارے تہا بیکے</p>	<p>بسطر قبول ہو پسر لوہا شہ کا بلدا ہو آفتاب بین اس آفتاب کا</p>	<p>اشک شیریں پوچھ کے کھنکھان کو تر کیا گو یا و بنو براے نماز سر کیا</p>

۴۰
خاک بر سر من آید و بر من خاک
انبار خرم بر من آید و بر من خاک
مهر من در دل من آید و بر من خاک

هر وقت ذکر حق می بینم وقت خواب
تختگاه از شاره مجنند آفتاب کا

۴۱
خاک بر سر من آید و بر من خاک
خاک بر سر من آید و بر من خاک
خاک بر سر من آید و بر من خاک

جلوه از رخ بر نظر آید حسین کا
سجی که بنفشه اب هر چهره حسین کا

۴۲
خاک بر سر من آید و بر من خاک
خاک بر سر من آید و بر من خاک
خاک بر سر من آید و بر من خاک

سب که نظر آفت محب مرتب و یا
گویا که منجه نیست و دنیا کا دور اینادیا

۴۳
خاک بر سر من آید و بر من خاک
خاک بر سر من آید و بر من خاک
خاک بر سر من آید و بر من خاک

یکو نهی کوئی دل کوئی تختگاه جلگه کوئی
سارے محل میں طرفہ قیامت سحر کوئی

۴۴
خاک بر سر من آید و بر من خاک
خاک بر سر من آید و بر من خاک
خاک بر سر من آید و بر من خاک

الشاہی دل در من کا اگر طور کہ نہیں
فرمانی ہیں حسین حسین اور کچھ نہیں

۴۵
خاک بر سر من آید و بر من خاک
خاک بر سر من آید و بر من خاک
خاک بر سر من آید و بر من خاک

کس نہ زمین پر جو ان ہو صغیر ہو
خلاج ہو کہ صاحب تزلزل و سر یہ ہو

۴۶
خاک بر سر من آید و بر من خاک
خاک بر سر من آید و بر من خاک
خاک بر سر من آید و بر من خاک

انگھون کا نور راحت جان دل کا چهرہ
اُس بادشا کا ایک لٹا سا حسین کا

۴۷
خاک بر سر من آید و بر من خاک
خاک بر سر من آید و بر من خاک
خاک بر سر من آید و بر من خاک

مشو و بچپن بو شہر شرفین ہیں
دل محمد انہیں ہن آخر حسین ہیں

۴۸
خاک بر سر من آید و بر من خاک
خاک بر سر من آید و بر من خاک
خاک بر سر من آید و بر من خاک

حیرت مہی بھول کو در دیا مگر پرے
طاہون کا پ کا پ کا پ کا پ کا پ کا پ

<p>۴۶۰ در دانتب شمشیر خنجر از قاطعہ کمان ہوئی تیغی بیدم جگر کا دروغی نہایت کھٹکے باہوم زخمی مسد احسین کی بان وایبرم</p>	<p>۴۶۱ لفظی مصطفیٰ کا عالمہ دراب تھی دوش پر و رسول فلک جناب جیکجی کھڑی تھیں شاہ زمان وقت حجاب حاکم حرمین پٹانے لگا قلاب</p>	<p>۴۶۲ گویا ہوا کہ تم ہونے کے پہلے نہ تھا ارکان دین تھا واسے شاہ لافا انجلی علی قریب سے اور یہاں نہ تھا اسے غلاب بن جو تیار ہوا</p>
<p>گھرانہ اسقدر ترافقہ عجیب ہے شب ہے تمام صبح تمنا قریب ہے</p>	<p>اپنی زبان میں اسنے کہا جو بجا کہا سمجھا وہ پست فہم کہ مجھ کو برا کہا</p>	<p>کلمہ پڑھا پکار کے اس نیک نام نے ہر اختیار عقد کہا یہ امام نے</p>
<p>۴۶۳ ظاہر حرم کے ساتھ ہو کر غریب داخل ہوا میان میں شکر غریب انکار کا نہ کرے دم ایک شہر غریب نار از بندگیوں میں لا مان غریب</p>	<p>۴۶۴ بولنا زبان دراز اور یہ سب کلام لجائیں پہنچے کوا سے بانی حباب بوسے علی تپا تپا غنیمت غنیمت یکہ یہی اور ہر روز سیاہ باد</p>	<p>۴۶۵ چلی خیر تمام منیہ میں نا مان چلی بے باس فاختہ موہو کیان شاہ زمان کو سوچ کہ جاؤں میں کیان بچی نظر میں آپ کیبے گئی کران</p>
<p>سب کافروں مان مکانات تھپٹ گئے بت پاکمال ہو گئے تنجانے لٹ گئے</p>	<p>پھاڑا خط رسول نہ مطلق حیا ہوئی نازل اسی کے ہاتھ سے ہمیر لا ہوئی</p>	<p>آنسو نہ تھے نقاب زمرہ نگار میں موتی بھرے تھے دامن ابر بہار میں</p>
<p>۴۶۶ قاری جبرخ منیہ میں جیکر آئے حاکم کے سامنے وہاں سرون پہنچا گئے سب عین کھڑی ہوئی تھیں میں جیکر آئے غل تھا جو ہر کوئی قیدی جھوٹا گئے</p>	<p>۴۶۷ منہ اور غیب کا دستور نہ بین رہے ہیں انکو دولت اسلام میں نثار میں وہ جب احسین جلیقین جیکو میں قبول وہ ہوا کجا بین</p>	<p>۴۶۸ منہ اور غیب کا دستور نہ بین رہے ہیں انکو دولت اسلام میں نثار میں وہ جب احسین جلیقین جیکو میں قبول وہ ہوا کجا بین</p>
<p>مسجد میں اہل غم بھی شیر خدا بھی تھے مشکل میں اسیر تو شکلا شہا بھی تھے</p>	<p>کھلم کھل دے جو خیریت شعار ہے کیا کجبر شاہزادیوں پر اختیار ہے</p>	<p>قدرت کی تھی صلہ کیہ دور شکلا شہا بھی روشن ہے جسے فلانہ حق وہ چراغ ہیں</p>

<p>۴۵ نوشہ آفرین کی شایانہ خدمت آفر نوشہ آفرین کی شایانہ خدمت آفر نوشہ آفرین کی شایانہ خدمت آفر نوشہ آفرین کی شایانہ خدمت آفر</p>	<p>۴۵ نوشہ آفرین کی شایانہ خدمت آفر نوشہ آفرین کی شایانہ خدمت آفر نوشہ آفرین کی شایانہ خدمت آفر نوشہ آفرین کی شایانہ خدمت آفر</p>	<p>۴۵ نوشہ آفرین کی شایانہ خدمت آفر نوشہ آفرین کی شایانہ خدمت آفر نوشہ آفرین کی شایانہ خدمت آفر نوشہ آفرین کی شایانہ خدمت آفر</p>
<p>ایسے ہو کہ عقد مدینہ کے شہر میں مہر و وفا جہیز میں الطاف مہر میں</p>	<p>مالی مقام و صاحب توقیر ہو گئیں یہ بھی شریک چادر تطہیر ہو گئیں</p>	<p>بیل صفت شادھی زہرا کے پھول تھا ہاتھ دوش کب دوش رسول</p>
<p>۴۶ نوشہ آفرین کی شایانہ خدمت آفر نوشہ آفرین کی شایانہ خدمت آفر نوشہ آفرین کی شایانہ خدمت آفر نوشہ آفرین کی شایانہ خدمت آفر</p>	<p>۴۶ نوشہ آفرین کی شایانہ خدمت آفر نوشہ آفرین کی شایانہ خدمت آفر نوشہ آفرین کی شایانہ خدمت آفر نوشہ آفرین کی شایانہ خدمت آفر</p>	<p>۴۶ نوشہ آفرین کی شایانہ خدمت آفر نوشہ آفرین کی شایانہ خدمت آفر نوشہ آفرین کی شایانہ خدمت آفر نوشہ آفرین کی شایانہ خدمت آفر</p>
<p>کتنی تھی لکشاں بھج شادی حول تو میرا بھی گوشوارہ مرصع قبول ہو</p>	<p>غل تھا کہ خالق سحر و شام شکر ہو سجود و ذوالجلال ذوالاکرام شکر ہو</p>	<p>سجدہ اسکو چیدریہ بجا ہے گھر میں پکر کے ہاتھ دیدار شکر ہے</p>
<p>۴۷ نوشہ آفرین کی شایانہ خدمت آفر نوشہ آفرین کی شایانہ خدمت آفر نوشہ آفرین کی شایانہ خدمت آفر نوشہ آفرین کی شایانہ خدمت آفر</p>	<p>۴۷ نوشہ آفرین کی شایانہ خدمت آفر نوشہ آفرین کی شایانہ خدمت آفر نوشہ آفرین کی شایانہ خدمت آفر نوشہ آفرین کی شایانہ خدمت آفر</p>	<p>۴۷ نوشہ آفرین کی شایانہ خدمت آفر نوشہ آفرین کی شایانہ خدمت آفر نوشہ آفرین کی شایانہ خدمت آفر نوشہ آفرین کی شایانہ خدمت آفر</p>
<p>بازار کی بہار نہ یاد تھی باغ سے لاکھوں ہزاروں پھول ہر جہاں سے</p>	<p>دامن دراز سائل بلحا کے ہوئے دلچسپ تھی قصہ کے لیے ہوئے</p>	<p>جس وقت فاطمہ مکان میں کی ہوئی غل تھا کہ عورت داخل خلیہ میں ہوئی</p>

[illegible]

۴۷
چند س کے بعد اور منور ہو جان
پیدا ہوئے امام محمد باقر و شہان
دنیا میں آئے حضرت سجاد و طاہر
آرا و اوصیٰ بن ابی طالب

۴۸
چشم و فغانِ حسن و وہ محبوب آنکھ دی
شیرین کچھ کریم لے کیا خوب آنکھ دی
ابو جعفر و زین العابدین

۴۹
چشم و فغانِ حسین و وہ محبوب آنکھ دی
شیرین کچھ کریم لے کیا خوب آنکھ دی
فرید الدین گنج شکر و امام حسن و علی اکبر

۵۰
چشم و فغانِ حسین و وہ محبوب آنکھ دی
شیرین کچھ کریم لے کیا خوب آنکھ دی
چالیس روز تو زمین فطرت ایک ہلکی

۵۱
چشم و فغانِ حسین و وہ محبوب آنکھ دی
شیرین کچھ کریم لے کیا خوب آنکھ دی
چشم و فغانِ حسن و وہ محبوب آنکھ دی

۵۲
چشم و فغانِ حسین و وہ محبوب آنکھ دی
شیرین کچھ کریم لے کیا خوب آنکھ دی
دکھ گاہ کربلا میں بے تدرجاً کھینکے

۵۳
چشم و فغانِ حسین و وہ محبوب آنکھ دی
شیرین کچھ کریم لے کیا خوب آنکھ دی
سب تیز و باد بے صاحب جال

۵۴
چشم و فغانِ حسین و وہ محبوب آنکھ دی
شیرین کچھ کریم لے کیا خوب آنکھ دی
سب تیز و باد بے صاحب جال

۵۵
چشم و فغانِ حسین و وہ محبوب آنکھ دی
شیرین کچھ کریم لے کیا خوب آنکھ دی
سب تیز و باد بے صاحب جال

۵۶
چشم و فغانِ حسین و وہ محبوب آنکھ دی
شیرین کچھ کریم لے کیا خوب آنکھ دی
دستِ مژدہ دعاے شہ شہر قدیم کو

۵۷
چشم و فغانِ حسین و وہ محبوب آنکھ دی
شیرین کچھ کریم لے کیا خوب آنکھ دی
بیمبھی ہوئی تھی حجرہ روشن میں اس طرح

۵۸
چشم و فغانِ حسین و وہ محبوب آنکھ دی
شیرین کچھ کریم لے کیا خوب آنکھ دی
رخسخت کیا دیدہ زہرا کے نور نے

۵۹
چشم و فغانِ حسین و وہ محبوب آنکھ دی
شیرین کچھ کریم لے کیا خوب آنکھ دی
نکبتِ آنِ طاعتی و صاحبِ جواب

۶۰
چشم و فغانِ حسین و وہ محبوب آنکھ دی
شیرین کچھ کریم لے کیا خوب آنکھ دی
نکبتِ آنِ طاعتی و صاحبِ جواب

۶۱
چشم و فغانِ حسین و وہ محبوب آنکھ دی
شیرین کچھ کریم لے کیا خوب آنکھ دی
نکبتِ آنِ طاعتی و صاحبِ جواب

۶۲
چشم و فغانِ حسین و وہ محبوب آنکھ دی
شیرین کچھ کریم لے کیا خوب آنکھ دی
سورج سے گرہے تھے سارے زمین پر

۶۳
چشم و فغانِ حسین و وہ محبوب آنکھ دی
شیرین کچھ کریم لے کیا خوب آنکھ دی
بوسے حسین تھن خوشی سے اگر دیا

۶۴
چشم و فغانِ حسین و وہ محبوب آنکھ دی
شیرین کچھ کریم لے کیا خوب آنکھ دی
زینتِ ہر سادہ و سادہ جان جائیکے حسین

۶۵
چشم و فغانِ حسین و وہ محبوب آنکھ دی
شیرین کچھ کریم لے کیا خوب آنکھ دی
سب تیز و باد بے صاحب جال

۴۸
 کجی کیا سلام کہ ہو کے بیکار
 کجی کیا سلام کہ ہو دنیائیں کو کار
 کجی کیا سلام کہ ہو دنیائیں کو کار
 کجی کیا سلام کہ ہو دنیائیں کو کار

شیرین دماہین مانگہ ہر وقت اس لیے
 وہ ان سے بن پڑے انھیں پالا ہر جس لیے

۴۹
 لکھا دو جانین
 لکھا دو جانین
 لکھا دو جانین
 لکھا دو جانین

کیون آپ کس کجہ سے نکلتے تھے
 تقدیر نے کہا نئی صورت سے آئینے

۵۰
 بولی وہ جان نہار کہ آقا کیا کیا
 دل کا تباہ ہو دیر ہوا کیا کیا
 بولی وہ جان نہار کہ آقا کیا کیا
 دل کا تباہ ہو دیر ہوا کیا کیا

جسٹا ہزاوے آئینے قربان جاؤنگی
 مری قدم حضور میں آئینے کجھاؤنگی

۵۱
 کجی کیا سلام کہ ہو دنیائیں کو کار
 کجی کیا سلام کہ ہو دنیائیں کو کار
 کجی کیا سلام کہ ہو دنیائیں کو کار
 کجی کیا سلام کہ ہو دنیائیں کو کار

غصہ کو دیا جواب اس شخص خصال نے
 آزاد اسے کیا ہر محمد کے لال نے

۵۲
 کجی کیا سلام کہ ہو دنیائیں کو کار
 کجی کیا سلام کہ ہو دنیائیں کو کار
 کجی کیا سلام کہ ہو دنیائیں کو کار
 کجی کیا سلام کہ ہو دنیائیں کو کار

نام عراق سے قلع اس قدر ہوا
 کر کے کاتوں سے گریبان تر ہوا

۵۳
 کجی کیا سلام کہ ہو دنیائیں کو کار
 کجی کیا سلام کہ ہو دنیائیں کو کار
 کجی کیا سلام کہ ہو دنیائیں کو کار
 کجی کیا سلام کہ ہو دنیائیں کو کار

کرنا وعدہ میں شہر ابرار میں سے
 شیرین بھرا ہوا ہر زمانہ حسین سے

۵۴
 کجی کیا سلام کہ ہو دنیائیں کو کار
 کجی کیا سلام کہ ہو دنیائیں کو کار
 کجی کیا سلام کہ ہو دنیائیں کو کار
 کجی کیا سلام کہ ہو دنیائیں کو کار

لطف حیات کیا اسے کجی ہوگی
 شیرین کو زندگی بخدا تلخ ہوگی

۵۵
 کجی کیا سلام کہ ہو دنیائیں کو کار
 کجی کیا سلام کہ ہو دنیائیں کو کار
 کجی کیا سلام کہ ہو دنیائیں کو کار
 کجی کیا سلام کہ ہو دنیائیں کو کار

اچھم حسین کے یہ خون یاد کجی ہو
 سچے پکارا وہ خاطر سچا کجی ہو

۵۶
 کجی کیا سلام کہ ہو دنیائیں کو کار
 کجی کیا سلام کہ ہو دنیائیں کو کار
 کجی کیا سلام کہ ہو دنیائیں کو کار
 کجی کیا سلام کہ ہو دنیائیں کو کار

گھر میں تمہارے سید عالم بھی آئینے
 جیسے ہیں تو خدا کی قسم ہم بھی آئینے

<p>۴۹۱ معلیٰ معاشی سلطان شریف معلیٰ معاشی شریف شریف معلیٰ معاشی شریف شریف معلیٰ معاشی شریف شریف</p>	<p>۴۹۲ بان اوجا جو کہ غنیمت یہ ہاتھ ہو بیت کردہ قابل بیت یہ ہاتھ ہو کچھو سے برآزیارت یہ ہاتھ ہو شلیخ نمل بلخ شملت یہ ہاتھ ہو</p>	<p>۴۹۳ وہجا جو کہ بلابین غلام شریف زمینے شاہ دین کے پاس شیریں گھوڑی جا کے گانا بوبین فرمایا ابن مخیر صادق بان بوبین</p>
<p>بہل نہ کیوں فراق حین مین بگاڑے تڑپے چھٹ کے بھرے مچلی تو کیا کرے</p>	<p>گھر سے حد اگر خست سبط رسول ہو جسکو ہر انکی سچی حج اسکا قبول ہو</p>	<p>جانا وہاں ضرور مہین کر بلا سے ہو بندر کے ایک عہد ہی بیان خدا سے ہو</p>
<p>۴۹۴ بہل نہ کیوں فراق حین مین بگاڑے تڑپے چھٹ کے بھرے مچلی تو کیا کرے</p>	<p>۴۹۵ جائے ہن الیام نثار سے آنکے اہل صفایہ باقرین ہر زیبا ہاتھ یہ اپنے وعدہ گاہ مین کعبہ سے ہاتھ نیز درون کے ماصیون کی خوشی ہاتھ</p>	<p>۴۹۶ گرچہ گنگو سے حسرت حیران از حیف گرچہ گنگو سے حسرت حیران از حیف نامین اس میں بریشان از حیف نشین گلہ موت کاسان از حیف</p>
<p>مہلت نہ پانی سید عالی مقام نے تاچار حج کو عمر سے سب لا امام نے</p>	<p>وعدہ کہ روز سے یہ شہیدوں کے شاہ مہن محضر پر انکے مہر ہوئی ہم گواہ مہن</p>	<p>راہن تمام ہو گئیں فوج عین سے بند پانی شکر دن نے کیا ساتوین سے بند</p>
<p>۴۹۷ خالق کا نور اس کے سر ایسے شایان ہر شے کا پور اس کے اسکا یہ شایان</p>	<p>۴۹۸ گھر سے خدا کی کون کلان ہے کعبہ سے بادشاہ زمین و زمان ہے جو چاہا اگر کسی نے نہ دین کلان ہے فراوان جہان کی دوسری کلان ہے</p>	<p>۴۹۹ بہل نہ کیوں فراق حین مین بگاڑے تڑپے چھٹ کے بھرے مچلی تو کیا کرے</p>
<p>مہن امام وقت مین حق کا وکیل مہن یہ مگر دین حسین مین بن مین</p>	<p>گنہ جو منز لون مین ہمد گنہ رگے مقتل پر اپنے انکے مسافر مہر گے</p>	<p>دور سے نسیم جان بچا کے نکل گئی رہن کر ن نکلتے ہی تلوار چل گئی</p>

<p>۱۰۷ تھا تو من بن بیا کے حسین یہ کہہ کر فدا کا دین جا گیا حسین اجا جان تار کی لایا حسین لائے بہادر دین اچھا حسین</p>	<p>۱۰۸ کرنے عرض کی ابھی صلیب پر جان پھانسی شہید کیا ہے کہ کھلے سے لکھ کر پکار کہ جاکھ کی مست کیا ہو کہ پکار اس دم عطا ہو صلیب پر پکار</p>	<p>۱۰۹ روئے کی بیٹے کی صلیب آئی ناگمان ڈرتا تھا کل ناہین بی کی نواسیان گریہ ہوئے گل میں سے سر و زبان یو یو بکا بکا کے سلطان آئیں جان</p>
<p>تاریک چشم شاہ مین دن مثل شب ہوا نوبت جب آئی ہاضیموں کی غضب ہوا</p>	<p>بولے بس سے جاؤ یہ قندہ بسر چکے رہ جائے نام تم بھی چلے ہم بھی مر چکے</p>	<p>مہر بیٹے کی جگہ محل یہ قحان کا ہو انگو دما میں صاحب وقت امتحان کا ہو</p>
<p>۱۱۰ در دا ہوا عقیق کے پونوں کا انتقال زین کے لال ہو گئے پھوٹتے پھال قاسم کی لاش ہو گئی پھوٹتے پھال نور افشا نے بارو سلطان پھال</p>	<p>۱۱۱ کے ہمدرد علی بیچ کی رسم کے ہمدرد علی بیچ کی رسم ڈرتا تھا کہ دین پھل سے شرم ڈرتا تھا کہ دین پھل سے شرم</p>	<p>۱۱۲ بہا بن جاویدین وری ہو کر لاؤ کوئی تھپا ہوا زار کوئی فرب بھجین کر گئے شہر کی منتان کو عطا کے آئین جلد و در سے فرب</p>
<p>پڑے کر گئے جو فدائی کی لاش پر غش کیا حسین کو بھائی لاش پر</p>	<p>نیزہ دل شبہ نی بیچو چل گیا بولے حسین آہ کلیجہ نکل گیا</p>	<p>ہر جاہ اسکو چاک کیا تشنہ کام نے پہنا لباس جنگ کے بیچے امام نے</p>
<p>۱۱۳ نچھٹے فرات سے لے کر بحر اکم کا فخر خلعے سے لے کر بحر سینہ کی لاش سے لے کر بحر سینہ کی لاش سے لے کر بحر</p>	<p>۱۱۴ نچھٹے فرات سے لے کر بحر اکم کا فخر خلعے سے لے کر بحر سینہ کی لاش سے لے کر بحر سینہ کی لاش سے لے کر بحر</p>	<p>۱۱۵ نچھٹے فرات سے لے کر بحر اکم کا فخر خلعے سے لے کر بحر سینہ کی لاش سے لے کر بحر سینہ کی لاش سے لے کر بحر</p>
<p>بولے بہو غ کے گنج شہید نہیں کیا کریں اب ہم خدا کی راہ میں کس کو فدا کریں</p>	<p>سوتا تھے شاہ سافے فوجین کھڑی تھیں لو سی لباس حسن کی جھیلین پڑی ہو تھیں</p>	<p>دم بھر بیٹے سارے کین تیغ و سنان کھم بعد و ال پھینکے خلع جہان کے ہم</p>

<p>۱۳۱ دویمین سبلان و تھا ایک سبلان ہو جا تھا اسکو کونہ نہ برون ہو سنا عریب شجاعوں کا جمل وہ دین کی ہولناکی نہ روکا جمل</p>	<p>۱۳۲ بہار آیا نظر از سواروں سے تالکان خیز زری لگا کے مع نوبت و نشان خجہ جلالت سے پر سر سبکسان سکھوے ہو سیاہ مگر شکر گران</p>	<p>۱۳۳ بہار نہ سے شعلہ کو جلایا سبلان جب باجے عجب لڑائی نہ کی سبلان جب نہیں ہو کہ لڑائی نہ کی سبلان جب تھے اسکو لڑائی نہ کی سبلان جب</p>
<p>جا جلد نام ہاشمیوں سے دغا میں ہو دسویں کو جنگ وقت سحر کر بلابین ہو</p>	<p>دلوائی اسکو نذر جوانان شام سے لایا بڑے ادب سے بڑے احتشام سے</p>	<p>اگوا بہت نام فوج عدو میں ٹرے ہے تیسیر جسطرح سے کھڑے تھے کھڑے ہے</p>
<p>۱۳۴ دفعہ چہ اسکی ایک ان کا خدو سال پہلی سے تھی بیت الفت اسے کمال گل گل لکے ہوا ہو بڑا مال بہار بادشاہ سے دینا ہو جلال</p>	<p>۱۳۵ دھوا کہ تھو بانون کہ سارے ہو عید دفعہ چہ سے نام مبارک ہو عید سب کو کیا ہو چہ سے سوخت نہ تھو عید باقی ہو ایک شخص سے پیار چہ تھو عید</p>	<p>۱۳۶ دفعہ چہ کہ تھو بانون کہ سارے ہو عید دفعہ چہ سے نام مبارک ہو عید سب کو کیا ہو چہ سے سوخت نہ تھو عید باقی ہو ایک شخص سے پیار چہ تھو عید</p>
<p>جاتے ہیں خیر نیچے و ہائے جو آئین ہم بیٹی تھاکو اسے کیا چیز لائین ہم</p>	<p>گوہ لہری کی تاب نہ طاقت وفا کی ہو دور تانہین کسی سے یقوت خدا کی ہو</p>	<p>سخت تھے اس شفی کے برابر کھڑے ہو نزدیک شہ تھے ساقی کو نہ کھڑے ہو</p>
<p>۱۳۷ بولی بلاتین باپ کی لپکے وہ نوکر باغدا اسکا ایک خاتمہ فوت معج کر لا تضر در میر سے یہ اسکو دی پر شہادت کے غوب روانہ ہو اوام</p>	<p>۱۳۸ لا تضر در میر سے یہ اسکو دی پر شہادت کے غوب روانہ ہو اوام بیکار دو لون ہاتھ میں چھ سوچتا نہیں مانگے پناہ اے شہر ذیشان پناہ تک</p>	<p>۱۳۹ بیکار دو لون ہاتھ میں چھ سوچتا نہیں مانگے پناہ اے شہر ذیشان پناہ تک کیسے تو دم میں خون ہوا ہی سے اوتک</p>

<p>۱۳۶ اے کما کہ دلا کہ دلا بادشاہ دین ایمان رہ خجائے کہ تم کو بخت بدین فرمایا مسکرا کے عبادت میں نین بار اندو گزرا کہ ان ہوسے کشمکین</p>	<p>۱۳۷ کیا چھپا ہوں تو بن بخت بھی نہ کیا چھپا ہوں تو بن بخت بھی نہ نہت سے اس کی بھی نہ کیوں نہ منہ نہ کہہ کا دیکھو دیکھو بولا جیجا</p>	<p>۱۳۸ کی عرض باغ بنانہ کہ خوشتر نام نہایتے لولا پیر پیر بن یا امام از گے بر زمین حضور کرے باغ پیر غلام جو کیا لار مان فلک شان کا نام</p>
<p>ہو چنانچہ ضرر شہ گردن شکوہ کو طالابہر کلیم سے خالق نے کوہ کو</p>	<p>قربان ہمت شہ عالی وقار کے خاتم علی کے لال نے دیدی اُتار کے</p>	<p>مجھے بڑا قصور ہوا جانتا نہ تھا بندہ خدا گواہ ہو بچا نہ تھا</p>
<p>۱۳۹ جیو جیو گمانہ سب از دون میں کس بولا تمھاری ضرب کو دیکھو کس کس بدست شاہ امم نے کہا کہیں بہر ہر خود بخجل بے شادیں</p>	<p>۱۴۰ قربان جا کہ ہو تری بی کو انتظار روئے وہ میر سے سلطے ہو چکواں آوار رہی ہو بہر خاتم یافت بغیر کہنا یہ میری ہمت سے او مر زامدار</p>	<p>۱۴۱ یوں حسین کہیں آکا مر ہو حسین یوں حسین کہیں آکا مر ہو حسین اس وقت آقا لب لبابم ہو حسین یوں لب لباب خدا نام ہو حسین</p>
<p>زخمی ہو گو یہ ہاتھ مگر قلعہ گہر بیجان تو یہ تیغ جناب امیر ہو</p>	<p>ہو چنانچہ یود عاے سلیمان کر بلا کنا کہ ہو یہ یہ مہسان کر بلا</p>	<p>آئی ہو شرم امت جد کی جاکون خالق ہو میرے حال آگاہ کیا کون</p>
<p>۱۴۲ ہر صافہ جی موت بھی نہ خدا بھی ہو نام نہت الفقار نہ لافا بھی ہو خیر جی ہو کہین اکھتا بھی ہو کہا نہ رہا ہو بچہ بچا بھی ہو</p>	<p>۱۴۳ تو باغ بنانہ کو کلام شہ زمان بے اختیار آکا کہ سے آنسو پودان دل سے کہ ملک ہو شہرین خولمان شہد ابو اقلق سے بن خیل کی فغان</p>	<p>۱۴۴ بے امن است رسول خیل تا نوین اب جی جو ہو قوی تو کیست تا نوین گلچس جی جی جی جی جی جی جی دل بن جو کورع بن کر بیکھلا نوین</p>
<p>دیکھا نہ تو نے حال ابھی جو گزر گیا بھاگے یہ سب آکے ہیان میں ٹھہر گیا</p>	<p>دکھا رخ امام ہوا اضطراب میں ہاتھوں سے گرز چوٹ لیا اضطراب میں</p>	<p>اسے کہ تری لب شہ میں ذرا نہیں فرمایا میں روز سے پانی پیا نہیں</p>

<p>۱۱۱۱ کئے تھے شہید حسینؑ کو زخمی بن کر وہ بھی ان کو لے کر تھے شہید حسینؑ کو</p>	<p>۱۱۱۱ افلاک بنیادی حسینؑ کی کجی بن کر تھی مصلیٰ زخمی تھا کلو حسینؑ بن علیؑ کا</p>	<p>۱۱۱۱ ناکہ ہوا یہ شور کلا لاشہ شہید حسینؑ کا نالہ کیا سن کر حسینؑ کا</p>
<p>جو تھے عرض کی وہی تو نے عطا کیا مالک تمام عمر ہوئی میں نے کیا کیا</p>	<p>تا آسمان بلند فغان کی صدا ہوئی تھرا گئے خیمہ قیامت بیا ہوئی</p>	<p>جلدی اسیر احمد مرسل کی آل ہو مان جسم بے شاہد اپنا سال ہو</p>
<p>۱۱۱۱ کئے تھے شہید حسینؑ کو زخمی بن کر وہ بھی ان کو لے کر تھے شہید حسینؑ کو</p>	<p>۱۱۱۱ کئے تھے شہید حسینؑ کو زخمی بن کر وہ بھی ان کو لے کر تھے شہید حسینؑ کو</p>	<p>۱۱۱۱ کئے تھے شہید حسینؑ کو زخمی بن کر وہ بھی ان کو لے کر تھے شہید حسینؑ کو</p>
<p>اب کس طرح نہ خاطر سبط رسول ہو جب بیوں کا کرے تو نیکو کر قول ہو</p>	<p>بہر امام حسینؑ و بشیر پستی رہیں سند آگے لوٹ رہیں سر پستی رہیں</p>	<p>تو نے جھکے یہ حال درخون کا رہیں تھا آیا ہوا تھا نہ لزلہ سورج کس میں تھا</p>
<p>۱۱۱۱ کئے تھے شہید حسینؑ کو زخمی بن کر وہ بھی ان کو لے کر تھے شہید حسینؑ کو</p>	<p>۱۱۱۱ کئے تھے شہید حسینؑ کو زخمی بن کر وہ بھی ان کو لے کر تھے شہید حسینؑ کو</p>	<p>۱۱۱۱ کئے تھے شہید حسینؑ کو زخمی بن کر وہ بھی ان کو لے کر تھے شہید حسینؑ کو</p>
<p>سرسے جو ہو مژدہ عالی گریہ ہو وہاں بے نیاز کے قابل پشیر ہو</p>	<p>چاروں طرف جو مہر سے رگے ہو قاتل کھڑا ہو جہدین بھانجکے ہو</p>	<p>ہر سو گوار کوٹ کے سینہ نکل پڑی باہر سبوں سے پہاں سیکھ نکل پڑی</p>

۱۶۳
 عجب کی شہادت کے بایک سر
 عجب کی شہادت کے بایک سر
 عجب کی شہادت کے بایک سر
 عجب کی شہادت کے بایک سر

منہ پستی تھیں بال پریشان کیے ہوئے
 تھا سر سائے سر سرور یے ہوئے

۱۶۴
 عجب کی شہادت کے بایک سر
 عجب کی شہادت کے بایک سر
 عجب کی شہادت کے بایک سر
 عجب کی شہادت کے بایک سر

کتنی تھی ہر فلق کہ نہیں شکل حسین کی
 فرماے ذوالجلال حفاظت حسین کی

۱۶۵
 عجب کی شہادت کے بایک سر
 عجب کی شہادت کے بایک سر
 عجب کی شہادت کے بایک سر
 عجب کی شہادت کے بایک سر

لوگوں میں کیا رون شدہ نشان کہ ہو گئے
 آئے تھے بد نصیب کے دھان کہ ہو گئے

۱۶۶
 عجب کی شہادت کے بایک سر
 عجب کی شہادت کے بایک سر
 عجب کی شہادت کے بایک سر
 عجب کی شہادت کے بایک سر

تھار نہیں صلیت نہ تابان سر حسین
 پڑھتا رہا پاک کے قرآن سر حسین

۱۶۷
 عجب کی شہادت کے بایک سر
 عجب کی شہادت کے بایک سر
 عجب کی شہادت کے بایک سر
 عجب کی شہادت کے بایک سر

اکتے ہیں ایک وعدہ وفا کے لے بہن
 فرصت نہ زندگی میں ہوئی مر کے لے بہن

۱۶۸
 عجب کی شہادت کے بایک سر
 عجب کی شہادت کے بایک سر
 عجب کی شہادت کے بایک سر
 عجب کی شہادت کے بایک سر

شکر میں ہر خوشی نہ تر و نہ فکری
 شیعہوں کے بادشاہ کو مارا یہ ذکر ہی

۱۶۹
 عجب کی شہادت کے بایک سر
 عجب کی شہادت کے بایک سر
 عجب کی شہادت کے بایک سر
 عجب کی شہادت کے بایک سر

قریہ وقت سطر کا سر حسین کا
 ہاشم کر بلا میں لٹا گھر حسین کا

۱۷۰
 عجب کی شہادت کے بایک سر
 عجب کی شہادت کے بایک سر
 عجب کی شہادت کے بایک سر
 عجب کی شہادت کے بایک سر

کس حال میں ہیں جا کے نور اسے پوچھو
 ہم پر پوچھو گزرا گئی زمینیں سے پوچھو

۱۷۱
 عجب کی شہادت کے بایک سر
 عجب کی شہادت کے بایک سر
 عجب کی شہادت کے بایک سر
 عجب کی شہادت کے بایک سر

روٹا ہوا گھریاہ تھے جس رنگ ماہ کا
 شاہ حسین نام تھا اس بادشاہ کا

<p>۱۰۴۱ شہزادی نام شاہ برادر خطیر شہزادین شہزادہ خطیر گنگے گنگے گنگے گنگے گنگے گنگے گنگے گنگے</p>	<p>۱۰۴۲ شہزادی نام شاہ برادر خطیر شہزادین شہزادہ خطیر گنگے گنگے گنگے گنگے گنگے گنگے گنگے گنگے</p>	<p>۱۰۴۳ شہزادی نام شاہ برادر خطیر شہزادین شہزادہ خطیر گنگے گنگے گنگے گنگے گنگے گنگے گنگے گنگے</p>
<p>جب آئی زبر کوہ زیادہ تعب ہوا عابد کا حال دیکھ کے بولی غضب ہوا</p>	<p>بہر بنی کنسیر کی تسلیم لیجے بنت علی کنسیر کی تسلیم لیجے</p>	<p>کسکو کجارتی کوئی فرما دے نہ تھا سر پیٹ کے مین رنگی کچھ اور بس تھا</p>
<p>۱۰۴۴ شہزادی نام شاہ برادر خطیر شہزادین شہزادہ خطیر گنگے گنگے گنگے گنگے گنگے گنگے گنگے گنگے</p>	<p>۱۰۴۵ شہزادی نام شاہ برادر خطیر شہزادین شہزادہ خطیر گنگے گنگے گنگے گنگے گنگے گنگے گنگے گنگے</p>	<p>۱۰۴۶ شہزادی نام شاہ برادر خطیر شہزادین شہزادہ خطیر گنگے گنگے گنگے گنگے گنگے گنگے گنگے گنگے</p>
<p>کیونچ شہزادین آپ سو بہن شہزادے فرمایا عاصیوں کو سچانے کے واسطے</p>	<p>خدمت میں ایک عمر ہی جاتی ہوئیں اچھی طرح حضور کو چپاتی ہوئیں</p>	<p>مشکل ہوا جواب سلام اب یہ حال ہے رسی بندھی ہو ہاتھ اٹھانا محال ہے</p>
<p>۱۰۴۷ شہزادی نام شاہ برادر خطیر شہزادین شہزادہ خطیر گنگے گنگے گنگے گنگے گنگے گنگے گنگے گنگے</p>	<p>۱۰۴۸ شہزادی نام شاہ برادر خطیر شہزادین شہزادہ خطیر گنگے گنگے گنگے گنگے گنگے گنگے گنگے گنگے</p>	<p>۱۰۴۹ شہزادی نام شاہ برادر خطیر شہزادین شہزادہ خطیر گنگے گنگے گنگے گنگے گنگے گنگے گنگے گنگے</p>
<p>لائی ہو قید کر کے تھیں فوج شام کی بہن بہن حسین علیہ السلام کی</p>	<p>اطفال بادشاہ ام قید ہو گئے بھائی ہمارے مر گئے ہم قید ہو گئے</p>	<p>اسکے سوا ہر وہ بیان شہر قرین کا لاشہ بڑا ہر وہ پیر من بھائی حسین کا</p>

<p>۱۰۱ با بوی گل آج فغان و غم خصال سوزن زار و زخم کینه کمال پیر بنیاد کبریا کی بوی گلستان چمن چمن کی بوی گلستان</p>	<p>۱۰۲ ہر ایک لاشہ لب کو کار اکیس چار لے لے کے نام سب کو پکار اکیس چار</p>	<p>۱۰۳ کیا کیا ستم جوہر کی جان پہ اس ستم پر کون سے کون سے جان پہ آئے ہیں یاد سنتی ہوں اب کانگر وہ چاند میری چھکون میں چاند</p>
<p>حلقہ رس کا ہنسلیوں کی جاگلے میں بھائی کے سامنے سے یہ کرنگے میں</p>	<p>ہر ایک لاشہ لب کو کار اکیس چار لے لے کے نام سب کو پکار اکیس چار</p>	<p>کیا ہاتھ بالوں مارے ہوئے مزار میں اختر کھینچے پکارے ہوئے مزار میں</p>
<p>۱۰۴ غم غم کی نہ اور کمان گئے غم غم کی نہ اور کمان گئے غم غم کی نہ اور کمان گئے غم غم کی نہ اور کمان گئے</p>	<p>۱۰۵ غم غم کی نہ اور کمان گئے غم غم کی نہ اور کمان گئے غم غم کی نہ اور کمان گئے غم غم کی نہ اور کمان گئے</p>	<p>۱۰۶ غم غم کی نہ اور کمان گئے غم غم کی نہ اور کمان گئے غم غم کی نہ اور کمان گئے غم غم کی نہ اور کمان گئے</p>
<p>ہر یہ کیا ہوا کوئی رشک نہیں حضرت کے حال کی انھیں شاعر نہیں</p>	<p>کے حضور دل پر پشیم کیا ہوئے خالی ہو گودا صغرے شیر کیا ہوئے</p>	<p>لاحق ہوا سے زینب خوش ات چھن گئی جادہ ہمارے سے بھی یہ بات چھن گئی</p>
<p>۱۰۷ وارث تمام راہی کب قباب ہے وارث تمام راہی کب قباب ہے وارث تمام راہی کب قباب ہے وارث تمام راہی کب قباب ہے</p>	<p>۱۰۸ وارث تمام راہی کب قباب ہے وارث تمام راہی کب قباب ہے وارث تمام راہی کب قباب ہے وارث تمام راہی کب قباب ہے</p>	<p>۱۰۹ وارث تمام راہی کب قباب ہے وارث تمام راہی کب قباب ہے وارث تمام راہی کب قباب ہے وارث تمام راہی کب قباب ہے</p>
<p>ان کے غم سے شاہ کو جیسا حال تھا شیرین میں کب لکھن برادر کا حال تھا</p>	<p>پھول کی قبر بھی چڑھانے نہ ہے ہم چھینا جل نے دو دھڑھانے نہ ہے ہم</p>	<p>پیلے ادا سے دھڑھ رب غفور ہے شیرین میں پھر ہمیں جانا ضرور ہے</p>

<p>۱۶۱ شاہی نین فلز ابیر حسین تو دیکھ تو دین تیرا حسین نیرے گھر اوجھ سے دھرا حسین کیا راہ چھوڑے دھرا حسین</p>	<p>۱۶۲ اواز دی تو کیسے نہ کیا تیرا حسین تیرے منور سے ہوا تے اندر ادھر تو کو دین تیرا حسین تے گھر جی نے اسی کی بے شمار</p>	<p>۱۶۳ ایک ایک خطہ ملائی و قدر دان حسین نیرے امام بادی کو کون کون حسین تو دیکھ تو دین تیرا حسین تے گھر جی نے اسی کی بے شمار</p>
<p>یوں کی کہ ہر سرشہ کلکون لباس ہو زمین پکار دین نافہ خواہر کے پاس ہو</p>	<p>اس سر کی جاہ شہ تھی واد کی گودین سر راہی فاطمہ زہرا کی گودین</p>	<p>جنگل میں اب مر گئے آقا کیا ہوا سرے کما کہ شکر ہے وعدہ وفا ہوا</p>
<p>۱۶۴ کیجا سرشان سر شہ کلکون لباس دل خام کے کما سر شہ کلکون لباس دل خام کے کما سر شہ کلکون لباس دل خام کے کما سر شہ کلکون لباس</p>	<p>۱۶۵ تیرے سر کی جاہ شہ تھی واد کی گودین سر راہی فاطمہ زہرا کی گودین سر راہی فاطمہ زہرا کی گودین سر راہی فاطمہ زہرا کی گودین</p>	<p>۱۶۶ تیرے سر کی جاہ شہ تھی واد کی گودین سر راہی فاطمہ زہرا کی گودین سر راہی فاطمہ زہرا کی گودین سر راہی فاطمہ زہرا کی گودین</p>
<p>۱۶۷ میلون بلابین فاطمہ کے ماہ آئے لوٹری کی گودین شہ و بجاہ آئے</p>	<p>دعوت کا بادشاہ کی سامان کیا کرے آقا جو ہو کنیز کا مہمان کیا کرے</p>	<p>جائنگے آمدنم شراب و غنا میں ہم صد آٹھائینگے بھی پشت طلا میں ہم</p>
<p>۱۶۸ کتنی جہ لطف شہ کلکون لباس تیرے سر کی جاہ شہ تھی واد کی گودین سر راہی فاطمہ زہرا کی گودین سر راہی فاطمہ زہرا کی گودین</p>	<p>۱۶۹ تیرے سر کی جاہ شہ تھی واد کی گودین سر راہی فاطمہ زہرا کی گودین سر راہی فاطمہ زہرا کی گودین سر راہی فاطمہ زہرا کی گودین</p>	<p>۱۷۰ تیرے سر کی جاہ شہ تھی واد کی گودین سر راہی فاطمہ زہرا کی گودین سر راہی فاطمہ زہرا کی گودین سر راہی فاطمہ زہرا کی گودین</p>
<p>نچا ہوا جو فہم اندھیرا سا چاہا گیا شیرین کی گودین سر شہ کلکون لباس</p>	<p>خبر سے فرج آیکو اور تشنہ لب کیا سینے پر راہ بالون دھرا گیا غصہ کیا</p>	<p>شیرین مجھے نہ صحن بیگا کسی طرح بیش زید جانی کی زمین اسی طرح</p>

۱۹۱۵

میر کا یہ شعر ہے جو خون
میں بہا کر دین بھائی فدا کی پین
روئے سرون کو پیٹ کے سب قیدی اس
بے رحم اب جو پیش کہ جو کونست حسن

مشہور یہ بھی ہے کہ جہان سے گزر گئی

شیرین لیے ہوئے سر شہ پیر مر گئی

<p>۱۰۱ انجمن کیم مرثیہ صفت مہنوز دار نیر زینب عقیق قوس کام پیوار ہر احوال میں بھیجا بیان نام</p>	<p>۱۰۲ تھا راہی وطن عوی سوجا ہوا جناب نا اصرار نہ گناہدا ہوا بولا جوابہ جنت رسارہ ناما ہوا وسوین کو دار چین کر لایا ہوا</p>	<p>۱۰۳ عین احوال و سر حال مہنوز دار کچھ احوال کچھ عین نیر زینب دار وہ خیمہ صدیق دل مسدود ہوا سرانی ہوئے سارے سارے کھو ہوا</p>
<p>لایا وہ مجھ کو خیمہ گردن سرشت میں اٹھائے کیا مجھ کو اہل بہشت میں</p>	<p>تھی ٹھیک دو پیر دم محشر قریب تھا وقت زوال نیر خیمہ قریب تھا</p>	<p>ڈلوڑھی میں پستی میں کینرین کھڑی ہوئی میں سامنے شہیدوں کی لاشیں ی ہوئی</p>
<p>۱۰۴ نیر زینب عقیق قوس کام پیوار ہر احوال میں بھیجا بیان نام سب لباس از غنیمت لیا سب لباس از غنیمت لیا</p>	<p>۱۰۵ کی نہت کاک بن ہو در گناہ تھی نہت کاک بن ہو در گناہ بن کاک بن ہو در گناہ بن کاک بن ہو در گناہ</p>	<p>۱۰۶ کاک بن ہو در گناہ کاک بن ہو در گناہ کاک بن ہو در گناہ کاک بن ہو در گناہ</p>
<p>ہیں ہاتھ سینوں پرے ہاتھ دھڑکے ہو جب ہیں رسول کھوئے ان کو بھر پو</p>	<p>آخر بڑھا جو شکر گراہ کی طرف تقدیر لائی تھرید اللہ کی طرف</p>	<p>نار سے میں عرض حق کے زمین گر ہو قبلہ کی سمت چاند سے منہ میں چر ہو</p>
<p>۱۰۷ کاک بن ہو در گناہ کاک بن ہو در گناہ کاک بن ہو در گناہ کاک بن ہو در گناہ</p>	<p>۱۰۸ کاک بن ہو در گناہ کاک بن ہو در گناہ کاک بن ہو در گناہ کاک بن ہو در گناہ</p>	<p>۱۰۹ کاک بن ہو در گناہ کاک بن ہو در گناہ کاک بن ہو در گناہ کاک بن ہو در گناہ</p>
<p>تھی فکر دفع گردش تقدیر کیلے یوسف کی جستجو ہوئی تعبیر کے لیے</p>	<p>پیتے ہیں آب سرد ہم ارتباط ہے خیموں میں طرفہ صحبت پیش نشانی ہے</p>	<p>وہا لیں پڑی ہوئی ہیں آمو بھری ہوئی لاشوں پہلو و تین ہیں بغین دھری ہوئی</p>

<p>۲۵۸ مان چہ بیکے شاد و مہر فاما ہوا حاضر حضور بادشاہ کے شہا پہ کیا ہوا کی عرض با تھ بانہ و کے شہا پہ کیا ہوا نہ کہ بوسہ ہر سہل چرخ خدا ہوا</p>	<p>۲۵۹ کی گشت عشق خضر خلیفہ شہر بن است خلیفہ سول خدا میں ہم و اندر کی گشت خلیفہ ہم کی کا ہم زیر سب میں اپنے بہر و خلیفہ میں ہم</p>	<p>۲۶۰ یزید جو چہ رسول میں سکا ہوں میں بن ہوں امام وقت شہنشاہ عشق چاہا وہ نام سے کہا ہے شہنشاہ یزید بن کندیہ و زبیر کے دل کا چہرہ</p>
<p>تو کون ہے کہ میں تو غریب لدا رہ ہوں اس عاشق خدا کا جان نثار ہوں</p>	<p>غم میں شریک ہونے میں برتاو میر کے مشہور ہیں غلام جناب امیر کے</p>	<p>شہنشاہ جو احمد و حیدر سے کام ہے مانا کا ہر وہ نام یہ پایا کا نام ہے</p>
<p>۲۶۱ سبط نبی ہو منظم بیان کہان اس وقت جان نثار کہان رواں کہان میں چرخ کوئی شہر بن جان کہان</p>	<p>۲۶۲ آج جو کہرا حقیقت ار دودیا شہنشاہ نام شہر کہ ار دودیا گزرت جھلک کے شاہ نے کیا ار دودیا صدمہ چرخ شہر اب گہر بار ر دودیا</p>	<p>۲۶۳ عالی لشکر مہر والا شہنشاہ شہنشاہ شہر ہوں امام عرب و عین یزید انبیا کلف اور سب عین زبیر بن سید امی نقیب ہوں عین</p>
<p>شہنشاہ ہر خلق حسرت حیران چلیں میں ہمد ہم ایک تیغ ہو ناوک انیس میں</p>	<p>آگہوں زمین ریش بر آسویک گے لہر زہر تھے جو چشم کے ساغر جھلک گے</p>	<p>قرن زد فاطمہ ہوں عدم النظیر ہوں بیس ہوں امیر ہوں ابن امیر ہوں</p>
<p>۲۶۴ آج نبی کی کا غرض با جہا جدا ہے بوسہ از زہر خدا جدا ہوتا ہے سہری تن سے اب کہ مد فاجدا نہ کہ بوسہ نبین غصہ میں سب جدا</p>	<p>۲۶۵ دوسے سے شہر دل میں حجاز دور رشتہ خدین محمد حیدر سے دور جو با قدم کو عشق سا یوں ہوا دور ہے چرخ پیچہ علی کوں خدا دور</p>	<p>۲۶۶ حسین بن علی کا غرض با جہا جدا ہے بوسہ از زہر خدا جدا ہوتا ہے سہری تن سے اب کہ مد فاجدا نہ کہ بوسہ نبین غصہ میں سب جدا</p>
<p>باقی نہیں دوست جو تاج روئی کے جھلک میں کوئی ہم ایک ہی سوئی کے</p>	<p>کیا آگے عدو نہیں آگاہ دین سے بولے حسین پوچھ کے شک امیر سے</p>	<p>ابال پہنچنے کو بھی آتا نہیں کوئی اس وقت سے کہ ملا تا نہیں کوئی</p>

<p>۱۵۳ لاش کی سمت دیکھ کر بولے وہ تو گدے کیوں باغیہ شام ہر اسے کارخانہ غیب بوسے بیدل کو تھام کے سلطان کیوں پاؤں پر پاؤں بیٹھے نکلا ہو جب</p>	<p>۱۵۴ بناختہ ایک ضعیفہ کی فغان تو قدر ایسے جانوں کی گمان حسین تو کس طرح تھے جو ان کے تیر پرین کیا کیا در بیان</p>	<p>۱۵۵ وہ غلطی اور دوسرے کہ تو غیب سے ہو کر ہو گا جا رہے ہیں اب نہ تو کلام تو بیٹھے آج رات کی شست ویز میں ہم تھیں لیکن اچھا تو تھا کہ تیر</p>
<p>بالاے زخم ہاتھ بے حفظ گرداؤ یہ مر گئے ہمارے تلخے میں درد ہو</p>	<p>۱۵۶ فسوس بے قرار تادان چڑھانہ تھا مار گئے وہ دو دھبہ بھی جگاڑھانہ تھا</p>	<p>۱۵۷ ہم سعد بن دھوب میں سوئے واسطے اکی میں فاطمہ میں سوئے واسطے</p>
<p>۱۵۷ وہ لعلی نشان جو پیرا پر گلبن تو تھم تھم نام لکھا یہ ہے زین دونوں پاس لکھتے ہیں کفن کھینچتے تھے کفن و کفن</p>	<p>۱۵۸ بچوں کو گھنٹوں تلخے بیٹھے رفیق ابھی ہو ہیں اس وقت آئے کہا بیان اچھین کیوں لکھتے تیر بوسے اپنی آنکھوں پر وہ آنکھ</p>	<p>۱۵۹ وہ عابدہ کہ قیامت کا وقت ہو تو کہ کہا سپر سے رفاقت کا وقت ہو کیا قصہ ہو حصول سعادت کا وقت ہو نظانہ رہا بغض شہادت کا وقت ہو</p>
<p>دونوں نواسے خسرو خیر شکس کے ہیں فرزند میری چاہنے والی ہیں کے ہیں</p>	<p>۱۶۰ تیر وہ صورت گل تر ہو کے رہ گئے درد الکا جو تیر جوارو کے رہ گئے</p>	<p>۱۶۱ ہو آج تو شہید جو آفا کے سامنے مل جائے آبرو مجھے زہرا کے سامنے</p>
<p>۱۶۱ جو چاہا کسان شہیدوں کا سالار کون تیر زیادہ آج غم کو کون ہو زین پر اور شہر ابرار کون ہو آج شہر کس پر عیسار کون ہو</p>	<p>۱۶۲ کس کی کس کی نشان ضعیفہ کا بیوہ کس کی کس کی کوئی ہمارے سنا نہیں آج کس کی کس کی زخم برنہ نہیں مٹی میں جیسا کہ تیرا بیان ہو نہیں</p>	<p>۱۶۳ وہاں جو خازن ارشاد غیر حسین بہن میں گواہی نہ دے میں جو دوسرے شادی کا لفظ کا انجام ہو نہیں بیابان بیابان کے جوڑے کا ہو نہیں</p>
<p>تو دیک نہ کر کے فدائی کی لاش ہو گویا ہو حسین کہ بھائی کی لاش ہو</p>	<p>۱۶۴ مہمان سمجھ لے فاطمہ کے نور میں کو دنیا میں آج شام نہو کی حسین کو</p>	<p>۱۶۵ تو کوئی بھی یہاں نہ لگائے چلے گئے بیگانہ وار وہر میں آئے چلے گئے</p>

<p>۴۵۵ بہارِ جہان میں غنیمت لکھا کوئی میر تقی نے اس کو بغیر شہادت بالا و حق و حق سے نہیں بہارِ جہان میں غنیمت لکھا کوئی</p>	<p>۴۵۴ قوتِ شہید غنیمت شد دل بول میں زوج کو سے کہیں خالی اس میں بہارِ جہان میں غنیمت لکھا کوئی</p>	<p>۴۵۳ ایک دو کھنکھاس غنیمت گر غنیمت ہی غنیمت بہارِ جہان میں غنیمت لکھا کوئی</p>
<p>جس جاگل مراد کھلے وہ محل یہ ہے ملواریں کھاؤ نخل جوانی کا بھلن یہ ہے</p>	<p>پرسا بھی دیکھی پیار بھی فرمایا کی اسے رہنہ سالہ شاہزادیاں پسنائی کی اسے</p>	<p>حل کو ریاض و ہر سے برخاستہ کیا تن پر سلاح جنگ کو آراستہ کیا</p>
<p>۴۵۲ نہایتِ غیب سے خود شاہجہان نہایتِ غیب سے خود شاہجہان</p>	<p>۴۵۱ عبداللہ شہزادے کو یہ جواب میر تقی نے دیا کہ تو یہ جواب</p>	<p>۴۵۰ عبداللہ شہزادے کو یہ جواب میر تقی نے دیا کہ تو یہ جواب</p>
<p>بیا بھی تو پائیگا یہ آبرو کسان حیدر کسان رسول کمان و تو کمان</p>	<p>دل سے فدا ہوں بادشاہ مشرقین پر سوا تر کچھ مجھے صد غنیمتیں پر</p>	<p>گردن جھکا کے شاہ نے کی آہ رو دیا حسرت سے دیکھ کے رخِ نواشاہ رو دیا</p>
<p>۴۵۰ میر تقی نے خود و دل و جان میر تقی نے خود و دل و جان</p>	<p>۴۴۹ ایک بیان حسین ایک بیان حسین</p>	<p>۴۴۸ ایک بیان حسین ایک بیان حسین</p>
<p>میر تقی کو تو نہ جھانسنے گزر گیا جھک جلا لیا اگر اس وقت مر گیا</p>	<p>محبوب حق کسی نہ مجھے بخشوا شکست آمد کو نہ مرقد میں آئیگی</p>	<p>وہ شخص کے سوا نہ کوئی سیکھ سولا اول میں مولا میں آخر میں تولا</p>

<p>۴۳۷ اب میری آواز کی کہ ہو نور اعلیٰ دین نوشاد ہو رہے نہ تری لاش بکین کربست جلتے ہیں بھلا دوست کلین کربست شوق آہ کہ ہو بید تری دین</p>	<p>۴۳۸ تو قابل بہشت اور اندر کی فر کھدین ہم چاہتے لگا غرق کربست عہد ہم اور وفا ہم کربست جلتے ہیں بھلا دوست کلین</p>	<p>۴۳۹ کربست جلتے ہیں بھلا دوست کلین کربست جلتے ہیں بھلا دوست کلین کربست جلتے ہیں بھلا دوست کلین کربست جلتے ہیں بھلا دوست کلین</p>
<p>کوئی سٹائی میرے لیے شکل چین کی پر چاہتی نہیں یہ حیت حسین کی</p>	<p>لاہن تجھے ہی شہدائے کینکے ہم دروازہ پر بہشت کے ٹھہرے کینکے ہم</p>	<p>ہوتا ہے رنج مادر عالمیت ام کو قربان ہونے دیکھے آقا غلام کو</p>
<p>۴۴۰ کربست جلتے ہیں بھلا دوست کلین کربست جلتے ہیں بھلا دوست کلین کربست جلتے ہیں بھلا دوست کلین کربست جلتے ہیں بھلا دوست کلین</p>	<p>۴۴۱ کربست جلتے ہیں بھلا دوست کلین کربست جلتے ہیں بھلا دوست کلین کربست جلتے ہیں بھلا دوست کلین کربست جلتے ہیں بھلا دوست کلین</p>	<p>۴۴۲ کربست جلتے ہیں بھلا دوست کلین کربست جلتے ہیں بھلا دوست کلین کربست جلتے ہیں بھلا دوست کلین کربست جلتے ہیں بھلا دوست کلین</p>
<p>کے ذوالجلال شوکت و شہت خج آبلو تیرے شہرین بکھڑا تجھے</p>	<p>کوثر کے پاس غلہ میں سوئنگے چین سے میں جاکہ ہونگی اب ہن باہن جینکے</p>	<p>گلمائے عشق بختن پاک باجکا گنا پے عروس شہادت بننا چکا</p>
<p>۴۴۳ کربست جلتے ہیں بھلا دوست کلین کربست جلتے ہیں بھلا دوست کلین کربست جلتے ہیں بھلا دوست کلین کربست جلتے ہیں بھلا دوست کلین</p>	<p>۴۴۴ کربست جلتے ہیں بھلا دوست کلین کربست جلتے ہیں بھلا دوست کلین کربست جلتے ہیں بھلا دوست کلین کربست جلتے ہیں بھلا دوست کلین</p>	<p>۴۴۵ کربست جلتے ہیں بھلا دوست کلین کربست جلتے ہیں بھلا دوست کلین کربست جلتے ہیں بھلا دوست کلین کربست جلتے ہیں بھلا دوست کلین</p>
<p>پر دین ہو رات مبارک نہ بیاہ ہو ہم گھر لٹا چکے تراہر کیوں بیاہ ہو</p>	<p>میں کسکے ساتھ جاؤ گی میرا یہ کون ہو میں آپ کی کنیر ہوں آقا یہ کون ہو</p>	<p>سلطان تاج بخش نے متاز کر دیا مندیل سرخ دیکے سرفراز کر دیا</p>

<p>۴۴ سینہ سے دیکھ کر اس کا دل زور سے کھل گیا چہرہ پر اس کا سر اٹھا گیا سینہ پر اس کے سر اٹھا گیا</p>	<p>۴۵ چہرہ تو دیکھ کر اس کا دل زور سے کھل گیا چہرہ پر اس کا سر اٹھا گیا سینہ پر اس کے سر اٹھا گیا</p>	<p>۴۶ چہرہ تو دیکھ کر اس کا دل زور سے کھل گیا چہرہ پر اس کا سر اٹھا گیا سینہ پر اس کے سر اٹھا گیا</p>
<p>دو لون پائے خوب مکان بات بگئی دو لہا چلا بخان کو حرم میں گھس گئی</p>	<p>پاپون اس کی اہل جفا یا مال ہون پائے ۶۷ دوسرے کی منہ دہی لال ہون</p>	<p>سب ایک فرخ قائم و سنجاب ہو گئی گری کی دھوپ جاو رہتا ہوا ہو گئی</p>
<p>۴۷ غازی نے لگائی تو سب کا ارادہ مان بولی واہ واہ جبکہ بند ارادہ پڑھنے لگے دھڑکے نظر شاہ قیام ہر بار حسین کی آواز تھی بے</p>	<p>۴۸ ابوہریرہ کا وہ حسن وہ اسوار کچال میر پر اسے بہت محبوب و داجال چہرہ بہت بجال توئی عجب حال سینہ پر اس کا سر اٹھا گیا</p>	<p>۴۹ چہرہ تو دیکھ کر اس کا دل زور سے کھل گیا چہرہ پر اس کا سر اٹھا گیا سینہ پر اس کے سر اٹھا گیا</p>
<p>گھوڑے کا حسن تھا چمن کا زار میں اڑتی ہوئی پری نظر آئی غبار میں</p>	<p>مندیل کا جو فرق جبری پر وقوع تھا طوبہ پر آفتاب شفق کا طلوع تھا</p>	<p>صحرے کا کھجور تھیں تھیں سوخت ہو گئی تھیں سانسے دریا جو تھیں رین کھڑی ہو گئی</p>
<p>۵۰ سب جاتی تھیں اس کی صفائی نہایت میں جاتے تھے اس کی صفائی دو لہا کے خوش سے لکھ بھری ہو گئی خاوس جو باد بھاری پری ہو گئی</p>	<p>۵۱ دو لہا کے خوش سے لکھ بھری ہو گئی خاوس جو باد بھاری پری ہو گئی دو لہا کے خوش سے لکھ بھری ہو گئی خاوس جو باد بھاری پری ہو گئی</p>	<p>۵۲ چہرہ تو دیکھ کر اس کا دل زور سے کھل گیا چہرہ پر اس کا سر اٹھا گیا سینہ پر اس کے سر اٹھا گیا</p>
<p>تن کے عرق سے زمین بھی لکھا ہوا سیروں مایہ عطر و لہن کے لباس ہیں</p>	<p>دو لہا کے قتل گاہ میں سر لہو کی سیر کی شادی کے گھر میں سیروں پر لہو کی سیر کی</p>	<p>جنت کی تھی صد امین جو تھیں واسطے توہر ہمارے واسطے ہم جہرے واسطے</p>

<p>۴۰ نوشادہ کا جہان میں غم کو فریب روشنی لاواران گزشتہ کی نوج و عاصی الی غیہ زیباں و صولت و شہرت و بخت و فدا</p>	<p>۴۱ نیل و دریا کی جلی و آب و جلاب جلی و دریا کی جلی و آب و جلاب جلی و دریا کی جلی و آب و جلاب جلی و دریا کی جلی و آب و جلاب</p>	<p>۴۲ نیل و دریا کی جلی و آب و جلاب جلی و دریا کی جلی و آب و جلاب جلی و دریا کی جلی و آب و جلاب جلی و دریا کی جلی و آب و جلاب</p>
<p>سب نیکیاں قریب جہ است محبوب تھے وہ مل بھی خوب اور برائی بھی خوب تھے</p>	<p>غافل ہو گیا وہ لاری شہ مشرقین دیکھی ہر آنکہ فاطمہ کے نور عین کی</p>	<p>ضمین ہلال پر بھی گریبان کو فوج پہرہ مصطفیٰ کی غلامی کا طوق ہو</p>
<p>۴۳ بکجا و مہار و دودھ کا اختتام نصرت باریاں حال سے کر کے گم خدا و صل و جان زلف شکر نام خدا و صل و جان زلف شکر نام</p>	<p>۴۴ نیل و دریا کی جلی و آب و جلاب جلی و دریا کی جلی و آب و جلاب جلی و دریا کی جلی و آب و جلاب جلی و دریا کی جلی و آب و جلاب</p>	<p>۴۵ نیل و دریا کی جلی و آب و جلاب جلی و دریا کی جلی و آب و جلاب جلی و دریا کی جلی و آب و جلاب جلی و دریا کی جلی و آب و جلاب</p>
<p>عارضہ بین نقشب کی سے شہ مشرقین کے دو پہول ہیں حدیقہ عشق حسیں کے</p>	<p>کیون ہونہ شرح رنگ ب میثال کا رہتا ہر روز نام محمد کے لال کا</p>	<p>تلوار ہاتھ میں ہو کمان اس دلیر کے برق اجل ہو پچھوین میں شیر کے</p>
<p>۴۶ نیل و دریا کی جلی و آب و جلاب جلی و دریا کی جلی و آب و جلاب جلی و دریا کی جلی و آب و جلاب جلی و دریا کی جلی و آب و جلاب</p>	<p>۴۷ نیل و دریا کی جلی و آب و جلاب جلی و دریا کی جلی و آب و جلاب جلی و دریا کی جلی و آب و جلاب جلی و دریا کی جلی و آب و جلاب</p>	<p>۴۸ نیل و دریا کی جلی و آب و جلاب جلی و دریا کی جلی و آب و جلاب جلی و دریا کی جلی و آب و جلاب جلی و دریا کی جلی و آب و جلاب</p>
<p>ہر زینت عذار ہوں گلزار برکی آئینہ و ہیلان ہیں سر و ذرا نقاب کی</p>	<p>خ کے عرق سے چاہو دن لا جو سپہی پانی کے پیرائیں ہر شہ گلاب ہو</p>	<p>پلو ہر جا رہا ہے لا جو اسب میں دو پہول ہیں گلاب کے معنی کی آئینہ میں</p>

<p>۴۹۱ دو طاعت جس سے موت کی نذر دور کی جاتی ہے زیادہ سے زیادت کی موت میں سے بچا جاتا ہے جو کہ تین صحت آمیزہ تین سے ایک طاعت واقعہ کی ایک صحت کا ہو جس سے</p>	<p>۴۹۲ جو کہ ایک کلمہ دہائی اس سے درجہ ہو جو کہ ایک کلمہ دہائی اس سے درجہ ہو جو کہ ایک کلمہ دہائی اس سے درجہ ہو جو کہ ایک کلمہ دہائی اس سے درجہ ہو</p>	<p>۴۹۳ جو کہ ایک کلمہ دہائی اس سے درجہ ہو جو کہ ایک کلمہ دہائی اس سے درجہ ہو جو کہ ایک کلمہ دہائی اس سے درجہ ہو جو کہ ایک کلمہ دہائی اس سے درجہ ہو</p>
<p>کڑیاں تو مرد و مک ہیں محبت کی آنکھ میں خلقوں کی جاع و وس شہادت کی آنکھ میں</p>	<p>سبط نبی کے قتل کی تدبیر اس قدر بہر امام گوشہ نشین تیرا اس قدر</p>	<p>عبداللہ اپنا اسم ہو جو باوقار ہے شعیب کے غلام ہیں بندے خدا کے ہیں</p>
<p>۴۹۴ درون جو سارے دنیا میں شاہ کی ہے اقتان جی جی ہو زلف و وس جہاد ہے شادی کی راست وصال کی بھول جہاد ہے جو کہ ایک ہال بن ہیں چار دم جہاد ہے</p>	<p>۴۹۵ سامان طہر و پیران کے واسطے دعوت میں اب تک جہاد کے واسطے نیر سے ہیں فرق حافظ قرآن کے واسطے جو کہ ایک ہال بن ہیں چار دم جہاد ہے</p>	<p>۴۹۶ جو کہ ایک کلمہ دہائی اس سے درجہ ہو جو کہ ایک کلمہ دہائی اس سے درجہ ہو جو کہ ایک کلمہ دہائی اس سے درجہ ہو جو کہ ایک کلمہ دہائی اس سے درجہ ہو</p>
<p>آباد غلامی شہر وقت طہر ہے یہ دو شیر گوار ہی قنبر کی مہر ہے</p>	<p>ستے ہیں بندہ خضر خوش اطوار کے ہے بہر امام آئینہ خسار کے ہے</p>	<p>مشہور ہوں جو قدر یہ جہاد تو شہر ہوں خالق کے خانہ زاد کا میں خانہ ناہ ہوں</p>
<p>۴۹۷ جو کہ ایک کلمہ دہائی اس سے درجہ ہو جو کہ ایک کلمہ دہائی اس سے درجہ ہو جو کہ ایک کلمہ دہائی اس سے درجہ ہو جو کہ ایک کلمہ دہائی اس سے درجہ ہو</p>	<p>۴۹۸ جو کہ ایک کلمہ دہائی اس سے درجہ ہو جو کہ ایک کلمہ دہائی اس سے درجہ ہو جو کہ ایک کلمہ دہائی اس سے درجہ ہو جو کہ ایک کلمہ دہائی اس سے درجہ ہو</p>	<p>۴۹۹ جو کہ ایک کلمہ دہائی اس سے درجہ ہو جو کہ ایک کلمہ دہائی اس سے درجہ ہو جو کہ ایک کلمہ دہائی اس سے درجہ ہو جو کہ ایک کلمہ دہائی اس سے درجہ ہو</p>
<p>تھا شایو نہیں عکس رخ لا جواب کا جلوہ اندھیری طاعت میں تھا انصاف کا</p>	<p>رکھتے ہو کام جہاد شہر قین سے ای امت رسول یہ کینہ حسین سے</p>	<p>آؤ بہان تو نہر کا باقی بلا شنگے بولادہ شیر ہم سگو کو نہر ہی جائے شنگے</p>

<p>منزل کسکین آرزو میں لائے امام کو نمازی ہو کر سانسے دار السلام کو جائے ہی جان عشق کی منزل تمام ہو نزدیک کو ج غلہ دین دین مقام ہو</p>	<p>منزل برون خان سقا اور علی بن ابی طالب بھلی گرے گل کے سندر سے ایک پر کیا جلد و نخی سے اور جھوٹے شکر پر کے غزال ترم دین کنڈر</p>	<p>منزل گزار کیا بننے ہی سب کچھ بنی دھانے نئے نئے کھینچ لی کے نئے نئے نریخ اتارے ہی وطن صاف بنی وہ جو ہر دن کا حسن و نابون کی</p>
<p>آج آب سبیل سے منہ ہاتھ دھوئے اشجارِ بلغ غلہ کے سائے میں بیٹھے</p>	<p>لمبا لے کافر دین رسولون کو چھوڑ کے کانٹے چنے کھلے ہو چھوڑے رسولون کو چھوڑ کے</p>	<p>حاصل عروس فتح کو قدر کے ہارین تارون کچھول چاند کی چاندی تار ہیز</p>
<p>منزل کینا خاں غلہ دین ہو گیا بیا سادین جہاں ہو گیا سب سے بڑا ہے نازی نازا</p>	<p>منزل ہو جلد خانہ کبیر تلوار میں چھوڑ نخل کا دھول چکا ہو چھوڑ بہو چو خان دین کا دین غلہ دین</p>	<p>منزل دو دھان کی جنگ جو بیان میں ہو تلوار کو دھون کون تو ہو ہو دھان سے غلہ دین باقی جو کوئی نقص غلا لویا</p>
<p>چھوڑے رہ عنایت محبوب و کس طرح آدمی سے پھینک دین و مقصود کس طرح</p>	<p>مر جاؤ لگا جو عشق شہ و وفا کین جنت میں ہو کی طرح جہاں کین</p>	<p>ہو جو بشر وہ مورد سو و قصور ہو راز عروس نظم چھپا نا ضرور ہو</p>
<p>منزل کسکین آرزو میں لائے امام کو نمازی ہو کر سانسے دار السلام کو جائے ہی جان عشق کی منزل تمام ہو نزدیک کو ج غلہ دین دین مقام ہو</p>	<p>منزل نصف نوشاہ شیر و بجا سکیا نہان سے امام سے آگے کیا کیا بجھول زار شہ و آگے کیا کیا چھوڑے غلہ دین</p>	<p>منزل تلوار غلہ دین نہان کسکین بجھول زار شہ و آگے کیا کیا بجھول زار شہ و آگے کیا کیا چھوڑے غلہ دین</p>
<p>بروانہ کیا جہاں ہوا پٹ کے چراغ سے پہل کین بھی جا کے نکلتا ہر باغ سے</p>	<p>لوٹا ہو چھوئے بارغ جناب یہو لک ناحق کیا تباہ کھر اپنے رسول کا</p>	<p>آکھو لے جو نہان یہ حیا کا دھور ہو ایسی دھن کے واسطے پرہ ضرور ہو</p>

<p>۱۱۰ بہشتی تھانہ کا وہ عاشق نام ہر مہر سب میں رکھ کا تھا جبرائیل جس نے رکھ لکھ لکھ کے ہم پر پڑی حسام میری کم کو کاٹ کے قصہ ہو نام</p>	<p>۱۱۱ جھلکے عدوہ صفت شکن آئی علی گئی آئی جبرائیل کی آئی علی گئی جا با بویان تن آئی علی گئی نہیں کہے ہو وہن آئی علی گئی</p>	<p>۱۱۲ مسکرتہ ہنس نہ سہم رہا او تیغ تیغ باس تیغ الہم رہا اگر کا فضیلت ہو چہاں میں رہا یار رہا یک صفائی یہ رہا</p>
<p>بہشتی تھانہ حسام شہر بار خاک پر بجلی نے لڑ کے سجدہ کیا خاک پاک پر</p>	<p>بیجان ہم کو دیکھ کے ہر ہر اساس کھا تھی جو دھن تو ہم کا جھکا تا بھی لاس تھا</p>	<p>ہر دم تری زبان لو سے بھری ہے تیغ علی کے سالے میں تو ای پری ہے</p>
<p>۱۱۳ تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی گوئی زبان حال سے تھی تھی تھی میں نے تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی</p>	<p>۱۱۴ کبار دروہین جو تھی تھی تھی تھی میں کوئی دم میں جا رہی تھی تھی اوجی ہوئی حسام دور صاف تھی تھی وہ دیکھ لکے کوئی تھی تھی تھی</p>	<p>۱۱۵ کھنچا ہے بلار کھنا نصیب ہو اگر کے فرق پر تھی تھی نصیب ہو بارغ و عا میں جو تھی تھی نصیب ہو گر کے نہ تھی تھی نصیب ہو</p>
<p>سب ہر دین حسن پر چشم کار کا اس دم تھی ہون دیکھ کے منہ زو افتکار</p>	<p>دونوں کو آسنے آنکھ ملائے میں دیکھا آئے میں اسکو اور اسے جا میں دیکھا</p>	<p>جو قبض روح اہل جہا کچھ نہ کام ہو دنیا میں تائب ملک الموت نام ہو</p>
<p>۱۱۶ تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی آج جو تھی تھی تھی تھی تھی تھی نہیں تھی تھی تھی تھی تھی تھی دھوئی ہوئے جو تھی تھی تھی تھی</p>	<p>۱۱۷ تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی آج جو تھی تھی تھی تھی تھی تھی نہیں تھی تھی تھی تھی تھی تھی دھوئی ہوئے جو تھی تھی تھی تھی</p>	<p>۱۱۸ تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی آج جو تھی تھی تھی تھی تھی تھی نہیں تھی تھی تھی تھی تھی تھی دھوئی ہوئے جو تھی تھی تھی تھی</p>
<p>صد چاک قلب شمن شاہ زمانہ تھا رکھ عروس تیغ میں کیا خوب شایہ تھا</p>	<p>منہ تیغ کا ہو خون کے پردے میں اسطرح چہرہ مٹی دھن کا ہو گھٹ مٹی میں اسطرح</p>	<p>جلتی تھی سانے جو شہ مشرقین کے گروں جھکی ہوئی تادیب حسیٹل کے</p>

<p>۴۱۴ جگر کی لہریں بار بار اسی لہریں نینچ دوں کہ کھٹ کھٹ جی میں ہوتی آواز عشق کی سرور میں نچر جی تیرا یار میں</p>	<p>۴۱۵ بوار غمی جو طوطی کا زار مندری کہ موج آئندہ کی صورت ہوتی ہے دامن میں جو ہر دن کی غم غمی غل غلا کر شاخ محل طغویاں ہری</p>	<p>۴۱۶ تھی کھینچ کر بچہ بچہ کی طرح تھی کھینچ کر بچہ بچہ کی طرح تھی کھینچ کر بچہ بچہ کی طرح تھی کھینچ کر بچہ بچہ کی طرح</p>
<p>ہر شور آب تیغ کے طوفان کا طور ہی دریا کا کھاٹ اور ہی یہ کھاٹ اور ہی</p>	<p>جو ہر ضیاء میں غیرت گلہاے باغ ہیں بحر آب قصر فتح میں روشن چراغ ہیں</p>	<p>چلا ہے تھے نمش قضا بھی ڈرے ہوئے غمرب ہیں از سہ کے شکم میں بھرے ہوئے</p>
<p>۴۱۷ جگر کی لہریں بار بار اسی لہریں نینچ دوں کہ کھٹ کھٹ جی میں ہوتی آواز عشق کی سرور میں نچر جی تیرا یار میں</p>	<p>۴۱۸ مایوں کی نیال غی اور نینچ بہن جادہ فنا میں عجب خلیق مستقیم جلتے ہیں جلیز نار میں آگ سے لیم بہن اچھی سفید گداز میں نینچ</p>	<p>۴۱۹ کھینچ کر بچہ بچہ کی طرح کھینچ کر بچہ بچہ کی طرح کھینچ کر بچہ بچہ کی طرح کھینچ کر بچہ بچہ کی طرح</p>
<p>ہو دین نہ خون میں یہ بہت ہم دور ہی غسل ای اجل پس مس میت ضرور ہی</p>	<p>ماہین کہان ہیں تیغ لطافت پذیر ہیں جلوہ شعلہ شمس کا ہر موج خیر ہیں</p>	<p>جو ہر میں رنگ ہو سپر کینہ خواہ کا سرمہ ہر چشم برق میں ابر سیاہ کا</p>
<p>۴۲۰ کھینچ کر بچہ بچہ کی طرح کھینچ کر بچہ بچہ کی طرح کھینچ کر بچہ بچہ کی طرح کھینچ کر بچہ بچہ کی طرح</p>	<p>۴۲۱ کھینچ کر بچہ بچہ کی طرح کھینچ کر بچہ بچہ کی طرح کھینچ کر بچہ بچہ کی طرح کھینچ کر بچہ بچہ کی طرح</p>	<p>۴۲۲ کھینچ کر بچہ بچہ کی طرح کھینچ کر بچہ بچہ کی طرح کھینچ کر بچہ بچہ کی طرح کھینچ کر بچہ بچہ کی طرح</p>
<p>شادی ہوئی اجل نے کہا ہر کھینچ بجلی دھن نی ہوئی آتی ہر اوج سے</p>	<p>لکھن جہن ہی تیغ عدیم المثال پر پھیرا ہوا آفتاب نے سونا ہلال پر</p>	<p>چکار یان چراغ جلی کی لو میں ہیں انجم آسمان طغرایہ نو میں ہیں</p>

<p>۱۲۱ نہایت کج گو یا ہوتی تھا ہر شخص اختیار میں ادا حال تھا وہی تیغ نے صدر اکبر اجل کو تلے لگا ہو اختیار ہم جسے چاہیں کوہن</p>	<p>۱۲۲ بہار ہنگامہ اس دلبر کی جانب فضا جلی نہایتی ہو اور ہم سے تیری زاری نہایتی ہو اور ہم سے تیری زاری بہار میں نہایتی ہو اور ہم سے تیری زاری</p>	<p>۱۲۳ تھا بھانجوان وہ عاشق مہمان کی آغوش میں لب لباب نوشاہ مہنہ تھا ہو چھا نہایتی ہو اور ہم سے تیری زاری نہایتی ہو اور ہم سے تیری زاری</p>
<p>جاگیر ملک جان سیاہ دلیل ہو یہ تو ہماری ملک ہو قبضہ دلیل ہو</p>	<p>تیر وچ دفعہ دل نوشاہ چین گیا ہر ایک عضو خون کا فوارہ بن گیا</p>	<p>لہتے ہیں مہربان شہر نبی کے ساتھ جاتا ہو نہیں بہشت برین میں علی کے ساتھ</p>
<p>۱۲۴ دو خداوند کے واسطے جس نے کسی قبضہ سے نوک لگتی ہے اس قدر کسی تجربین مسافروں میں جو اس سے اوپر کسی موقوف ہو تو تراش بی ہو چکر کسی</p>	<p>۱۲۵ ہماری ہی نہ جسم میں تاب و توان کسی نہایتی ہو اور ہم سے تیری زاری نہایتی ہو اور ہم سے تیری زاری نہایتی ہو اور ہم سے تیری زاری</p>	<p>۱۲۶ ہماری ہی نہ جسم میں تاب و توان کسی نہایتی ہو اور ہم سے تیری زاری نہایتی ہو اور ہم سے تیری زاری نہایتی ہو اور ہم سے تیری زاری</p>
<p>ہر کچھ میان ہیبت اصلی صلیح تھا نہایتی ہو اور ہم سے تیری زاری</p>	<p>جینے سے پاس لگتی اس تشہ کام کو آقا مدد کرو یہ صد اوی امام کو</p>	<p>پیشین گاہ کو نور داغ جنان نہ تھا وہ مرتبہ ملاجھے جس کا گمان نہ تھا</p>
<p>۱۲۷ نہایتی ہو اور ہم سے تیری زاری نہایتی ہو اور ہم سے تیری زاری نہایتی ہو اور ہم سے تیری زاری نہایتی ہو اور ہم سے تیری زاری</p>	<p>۱۲۸ نہایتی ہو اور ہم سے تیری زاری نہایتی ہو اور ہم سے تیری زاری نہایتی ہو اور ہم سے تیری زاری نہایتی ہو اور ہم سے تیری زاری</p>	<p>۱۲۹ نہایتی ہو اور ہم سے تیری زاری نہایتی ہو اور ہم سے تیری زاری نہایتی ہو اور ہم سے تیری زاری نہایتی ہو اور ہم سے تیری زاری</p>
<p>ہر مرتبہ سلوک لون نامور جھکا باغ اس طرف بڑھا سر تسلیم اور جھکا</p>	<p>شاہ زمیں قریب اور سوچ گئے بوزر کے پاس جس قدر صفہ نہایتی ہو گئے</p>	<p>ہر مرتبہ سلوک لون نامور جھکا باغ اس طرف بڑھا سر تسلیم اور جھکا</p>

<p>۳۶ آنکھ سے چھلکے ہوئے شاہ رجب آنکھ سے لاش نظر آئی آگسان دیکھا ایک بار کوئی نور محمد بن عیان پسینے جی وہ لاشہ فرزند نوجوان</p>	<p>۳۷ دوبائے معبودان شاہ کا نذر رکھا اٹھائے اسکو چھوڑے کی پشت باجم شہید ہوئے مادی و دنیوی بانتی جب اہل بی کو موبی خیر</p>	<p>۳۸ مقبول ہووے کا محیب الدعاء دے جان اس ضعیفہ کو حاجت واد قدرت رکھا کہ کیم کہ قدرت ناموس غیرت ہو جا معین و معزز خدایو</p>
<p>روئے میں بھی نہ لال نہ لخت جگر کس بان جب کہا غلام شہ بکر و برکس</p>	<p>شہزاد یونین صوم یہ تھی شو و شین کی ہر ہر جہانست اٹھ گئی عاشق حسین کی</p>	<p>کیا مستجاب کی دعا اس گھڑی ہوئی مظلوم نے بھٹکا کھٹکھ گھڑی ہوئی</p>
<p>۳۹ کئی غوغا کیے بیابان شاہ کیا سیری آج کو بیابان شاہ دیکھا نابھدین نہ پایہ بان شاہ زمین پر بارینے کھڑا پایہ بان شاہ</p>	<p>۴۰ لاشوں کو گھنچ شہیلان جہنم لکھنے لکھنے خاک پر اسکو شہ نام لکھنے لکھنے کے اہل عراق و شام عاجز بین منجربے ایام ظلم و ظام</p>	<p>۴۱ انکھ سے آگری قدم شہ کی کیا کی غوغا کیے بیابان شاہ اسوت فاطمہ بی بی زین العابدین سوت فاطمہ بی بی زین العابدین</p>
<p>تو شاہ سے زیادہ حرا احشام ہو مان با چہمین شاد ہوں کچھ اسکا نام ہو</p>	<p>غم آج شاہ کو یہ ضعیفہ بھی دے گئی طاقت بدنی طاقت اعجازے گئی</p>	<p>میں منظر بہشت کے بیویاے ہوئے بیٹھی ہیں منہ سو درجہت کیے ہوئے</p>
<p>۴۲ کئی غوغا کیے بیابان شاہ کئی غوغا کیے بیابان شاہ کئی غوغا کیے بیابان شاہ کئی غوغا کیے بیابان شاہ</p>	<p>۴۳ کئی غوغا کیے بیابان شاہ کئی غوغا کیے بیابان شاہ کئی غوغا کیے بیابان شاہ کئی غوغا کیے بیابان شاہ</p>	<p>۴۴ کئی غوغا کیے بیابان شاہ کئی غوغا کیے بیابان شاہ کئی غوغا کیے بیابان شاہ کئی غوغا کیے بیابان شاہ</p>
<p>منے کے اشتیاق میں جی سگڑ گئی چھلا کے ہاتھ جانب فرزند مر گئی</p>	<p>کر رحم اپنے فاطمہ کے نور عین پر ہنستے ہیں اہل کین سر سیکس سیکس</p>	<p>ہنگام عاصیوں کی شفاعت کا آگ لے اودل غوغا وقت مہلت کا آگ</p>

<p>۱۴۵ دو لاکھ پچاس ہزار تھی موتی رختی ہو دیکھا تو پھر ہر منظر کے لئے نظر شاہ حسین گندری جو پھوڑی دیکھ کر گھٹنے زمین</p>	<p>۱۴۶ طاقت زار رخ کی نہیں نصف کرکال بکری کھجور کی رین اور عجیب حال چکاپڑا ہوا ہر دل اس وقت ہو حال یونہی جوان کی کو دین کا انتقال</p>	<p>۱۴۷ اگر تیرے دھڑکی جو وہ بانہ خطراب لکھا عجیب شہر کہ باقی رہی نہ باب بہ نر کے ہر منظر میں شہر آفتاب جو بین جو بین ہو سر اسن بواب</p>
<p>ورنہ سیاہ ہو گئی شہر بسا ہوا بولی وہ دل کو تھام کے ہو تو یہ کیا ہوا</p>	<p>یانی پلاؤ ہن یہ ارشارے حسین کے تھنڈی ہن دست با بھی ہمارے حسین کے</p>	<p>مانند خون بہا ہو پسینہ زمین پر ہو لاشہ حسین کا سینہ زمین پر</p>
<p>۱۴۸ اگر تیرے دل کی ریتیں کیا روں اگر تیرے دل کی ریتیں کیا روں اگر تیرے دل کی ریتیں کیا روں اگر تیرے دل کی ریتیں کیا روں</p>	<p>۱۴۹ اگر تیرے دل کی ریتیں کیا روں اگر تیرے دل کی ریتیں کیا روں اگر تیرے دل کی ریتیں کیا روں اگر تیرے دل کی ریتیں کیا روں</p>	<p>۱۵۰ اگر تیرے دل کی ریتیں کیا روں اگر تیرے دل کی ریتیں کیا روں اگر تیرے دل کی ریتیں کیا روں اگر تیرے دل کی ریتیں کیا روں</p>
<p>گردن ہو زیر تیغ شہر قن کی کرتا ہنیں مدھوئی بیکس حسین کی</p>	<p>ہو نزع حیات کے نقشے بکرو گئے حلقہ بھی اب حسین کی آنکھوں میں گئے</p>	<p>جلتی ہوئی زمین ہو قتل میں سو گئے ہو ہوا بھی کھڑے تھے ابھی فرج ہو گئے</p>
<p>۱۵۱ اگر تیرے دل کی ریتیں کیا روں اگر تیرے دل کی ریتیں کیا روں اگر تیرے دل کی ریتیں کیا روں اگر تیرے دل کی ریتیں کیا روں</p>	<p>۱۵۲ اگر تیرے دل کی ریتیں کیا روں اگر تیرے دل کی ریتیں کیا روں اگر تیرے دل کی ریتیں کیا روں اگر تیرے دل کی ریتیں کیا روں</p>	<p>۱۵۳ اگر تیرے دل کی ریتیں کیا روں اگر تیرے دل کی ریتیں کیا روں اگر تیرے دل کی ریتیں کیا روں اگر تیرے دل کی ریتیں کیا روں</p>
<p>رکتا ہو دم فلق سے گل بو تراب کا سینہ وہاں فاطمہ کے آفتاب کا</p>	<p>سر پٹ کے جو آنے کا را حسین کو اکی صد اے شہر کہ مارا حسین کو</p>	<p>سر پٹے ہی پٹے نقش بدل گیا ہو حسین کے گری دم گل گیا</p>

<p>۴۳۳</p> <p>آنحضرت کی بی بی زینب میں سے کتنی محبت تھی کہ جب آپ کو شہداء کے ساتھ آپ کو دیکھ کر وہ گری اور کہتی تھیں کہ اے رسول اللہ کی بیوی! آپ کی بیوی کی بیوی کی بیوی کی بیوی کی بیوی</p>	<p>۴۳۴</p> <p>بڑا ہونے پر بڑے بڑے دین کے بڑے بڑے فاسق کو جو بڑے بڑے فاسق کو جو بڑے بڑے فاسق کو جو بڑے بڑے فاسق کو جو بڑے بڑے</p>	<p>۴۳۵</p> <p>بڑا ہونے پر بڑے بڑے دین کے بڑے بڑے فاسق کو جو بڑے بڑے فاسق کو جو بڑے بڑے فاسق کو جو بڑے بڑے فاسق کو جو بڑے بڑے</p>
<p>مضطرب و آفتاب کی گرمی سے پائینگی انہی روا میں فاطمہ بی بی چھائی پائینگی</p>	<p>آفت سے دو نجات شہ فاضل عام ہو صغیر گئی امام ہوا بن امام ہو</p>	<p>آنسو رواں آنکھ سے منہ کھولتی تھی تھامے تھی دل کو اتار سے کچھ بولتی تھی</p>
<p>۴۳۶</p> <p>آنحضرت کی بی بی زینب میں سے کتنی محبت تھی کہ جب آپ کو شہداء کے ساتھ آپ کو دیکھ کر وہ گری اور کہتی تھیں کہ اے رسول اللہ کی بیوی! آپ کی بیوی کی بیوی کی بیوی کی بیوی کی بیوی</p>	<p>۴۳۷</p> <p>بڑا ہونے پر بڑے بڑے دین کے بڑے بڑے فاسق کو جو بڑے بڑے فاسق کو جو بڑے بڑے فاسق کو جو بڑے بڑے فاسق کو جو بڑے بڑے</p>	<p>۴۳۸</p> <p>بڑا ہونے پر بڑے بڑے دین کے بڑے بڑے فاسق کو جو بڑے بڑے فاسق کو جو بڑے بڑے فاسق کو جو بڑے بڑے فاسق کو جو بڑے بڑے</p>
<p>آٹھ لہو ان عرق میں جرم نہا گئے بچوں کو گودیوں میں قلع سے غش گئے</p>	<p>سمجھو کہ ہم علیل بھی معجز نہا بھی ہیں مشکل ہیں بھی میں خالق کے مشکل کتا بھی ہیں</p>	<p>کیا بوجھتے ہو رنج سے جی کھو دیا بیوسردن کو میری طرح رو دھا</p>
<p>۴۳۹</p> <p>آنحضرت کی بی بی زینب میں سے کتنی محبت تھی کہ جب آپ کو شہداء کے ساتھ آپ کو دیکھ کر وہ گری اور کہتی تھیں کہ اے رسول اللہ کی بیوی! آپ کی بیوی کی بیوی کی بیوی کی بیوی کی بیوی</p>	<p>۴۴۰</p> <p>بڑا ہونے پر بڑے بڑے دین کے بڑے بڑے فاسق کو جو بڑے بڑے فاسق کو جو بڑے بڑے فاسق کو جو بڑے بڑے فاسق کو جو بڑے بڑے</p>	<p>۴۴۱</p> <p>بڑا ہونے پر بڑے بڑے دین کے بڑے بڑے فاسق کو جو بڑے بڑے فاسق کو جو بڑے بڑے فاسق کو جو بڑے بڑے فاسق کو جو بڑے بڑے</p>
<p>تم میں بھی مغیرہ ہر شہ شہر قین کا ہو چکا وہ میرے طرح صدہ جسد کا</p>	<p>بلو میں تھی رحیمہ جنت لٹا نہیں تھی دیکھا جو آنکھ کھول کے اپنے مکا میں تھی</p>	<p>نذر لوح تیغ ضرر سے مشکلا تھا ہوا گو یا شہید آج رسول خدا ہوا</p>

<p>۷۷۷ بے لکھ لکھ صاف بیان کرتے کیا ہو بولی بولن کہ خوشتر جہانیں بیا ہوا فریاد حسرتیں جس سے جدا ہوا بیاں جسم جس آل میا ہوا</p>	<p>۷۷۸ ہنسی سے لباس پر ماتم کا وقت ہو دیکھو زوال میر غم کا وقت ہو آہ و فغان عیسیٰ و آدم کا وقت ہو عدا میں قید حضرت مریم کا وقت ہو</p>	<p>۷۷۹ چلے خاک آزار آگے روڈن سے مہر پرست کے دلچسپ کیا بان بیکلام تو نے دیا نہ ساتھ ہی عترت امام بی بی خنجر کیا کہ مٹا باؤ کا نام</p>
<p>زیر اکا گھر کا شہ دلگیر مر گئے دنیا اداس ہو گئی شبیر مر گئے</p>	<p>زینب اسیر ہو گئیں شہر چھوٹ گئے پردہ بین حسین کے ناموس کٹ گئے</p>	<p>لہنے میں اضطراب و زردی جا چکی آل رسول سے تری حرمت سلا چکی</p>
<p>۷۸۰ مصطفیٰ کا بن بن بن ہزاروں غمزدہ بن بن بن غل صغیر شہزاد بن بن بن اسیت خاں کجہ بن بن بن</p>	<p>۷۸۱ بولالوں دھن تراد و طالع کدھر اسے کسا ہوا وہ لحد بن حسین جو چاہا بیان ہو تو کہہ لے گا گویا ہوتی کہ لکھے گا جب علی کا گم</p>	<p>۷۸۲ جب آنی کھ میں سوچ کہ مہر جو اسکا بی بیٹ کے آگے روک دے کی تو نے کیا بی بیٹ کو اس کھڑی نہ دلا سدا دوا بی بیٹ کو اس کے کو دین نہ کیجیجیجیجی</p>
<p>سجاول پر بن ظلم سپاہ شہر پر کے بین بیرون تو تین پانوں جناب لکیر کے</p>	<p>بجلی لال کی دل ناخدا پر گری بین جاگے پاسے حضرت سجاد پر گری</p>	<p>باٹو کے ساتھ ساتھ نہ جسے رہا جاتی ہوں کس بال یہ اسد م کما کیا</p>
<p>۷۸۳ جلتا جلتا شہر شہر اس گھڑی بین لڑنے میں شہر افلاک اس گھڑی بین زمین اسیر لوگ اس گھڑی بین جہان اسیر لوگ اس گھڑی</p>	<p>۷۸۴ کی غنچ غنچ کے بین در فغان کی مرست کی غنچ غنچ و زانو توان زبان کا نقشہ جو پہنچا جو پہنچا عجا سے ابھی پہنچا جو پہنچا</p>	<p>۷۸۵ ہنر ادبوں کو چھوڑ کے آئی کیا کیا جو جو جگہ میں رسول خدایا جو جو ساتھ وقت محبت خدایا جو جو کیا کون کہ نہ غلط خدایا</p>
<p>بار جہان میں آج ہوا یہ بڑی جلی شمشادہ کشی کے گئے بر جھری جلی</p>	<p>تھی یاس دختر ان جناب رسول کو لہنے میں چھوڑا کی ہوا آل رسول کو</p>	<p>قد مون گئی رسول کی پستی بین لوٹو میں آفت میں پاس کہیں پستی بین لوٹو میں</p>

<p>۱۷۱ زینب کی فاطمہ سے ہوا طرہ اضطراب کھانہ کی گھٹیا پانی نہ باب شہداء کے ہونے سے ہونے لگا زینب کی ہر طرف نیت ہو تراب</p>	<p>۱۷۲ زینب کی فاطمہ سے ہوا طرہ اضطراب کھانہ کی گھٹیا پانی نہ باب شہداء کے ہونے سے ہونے لگا زینب کی ہر طرف نیت ہو تراب</p>	<p>۱۷۳ زینب کی فاطمہ سے ہوا طرہ اضطراب کھانہ کی گھٹیا پانی نہ باب شہداء کے ہونے سے ہونے لگا زینب کی ہر طرف نیت ہو تراب</p>
<p>سفر رکھ کے خاک پر سو کوثر گئی دھن آنکھوں سے شک بستے ہے مرئی دھن</p>	<p>مان باپ بیچ شہ سے میان وطن ہی اچھی طرح تو اتنے دنوں دھن ہی</p>	<p>سوم کو داخلہ جو ہوا قتل گاہ دین سب مرد و زن شریک ہو و فتن دین</p>
<p>۱۷۴ جب انتقال شہ کی عزت اور نہ کیا خود کو دفن عالم بجا رہے کیا نامزد دھن کا زینب بجا رہے کیا تار بربین عزت اہل سار نہ کیا</p>	<p>۱۷۵ چادر بھاری گئی ہم بجا ہوئی چادر بھاری گئی ہم بجا ہوئی چادر بھاری گئی ہم بجا ہوئی چادر بھاری گئی ہم بجا ہوئی</p>	<p>۱۷۶ چادر بھاری گئی ہم بجا ہوئی چادر بھاری گئی ہم بجا ہوئی چادر بھاری گئی ہم بجا ہوئی چادر بھاری گئی ہم بجا ہوئی</p>
<p>گر بیاں بھین سو گوار شہ مشرقین کی غل بھاگہ ہا سہ لگی شہ حسین کی</p>	<p>گھر میں کسی طرح سے نہ جانا ملا بہن بھائی کے دفن کی بھی نہ جانا ملا بہن</p>	<p>گھر و از ار باد شہ مشرقین کا تن سے ملا کے دفن کیا حسین کا</p>

مقام

بہشتی خوشی کہ ہر وقت شہور دین

کہ عاشقان شاہ سے دل کو نہیں آہ چین

انکو دعا کہ جب ملے ہو نین زائر حسین

ہو شنباق مرقد سلطان مشرفین

پھر عشق ہند سے سفر کر بلا کرے

ملکے کہو حسینؑ کے تیسو خدا کرے

<p>۹۰ عزیز شہید کی از غرض کلام و مہربانی جلتاً از غرض کی غبار سے بیہوش خواہ اور غرض میں در کھینچے دروغ و غبار را یہ ذرہ ناخیز و اب اور نیک را</p>	<p>۹۱ ابو ذرین غریب تر از حبیب ہستی بیاور کمال جو ہر شمشیر را گردن ہر گلی نہم سے چوئی ہستی را اور غیر ہستی</p>	<p>۹۲ سلطان دو عالم کی ازانی کا بیان ہے شہید کے ہاتھوں کی صفائی کا بیان ہے شہید کے سر کی جلانی کا بیان ہے اعدا کے سر کی جلانی کا بیان ہے</p>
<p>کتنے ہیں کواکب سقری دم میں چلنے ہم نیلے یہاں تیر شہاب آج چلنے</p>	<p>محمودین بہا ہو جو لوطف نے ہیں قرآن میں تجھ کو خط بھیل گئے ہیں</p>	<p>ہستار لگا کے ہیں عجب شان سے مولا ڑنے کو کھڑے ہیں نئے سامان سے مولا</p>
<p>۹۳ ابو اسد کا لہو کہ فنا ہو نہ صلہ دون بجلی بڑی ہو کہ میں کہ صلہ دون فرمانے ہیں تم کو کہ صلہ دون یہ جابین جہم کو صلہ دون</p>	<p>۹۴ کسی سے نکل میں کہ صلہ دون نہم کہ صلہ دون کچھ کہ صلہ دون نہم کہ صلہ دون</p>	<p>۹۵ کے نہیں کو طبل و عاتقہ اسلم کچھ ہیں نام و دھبہ اسلم جو حضرت عباسؓ کا علم اسلم جو خالق و ذوالفضل اسلم</p>
<p>کتنے ہیں سراپیل مرین سب خضائے کیون تیغ فی الصور کالون حکم خدائے</p>	<p>ہنستے ہیں کبھی اشک کبھی رک نہیں کئے اٹھتی ہو کلیجہ میں چمک جھک نہیں کئے</p>	<p>مٹھ نہر کی جانب سے پھر لیتے ہیں شہید تین چمکتی ہیں ہنستے ہیں شہید</p>
<p>۹۶ فرمانے ہیں مولاد کی شہید ہیں اٹھنا نہیں آج کی شہید ہیں ابو اسد کی شہید ہیں شہید ہیں جہم کی شہید ہیں</p>	<p>۹۷ خاصات خدائے کمال کے ہیں بائید کہ سلکان غلام کے ہیں زنان مافک اور خلیفہ کے ہیں جن بھی غیب کی جگہ کے ہیں</p>	<p>۹۸ کلمہ حق الوداد کے ہیں جو فرشتہ آج جو جانور ہیں ہر کسے جہت جو کھلے جاتے ہیں کرتا ہر دل شاہ بیابان کے ہیں</p>
<p>مظلوم کا منت دل آگاہ نہیں ہے امداد کی حاجت مجھ و اللہ نہیں ہے</p>	<p>صحرایہ سہ رنگ درندہ کی گھاس ہے ہر چرخ نہان کثرت مرغان ہوا ہے</p>	<p>واہن وہن زخم دعا کرتے ہیں شہید گویا ہمتن شکر خدا کرتے ہیں شہید</p>

<p>۱۰۰ کڑا ہوا دردِ فراقِ کل واحد و فدا بس تو اسی کی ہوا عاشقِ مجھ کا ہوا سبقتِ قدرت کہ نہ خارِ سمن حفظِ ہر مغرور ہی مایوسی نا</p>	<p>۱۰۱ اندوہ سے گھر لے ہو گنگو جلا دین زخمِ شمعِ علی خضر کو جلا دین کیون سار کر دے علی اکبر کو جلا دین سہو تو علمدارِ دلدار کو جلا دین</p>	<p>۱۰۲ ہمراہِ زلفِ کرم کی سنہن سنہن کس جہ سے چھوڑ دین سنہن سنہن نیز جگ کوئی دل سے سنہن سنہن حجاب کی اولاد کی یہ دہن سنہن</p>
<p>دعویٰ مجھے معبود کی رحمت سے بڑا ہو شبگیرِ عجبِ ظلِ حمایت میں کھڑا ہو</p>	<p>گرمی سے جو چین ہوا در جان محمد یہ دھوپ سے سانیہ و اماں محمد</p>	<p>مرنے میں عجبت ہوئی جاتی ہوا ملک بہر سے ملاقات ہوئی جاتی ہوا ملک</p>
<p>۱۰۳ موتا ہوا یہ حکمِ خلا سے کٹ کر شبابِ شہید کی خوش بہن او کی شہید نسب کی اعانت سے ہو کارِ شہید شبگیرِ جاری تو سرورِ شہید</p>	<p>۱۰۴ کشتیوں پر زجائے دینِ عالم پر شکستِ اہلِ عالم ایک ناک بھی ناریوں کو کہ جلا جائے شبگیرِ مبرا ہے کہ جلا جائے</p>	<p>۱۰۵ از خونِ کائنات سے کون کون نظموں کی کون کون کون پایان کون کون کون چہ پوئی اہلِ حرم کون کون</p>
<p>صابر بہن بھاتی ہن اس نڈا کی تہا ای ابنِ علی سے کرو ناز کی باتیں</p>	<p>جو تھے کہا ہو وہی اقرار کیا ہو اللہ نے بچپن سے یقین پیدا کیا ہو</p>	<p>از خون کا طبیعت نہ مزا یا سکی یارب کٹنے کی ہوس خلق کو بچا نیکی یارب</p>
<p>۱۰۶ یہ جو صلہ رکھا ہو کہانِ مضحک ماتِ جاوید اللہ کے شہید کو لایا کہ راہِ رضامین ہو کوئی مستحل لایا کہ عیش کو ججا ہو کوئی نیک لایا</p>	<p>۱۰۷ بالیدہ جانی بچیں یہ ارشاد اسرارِ خودی ہو کہ سنہن سنہن کتنے جنت ہو کہ تبسم سنہن سنہن بہر کون ہو اب جو غم لایا لایا</p>	<p>۱۰۸ یہ جو صلہ رکھا ہو کہانِ مضحک ماتِ جاوید اللہ کے شہید کو لایا کہ راہِ رضامین ہو کوئی مستحل لایا کہ عیش کو ججا ہو کوئی نیک لایا</p>
<p>تیمِ مشرورِ مسلاہ عشقِ خدا ہو شبگیرِ گل سر سبدِ باغِ وفا ہو</p>	<p>ہر بات میں خاطر ہوئی عزت ہوئی ہوا شبگیرِ کوس ناز کی علات ہوئی ہوا</p>	<p>ہونگے یہ سخن جب ترے دربار میں آیا حقاجِ شہنشاہ کی سرکار میں آیا</p>

<p>۲۱۵ فلک زنجین کھاتین بہی بھجی سرور جی زنجین کھاتین انفیتین سرور جی زنجین کھاتین بھجی سرور جی زنجین کھاتین مورین بھجی سرور جی زنجین کھاتین</p>	<p>۲۱۶ باقا قاصح اسے زور لاری منصوب من اسے زور لاری بھجی سرور جی زنجین کھاتین مورین بھجی سرور جی زنجین کھاتین</p>	<p>۲۱۷ کر زنجین کھاتین بھجی سرور جی زنجین کھاتین مورین بھجی سرور جی زنجین کھاتین بھجی سرور جی زنجین کھاتین</p>
<p>اسکا جو کرے شکر زبان ہو نہیں سکتا اسد م وہ مز اہر کہ بیان ہو نہیں سکتا</p>	<p>سر سبز مجھے گلشن ایجا دین رکھا معبود بڑے چین سے اولادین رکھا</p>	<p>اس بھوک سے فرصت بھلا رہی ہو ملوار کے بھل سے کہیں فاقہ شکنی ہو</p>
<p>۲۱۸ دل آج اٹھا تا عجب طور کی حالت بھری تو غور زنجین کھاتین دریا کی یہ لہریں یہ بھجی سرور جی زنجین کھاتین پاپا پاپا دل میں ہو باب کو بھجی سرور جی زنجین کھاتین</p>	<p>۲۱۹ گکین علی گکین کیا کام آرا م چاچین کی راہین نہ نہ نہ گکین عجب بھجی سرور جی زنجین کھاتین</p>	<p>۲۲۰ کیا شوق نہادت در زنجین کھاتین بھجی سرور جی زنجین کھاتین مورین بھجی سرور جی زنجین کھاتین بھجی سرور جی زنجین کھاتین</p>
<p>ہین و لوق دل مرغ فراوان بخوشی ہو ہر خانہ ماتم میں جہراغان بخوشی ہو</p>	<p>افسوس رہی بھری ڈر کے نہ جاگا راتوں کو تری دین جی بھر کے نہ جاگا</p>	<p>ہر وقت کے خلق ہی شوق ہوا ہو بچپن سے خم تیغ ستر طوق ہوا ہو</p>
<p>۲۲۱ دل کو خطر انوسے قاتل بھجی سرور جی زنجین کھاتین شکل سے الطاف سے شکل بھجی سرور جی زنجین کھاتین کچھ در زنجین کھاتین بھجی سرور جی زنجین کھاتین</p>	<p>۲۲۲ جان بکروح سلطان خانہ میں کیا جانیے چکل میں ہو زنجین کھاتین معبود نہ سبھی جو ہون جی زنجین کھاتین بھجی سرور جی زنجین کھاتین</p>	<p>۲۲۳ کر دین بھجی سرور جی زنجین کھاتین بھجی سرور جی زنجین کھاتین مورین بھجی سرور جی زنجین کھاتین بھجی سرور جی زنجین کھاتین</p>
<p>ایسین دواع تن و سر ہوئی ہو ہر ایک ہم آج وہ سر ہوئی ہو</p>	<p>مرنے کی تمنا تھے اللہ نہ ہوئی ملوار کے پانی کی اگر چاہو ہوئی</p>	<p>باقی دل عدائین جو شکستہ کھاتین دو ہاتھ ذرا سیف بد اللہ بھجی سرور جی زنجین کھاتین</p>

۴۱
خونِ شہداءِ کربلا سے نہایت
خونِ شہداءِ کربلا سے نہایت
خونِ شہداءِ کربلا سے نہایت
خونِ شہداءِ کربلا سے نہایت

۴۲
خونِ شہداءِ کربلا سے نہایت
خونِ شہداءِ کربلا سے نہایت
خونِ شہداءِ کربلا سے نہایت
خونِ شہداءِ کربلا سے نہایت

۴۳
خونِ شہداءِ کربلا سے نہایت
خونِ شہداءِ کربلا سے نہایت
خونِ شہداءِ کربلا سے نہایت
خونِ شہداءِ کربلا سے نہایت

مضطر بہت صاحب شمشیر کی شمشیر
کھتی ہے نکلنے کو ترے شیر کی شمشیر

سیدھی ہو کر جنگجو برادر کی قسم ہے
اور درو جگر بس تجھے اکبر کی قسم ہے

سب ختم بدن تیغ دوسرے تول کے ہاتھ
تعوین علی بازو دہر کھول کے ہاتھ

۴۴
مظہر نے عبود کا پایہ ازنا
برقِ فلک فتح کو خضر نے نکلوا
کاش سے اور حضرت زینب کی پکارا

۴۵
مظہر نے عبود کا پایہ ازنا
برقِ فلک فتح کو خضر نے نکلوا
کاش سے اور حضرت زینب کی پکارا

۴۶
مظہر نے عبود کا پایہ ازنا
برقِ فلک فتح کو خضر نے نکلوا
کاش سے اور حضرت زینب کی پکارا

اب شکر و باہ بہت شیر ہو بھائی
کیا تیغ علی کھینچے مین دیر ہو بھائی

ضرغامِ قدیر ازلی بن گئے شمشیر
کفار مین غل تھا کہ علی بن گئے شمشیر

پاکھ کو الٹ کے قدم پاک سے پونچھا
ہینکل کا لودا من فرارک سے پونچھا

۴۷
خونِ شہداءِ کربلا سے نہایت
خونِ شہداءِ کربلا سے نہایت
خونِ شہداءِ کربلا سے نہایت
خونِ شہداءِ کربلا سے نہایت

۴۸
خونِ شہداءِ کربلا سے نہایت
خونِ شہداءِ کربلا سے نہایت
خونِ شہداءِ کربلا سے نہایت
خونِ شہداءِ کربلا سے نہایت

۴۹
خونِ شہداءِ کربلا سے نہایت
خونِ شہداءِ کربلا سے نہایت
خونِ شہداءِ کربلا سے نہایت
خونِ شہداءِ کربلا سے نہایت

دہشت نے صفِ شکر مقور الٹ دی
حضرت نقاب رخ پر نور الٹ دی

جب بند سپر شہ نے دعا کے لیے کھولا
سراہ سکیمشہ نے دعا کے لیے کھولا

تلوار کو جب کھینچے جگاہ مین دکھا
حسن ابرو دن کا سیف بدانت مین دکھا

۴۱

<p>۴۲۳ کھنچ گئی مکتی والی شہر ہو گیا مکتی والی ایک لکھی مکتی والی بجھنا اسے مکتی والی پہنچا جو مکتی والی</p>	<p>۴۲۴ ارٹا دیکھ کر فصیحان عرب نے کیا ہے نام دیا جو مکتی والی زبان کی کیا ہے مکتی والی بیابان کی کیا ہے مکتی والی</p>	<p>۴۲۵ ابن مسعود نے دیکھا اسم کی زبان مکتی والی نورج مکتی والی بیابان کی کیا ہے مکتی والی</p>
<p>خوش خوش کہ شاہ خوش تھا بھلی جو برق اجل پہلوئے متاب سے بھلی</p>	<p>ہم مور والی طاقت قدر ازلی ہمن مشہور زمانہ میں حسین ابن علی ہمن</p>	<p>بجھو جو بھٹکتے ہو بس نہ سمجھنا ہو زور علی کا ہمن بیکس نہ سمجھنا</p>
<p>۴۲۶ کوئین میں خوشی کی اس بیچ کا غمی کی کھانا ہوا اسکا نہ ہو مکتی والی</p>	<p>۴۲۷ معلوم نہیں کہ مکتی والی نیاں کی طرح مکتی والی جلوہ نظر آیا جو مکتی والی</p>	<p>۴۲۸ بابا کی طرح مکتی والی دن کی طرح مکتی والی اجاؤ نہ ہو مکتی والی</p>
<p>ہر صاحبی ہر کو خوش آتا ہے خم اسکا دم بھرتی ہو تیغ بہ نو دمبدم اسکا</p>	<p>آئی نہ بلا اپنے ہوا خواہ کے گھر میں وہ بندے ہمن پیدا ہوئے اللہ کے گھر میں</p>	<p>گردش میں سب آئینے لولج بیگا سیار لو کیسے کوئی ثابت نہ رہیگا</p>
<p>۴۲۹ سلطان فلک شمس علی فتح حسین اس باغ میں سب کی شکر رخصت اس باغ میں نایاب سب کی شکر رخصت</p>	<p>۴۳۰ شخص کا بابا نہیں کیا شخص کوئی نہیں کیا اس میں ہمن نہیں کیا</p>	<p>۴۳۱ حرم صاحب عجاز میں نہ ہو بھگنا دستور میں نہ ہو بھگنا مسا میں نہ ہو بھگنا</p>
<p>تھک تھک کے بیابان میں کھلے علم آٹھے دل پیچھے گئے اہل جفا کے قدم آٹھے</p>	<p>رہے ہیں زیادہ لگ و جور سناہنے پیدا ہوئیں جو دان جنان تر سے لپٹے</p>	<p>داد و صفت آہن دل نرم کر گئے یوسف ہمن تو باز اہل گرم کر گئے</p>

نفس

<p>۴۳۴ بیکار سے فرستے ہوئی آنکھوں سے دلت مہمان کو پانی نہ دیا وہاری ہمت ہم آہ بٹالتے ہیں جو ہو بیاس کی شد دیکھو سپرانی کو ترکی خاندان سے</p>	<p>۴۳۵ بیکار کا نصیب معلوم ہو سارا کر کے ہے بی ایک نسل کے کا نظار فنا لگا کر ہے جسکے کا زمین پر ستارا فنا لگا کر ہے جسکے کا زمین پر ستارا</p>	<p>۴۳۶ مضبوط کیا دین کو تم پر کس نے فرما تھا کھلتے تھے کس نے دین خود بخود ہی اور درازین کس نے مٹنی نہ تیرا اور تیرا سے ہونا کا</p>
<p>تھنے نہ دیا قلم و انہار کا پانی لو آؤ پلا میں تھیں تلوار کا پانی</p>	<p>افلاک سے گرتے ہوئے سکو نظر آیا بس گھر میں ہمارے وہ ستارا اتر آیا</p>	<p>ہنے کرم حق سے کیا صبر ہمیشہ سب جانتے ہیں ساتھ رہا ابر ہمیشہ</p>
<p>۴۳۷ آئے بھی جلاک میں نہ سب جان کو مونی جو شاہین میں دریا نہ کو کیا جان دل کا خطہ نظر آنے کو دیکھو یہ برابر اگر اچھا نہ کو</p>	<p>۴۳۸ نوز یک خداوند جان کا ہے چکر نوز یک خداوند جان کا ہے چکر نوز یک خداوند جان کا ہے چکر نوز یک خداوند جان کا ہے چکر</p>	<p>۴۳۹ اور غفلت مال و زر دنیا نہ لگے لاکھوں کوئی ہوئی نہ کوئی نہ لگے سچ ہو نہ کوئی شیخ نہ پادشاہ نہ لگے ان خواب و دنیا ہی افسانہ نہ لگے</p>
<p>کیون تشرے خون ہو گئے پیاسا بھی جانا تھنے تو محمد کا نواسا بھی نہ جانا</p>	<p>بندے ہیں گر سر خدا نور خدا ہیں جزوات خدا کوئی نہ بچھا ہیں کیا ہیں</p>	<p>ترتیب اندھیرے ڈرو حد نہیں سکی امیر شامیویہ چاندنی ہو چاہی دنی</p>
<p>۴۴۰ ایک بن نہ نہیں اوائل نہ بند دیکھو نہ لوان بیکار نہ بند نہ کوئی نہ لوان بیکار نہ بند نہ کوئی نہ لوان بیکار نہ بند</p>	<p>۴۴۱ بن خیرہ است بنانے کے ہیں بن خیرہ است بنانے کے ہیں بن خیرہ است بنانے کے ہیں بن خیرہ است بنانے کے ہیں</p>	<p>۴۴۲ غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم</p>
<p>استاد کا منہ جو ہمارا نظر آیا جبریل کو ماتھے کا ستارا نظر آیا</p>	<p>آدم سے جو پہلے تھے ہستی وہ ہیں ہیں شیعوں کی چائے جو کشتی وہ ہیں ہیں</p>	<p>مریت کو سکو نہ جو دم جنگ بنادین آہوئی نگاہوں کو رگ سنگ بنادین</p>

<p>۴۵ ہر خند اچھا نین کہ کھانہ کھانے ہر گداز لک زبان کا غنیمت ہو کر غیبی طرقت نہ تیرا نہ تیرا</p>	<p>۴۵ ہر گداز لک زبان کا غنیمت ہو کر ہر گداز لک زبان کا غنیمت ہو کر ہر گداز لک زبان کا غنیمت ہو کر</p>	<p>۴۵ ہر گداز لک زبان کا غنیمت ہو کر ہر گداز لک زبان کا غنیمت ہو کر ہر گداز لک زبان کا غنیمت ہو کر</p>
<p>دہشت جی ہستی و فنا زبرد رہی اٹا تھا زمانہ یہ اودھ تھی وہ اودھ تھی</p>	<p>ہو کے کہ یہ افسانہ ہر تہید کے قابل ہر جنگ حسین ابن علی دیکھتے قابل</p>	<p>کھجائینگے سر دل جو کہ درت بھر گیا یہ آئینہ وہ ہر کہ تھین صاف کر گیا</p>
<p>۴۶ ہر گداز لک زبان کا غنیمت ہو کر ہر گداز لک زبان کا غنیمت ہو کر ہر گداز لک زبان کا غنیمت ہو کر</p>	<p>۴۶ ہر گداز لک زبان کا غنیمت ہو کر ہر گداز لک زبان کا غنیمت ہو کر ہر گداز لک زبان کا غنیمت ہو کر</p>	<p>۴۶ ہر گداز لک زبان کا غنیمت ہو کر ہر گداز لک زبان کا غنیمت ہو کر ہر گداز لک زبان کا غنیمت ہو کر</p>
<p>دو لاکھ سے ڈرتا نہیں معصوم ہمارا ہر لاکھ بیدار شد کی شمشیر کھنچی</p>	<p>دو لاکھ سے ڈرتا نہیں معصوم ہمارا ہر لاکھ بیدار شد کی شمشیر کھنچی</p>	<p>دو لاکھ سے ڈرتا نہیں معصوم ہمارا ہر لاکھ بیدار شد کی شمشیر کھنچی</p>
<p>۴۶ ہر گداز لک زبان کا غنیمت ہو کر ہر گداز لک زبان کا غنیمت ہو کر ہر گداز لک زبان کا غنیمت ہو کر</p>	<p>۴۶ ہر گداز لک زبان کا غنیمت ہو کر ہر گداز لک زبان کا غنیمت ہو کر ہر گداز لک زبان کا غنیمت ہو کر</p>	<p>۴۶ ہر گداز لک زبان کا غنیمت ہو کر ہر گداز لک زبان کا غنیمت ہو کر ہر گداز لک زبان کا غنیمت ہو کر</p>
<p>سر کہ رہتے تھے تیغ علی کا طعنے ہو دریا میں یہ تھا شور کوئی پاٹے ہو</p>	<p>ہم ساتھ میں بجا رہا سے ساتھ ہمارا یہ تیغ ہماری ہو یہ ہر ہاتھ ہمارا</p>	<p>تھی ہاتھ میں تھیں دوسرے شاہ کھڑے کیا دوسرے نوخط شعلی میں جڑے</p>

<p>۲۸۱</p> <p>وہ کہ جو کچھ لکھی دیکھو میر عشق تھا قصہ کائنات یہی ہے میر عشق سب کو وہ بجا کاہ بنی ہوئی ہے</p>	<p>۲۸۲</p> <p>اب چھینچا اور بن جہان کو کی تصویر کیا صاف ہو وہ صفت و صفات کی تصویر حسب کمال ہے یہی ہے میر عشق</p>	<p>۲۸۳</p> <p>کس رنگ سے لکھی گئی تھی جو کچھ صفائی کے بیان جلیق تھی دوبارہ نہ لکھی گئی تھی صفائی کی صفائی</p>
<p>دامن میں قضا نے سپہ تر کو چھپایا اور آگ نے اپنے میں سمندر کو چھپایا</p>	<p>قربان اثر تیزی شمشیر و دم پر ہر مرتبہ قہر آہستہ ظاہر و قہر</p>	<p>کیونچہ نہیں ڈوبے نہ قضا گھاٹ پر سب دشمن دین لوٹ گئے کاٹ پر</p>
<p>۲۸۴</p> <p>گردن بر اختر میں تھکا تھا تنہا کرباب و قہر جلد و فلک کس کا ہو قہر و قہر</p>	<p>۲۸۵</p> <p>کے لیے قوت بازو و قہر زب کمر زنت سید عیسیٰ ختم ہے ہر صفت و صفات کی</p>	<p>۲۸۶</p> <p>کے لیے قوت بازو و قہر زب کمر زنت سید عیسیٰ ختم ہے ہر صفت و صفات کی</p>
<p>درخت رخ ماہ منور نہ کھلا تھا میرا نہیں چھینے کے لیے ہر تھکا</p>	<p>ہو تیز زبان پاس کوئی تھم نہیں سکتا بالاے لب صاف اوجہ نہیں سکتا</p>	<p>خاموش بڑا تھا جسے گناہ کیا تھا کاٹی تھی سنگری زبان کاہ کیا تھا</p>
<p>۲۸۷</p> <p>نہیں تھمیں ہم از دین کی نہیں تھمیں ہم از دین کی نہیں تھمیں ہم از دین کی</p>	<p>۲۸۸</p> <p>نہیں تھمیں ہم از دین کی نہیں تھمیں ہم از دین کی نہیں تھمیں ہم از دین کی</p>	<p>۲۸۹</p> <p>نہیں تھمیں ہم از دین کی نہیں تھمیں ہم از دین کی نہیں تھمیں ہم از دین کی</p>
<p>نہیں تھمیں ہم از دین کی نہیں تھمیں ہم از دین کی نہیں تھمیں ہم از دین کی</p>	<p>نہیں تھمیں ہم از دین کی نہیں تھمیں ہم از دین کی نہیں تھمیں ہم از دین کی</p>	<p>نہیں تھمیں ہم از دین کی نہیں تھمیں ہم از دین کی نہیں تھمیں ہم از دین کی</p>

<p>۴۰ کے غم میں نہ رہا جو بچا کے غم میں نہ رہا جو بچا کے غم میں نہ رہا جو بچا کے غم میں نہ رہا جو بچا</p>	<p>۴۱ کے غم میں نہ رہا جو بچا کے غم میں نہ رہا جو بچا کے غم میں نہ رہا جو بچا کے غم میں نہ رہا جو بچا</p>	<p>۴۲ کے غم میں نہ رہا جو بچا کے غم میں نہ رہا جو بچا کے غم میں نہ رہا جو بچا کے غم میں نہ رہا جو بچا</p>
<p>اب کوئی مزا غم صفائی نہیں دیتا غصہ میں ہوں کچھ بھگو دکھائی نہیں دیتا</p>	<p>ہر ایک طرف خون درم جنگ جہاتھا شاح گل نصرت کا عجیب رنگ جہاتھا</p>	<p>دیکھا تو بچہ کا غدر مال میں نکلا صدقہ سر اعدا کا فقط فال میں نکلا</p>
<p>۴۳ کے غم میں نہ رہا جو بچا کے غم میں نہ رہا جو بچا کے غم میں نہ رہا جو بچا کے غم میں نہ رہا جو بچا</p>	<p>۴۴ کے غم میں نہ رہا جو بچا کے غم میں نہ رہا جو بچا کے غم میں نہ رہا جو بچا کے غم میں نہ رہا جو بچا</p>	<p>۴۵ کے غم میں نہ رہا جو بچا کے غم میں نہ رہا جو بچا کے غم میں نہ رہا جو بچا کے غم میں نہ رہا جو بچا</p>
<p>کس لطف کا سودا سر بازار ہوا تھا سیر پہ کے ہر ایک خریدار ہوا تھا</p>	<p>خوبصورت شمشیر پائی ہر دو دھن کی دوٹھا کا وہ چہرہ یہ کلائی ہر دو دھن کی</p>	<p>سینوں دلوں کے جو دھوین زمین پہ گھر جل رہے تھے یاس مالک نگران</p>
<p>۴۶ کے غم میں نہ رہا جو بچا کے غم میں نہ رہا جو بچا کے غم میں نہ رہا جو بچا کے غم میں نہ رہا جو بچا</p>	<p>۴۷ کے غم میں نہ رہا جو بچا کے غم میں نہ رہا جو بچا کے غم میں نہ رہا جو بچا کے غم میں نہ رہا جو بچا</p>	<p>۴۸ کے غم میں نہ رہا جو بچا کے غم میں نہ رہا جو بچا کے غم میں نہ رہا جو بچا کے غم میں نہ رہا جو بچا</p>
<p>بھرتی ہو سو میں تو سنبھالی نہیں جاتی ہر فاطمہ کی آہ کہ خالی نہیں جاتی</p>	<p>گویا ہونی ہاں قہر خداوند جہان میں بائیں ہون کسو تجھ دو میں نہ جان میں</p>	<p>یوں تیغ کا پھل مثل فضا اوج سے آیا کھولے ہوئے منقار ہما اوج سے آیا</p>

<p>۴۴ بالا سے فلک الگ لگا کر آسمان کی بنیاد بنائی تھی جلی جلی تھی سورج کی گری دل میں آج عمون کے چہرے پر اور زمین کے گلے پر</p>	<p>۴۵ یون کے دریا میں نہ تو جاوون کے دریا میں نہ تو کچھ صفت بار فانی تھی جو سن لکھن کے چہرے پر حسین نے ہر ایک کی</p>	<p>۴۶ بے پرواہ گری اس کو طالع خشن نہی کہ خشن ام خدا از زلف رفار خدا داد زبان شمس و زفر خوڑیہ و سر انداز و فسون و زلف</p>
<p>گو خون ہر ایک عضو کا تھم تھم کے پیا تھا جام سریش کا اوچم کے پیا تھا</p>	<p>بچنے کی نہیں مشعل امید کسی کی اسوقت ہوا بندھ گئی ہر تیغ علی کی</p>	<p>لظرو نہیں سمائی نہ پورش اہل خفا کی دیکھتے ہوئے تھی آنکھ نصیری خدا کی</p>
<p>۴۷ نہایت سے نہایت کی نہایت سے نہایت کی نہایت سے نہایت کی نہایت سے نہایت کی</p>	<p>۴۸ اگر کوئی نہ تباہی نہ تباہی اگر کوئی نہ تباہی نہ تباہی اگر کوئی نہ تباہی نہ تباہی اگر کوئی نہ تباہی نہ تباہی</p>	<p>۴۹ کیا فاضل نہایت کی کیا فاضل نہایت کی کیا فاضل نہایت کی کیا فاضل نہایت کی</p>
<p>اگر کوئی وہ ہوا پر کبھی گردون کے خون کھٹے ہوئے شیشہ جان طاق اجل پر</p>	<p>یون اوچ سے جگہ میں ہستی ہوئی آری تیغ مہ نو چرخ سے کسی ہوئی آری</p>	<p>بجلی نے کہا حکم لو پیسے میں کیا ہے دی تھم کے صد اپنے تو مذہب میں ہے</p>
<p>۵۰ وہ صورت دم بنی نہایت کی وہ صورت دم بنی نہایت کی وہ صورت دم بنی نہایت کی وہ صورت دم بنی نہایت کی</p>	<p>۵۱ نہایت سے نہایت کی نہایت سے نہایت کی نہایت سے نہایت کی نہایت سے نہایت کی</p>	<p>۵۲ اگر کوئی نہ تباہی نہ تباہی اگر کوئی نہ تباہی نہ تباہی اگر کوئی نہ تباہی نہ تباہی اگر کوئی نہ تباہی نہ تباہی</p>
<p>یار اے لظرا سکی صفائی نہیں دیتی یہ کیا کہ میں میں دکھائی نہیں دیتی</p>	<p>دفتر میں گئے اسم بہان گھٹ گئے چہرے بس نام ادھر اور ادھر کٹ گئے چہرے</p>	<p>سب مرتبہ ہو وصف مسام دوزبان الفیہ شمشیر کہیں لوگ جہان میں</p>

۴۹۱
 جب دیر ہوئی کہ نہ تھی غم نہ تھا
 جب دیر ہوئی کہ نہ تھی غم نہ تھا
 جب دیر ہوئی کہ نہ تھی غم نہ تھا
 جب دیر ہوئی کہ نہ تھی غم نہ تھا

سب غفلت کی طالب تھیں قدر ازلی سے
 جب چلتی تھی تلو اور حسین ابن علی سے

۴۹۲
 رونی کوئی نہ تھی نہ تھی نہ تھی
 رونی کوئی نہ تھی نہ تھی نہ تھی
 رونی کوئی نہ تھی نہ تھی نہ تھی
 رونی کوئی نہ تھی نہ تھی نہ تھی

تھرا کے گرے آہ سنبھلتے ہوئے مولا
 بس بیٹھ کے خون اُگلے ہوئے مولا

۴۹۳
 جب دیر ہوئی کہ نہ تھی غم نہ تھا
 جب دیر ہوئی کہ نہ تھی غم نہ تھا
 جب دیر ہوئی کہ نہ تھی غم نہ تھا
 جب دیر ہوئی کہ نہ تھی غم نہ تھا

ایلا میں کہ خالق کافردانی نہیں ملتا
 نکلی ہر بہن ڈھونڈ رہے بھائی نہیں ملتا

۴۹۴
 نگاہ ہو جاں طرف عالم باہ
 نگاہ ہو جاں طرف عالم باہ
 نگاہ ہو جاں طرف عالم باہ
 نگاہ ہو جاں طرف عالم باہ

آثار زوال آئے نظر حریف برین پر
 بس تیغ علی میان میں تھی آپ زین پر

۴۹۵
 فریاد ہو کر نہ تھی نہ تھی نہ تھی
 فریاد ہو کر نہ تھی نہ تھی نہ تھی
 فریاد ہو کر نہ تھی نہ تھی نہ تھی
 فریاد ہو کر نہ تھی نہ تھی نہ تھی

کس صوب میں سلطان حجازی کو قتل کیا
 سید کو مسافر کو نمازی کو غش آیا

۴۹۶
 ایلا میں کہ خالق کافردانی نہیں ملتا
 نکلی ہر بہن ڈھونڈ رہے بھائی نہیں ملتا
 نکلی ہر بہن ڈھونڈ رہے بھائی نہیں ملتا
 نکلی ہر بہن ڈھونڈ رہے بھائی نہیں ملتا

پھرا ہی جسے اہل خانے وہ کہاں ہے
 اسی موت ہو تو جسے سرہانے وہ کہاں ہے

۴۹۷
 کیوں نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی
 کیوں نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی
 کیوں نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی
 کیوں نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی

چلتے ہیں میان پر بہنیں ایک نفس کی
 تھوڑے ہوئی نہیں آواز جرس کی

۴۹۸
 کیوں نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی
 کیوں نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی
 کیوں نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی
 کیوں نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی

کیا مضطرب احوال وہ پاسی نکلتی
 افسوس محمد کی نو اسی شکل آتی

۴۹۹
 کیوں نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی
 کیوں نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی
 کیوں نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی
 کیوں نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی

ای خبر دہی سے جو دراہو وہ کہاں ہے
 تم میں ہر لہو جسکا بھرا ہے وہ کہاں ہے

<p>۱۱۱ فراق چرخِ تنہا چرخِ جاہلین است یہ زخمِ اسرارِ دہرِ ناوار کتابیں کہ سافرن غمِ بختی در شہادتِ فدا کیلے لکھی</p>	<p>۱۱۲ مظلوم کی سخت نظرِ غمِ صورتِ شام نظرِ غمِ صورتِ شام نظرِ غمِ صورتِ شام</p>	<p>۱۱۳ جانی کے لئے ظلمت میں گھرِ انوار نہ تھا کہ یہ بختی نہ تھا کہ یہ بختی</p>
<p>اب چکیاں آئی ہیں بہن دیکھیے کیا ہو صغیرا نے وطن میں نہ کہیں یاد کیا ہو</p>	<p>ہم بھی کرینگے وہی ہر سال ہمارا جنگ لے اسوقت ہی یہ حال ہمارا</p>	<p>آئے نہ ہوا کوئی بہن ابن علی کا وہم گھٹے نکلیاے حسین ابن علی کا</p>
<p>۱۱۴ دہان قبا و الدویح اور ہوا میں تیرے حال کی طرف ہر دو عالم</p>	<p>۱۱۵ دشوار ہو فیروز کا بوجھ نہ تھا کہ یہ بختی</p>	<p>۱۱۶ تاجانِ دل فاطمہ کا نہ تھا کہ یہ بختی</p>
<p>ایزیت اور ہ وطن ہکوٹا دو اب سوچتے ہم جاؤ بہن ہکوٹا دو</p>	<p>بالونین رہے منہ جو میر نہ روا ہو جسوقت لے لے کر تو سگینہ نہ جدا ہو</p>	<p>صدر مہ یہ ہوا نہ جو چکر لکھ لکھتے بڑے شہ دین خیر کا قاتل سے اپنے کے</p>
<p>۱۱۷ نہ تھا کہ یہ بختی نہ تھا کہ یہ بختی</p>	<p>۱۱۸ نہ تھا کہ یہ بختی نہ تھا کہ یہ بختی</p>	<p>۱۱۹ نہ تھا کہ یہ بختی نہ تھا کہ یہ بختی</p>
<p>اب گلشنِ آفاق میں ہم رہ نہیں سکتے ولیں تو بہت کچھ دیکھ کر کہ نہیں سکتے</p>	<p>زندیاں بلا میں جو یہ چین آگاہی اچھا نہیں لے کر حسین آگاہی</p>	<p>درد کے وہ گنتی گنتی سلطان زمین کو دیکھا کیسے شہرِ نہ تھا حسین کو</p>

حاج

مگر کچھ گویا ہوئی وہ صابر و شاکر

حاجے بہن کو کیوں دیکھو مسموم

شیشہ پکارے کہ خدا حافظ و ناصر

پھر ناز و خیر و اربابان کام کو آخر

فرنگی عیاں غش و بان ہو گئے شیشہ

راہی کھو گئے ارجان ہو گئے شیشہ

حاج

تو راہ زمین و ملک کہ او شہر قضا را

او نسبت پیرانہ تر سب جانی کو مارا

سید بنان بچکین ز را فخط کا مارا

زیبت بگو تو تمام کے باؤ کو مارا

بجای کجی کہ مر آتی ہو قضا گئے شیشہ

ہاتھ کے بے گنتین پیو گئے شیشہ

حاج

نوابان عزائم کو بھائی بھائی

افسوس مع غم کو کیا جس کدو

کچھ بھونک کی خدمت سلطان و دو عالم

کیا بانیہ اس سال بہت یاد نہ رہیں ہم

لیا رسوا رہی بول و جان بیانی

کھنچ کر تخت ہو چکے ہیں علیانی

حاج

رکے کہو یا شا و خدا حافظ و ناصر

اوقاف کھٹکے ماہ خدا حافظ و ناصر

اوجہ جان یہ اشر خدا حافظ و ناصر

شاہنشاہ کجاہ خدا حافظ و ناصر

ویران ملکات نظر آئیے آت

کھستے یہ غلام آج کجاہ کجاہ

حاج

عاشق و عاشقین تا سب بیان عشق

تا کتبہ فلک گیا شہر غم عشق

بیشک کروش یہی سوختہ جان عشق

بہشت در دولت کے سوا اور کمان عشق

پھر دھندلہ نور دکھا دیے آت

پھر نہ سہ خادم کو بلا بیج آت

<p>۴۸ جنگاہ میں صبر کن تیرا گھر کی گھڑی ہو جور و ستم کا شہر والی گھڑی ہو غریب میں دعا شہر والی گھڑی ہو خوش طبعش و کثر تیرا گھڑی ہو</p>	<p>۴۹ جنگاہ میں صبر کن تیرا گھر کی گھڑی ہو جور و ستم کا شہر والی گھڑی ہو غریب میں دعا شہر والی گھڑی ہو خوش طبعش و کثر تیرا گھڑی ہو</p>	<p>۵۰ جنگاہ میں صبر کن تیرا گھر کی گھڑی ہو جور و ستم کا شہر والی گھڑی ہو غریب میں دعا شہر والی گھڑی ہو خوش طبعش و کثر تیرا گھڑی ہو</p>
<p>سدرہ کو فلقی رنج میں جبریل میں مہر بزم مردمی طوبی المک الموت حرمین میں</p>	<p>کنتی و شکینہ کفر ابو یسے بابا آجائیک گنا عش بند قبا لھو یسے بابا</p>	<p>گھر کے دزد کل آلے ہن گھروں سے خود آگ نکلتی ہے پرندوں کے پردوں سے</p>
<p>۵۱ بارگاہ سلیمان کا عجیب شغل نشان ہو الاس بھی پیش آتو ت عیان ہو ہر صبح ہوا صاف غم کی تیرا جان ہو زیر زمین میں رہو پتھر کی جان ہو</p>	<p>۵۲ ادوں کو فلقی و صوبے کی تیرا جان ہو ہر صبح آتو ت عیان ہو ہر صبح ہوا صاف غم کی تیرا جان ہو زیر زمین میں رہو پتھر کی جان ہو</p>	<p>۵۳ ادوں کو فلقی و صوبے کی تیرا جان ہو ہر صبح آتو ت عیان ہو ہر صبح ہوا صاف غم کی تیرا جان ہو زیر زمین میں رہو پتھر کی جان ہو</p>
<p>انگڑ سے چلتے ہیں یہ پھولوں کا ہر نقشہ ہن آگ کے شعلے یہ گولوں کا ہر نقشہ</p>	<p>چنگار بیان اڑتی ہیں کیا لون کی کشش سے چار آئینے رہ رہ کے طرفتے ہیں پیش سے</p>	<p>گرمی سے ہن اعل شہر مجروح حشر کشک وہ دھوپ ہے دریا میں کرے آب گھر کشک</p>
<p>۵۴ لکھا کہین نام نہیں دھوپ میں آہو لون مٹی کی جگہ میں طبعی میں آہو سکھ سے مقلد میں طبعی میں آہو موتوں کوئی باقی ہو زیر دھوپ میں آہو</p>	<p>۵۵ لکھا کہین نام نہیں دھوپ میں آہو لون مٹی کی جگہ میں طبعی میں آہو سکھ سے مقلد میں طبعی میں آہو موتوں کوئی باقی ہو زیر دھوپ میں آہو</p>	<p>۵۶ لکھا کہین نام نہیں دھوپ میں آہو لون مٹی کی جگہ میں طبعی میں آہو سکھ سے مقلد میں طبعی میں آہو موتوں کوئی باقی ہو زیر دھوپ میں آہو</p>
<p>اس وقت ہن پیشاش یہ حضرت کا جگر بالا زمین سائے لوجلیا نے کا ڈر ہے</p>	<p>خاک کشتی ہے مرغان ہو اگر مرغان میں فانوس خیالی ہن بکولے یہ گمان میں</p>	<p>چہرون بہر ادھر دھالین شکار یہ ہے شہر پر چہر ادھر مرغ ہوا سایہ کے ہن</p>

۱۶
 ان طائفتوں کو تیرے لگنے پر تیرے ہونے پر
 تیرے ہونے پر تیرے لگنے پر تیرے ہونے پر
 تیرے ہونے پر تیرے لگنے پر تیرے ہونے پر
 تیرے ہونے پر تیرے لگنے پر تیرے ہونے پر

۱۷
 تیرے ہونے پر تیرے لگنے پر تیرے ہونے پر
 تیرے ہونے پر تیرے لگنے پر تیرے ہونے پر
 تیرے ہونے پر تیرے لگنے پر تیرے ہونے پر
 تیرے ہونے پر تیرے لگنے پر تیرے ہونے پر

۱۸
 تیرے ہونے پر تیرے لگنے پر تیرے ہونے پر
 تیرے ہونے پر تیرے لگنے پر تیرے ہونے پر
 تیرے ہونے پر تیرے لگنے پر تیرے ہونے پر
 تیرے ہونے پر تیرے لگنے پر تیرے ہونے پر

یہ سست جو ہن تیر سرور گردن درین
 سیف اسد اللہ ترقی ہو کر میں

غصے میں نہ لاؤ مجھے یہ بات بُری ہے
 بجگم ہے یہ خلق حسین اور چہری ہے

فرماتے ہیں غوش کا بالائین کوئی
 اب اڑتے ہیں جب دیکھنے والا نہیں کوئی

۱۹
 کوئی نہیں سنسناں جو کچھ کہی
 کوئی نہیں سنسناں جو کچھ کہی
 کوئی نہیں سنسناں جو کچھ کہی
 کوئی نہیں سنسناں جو کچھ کہی

۲۰
 کوئی نہیں سنسناں جو کچھ کہی
 کوئی نہیں سنسناں جو کچھ کہی
 کوئی نہیں سنسناں جو کچھ کہی
 کوئی نہیں سنسناں جو کچھ کہی

۲۱
 کوئی نہیں سنسناں جو کچھ کہی
 کوئی نہیں سنسناں جو کچھ کہی
 کوئی نہیں سنسناں جو کچھ کہی
 کوئی نہیں سنسناں جو کچھ کہی

کہتے ہیں خزان لگتی ہر غصہ دہن کو
 دل دھونڈھ رہا ہوں چمن آرا کا چمن کو

تیر آئین ضرورت نہیں شمشیر دوم کی
 بارش ہو سو ابرق نہ چمکی تو نہ چمکی

شان اٹھ کے براہور کی دم جو تو کو
 ان ٹوٹے ہو بازوؤں کی ضرب تو کو تو

۲۲
 کوئی نہیں سنسناں جو کچھ کہی
 کوئی نہیں سنسناں جو کچھ کہی
 کوئی نہیں سنسناں جو کچھ کہی
 کوئی نہیں سنسناں جو کچھ کہی

۲۳
 کوئی نہیں سنسناں جو کچھ کہی
 کوئی نہیں سنسناں جو کچھ کہی
 کوئی نہیں سنسناں جو کچھ کہی
 کوئی نہیں سنسناں جو کچھ کہی

۲۴
 کوئی نہیں سنسناں جو کچھ کہی
 کوئی نہیں سنسناں جو کچھ کہی
 کوئی نہیں سنسناں جو کچھ کہی
 کوئی نہیں سنسناں جو کچھ کہی

بہ مسافر ہوا میں
 پہنچا آج ہوا میں

کیس قطع میں شہینیت ہوا ہوا
 کیس حال میں آمادہ پیکار ہوا ہوا

منہر گوہر مرج شہ والا سے بھر دگی
 تم دار کرد بھائی میں تعریف کردگی

<p>۴۱ اعدا کو حسین ابن علیؑ کے دریا سے منسوب جلوس کو گور کنارے افسوس کہ دنیا سے علمبار سدھارے کیوں پائے دین کی کو لالہ کو کھارے</p>	<p>۴۲ جو لطف نہ رہے کائنات اور جان پر دریا میں نہ لہریں نہ آئینہ میں جوہر یاد ام شمع میں یوں غور شدینور با جلوہ متعاب شبک پر اسم</p>	<p>۴۳ کیا زنجی لکھوان کی لطف نہ رہے رنجی نہ عمر اب جو مجید میں آمو کافق کی ہو نہ بیاں نہ دے نہ لکھو دوتا روئے آباد نہ خون نہ لکھو</p>
<p>آب دم شمشیر کو دیکھو اور ہر آؤ اس گھاٹ کو اب چھوڑ دو اس گھاٹ پر آؤ</p>	<p>یا چار و شہنم ہو کل قدرت حق پر گویا خط گلزار ہو سونے کے ورق پر</p>	<p>منہ پیار سے فرزند کے منہ پر جو دھرا صغر کا اور لیش منہ میں بھرا</p>
<p>۴۴ بے شمار جو اس کا فتنے آئے بے شمار جو اس کا فتنے آئے بے شمار جو اس کا فتنے آئے بے شمار جو اس کا فتنے آئے</p>	<p>۴۵ کھاتہ میں چار آئینہ کو دیکھ کے جان کیا خچرین یک کا جلوہ ہو نمایان ہو دھوپ میں ہر ایک طرف کلک جلیان وحال میں چھپا پینہ حق بن بیان</p>	<p>۴۶ قدرت کی نشانی ہو نہ پنی سر سے خنجر جو کلک خنجر میں نہیں سر سے دندان شہین کہیں لاس سے تیر کھنجر کی کھنجر خنجرین یک کھنجر</p>
<p>للاک سے جو شیر اسد اشد سنبھل کے کی تیغوں نے تسلیم نیا مونے نکل کے</p>	<p>چار آئینے کیا آئینہ قدرت حق میں یا حفظ کی آیات کے یہ چار ورق میں</p>	<p>رخسار اگر خشک ہیں لب ٹکڑے تر ہیں وہ آتش یا قوت ہیں وہ آب گہر ہیں</p>
<p>۴۷ کھنجر کے ماند ہو کر چھل کھنجر کے ماند ہو کر چھل کھنجر کے ماند ہو کر چھل کھنجر کے ماند ہو کر چھل</p>	<p>۴۸ کیا دوزخ تک ہو گیا کیسے شہنم قعدہ سپر ہے ہر جہاں کی شہنم رنج کیوں نہ زلف جلجلی ہے شہنم کھنجر کیوں نہ زلف جلجلی ہے شہنم</p>	<p>۴۹ کھنجر کے ماند ہو کر چھل کھنجر کے ماند ہو کر چھل کھنجر کے ماند ہو کر چھل کھنجر کے ماند ہو کر چھل</p>
<p>کسا انگلیاں کسا ہاتھوں میں کیا شاہ دل رستم دستان کا ہو دستاں مولا</p>	<p>سی کی نشان ہو رخ شاہ فہر تارا ہو مگر جلوہ ناعرش حسد اپر</p>	<p>کتب خشک زبان شہ علی نظر آئی پیاسی لب کو تر ہو چلی قطر آئی</p>

۲۸
گروں کی فتنہ غریبوں کی
کھانوں کی فتنہ غریبوں کی
گروں کی فتنہ غریبوں کی
کھانوں کی فتنہ غریبوں کی

۲۹
خفق غلط من پروردگار
ابوبکر کی فتنہ غریبوں کی
خفق غلط من پروردگار
ابوبکر کی فتنہ غریبوں کی

۳۰
گروں کی فتنہ غریبوں کی
کھانوں کی فتنہ غریبوں کی
گروں کی فتنہ غریبوں کی
کھانوں کی فتنہ غریبوں کی

کیا انگلیان ہیں سبط رسول بنی کی
تلوارین ہیں یہ پانچ گرجی بنی کی

جو پاسے سکونت کی پس توڑ کے بھاگے
مرغان ہوا مسکنو کو چوڑے بھاگے

صحرائے بلا میں یہ سخن ہو کہ وہ پہ کا
پاکھر کو گمان عکس ہو مولا کی زرہ کا

۳۱
بندہ ہوا جسے نہ بیاں آیا
بندہ ہوا جسے نہ بیاں آیا
بندہ ہوا جسے نہ بیاں آیا
بندہ ہوا جسے نہ بیاں آیا

۳۲
خفا میں صحر کی بیاں
خفا میں صحر کی بیاں
خفا میں صحر کی بیاں
خفا میں صحر کی بیاں

۳۳
داسن میں بیاں
داسن میں بیاں
داسن میں بیاں
داسن میں بیاں

ہو صفت کہ مجروح کلائی میں بھی خم ہے
ہو صفت کہ مجروح کلائی میں بھی خم ہے

یرواز کرین نقطہ بھی حرفوں گھروں
اگر جائے نہ خامہ کہیں کا فخر وں

چہرے اندھیرے کو عجب نور دیا ہے
ہو آئینہ چاندنی نے کھیت کیا ہے

۳۴
نہیں نہایت خباب
نہیں نہایت خباب
نہیں نہایت خباب
نہیں نہایت خباب

۳۵
نہیں نہایت خباب
نہیں نہایت خباب
نہیں نہایت خباب
نہیں نہایت خباب

۳۶
نہیں نہایت خباب
نہیں نہایت خباب
نہیں نہایت خباب
نہیں نہایت خباب

ہیں نہ خیم سراپاے شہنشاہ امم پر
تأبیت قدمی صدقہ ہو مولا کے قدم پر

گھوڑے کی تی جال سی جلوہ گری ہو
گلزار میں ہو حور بیا بائین پری ہو

روشن ہو رکابوں کی تجلی سے شمع سے
دو بھلیاں کپٹی ہیں شمع دین قدم سے

<p>۱۱۱ کی جیت کا کسے تو نہ ظالم کوئی بولا قاتل جو بہت جنگ میں تھا جنگی بولا کی جیت کا کسے نہ شاہ نے کھولا بیت اسدا لشکر کو کھینچا بولا</p>	<p>۱۱۲ گردن کو نہ منقر کوئی کاٹ کر جوشن کو نہ کتر کوئی نہ ساعی کو سینہ پر نہ پہلو پر نہ دل کو نہ جگر کو سارے پر نہ پیچہ نہ کلائی نہ لکڑی کو</p>	<p>۱۱۳ فتنہ مکر میں کیا جو فتنہ کتر کو لیکن کی عرق جگر جگر کو معشوق جو جگر کو فتنہ کتر کو فتنہ کتر کو فتنہ کتر کو</p>
<p>سیدھی ہوئی جیت علیٰ علم ہونے بغین سب کا بیون میں خوف مجید ہونے بغین</p>	<p>ہر ضرب میں ہی ڈھال نہ پست سنگر بازو ہی نہ پہونچا ہونہ انگشت سنگر</p>	<p>ہر طور قدیم آسنے فنا شر کو کیا ہی بڑا ن صدق اب اسے کیسے تو بجا ہی</p>
<p>۱۱۴ جب ایک بن لکھنؤ میں ہو گیا پوربخت کا شرف کفر کے بازار میں ہو گیا مختار جان ظلم کے کلزار میں ہو گیا گویا کہ خلیل وہ جان نادر میں ہو گیا</p>	<p>۱۱۵ کیا صاف تھا دامن صحر کو جلایا آبِ زم زم شمشیر نے دریا کو جلایا مٹھنا عوام حین شمع مولا کو جلایا روشن ہو نام کہ اعدا کو جلایا</p>	<p>۱۱۶ لکھنؤ میں جہانگیر کا شرف ہو گیا مٹھنا عوام حین شمع مولا کو جلایا روشن ہو نام کہ اعدا کو جلایا</p>
<p>لشکر کے جو انبوه میں آقا نظر آئے فرعون یون میں حضرت موسیٰ نظر آئے</p>	<p>ہر وار میں مٹی صاف نہ زیادہ نہ نوے کافور صفت خون اڑتی تیغ کی صوے</p>	<p>ترپا بھی نہ یہ دشمن سرور کو کل آئی متاب کے پیچھے میں بد اختر کو کل آئی</p>
<p>۱۱۷ کفار کا دھوکہ کی مصاصم سے نکلا اڑنے کا طین شیش صبا گم سے نکلا تلوار کا سر جب سب سے نکلا تلوار کا سر جب سب سے نکلا</p>	<p>۱۱۸ کفار کا دھوکہ کی مصاصم سے نکلا اڑنے کا طین شیش صبا گم سے نکلا تلوار کا سر جب سب سے نکلا تلوار کا سر جب سب سے نکلا</p>	<p>۱۱۹ کفار کا دھوکہ کی مصاصم سے نکلا اڑنے کا طین شیش صبا گم سے نکلا تلوار کا سر جب سب سے نکلا تلوار کا سر جب سب سے نکلا</p>
<p>مٹی تھر صفائی دم شمشیر دوم میں جھپکی نہ ذرا آنکھ کہ تھا خواب عدم میں</p>	<p>بیم جو ہو وار شہد شاہ زمیں کے ہرمت ورق اڑ گئے شیرازہ تن کے</p>	<p>جب تک کہیں سستی کہیں نہ رہا سید تہی اس جنگ کا افسانہ رہا</p>

<p>۱۰۴ میر کو کہنے جانب تیرا حسین خالی کو کوئی مورچہ پلایا حسین مقتل گئے سوتے جلو خوار حسین دریا سے نہی نہی گج کہ شہانہ حسین</p>	<p>۱۰۵ مصر و مکہ کو جانب تیرا حسین اندر کے محبوب کی یہ گرجی حسین بس کبریا مجاہدین تیرا کوئی جانباز میر گئے تیرے کب سے جہلا فقر و نیاز</p>	<p>۱۰۶ تھا یوسف معبود کا سر لا کھ خوار دن دھننے لگا گرم ہو موت کا بازار بر بھی کا انسان انہیں جو کیا وار میر گئے تیری بارگاہ سے سید ابرار</p>
<p>۱۰۷ صمد غم عباس علی کا مولائے اٹھایا جب ہاتھ میں پانی شہ والے اٹھایا</p>	<p>۱۰۸ اب روک لو تمشیر علی راہ عدم لو ای تشنہ دہن سایہ میں تلواروں کے دم لو</p>	<p>۱۰۹ ڈرو نہیں گرام علی بر بھیان کھا کے میٹھے شہ دین جانے ہاتھوں کو اٹھا کے</p>
<p>۱۰۸ اعدا میں ہوا فوکلہ کب نہ پھینکا کیا ہو کہ وہ پانی ہے اندر کا پکارا تکڑے لہجے کوئی سید نہیں پکارا پایہ بیچ کر گئے گھر آجکا پکارا</p>	<p>۱۰۹ تھوڑا کوئی جھاک گئے تلے تلے دیندے تھکے جو کچھ تیرے سر مالک کو دکھانا جن ذرا صبر کے جوہر تیرے لئے کام کر تیرے کا نہیں دہر</p>	<p>۱۱۰ تیرے پیچھے چل پیچھا تیرے مضر جانب بیت آغوش میں ہو گئے یادوار پایاں ہوا سید مسموم کا دہر دل ٹوٹ گیا میر گئے جھانکی علی اکبر</p>
<p>۱۱۱ میدانیوں کو طرح نصیب سے ہیں وہ دیکھے خمیہ کو لعین لوٹ رہے ہیں</p>	<p>۱۱۲ ہاتھوں کو سولان سلف چوم رہے تھے ہر ضربت اس وقت ملک چوم رہے تھے</p>	<p>۱۱۳ پیاسے تھے بہت تھکا خوش اقبال کے صغیر بیدم ہو بس تھکے سے اوڈال کے صغیر</p>
<p>۱۱۳ کیا پوچھتی پانی تیرا کوئی کوئی اور گوش سیکھنے کے لئے جانے کوئی چھٹی ہو سرت بہت اندک جلد بیرہم ہے جانتے ہیں عجا و کابیر</p>	<p>۱۱۴ خارج سے ہوں بڑا نہ کہو بہت تیرا پلین دل افکار وہ ماننے بھی آپ پوچھتی غنی فقار جہالت بھی دکھا دی پوچھتی غنی فقار کفار سے ارشاد کیا روک کے تلوار</p>	<p>۱۱۵ بابا کا جو کوئی نہ مار دے والے مرنے کو گئے آپ جناب شہر والا اعدا میں گھر ادبہ نہ کر کا جالا گنا گیا خورشید جہان ہو گیا کالا</p>
<p>۱۱۶ تھکے سرخ ہوا شاہ عجب قہر سے نکلی کھینچے ہو سیف و زبان لہر سے نکلی</p>	<p>۱۱۷ لو او کہ ہم دریا سے بڑا کھڑے ہیں بس چکے اب نے کو قیاد کھڑے ہیں</p>	<p>۱۱۸ میدانیوں کوئی ویر جو سلطان سن کو بستر میں تھکے اٹھ کے لگا دیکھنے رکھو</p>

۴۵
سیرانین کو ساننے سے نہیں بٹا
نرخسین نظر آئے نہ کھلے نہ ہی
وہ کردہ لون زرد و فلک سے ہم

۴۶
کین با بدن با بدن
چرخ کین کین کین کین کین
سیرانین کو ساننے سے نہیں بٹا

۴۷
کین کین کین کین کین کین
کین کین کین کین کین کین
کین کین کین کین کین کین

تھا وقت بخار آئے کا تشویش بڑی تھی
بیاہاتھے مسافر کہ شہادت کی طرہی تھی

مرفون اسی پوشاک سے پیسے کو تھے
تا بوقت بھی بیاہا کا وہی تیر ہوئے تھے

وہ کو لسا غم سے جو بشر سے نہیں جاتا
قیاب نہ وقت کوئی رہ نہیں جاتا

۴۸
ناگاہ دکھایا بچہ تقرب سے یہ حال
سرخ ایک جلا اور سب سے یہ حال
واو کی تو قاتل کا منہ زنجیر کی مثال

۴۹
بچہ تقرب سے یہ حال
سرخ ایک جلا اور سب سے یہ حال
واو کی تو قاتل کا منہ زنجیر کی مثال

۵۰
بچہ تقرب سے یہ حال
سرخ ایک جلا اور سب سے یہ حال
واو کی تو قاتل کا منہ زنجیر کی مثال

تھا جھگو گسان زخمی و مبتلا ہر زین ہر
وہ خونین و بے ہو جبریل امین ہر

بہشتی کر پاک سے جو آ کے سکینہ
بابائے رے رہ گئی چلا کے سکینہ

فریاد ہر اٹھ جاننے صین آج ہر
آہستہ ہر مرنے کو حسین آج ہر

۵۱
بچہ تقرب سے یہ حال
سرخ ایک جلا اور سب سے یہ حال
واو کی تو قاتل کا منہ زنجیر کی مثال

۵۲
بچہ تقرب سے یہ حال
سرخ ایک جلا اور سب سے یہ حال
واو کی تو قاتل کا منہ زنجیر کی مثال

۵۳
بچہ تقرب سے یہ حال
سرخ ایک جلا اور سب سے یہ حال
واو کی تو قاتل کا منہ زنجیر کی مثال

کیا دیکھا ہو نہیں کہ وہ سہا زخمی ہو
تیرون میں نہان جسم حسین ابن علی ہو

بجھتا ہر چراغ اب حرم لم یزلی کا
ہر کوچ کوئی دم میں حسین بن علی کا

منہ پھیر لیا میں نے قضا کر گیا اصغر
اکتا ہوا حسرت سے مجھے مر گیا طغر

<p>۴۱۳</p> <p>میرا دل تجھے تھا بہت غمخیز تھے تیار پانی کے اٹالے لیے میرے مارا وہ تیرا سما ہواخت کو سرد ہوا</p>	<p>۴۱۴</p> <p>طاقت نہیں تھی جو کچھ کہیں کہیں عجائب نہیں تھے نہ دھوکا نہ جو بھین فراتے ہیں شاہ شہد کو کلو کلو کلو رہی ہے بہن آں دن جو کچھ کہیں</p>	<p>۴۱۵</p> <p>پیشانی کے زینت تھے تیرے خاشاک گھوڑا بھی آرا کاں پر افست کا ہوا جوش تیرے کھین قدم تھے ملیں غیب ہے پیش پیشانی کے زینت شاہ عطا پاش خاں پیش</p>
<p>معصوم کی گردن بھی ڈھلی گئی یارب کیا عزت فرزند علی رہ گئی یارب</p>	<p>چادر سے یہ آئینہ رو پوچھو گئی بھائی آنکھوں میں آنکھوں کا او پوچھو گئی بھائی</p>	<p>ہم سے سفری کب لئی دم رکھنے میں گھوٹے جاسجدہ معبود میں ہم بھٹکتے ہیں گھوٹے</p>
<p>۴۱۶</p> <p>صوفی کہہ کر سے حسین بی بی زوی وہ خاندانی تصویر بھی حالت میں جہوی گری کا بھی خاتمہ تھی کسی سردی نسل جو بوی نسل سے لکھتے لکھ دی</p>	<p>۴۱۷</p> <p>لکھ لکھ لکھ لکھ سے ختم ہو گیا آئینہ سے علی کے گردن سے تیار وہ دھوپ میں ہو چکے ہیں دیکھ لکھ لکھ لکھ بار بار غصہ غصہ غصہ غصہ غصہ غصہ</p>	<p>۴۱۸</p> <p>خبر لے آیا ہے وہ ختم تھرا علی کو دیکھ کر بار بار زنا کا اشار میرے سامنے ایک کوٹے جا کے بھلا پوچھ پچھ میں جو بہن حال سنا دیکھو بھلا</p>
<p>میتاب نہوں تھر جو چاہے یہ ہوں ہی بیکس یہ خبر نہ کر اسے یہ ہوں ہی</p>	<p>مجھ تک وہ نہ پہونچے کہ پیام احوال لے افسوس میں جیتا رہوں زیب نکل لے</p>	<p>پیغام یہ دینا کہ بیدا لکھ لکھ لکھ لکھ ہم فرج ہوئے آپ کا اللہ لکھ لکھ لکھ</p>
<p>۴۱۹</p> <p>تھر جو دماغ جو زینت کو چلی خبر پیشانی کے کفار زیادہ ہوئی کاوش وہ جان خمین اور وہ اندوہ وہ کاش غش ہوئے شہر شہر شہر شہر شہر</p>	<p>۴۲۰</p> <p>زینت صدفی کہ نہ کچھ اور بار اس سر سے کچھ نہیں باہر سر کی نہیں ایک تو ذرا فرق کی چادر آگے نہیں معلوم دکھانے جو قدر</p>	<p>۴۲۱</p> <p>گھوڑا تو ہوا افغان خیمہ کی راہی آباد ہوئے کچ کو جلا دیا پای زانو سے دبا سنبھلے شہر آئی تباہی گھبرا کے زندار گئے پھانی ہو پای</p>
<p>تھاتیر سے پہلو کا غضب نہ خم جبین پر کھٹے ہوئے تھے شہر شہر شہر شہر</p>	<p>ہر چند کہ میں سخت مصیبت میں پڑی ہوں نکلی نہیں نزدیک درخیمہ کھری ہوں</p>	<p>تھارے چرند آہ و فغان سنگھ مواکی کٹنے لگی گردن پسیر شیر خدا کی</p>

<p>۴۵ چوئے شہزادے غم کو جو بھولیا مولا نے کہا تو غم کو شکور میر پانی جو بھول گیا تو غم کو شکور میر حیدر سے یہ ہمراہ لے گیا موت کو</p>	<p>۴۶ تجہ شہزادے کو جو بھولیا مل لیں اگر موت کو شکور میر میں جو ہوا دین بابا سے شکور میر میں جو ہوا دین بابا سے شکور میر</p>	<p>۴۷ جس کو غم کو شکور میر جس کو غم کو شکور میر جس کو غم کو شکور میر جس کو غم کو شکور میر</p>
<p>ایذا انوار اللہ کا تم نام لو صاحب فرزند کے بازو کو ذرا اتھام لو صاحب</p>	<p>تجہ تنگ بہت پیاس مارے شہ تنہا ہمراہ بزرگون کے سدھ لے شہ تنہا</p>	<p>بسوقت میں اسوار سے منہ موڑ کے آیا گھوڑے شہ بیکس کو کہاں چھوڑ کے آیا</p>
<p>۴۸ گرمی شہزادے کو جو بھولیا گردن شہزادے کو جو بھولیا حیدر سے یہ ہمراہ لے گیا موت کو</p>	<p>۴۹ تجہ شہزادے کو جو بھولیا میں جو ہوا دین بابا سے شکور میر میں جو ہوا دین بابا سے شکور میر</p>	<p>۵۰ جس کو غم کو شکور میر جس کو غم کو شکور میر جس کو غم کو شکور میر جس کو غم کو شکور میر</p>
<p>۵۱ شہزادے کا تلام اسے روکو شہزادے کا تلام اسے روکو</p>	<p>۵۲ شہزادے کی چادر جسے ہوا پر شہزادے کی چادر جسے ہوا پر</p>	<p>۵۳ کیا پوچھتی ہیں آپ قضا کر کے شہزادے دیتے ہوئے امت کو عام کر کے شہزادے</p>
<p>۵۴ شہزادے کو جو بھولیا شہزادے کو جو بھولیا شہزادے کو جو بھولیا</p>	<p>۵۵ شہزادے کو جو بھولیا شہزادے کو جو بھولیا شہزادے کو جو بھولیا</p>	<p>۵۶ شہزادے کو جو بھولیا شہزادے کو جو بھولیا شہزادے کو جو بھولیا</p>
<p>۵۷ شہزادے کو جو بھولیا شہزادے کو جو بھولیا شہزادے کو جو بھولیا</p>	<p>۵۸ شہزادے کو جو بھولیا شہزادے کو جو بھولیا شہزادے کو جو بھولیا</p>	<p>۵۹ شہزادے کو جو بھولیا شہزادے کو جو بھولیا شہزادے کو جو بھولیا</p>

صفحہ	تراپہا بیان کر کے کو حال	شہر و زینبان	سیدانو اللہ گنبدان	تین تنہا عالم	و بدایمان
تنہا ہوا ہاں لاش غریب الغریبا کی		تدبیر ہی پامالی شاہ شہدا کی	میں گئے کمر و نیکیت ہوا راجا	راہے بیان غریب مولا عین	سیدان بیان بجا
تلوار لیے شہر بڑھا سوے کیئم		در چھین لیے تمام کے بازوے کیئم	میں جو بے شوق رہا تے بین افکار	مولا سے دو عالم کے لیے کمر بڑا خاک	سیدان بے شوق
خافم جوین رشک کے شعلوں سے جلیں گے		ہر شہر میں تیرے شجر نظم پھیلے گے			

<p>۴۸ آئینہ خاطر جو مکدر ہو جیسا ہو گر دہم تنہائی شاہ شہدادی گر دہم تنہائی شاہ شہدادی گر دہم تنہائی شاہ شہدادی</p>	<p>۴۹ کلیج کے عالم تنہا کھڑے تھے شہ والا شکر سے طبع آگے سواران کا رانا رہوار و کلی پاپون ہوا ان تم دیال و محالوں کا اندر غیر اکسین خون آجال</p>	<p>۵۰ بوسے سفر اس آن ہو اشد گمبیاں مجان سے پریشان ہو اشد گمبیاں تک ہو بیابان ہو اشد گمبیاں تک ہو بیابان ہو اشد گمبیاں</p>
<p>گل رنگ ہی پوشاک شہ نشہ گلور کی یو مدین تن اطر سے پٹکتی ہیں لہو کی</p>	<p>ناچار اٹھایا شہ مظلوم لے سر کو کھینچا نفس سر دیا چست لہر کو</p>	<p>اٹھ اٹھ لے لہو صبر کی بلیس کو دعا دو ای دو ستو شیر کو مرنے کی رضا دو</p>
<p>۵۱ دردانہ علمدار نہ شک نہ علمبر انکھوین اندر میر المیاک میں سوج کے مقابل رخ سلطان ہم سوج کے مقابل رخ سلطان ہم</p>	<p>۵۲ ارشاد کیا ظالموں کے نہ برے ہو شہزادیاں گھر پر تھیں جو کھڑے ہو ہم خود دہن آگے ہیں بجلا دیو ہم خود دہن آگے ہیں بجلا دیو</p>	<p>۵۳ یوں مستعد جنگ مہیا کے سفیر آگاہ ہو درویشین شہ جگر ہون رہجائے بیان بات حیدر کا سپہ ہون دولہ کھاد صوفین تن تنہا ہون</p>
<p>لہر تلی ہیں بلیں رخ پر نور پر آ کے دامان تباا رتے ہیں مجھ کو کون ہوا کے</p>	<p>ہر ضعف قدم شدت علم سے نہیں اٹھتا یو مجھ اب سپر تیغ کا ہم سے نہیں اٹھتا</p>	<p>رفون کو شہیدوں کی سنوارا کیے شیر بولانہ کو لی سب کو بکارا کیے شیر</p>
<p>۵۴ خبر کی لقا جو خبر کوئی نہیں تھا خبر کی لقا جو خبر کوئی نہیں تھا</p>	<p>۵۵ اشو نین یہ فرشتہ خن آئے احباب رخصت کو امام زمین آئے</p>	<p>۵۶ رویا کیے ہر زور کے سر جانے رویا کیے ہر زور کے سر جانے</p>
<p>لے سرخ نشان میان زین شہر کے دوبے ہو تھے خونیں سب بھول پہرے</p>	<p>چپکے صفت مرثیہ دھین کھڑے تھے مرجھائے ہو سائے سب بھول پہرے</p>	<p>لوئے کہ نہیں ہو دم راحت علی اکبر اٹھو ہمیں دو جنگ کی رخصت علی اکبر</p>

<p>۹۰ کھانہ کھانے میں بیٹیا کھانہ کھانے میں بیٹیا کھانہ کھانے میں بیٹیا کھانہ کھانے میں بیٹیا کھانہ کھانے میں بیٹیا کھانہ کھانے میں بیٹیا</p>	<p>۹۱ کھانہ کھانے میں بیٹیا کھانہ کھانے میں بیٹیا کھانہ کھانے میں بیٹیا کھانہ کھانے میں بیٹیا کھانہ کھانے میں بیٹیا کھانہ کھانے میں بیٹیا</p>	<p>۹۲ کھانہ کھانے میں بیٹیا کھانہ کھانے میں بیٹیا کھانہ کھانے میں بیٹیا کھانہ کھانے میں بیٹیا کھانہ کھانے میں بیٹیا کھانہ کھانے میں بیٹیا</p>
<p>فرصت ہمیں اندوہ جدائی نہیں دیتا کیا خاک لڑیئے کہ دکھائی نہیں دیتا</p>	<p>مجموعہ میں منہ جنگ گمراہ نہیں جاتا تنہا تری تربت کو بھی چھوڑا نہیں جاتا</p>	<p>بہر درد نہ تھا کوئی ولی ابن ولی کا تھا ضعف منہ زرد حسدیں ابن علی کا</p>
<p>۹۳ کھانہ کھانے میں بیٹیا کھانہ کھانے میں بیٹیا کھانہ کھانے میں بیٹیا کھانہ کھانے میں بیٹیا کھانہ کھانے میں بیٹیا کھانہ کھانے میں بیٹیا</p>	<p>۹۴ کھانہ کھانے میں بیٹیا کھانہ کھانے میں بیٹیا کھانہ کھانے میں بیٹیا کھانہ کھانے میں بیٹیا کھانہ کھانے میں بیٹیا کھانہ کھانے میں بیٹیا</p>	<p>۹۵ کھانہ کھانے میں بیٹیا کھانہ کھانے میں بیٹیا کھانہ کھانے میں بیٹیا کھانہ کھانے میں بیٹیا کھانہ کھانے میں بیٹیا کھانہ کھانے میں بیٹیا</p>
<p>ہوتا نہ جدا لاش سے مجبور ہی بابا تم یہ نہ سمجھنا کہ بہت دور ہی بابا</p>	<p>اب کوئی نہیں مگر فلک جاہ نگہبان جنگل میں تری قبر کا اللہ نگہبان</p>	<p>تھا وقت عجب و قشیم میر کے مکیں پر تھے گو ہر اشک شہدین امن رین پر</p>
<p>۹۶ کھانہ کھانے میں بیٹیا کھانہ کھانے میں بیٹیا کھانہ کھانے میں بیٹیا کھانہ کھانے میں بیٹیا کھانہ کھانے میں بیٹیا کھانہ کھانے میں بیٹیا</p>	<p>۹۷ کھانہ کھانے میں بیٹیا کھانہ کھانے میں بیٹیا کھانہ کھانے میں بیٹیا کھانہ کھانے میں بیٹیا کھانہ کھانے میں بیٹیا کھانہ کھانے میں بیٹیا</p>	<p>۹۸ کھانہ کھانے میں بیٹیا کھانہ کھانے میں بیٹیا کھانہ کھانے میں بیٹیا کھانہ کھانے میں بیٹیا کھانہ کھانے میں بیٹیا کھانہ کھانے میں بیٹیا</p>
<p>اوارہ صفت ہلکی تربت یہ بیان تھا وہ صغیر نادان تربتے کا نشان تھا</p>	<p>بہرمت اٹھا کے جو رخ پاک کو دیکھا لکھوئے کی عنان تھام کے افلاک کو دیکھا</p>	<p>یہ قدر تھی ای صاحب معراج ہماری کوئی نہیں تھا جسے جو رکابیں ہماری</p>

<p>۵۲۵ شہزادہ کی کمر بستہ خوش بختی فدا کی جان از آن طلب بر وہ کھڑکی آقا سے جہان سیف خدا تھا کھڑکی اس وقت عجب حال ہوئے کھڑکی</p>	<p>۵۲۶ گنج گنج گنج گنج گنج گنج گنج گنج گنج گنج گنج گنج کیون جانتے ہو کون ہو ثانی نقش قدم نورین بنیاد</p>	<p>۵۲۷ لکھنؤ میں رہ کر مجھے خوش بختی مین در مین در مین در مین در مین در مین در مین در مین در مین در مین در مین در مین در</p>
<p>کتنے ہیں بہن اسکو امام ازیلی کی ہی چاہتے دلی یہ حسین بن علی کی</p>	<p>ناگاہ کسی شخص نے مجھ کو یہ مذاکی یہ شان خدا کی ہی یہ قدرت ہو خدا کی</p>	<p>انکھو میں وہ شکل شہہ ناشاد رہیگی تنہائی فرزند علی یا درہیگی</p>
<p>۵۲۸ سیدالی و معصوم و مقبول خدا کی زینت پر ہی نبت شدہ تقدیر خدا کی مضطر اسے بھائی کی توجہ کی جاہی واقف بر حکم</p>	<p>۵۲۹ درد ایہ کہان اور کہان کی غریب شہزادوں نے کی ہو یہاں فتنے خدا کی ساتھ اس کے ضعیفہ جو ہو کون کی صورت فتنہ کی خادۃ شاہ رسالت</p>	<p>۵۳۰ کھڑکی سے غلط چکر کر کے چلائے محل میں حرم وہ تالی زمرہ ابولی دیو کی توار تھوڑی تھوڑی تھوڑی تھوڑی</p>
<p>فسوس یہاں کھر سے یہ خوش نکل آئے بس میر بھی در اسکے بھی نکل آئے</p>	<p>یہ صحن میں بے مقنع و چادر نہیں نکلیں انگلی تو کینرین کبھی باہر نہیں نکلیں</p>	<p>سر کا کے درخیمہ کا پردا نکل آئی تھامے ہو ہاتھوں کی کھجی نکل آئی</p>
<p>۵۳۱ کھجی کھجی کھجی کھجی کھجی کھجی کھجی کھجی کھجی کھجی کھجی کھجی کھجی کھجی کھجی کھجی کھجی کھجی کھجی کھجی</p>	<p>۵۳۲ والدہ کا انکی عیان میں کھجی کھجی کھجی کھجی کھجی کھجی کھجی کھجی کھجی کھجی کھجی کھجی کھجی کھجی کھجی کھجی</p>	<p>۵۳۳ ساتھ ایک غصہ کھجی کھجی کھجی کھجی کھجی کھجی کھجی کھجی کھجی کھجی کھجی کھجی کھجی کھجی کھجی کھجی کھجی کھجی</p>
<p>تھا ضعف امام ازیلی کا نپ ہے تھے غیر حسین بن علی کا نپ ہے تھے</p>	<p>جب تک ردا اور صلی اس ماہ لقاے پنهان نہ کیا پردہ ظلمت کو خدا نے</p>	<p>یوں مقنع و چادر سے نہان کی تھی جس شکل سے ہو روح روان مہ تھیں</p>

<p>۱۳۵ طاقت و جبر و جبر و جبر جلالی کو سنبھالے ہوئے تعین کا ایک لمحہ تو اس کی شہید ہو کر رہا</p>	<p>۱۳۶ کاشکین خضر کے گاہے شاہ کی بار کاشکین کے رگائے قدر و فکر رتی ہوئی شہید کو جلی وہ جگر قتل کی وقت شہید پر ایسا تو ہوا</p>	<p>۱۳۷ دو لاکھ سے تلوار چلی گئی اگر آقا دھلی جلی گئی نہ مین بیان آقا بابائے کائنات کے گلی گلی گلی گلی دیکھو گلی گلی گلی گلی گلی گلی گلی</p>
<p>رو رو کر پڑھی ناد علی نشہ دہن نے بھائی کو سوار آہ کیا آکے بہن نے</p>	<p>چلانے لگی دست ادب جوڑ کے فضلہ جاتی ہی بیا بائیں تھیں چوڑ کے فضلہ</p>	<p>سجادہ پچھا دیتی ہوں مین محل مین اب شکر کی پڑھیے گا نماز آکے محل مین</p>
<p>۱۳۸ وقت بیکار ہوئے تو نہ دے کتنے شے کہ اندر مے دے کتنے شے کہ اندر مے دے کتنے شے کہ اندر مے دے</p>	<p>۱۳۹ زینب و بی بی و سیدہ و ام کلثوم زینب و بی بی و سیدہ و ام کلثوم زینب و بی بی و سیدہ و ام کلثوم زینب و بی بی و سیدہ و ام کلثوم</p>	<p>۱۴۰ سوئے سیدین و دین و دین و دین سوئے سیدین و دین و دین و دین سوئے سیدین و دین و دین و دین سوئے سیدین و دین و دین و دین</p>
<p>قوارہ جرات چٹارن کی ہوا مین تھے خون کے دھبے سر زینب کی دھین</p>	<p>ہو فتح خدا جلد دکھائے یہ سواری دن دکھائے نہائے کہ پھر آئے یہ سواری</p>	<p>خاتمے کا سرا انجام کروں عزیز بس ہی حضرت مجھے تمہا فتح دکھانے کی ہوس ہی</p>
<p>۱۴۱ تھکے تھکے تھکے تھکے تھکے تھکے تھکے تھکے تھکے تھکے تھکے تھکے تھکے تھکے تھکے تھکے تھکے تھکے تھکے تھکے</p>	<p>۱۴۲ عیسیٰ و یحییٰ و یونس و ابراہیم عیسیٰ و یحییٰ و یونس و ابراہیم عیسیٰ و یحییٰ و یونس و ابراہیم عیسیٰ و یحییٰ و یونس و ابراہیم</p>	<p>۱۴۳ اسدم کا ہمیشہ ہے افندہ کسبان اسدم کا ہمیشہ ہے افندہ کسبان اسدم کا ہمیشہ ہے افندہ کسبان اسدم کا ہمیشہ ہے افندہ کسبان</p>
<p>کیا جائے کیا ذکر ہے بھائی بہن مین زینب کی نہ آواز سنی ایک نے رہن</p>	<p>گھر مین آداسی نہ یہ ویراد رہیگا اس جرات و اعجاز کا افسانہ رہیگا</p>	<p>فضلہ کا جنازہ شہدائے اٹھایا لونڈی کو بڑی ہوم سے آقا نے اٹھایا</p>

<p>۱۵۴ غلامی سے شاہ سے پہلے وہ مظلوم غلامی سے پہلے اس سے پہلے غلامی سے پہلے ارشاد کیا صبر کر اے بیکس رہے ہو فصد ہی کہہ دو جو خواہر سے کہو</p>	<p>۱۵۵ یوں کہ گئے تھے غلامی سے پہلے غلامی سے پہلے غلامی سے پہلے غلامی سے پہلے غلامی سے پہلے غلامی سے پہلے غلامی سے پہلے</p>	<p>۱۵۶ وہ غلامی سے پہلے غلامی سے پہلے غلامی سے پہلے غلامی سے پہلے غلامی سے پہلے غلامی سے پہلے غلامی سے پہلے غلامی سے پہلے</p>
<p>دم بھر کی بھی مہلت ہم اگر پائیں گے پھر آپسے ملنے کو چلے آئیں گے زمین سے</p>	<p>حسرت سے رخ شاہ ہدایہ رہا تھا سلطان دو عالم کو ہدایہ رہا تھا</p>	<p>جب محبوب کے نظروں سے گزرتے ہیں رہ رہ گئے اس محبوب میں تار سے چمکے</p>
<p>۱۵۷ کس کی دیکھا رخ شاہ شہر کو کس کی دیکھا رخ شاہ شہر کو کس کی دیکھا رخ شاہ شہر کو کس کی دیکھا رخ شاہ شہر کو</p>	<p>۱۵۸ شہر سے حضرت کی شہر سے پہلے شہر سے حضرت کی شہر سے پہلے شہر سے حضرت کی شہر سے پہلے شہر سے حضرت کی شہر سے پہلے</p>	<p>۱۵۹ ادھر سے حضرت کی شہر سے پہلے ادھر سے حضرت کی شہر سے پہلے ادھر سے حضرت کی شہر سے پہلے ادھر سے حضرت کی شہر سے پہلے</p>
<p>کفار کے سر تن سے اتار میں تصدق لوتج مبارک سے صد ہار میں تصدق</p>	<p>صحیفہ کی ہوا باز سے طائر کی ہوا تھی اللہ نگہبان پروں میں یہ صدا تھی</p>	<p>چھائی ہوئی تھی یاس بیابان ہوا سب رہے تھے آبدار شاہ شہر ہوا</p>
<p>۱۶۰ ہوتا ہی بیان ایک دیر کا رہا اس کے پہلو میں کھڑے تھے گنبد فیروزہ سے آیا کوئی غلام تھا انہیں پاکیزہ و نورانی و غلام</p>	<p>۱۶۱ بتیاب وہ جاتا تھا اس کو فخر گردن بھی مگر کھڑے تھے پر از زمین سے تھا کھڑے تھے کھڑے تھے کھڑے تھے کھڑے تھے</p>	<p>۱۶۲ کبھی یاس کا دیکھنا کبھی یاس کا دیکھنا کبھی یاس کا دیکھنا کبھی یاس کا دیکھنا</p>
<p>تھا وہ وہ میں جو وہ کالمان سے پہلے سب کے لئے تھے سفیدی میں پہلے</p>	<p>چندین پرستار جناب شہر میں تھے طائر وہ نہ تھا حضرت جبریل میں تھے</p>	<p>جنگاہ میں کیا شان امام مدنی تھی دو طرفہ سے ہی انداز تھے جی پر بھی تھی</p>

<p>۵۵۵ چلائے نقیب الدین کہ سرور ای شاہیودورہ چھوڑ کے ترسو نیز سے مدد اور اور آدم کو تواریخ کی کتاب کو</p>	<p>۵۵۶ کتنے ہیں غلامان میں غدار و کج بند جو ان میں پر ہیں کتب عامہ کے سبب ان میں کتنے ہیں کتب عامہ کے سبب ان میں</p>	<p>۵۵۷ کتنے ہیں غلامان میں غدار و کج بند جو ان میں پر ہیں کتب عامہ کے سبب ان میں کتنے ہیں کتب عامہ کے سبب ان میں</p>
<p>سب سے پہلے تربت میں تھے نظر میں داغ غم شیر تھے دھالوں کے جگر میں</p>	<p>گرد آؤں کے جو آئی ہی لوگوں نے میں جس سمت ہوا چلتی ہی مجھ کی اس میں</p>	<p>جلائی ہو جہنم کو نہیں تاب غالی فریاد ہو فریاد ہی شاہ شہدائی</p>
<p>۵۵۸ نظر ہی کتنے تھے غریب و محتاج یہ کام ان میں کا ہو شکر کی طاقت کہ انکے نہیں جانے صاف جرات یہ ضعف یہ پیری یہ مصیبت یہ طاقت</p>	<p>۵۵۹ کوسوں کوئی اپنا نہیں بنی ہوئی بیجان ہو چلا وہ غم کی پیرائی آہ ہوا چہرہ پر غم کی پیرائی یہ شکر کی طاقت یہ طاقت</p>	<p>۵۶۰ کتنے ہیں غلامان میں غدار و کج بند جو ان میں پر ہیں کتب عامہ کے سبب ان میں کتنے ہیں کتب عامہ کے سبب ان میں</p>
<p>شیرانے شجاعت میں کبھی مل نہیں سکتا اس حال میں لڑنا تو کمان مل نہیں سکتا</p>	<p>کھوڑے حسین بن علی اگر نہ لڑینگے اس حال میں کیونکر شہر مظلوم لڑینگے</p>	<p>معلوم ہی متحد مدد کو لا نہیں جاتا ہو عہد اشائے سے جو بولا نہیں جاتا</p>
<p>۵۶۱ آرام کا شاہوں کی یہ وقت مدد اس وقت شہنشاہ کے نکلتے نہیں باہر یکے بھی مدد ہوں چھوڑ کر کسی مدد ہوں بال ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا</p>	<p>۵۶۲ افلاک سے آئی تھی مدد کا یہ سبب گو پیاس ہو فاقہ ہو تباہی ہو سبب چراغ و زنجیر کی کسی کا سبب ہو یہ شکر کی طاقت یہ طاقت</p>	<p>۵۶۳ گردن کو اٹھائے تھے حضرت شہید ارشاد کیا تھو باقیین اللہم میں ہوں جاوید جان الباطل ہوں جاوید یہ شکر کی طاقت یہ طاقت</p>
<p>یہ چار قدم دھوپ میں کس قدر چلے ہیں یہ شہر جبریل کے سائے میں چلے ہیں</p>	<p>جسم یہ جزین کھینچ کے تلوار مھلینگے جز حکم خدا اور کسی سے نہ رینگے</p>	<p>خالق کی عنایت سے دراہوں درون نگا مرجاؤنگا لیکن جو کہہ ہو وہ کرونگا</p>

<p>۵۷۷ پوچھا کہ یہ کیا حال ہو کیا کھانا کھا مردار کا ہے کہ ہو لی رختِ شام تو جان اب ہوئی ہم سب کی صفائی تو دون کی جگہ ہو گیا ہے اجل مآلی</p>	<p>۵۷۸ کھڑے نہ رہے سب تیرے چلنے کی لگاتار تو دیکھو تو مری ہے ہوا صاف نمودار شاہِ خون علی کی جگہ ناہنہین زینہ خونِ شہر تو تیرا ہے جگہ ناہنہین زینہ</p>	<p>۵۷۹ کتنے تھے جی تیرے جوان کس نے نہ ہر سدل ز تیرے خطہ سے ہوئے اپنی چچا نہین بہیم اسد اللہ کا جانی ارکبہ کی جو الی علی کبر کی جوانی</p>
<p>ہم تمہارا ہے پیچیدہ پیغام قضا دے دو لاکھ کفن شام کے حاکم سے نکلا دے</p>	<p>صورت نگہ شاہ مین ہی تیر قضا کی معصوم کو مارا ترے کئے سے خطا کی</p>	<p>ہیری مین بڑا رنج بڑا داغ سہا ہر دنیا کے جوانوں کو مٹا دین تو بجا ہر</p>
<p>۵۸۰ موصاف شہید کشتاواہ کی ان ز سرتوں سے صاف تھی وہ کی چار غنوں سے صاف تھی وہ کی دشمنوں کے ہاتھ سے تیرا قتل کی</p>	<p>۵۸۱ بوسے یہ علم رکھ کے علوار دم بایں لے کو ن یہ بدعت کے نشان کو بایں مردار و عالم کی سواری ہی بہت بایں کریا با تھو لگا لٹ ہوئے باز و حیات</p>	<p>۵۸۲ حسینؑ کے حسینؑ کے حسینؑ حسینؑ کے حسینؑ کے حسینؑ حسینؑ کے حسینؑ کے حسینؑ حسینؑ کے حسینؑ کے حسینؑ</p>
<p>اس تیغ کو رو کیا گا بھلا کون سہرے جو رک نہ سکی جو ہر اول کے بھی سے</p>	<p>انکشت بدندان ہی عیشت دیکھ لے اب ہلکے چھڑا تا نہین پنجہ سے جل لے</p>	<p>قاسم کے تصور مین عجبال کریمے تجلیو تیرے شکر کو بھی پامال کریمے</p>
<p>۵۸۳ شہید کی شہادت کی شہادت شہید کی شہادت کی شہادت شہید کی شہادت کی شہادت شہید کی شہادت کی شہادت</p>	<p>۵۸۴ تیرے چہرے کی شہادت کی شہادت تیرے چہرے کی شہادت کی شہادت تیرے چہرے کی شہادت کی شہادت تیرے چہرے کی شہادت کی شہادت</p>	<p>۵۸۵ تیرے چہرے کی شہادت کی شہادت تیرے چہرے کی شہادت کی شہادت تیرے چہرے کی شہادت کی شہادت تیرے چہرے کی شہادت کی شہادت</p>
<p>بھل برہم یوں کر دھولے نظر آئے کیرے ہو دوزخ کو شمارے نظر آئے</p>	<p>بچنے کے نہیں بیچ ہی بڑی بے ادبی کی نیز دے بھری حوٹن تصویر بھی کی</p>	<p>تم جانتے ہو چھین کے دریا کو چھینے پیا سو کے تصور مین مین یانی نہینے</p>

<p>۴۹۰ کوئین کی اسید سے تہمت لکھی رکتا نہیں پیا گیا سوخت نہیں کیا پاپی نہیں پایا گیا سوخت نہیں کیا ظالم نے کہا طعن اور تالی</p>	<p>۴۹۱ غنیمت مولیٰ اور صبیحان شکر نعل تھا دل حال سبک ہوا بغض و دار یون جو ہر دن میں آتی نظر تیغ گنہار حبیب شعل سے ہو پیر یون تین چہ گنہار</p>	<p>۴۹۲ بایون کا جو شور و بر سر ہشتاد ہونے سے پہلے جو قیوم سے خود اور سے فخر علیہ ہون بیان قورن سے تنفر</p>
<p>کہیے تو مجھے پیاس و اسے کہ دعا سے بولے شہ ابرار فقط شکر خدا سے</p>	<p>شمشیر لعین میان سے مٹھو مٹی نکلی پھولی دہن مار سے دم توڑتی نکلی</p>	<p>دی حشر نے آواز نیا حشر پہاڑ عادل سے گنہگار لڑین قہر خدا ہی</p>
<p>۴۹۱ بول کہ جو کہ پیر و پادشاه ہاتھوں میں چھینچھینچا اور پادشاه تلو اور چلیکی تو چلیکی نہ بیان بس زقباں کیا کر کے دین دین بس</p>	<p>۴۹۲ کر تھی ادھر علی شہ شہ پانی اس تیغ کو مٹھو آئی منون پانی خمر جو کے ادب یہ کیا عرصہ زبانی خمر جو کے ادب یہ کیا عرصہ زبانی</p>	<p>۴۹۳ گنہگارین تو گناہ پہلی تھامات اور پیر علی شہ شہ پانی لی بیان چلو اور علی کا مصیبت لی بیان چلو اور علی کا مصیبت</p>
<p>تھراتے ہو ہاتھ سے انکے جو مرگیا لاشا بھی تھرا قبر میں کانپا ہی کرگیا</p>	<p>نسبت ہی مجھے مجھے چک میں اثر میں میں اسکی کمر میں رہی تو شہ کی کمر میں</p>	<p>دون کو مہ تو قدرت قوم سے نکلا لکیر کا نعرہ لب مسموم سے نکلا</p>
<p>۴۹۴ حضرت نے کہا کہ تہمت اس قدر مجبور ہیں مجبور کہ ہوں کہ شہ شہ ہر ایک کو مہبود سے اپنے ہی راہ چاہے جو بعین انصاف کوہ بے کاہ</p>	<p>۴۹۵ نعرہ ستر آواز کیا دیو تھا ہون میں شام کا دار ہون مانوں چھان شہ بیگم کا لے کر غریب الغریب ہون بابوس ہون مظلوم ہون غریب ہون</p>	<p>۴۹۶ گری زلزلہ آیا کھنٹی برقی گری زلزلہ آیا رست ملک لوت کی صورت ہوئی پیدا جو پڑہ قدرت سے بیان قورن سے تنفر</p>
<p>گلزار میں ہون پھول کیسی کھل نہیں سکتا پتا کوئی بے حکم خدا اہل نہیں سکتا</p>	<p>کہتا ہوں مددگار جناب احدی کو موجود بھٹا نہیں دنیا میں کسی کو</p>	<p>جو ہر نیچے جم جو کے سر نکل آئی جریسے دھن غرق جو اہر نکل آئی</p>

<p>نہلے وہی اسے صدمہ تیرا نہ جان کوئی نہیں ہو دشمن ہیں بہت دوست بہان کوئی نہیں ہو پیری کا زمانہ ہو جوان کوئی نہیں ہو شہاد کیا شاہ نے ہاں کوئی نہیں ہو</p>	<p>نہلے ہر ذرہ زشتوں میں ہو خوشی کے آثار اس وقت میں ہیں ہر صورت سے بے نیاز دشمن کے درخون سے گھرے ہیں جہاں جہاں کھڑے ہوئے ہیں جہاں جہاں</p>	<p>نہلے نظر کے صدمہ کی ہو قدرت کا نشانہ یہ کات بھی دیکھا ہو کما سوئے کا نشانہ گردن پر باخون جھکے ہیں سے لا نشانہ غل تجھ نے بہت کی صراحت کو اور نشانہ</p>
<p>لیکن کسی کش سے بھینکنے نہ بھلے ہیں انجام کو پہلے ہی سہم ہم جان چکے ہیں</p>	<p>دل خون ہو رنگا رتے میں ہو جگری ہو بترک وہ صدا کان میں پھولوں سمجھ رہی ہو</p>	<p>کاری کا لہو بہ کے سہم رشتہ پر آیا بھڑکا یہ فرس نعل در آتش نظر آیا</p>
<p>نہلے عاموشم جنگ ہو زریکے تیرے ہم پہ ہوا زل سے کہ مر رہے ہیں ہر تیغ شرم سے ہوئی تیرے قصہ تیرا ہوتا ہو تمام آج تیرے</p>	<p>نہلے سب غنیمتیں تیرے نشانہ باب جون کی صدمہ بند تیرے ننگہ میں اداسی صفت شام غم بیان شہاد کیا بڑھ کے لگا تیغ باریان</p>	<p>نہلے سروٹے دیکھا تو وعدہ تیرے لاش اسکی تیرے پیر کا گناہ کب چلائے گی رنج بعین جان کمان اب جھپٹیک بڑھ جان دو دو قالب</p>
<p>ہوں وارسل ب حروف حکایات یہی ظہار چلے فیصلہ کی بات یہی</p>	<p>سر اسکا جھوکار ہے سلطان اہم کے گردن پر ادھر ہاتھ پڑا شاہ کا ہم کے</p>	<p>تیزی ہو غضب تیغ تیرے جگر میں کچھ رہی ہوں لاش میں کچھ کا سر میں</p>
<p>نہلے غور وہ کیا شہ نے ہلا گئے ہیں دیکھنا چاہیے پورا دیکھنا کیا کہ گئے تیرے تھامتی اعدا کا سفینا صوفان میں تھا ہستی اعدا کا سفینا</p>	<p>نہلے ہو شش آواز سے کہیں کوئی نہلے ہی کہیں کوئی کوئی نہلے ہی کہیں کوئی کوئی نہلے ہی کہیں کوئی کوئی</p>	<p>نہلے فوجین شوق میں ہیں ہوا نہلے ہی کہیں کوئی کوئی نہلے ہی کہیں کوئی کوئی نہلے ہی کہیں کوئی کوئی</p>
<p>گلا ہو بے کتے ہیں شوق یہی اسد کی کلیجہ فلک پیر کا شوق یہی</p>	<p>سر جاکے گرد در کوئی پاس نہ آیا بولاتن میسر کہ ستم راس نہ آیا</p>	<p>غل دھوپ میں تھا وہ شہان خدا یہ چاند ہی بجلی ہو ادھر کالی گھٹا یہی</p>

<p>۱۱۱ مکمل ہو چکا تو اڑنا گویا کہ ہوا تیغ کا دروازے کو غلا پون سے حصار صعب کفار کو توڑا ہر جہاں صفت نقش قدم سایہ چھوڑا</p>	<p>۱۱۲ افسوس ہو وہ لوگ کہ درخت مقدس توڑے ہیں جنھوں نے درندہان کو قتل اسداقت میں کی شام و حاکم تہم ہو سفری ایک مسافر کی ہوا</p>	<p>۱۱۳ یہ شکستہ ہنسائے کا خال گرا بان ہن میں تم کے خلیج مشک ہو جاتے ہو جیسے نہیں سگسٹ ہو سہ کہ چھوڑنے سے ہو گرا</p>
<p>اس سرعت ہی لطافت ہی سخن تمھاری ہوا کا کیونکر نور ہوا ہی محبوب خدا کا</p>	<p>کیا قہر خدا ضرب جناب شدین ہی شمسیرید اللہ ہی بجلی تو نہیں ہی</p>	<p>بند و کا اٹھیں مالک و مختار کیا ہی گو آپ خدا یہ نہیں ساتھ ان کے خدا ہی</p>
<p>۱۱۴ یوں اُس نے کیے معویہ بنی آئینہ میں عیسیٰ دیکھنے اپنے کو سنو قطرے سخن کے عیان یل سارے تغیثیں میں ہوتی ہیں نہیں تارے</p>	<p>۱۱۵ ان کے کیا تیغ ہی بجلی ہی قضا ہی ہو بارش خون صاعقہ کا بھلا ہی جسم میں یہ بھی ہو تو ہو سے گھٹا ہی گر تکی ہی چرا گاہ میں بجلی یہ سنا ہی</p>	<p>۱۱۶ بولا کہ ہو قتل جو شکستہ نیلوے بیدار ہو عباس و دادیہ نیلوے مجرم ہو اس نیکو کہ برتر نیلوے ناوا کے چھدی گردن صخرہ نیلوے</p>
<p>ہی ہیا سہمیں یہ زور کہ دم پر نہیں سکتا اُس کے کوئی جز قدرت حق پر نہیں سکتا</p>	<p>اس برق کے جلوہ نے تو لشکر کو جلایا مرحب کو جلایا کبھی عنتر کو جلایا</p>	<p>ان سب کے کیا ہاں یہ سواد رکا سبب ہی جسمیں یہ تحمل ہو جلال اس کا غضب ہی</p>
<p>۱۱۷ دولت کھین تھا اور نیرنگی شکار تھے مثل غنیمت اسکی امانتیں بدلتا پیدل تھے اور تھے تھے اھر اھر سوار کو چپکے کے بوجھ تیغ کے گھارا</p>	<p>۱۱۸ یہ نیکے پکارا کہ شہر آرا دولت کھین تھا اور نیرنگی شکار تھے مثل غنیمت اسکی امانتیں بدلتا پیدل تھے اور تھے تھے اھر اھر</p>	<p>۱۱۹ دنیا میں کیے جو کچھ کہیں کہیں جاہان دن و رات کی تھیں کہیں کہیں نظر سیف ز اعدا کی تھیں کہیں کہیں</p>
<p>دولت کھین کا تو اسانہیں رکھتا دولت کھین کا تو اسانہیں رکھتا</p>	<p>تہا ہن شدین تو نہ کچھ خوف کریں ہم اللہ بھی واحد ہی پھر اس کے دین ہم</p>	<p>ہم جانتے ہیں خوب جو انجام ہی تہا پرورد آگے زبان روک سنبھل کام ہی تہا</p>

<p>۱۱۸ لگوئے کو اڑائے وہ پرے نکل آیا سایہ کی طرح ساقی دیوا جل آیا حضرت کے مقابل دم جنک جبل آیا یکایک جو اسے ابرو مولائین بل آیا</p>	<p>۱۱۷ مین ہوں پس فاسخ خیمہ نہ بچکا اس پائیں میں ان مالک کو بچکا جاتے نہیں شاہوں کے بل پر نہ بچکا جاتے نہیں سر کمر بند بچکا</p>	<p>۱۱۶ دی اسنے صلا کی گل گلزار است کیا حال ہو دل کا کہ نارون چلت حضرت کے ہمراہین یہ گل باغ شہادت ہر زخم کا دامن ہو دامن دوست</p>
<p>۱۱۹ تھرا کے رگ چہرہ شبیر کو سکنے منہ پھیر دیا مہر درخشان کی چمکے</p>	<p>۱۱۵ گراہ یہ شمشیر علم دیکھ کے آیا کیوں جاوہ صحر اسے عدم دیکھ کے آیا</p>	<p>۱۱۴ تلواروں کی شاخوں سے نکل سوت مہین یہ پھول ریاضت سے مشقت سے گلے ہیں</p>
<p>۱۱۹ شمشیر کی رادھ کی رادھ کی رادھ شمشیر کی رادھ کی رادھ کی رادھ شمشیر کی رادھ کی رادھ کی رادھ شمشیر کی رادھ کی رادھ کی رادھ</p>	<p>۱۱۸ ہم رنگ لڑائی کا کون نہیں دیتے ہم رنگ لڑائی کا کون نہیں دیتے ہم رنگ لڑائی کا کون نہیں دیتے ہم رنگ لڑائی کا کون نہیں دیتے</p>	<p>۱۱۷ بولا وہ سپر کی ہوئے ہوئے لال ارشاد کیا شاہ بن قاطب لال تعریف میں ہو لعل شانی بان لال جنبت میں ہو یاقوت کمر باعث لال</p>
<p>۱۱۸ لو کیا ہی جنون کو بھی بن آئی نہیں خیر ن نے بھی آنکھ ملائی نہیں ہنسے</p>	<p>۱۱۶ سنسان ہو سن کیو سر کو کچھ نہیں ہم قتل پر اسوقت کمر باندھے کھڑے ہیں</p>	<p>۱۱۵ لیسان ہو دو عالم میں غرض ڈھنگ لال ہر ایک جگہ پر ہی رہی رنگ ہمارا</p>
<p>۱۱۷ تھکے تھکے سے بیان بے دیکھا تھکے تھکے سے بیان بے دیکھا تھکے تھکے سے بیان بے دیکھا تھکے تھکے سے بیان بے دیکھا</p>	<p>۱۱۶ شہور شہور کیوں جو لڑائی تھکا شہور شہور کیوں جو لڑائی تھکا شہور شہور کیوں جو لڑائی تھکا شہور شہور کیوں جو لڑائی تھکا</p>	<p>۱۱۵ کفن حجابت ہو گیا کیا میری قبا پر خیا شمشیر بن گیا تھا جسم بنی میں شب معراج کیلکرتا مسکرتی در تار کمر بنی پچکا</p>
<p>۱۱۸ پیاسے ہیں مگر اصل میں دریا ہمارا پونچھ آپ دم تیغ سے قبضہ ہمارا</p>	<p>۱۱۷ جو قاتل کفار تہ جہر خ برین ہیں سلاہ میں ہیں زمین ہیں زمین ہیں</p>	<p>۱۱۶ ہی تیغ عطا کی ہوئی سر کار خدا کی دیکھو ہی پوشاک ہو دربار خدا کی</p>

۴۲۴
 بولایا جو کچھ نہ سکرندہ و نادار
 اس دم میں بہت و بیکر سامان کسٹم
 حاکم کے اور کچھ لاکھوں میں بیگم
 اجماع کیا برا بھلا بھلا

۴۲۵
 ہر شخص کے وارث میں نہایت
 نوحہ میں ہوئی کشتی کی کشتی
 بستی زمین سے اس سے میں نہایت
 طوفان حوادث میں نہایت

۴۲۶
 ہر شخص کے وارث میں نہایت
 نوحہ میں ہوئی کشتی کی کشتی
 بستی زمین سے اس سے میں نہایت
 طوفان حوادث میں نہایت

سب فوج و لشکر ہر شہنشاہ کو کیا
 سب عاصیوں کے چہرے کا سامان کیا

ہر حفظ خدا کی شہین بن علی ہو
 کشتی میں جسے فوج کی کشتی وہ بھی ہو

تیسے نہ سوا عیسیٰ زہر کو و قادیان
 پانی جو نصار اسے بھی مائلوں تو پانی

۴۲۷
 ہر شخص کے وارث میں نہایت
 نوحہ میں ہوئی کشتی کی کشتی
 بستی زمین سے اس سے میں نہایت
 طوفان حوادث میں نہایت

۴۲۸
 ہر شخص کے وارث میں نہایت
 نوحہ میں ہوئی کشتی کی کشتی
 بستی زمین سے اس سے میں نہایت
 طوفان حوادث میں نہایت

۴۲۹
 ہر شخص کے وارث میں نہایت
 نوحہ میں ہوئی کشتی کی کشتی
 بستی زمین سے اس سے میں نہایت
 طوفان حوادث میں نہایت

لڑنے کی زندگی ہنسے رضا الشکر جن کو
 سمجھا کے ابھی بھید یا زعفر جن کو

ہوئے جو ہر خواہ وہ مع جائے عاصی
 دوزخ کے عوض باغ جنان ہر تھکے عاصی

ہوئے نچالے یہ پیغام کچھ نصرت چلن کا
 تلوار کرے کام رسولوں کی زبان کا

۴۳۰
 ہر شخص کے وارث میں نہایت
 نوحہ میں ہوئی کشتی کی کشتی
 بستی زمین سے اس سے میں نہایت
 طوفان حوادث میں نہایت

۴۳۱
 ہر شخص کے وارث میں نہایت
 نوحہ میں ہوئی کشتی کی کشتی
 بستی زمین سے اس سے میں نہایت
 طوفان حوادث میں نہایت

۴۳۲
 ہر شخص کے وارث میں نہایت
 نوحہ میں ہوئی کشتی کی کشتی
 بستی زمین سے اس سے میں نہایت
 طوفان حوادث میں نہایت

محبوبان حسین سمجھے نہ ہم آدم کے چلنے
 کہنے جو بلایا لو چلے آگے وطن سے

جب معرفت حق نے ہم کو کیا
 ہم وہ ہیں وہ ہم صاف ہی ہم نے کیا

میں ہم جناب گذر تہ نہیں بھائی
 شیریں پہلن پانوں تھہر نہیں بھائی

عصمت رکب نہایت

سہا تا کر کوئی نہ دوسلا تا علی ابراہیم

اشہام علیک یا دارت آدم

عصمت رکب نہایت

<p>۱۳۵ فرمان چنانی کو در حاضرت موجودین موجودین میں موجودین میں سب کا دور نام علی کریم بن ابی طالب موجودین میں سب کا</p>	<p>۱۳۶ کیا بات ہے کہ اس قدر موجودین میں سب کا موجودین میں سب کا</p>	<p>۱۳۷ درست صفت انبیا علیہ السلام موجودین میں سب کا موجودین میں سب کا</p>
<p>کچھ غم نے عجب شکل بنائی ہے تمہاری روئین جسے سنکے وہ لڑائی ہے تمہاری</p>	<p>روکیگا بھلا ضرر یہ خونخوار تمہاری دم ہے ہر چہرے میں تلوار تمہاری</p>	<p>شکل طغرای دلبر ز سر نکال لے منہ سے ستم آرا کا کلیجہ نکال لے</p>
<p>۱۳۸ کیا شاہ سے تسلیم کیا ہے بجائی نظارہ ذرا جنگ کا ہے بجائی کیا اسکی حقیقت میں ہے بجائی دور ہوا سے میں ہے بجائی</p>	<p>۱۳۹ فانے سے غنا شاہ دوس سے کوئی ہے جس پر سید ہوا اس سے کوئی ہے کیونکہ اولاد ہوا اس سے کوئی ہے غیرت کہین چو باد ہوا اس سے کوئی ہے</p>	<p>۱۴۰ موجودین میں سب کا موجودین میں سب کا موجودین میں سب کا</p>
<p>وہ دل نہیں جو دلبر حسیں سے لڑیگا یہ آپ کا مظلوم برادر سے لڑیگا</p>	<p>جو نے کیا کام بشر کا ہے نہ جن کا طرحہ ہو تا نہ کبھی راج کے دن کا</p>	<p>پہرے ہو جہر زخم کھلے جانیہ میں انسو اور ہر آنکھوں میں بھرے آئے ہیں</p>
<p>۱۴۱ کیا صفت کی ہے وہاں کے چاہا ہوں نظر کو نہیں ابھی سبقت نہیں لائے کہے شاہ دور اسکا ہو کہے شاہ</p>	<p>۱۴۲ ہاں جنگ سادان کرد لالہ اس حال میں جو بجاری اسے کھلا منہ پر ہے چہ عمارت کے ہیں کلا ہزار ہا چو کلا کے در عباد اور کلا</p>	<p>۱۴۳ حق پر تو جنت میں ہے نابھت ہو در راہ محبت میں ستم بھی نہ دے تھو مصیبت میں نہایت کی ہے شہادت میں</p>
<p>یو کھبر ہو لون کی رہے لے جہن میں سید ہر فن آ لے نہ بابا کے چلن میں</p>	<p>ماتھے کا عرق پوچھ کے دہن قبا کے دیکھو تو ذرا اسکی طرف غلطیوں کے</p>	<p>اس معرکہ میں نے کیا نام ہے خود مست لے بیٹے نہ دیا نام ہمارا</p>

لے آہن

عشق اللہ علیٰ علوہم و علیٰ سعم و علیٰ الصارم ۱۲

۱۵۴
 جگر پختہ ساز و شیراز
 جگر پختہ ساز و شیراز
 جگر پختہ ساز و شیراز
 جگر پختہ ساز و شیراز

منہ موڑ دیا بیخ شمع عقدہ کشا
 مارا پر لگسا نپ کو موٹی کے عصا

۱۵۵
 گلابی شمع مظلوم و جاہل
 گلابی شمع مظلوم و جاہل
 گلابی شمع مظلوم و جاہل
 گلابی شمع مظلوم و جاہل

سر کاٹنے کی فکر میں بیخ شمع دین
 چلائی قضا اس میں تو کچھ فرق نہیں

۱۵۶
 من گھڑی کی طرح
 من گھڑی کی طرح
 من گھڑی کی طرح
 من گھڑی کی طرح

رخ مخاطر و نار چین خون تر بقی
 قسمت میں بیلکھا ہر شقی کو خیر

۱۵۷
 دودھ کی چٹائی نہ دیکھنے لگا
 دودھ کی چٹائی نہ دیکھنے لگا
 دودھ کی چٹائی نہ دیکھنے لگا
 دودھ کی چٹائی نہ دیکھنے لگا

باقی نہ سماعت بصر کے نشان تھے
 معنی ختم اللہ کے اس وقت عیان تھے

۱۵۸
 درانی دین حسن و حسن
 درانی دین حسن و حسن
 درانی دین حسن و حسن
 درانی دین حسن و حسن

منہ کون تہ تیغ علی لہول سکا ہی
 بجلی ہو گری ہر کو کوئی لہول سکا ہی

۱۵۹
 صدا کی صدا کی صدا
 صدا کی صدا کی صدا
 صدا کی صدا کی صدا
 صدا کی صدا کی صدا

دم بھر کبھی نولا و من بہر من نہ بھری
 تو بدر من صفین من خیر من نہ بھری

۱۶۰
 دیکھنے کے لئے آواز گلے میں
 دیکھنے کے لئے آواز گلے میں
 دیکھنے کے لئے آواز گلے میں
 دیکھنے کے لئے آواز گلے میں

سیراب پر دشمن ہر شمع لٹکا لو کا
 ملتا ہر مزار حب و عشرت کے لہو کا

۱۶۱
 دیکھنے کے لئے آواز گلے میں
 دیکھنے کے لئے آواز گلے میں
 دیکھنے کے لئے آواز گلے میں
 دیکھنے کے لئے آواز گلے میں

دو ٹکڑے میں پرستے ادھر جسم شقی کے
 تلوار تھی کا ندھے پر امام مدنی کے

۱۶۲
 صدا کی صدا کی صدا
 صدا کی صدا کی صدا
 صدا کی صدا کی صدا
 صدا کی صدا کی صدا

اتنی تھی صدا صاف جھوٹے ہوا کے
 تو جھوٹ لیا ہر کوئی کافر کو جلا کے

<p>۱۶۱ کہ یوں کہ دیکھ کر حسینؑ کو دعائیں دینے لگے اور یہ دعا یہ تھی کہ یا حسین بن فاطمہؑ کی روح نہ بے نیکی بائیں بے نیکی حسینؑ کی روح نہ بے نیکی بائیں</p>	<p>۱۶۲ کہ جب جانی چھوڑا تو دعا یہ تھی کہ یا حسین آقا کے سوا انھوں نے نہ پکارا اور نکال نہ دینے میں تھا کیا جان کہ یہ دعا تھی کہ یا حسین کہ جس طرح عجب عجب عالم غریب میں</p>	<p>۱۶۳ کہ جب جانی چھوڑا تو دعا یہ تھی کہ یا حسین آقا کے سوا انھوں نے نہ پکارا اور نکال نہ دینے میں تھا کیا جان کہ یہ دعا تھی کہ یا حسین کہ جس طرح عجب عجب عالم غریب میں</p>
<p>خود حمزہؑ جو حق تعالیٰ کی طرف جہنم کے فرزند کے ناقصوں کو علیٰ جہنم کرتے</p>	<p>وہ لشکر کفار کو زہار نہ ہوتا رکتی نہ یہ فوجیں جو علمدار نہ ہوتا</p>	<p>انکھوں کے ہاتھ لگاؤ اور ہر کے آیا یہ نشان فوج حسینی کا اٹھا کے</p>
<p>۱۶۴ کہ جب جانی چھوڑا تو دعا یہ تھی کہ یا حسین آقا کے سوا انھوں نے نہ پکارا اور نکال نہ دینے میں تھا کیا جان کہ یہ دعا تھی کہ یا حسین کہ جس طرح عجب عجب عالم غریب میں</p>	<p>۱۶۵ کہ جب جانی چھوڑا تو دعا یہ تھی کہ یا حسین آقا کے سوا انھوں نے نہ پکارا اور نکال نہ دینے میں تھا کیا جان کہ یہ دعا تھی کہ یا حسین کہ جس طرح عجب عجب عالم غریب میں</p>	<p>۱۶۶ کہ جب جانی چھوڑا تو دعا یہ تھی کہ یا حسین آقا کے سوا انھوں نے نہ پکارا اور نکال نہ دینے میں تھا کیا جان کہ یہ دعا تھی کہ یا حسین کہ جس طرح عجب عجب عالم غریب میں</p>
<p>کی عرض کرے کیا کوئی اس حال سے حضرت مارا ہوا ہے آگے اقبال سے حضرت</p>	<p>ابھی مشاک و ظم لیکے لڑے ہیں اب سامنے کٹوائے ہوئے ہاتھ پڑے ہیں</p>	<p>وہ ملتا ہوا دن اب ظم کی لکھا چھائی ہے سینہ سے لگا لہو میں نجد آئی ہے</p>
<p>۱۶۷ کہ جب جانی چھوڑا تو دعا یہ تھی کہ یا حسین آقا کے سوا انھوں نے نہ پکارا اور نکال نہ دینے میں تھا کیا جان کہ یہ دعا تھی کہ یا حسین کہ جس طرح عجب عجب عالم غریب میں</p>	<p>۱۶۸ کہ جب جانی چھوڑا تو دعا یہ تھی کہ یا حسین آقا کے سوا انھوں نے نہ پکارا اور نکال نہ دینے میں تھا کیا جان کہ یہ دعا تھی کہ یا حسین کہ جس طرح عجب عجب عالم غریب میں</p>	<p>۱۶۹ کہ جب جانی چھوڑا تو دعا یہ تھی کہ یا حسین آقا کے سوا انھوں نے نہ پکارا اور نکال نہ دینے میں تھا کیا جان کہ یہ دعا تھی کہ یا حسین کہ جس طرح عجب عجب عالم غریب میں</p>
<p>یہ جگہ عباسؑ کی دعا دیکھتے بابا اس وقت برادر کی خوشی دیکھتے بابا</p>	<p>ہم خاطر عباسؑ علمدار کرینگے پیارے انھیں محبوب خدا پیار کرینگے</p>	<p>سہان میں اب شکل شہر کی ہر سی فرصت میں کوڑیے اترنے کی ہر سی</p>

<p>۵۷۱ کہو کونچ کا ہنگام خدا حافظ و نامہ عین مہربان با نام خدا حافظ و نامہ کہنے ہیں کہ خاتم خدا حافظ و نامہ عین مہربان کا نام خدا حافظ و نامہ</p>	<p>۵۷۲ کہنے کیلئے بائین ہی ہر کاری اب جانی ہو در و در کہ حضرت کی ساری کہ تو تیمان بر باد ہوئی جانی ہر کاری کہ کہ سے جان بکھا جائے ہر کاری</p>	<p>۵۷۳ کہنے کیلئے ہر کاری ہر کاری کہنے کیلئے ہر کاری ہر کاری کہنے کیلئے ہر کاری ہر کاری کہنے کیلئے ہر کاری ہر کاری</p>
<p>۵۷۴ مل ٹوٹا اب حال بہت غیر ہمارا لو صاحبو ہر خاتمہ بالآخر ہمارا</p>	<p>۵۷۵ اپنا نہ بہن دغ دیے جائے آقا خدمت کو بہن ساتھ لیے جائے آقا</p>	<p>۵۷۶ بوسے دیے ساعد بر اس وارہ طین کے انگلیوں سے لگایا کہ بازو کو بہن کے</p>
<p>۵۷۷ وہ اہل حق کہ وہ اہل حق وہ اہل حق کہ وہ اہل حق وہ اہل حق کہ وہ اہل حق وہ اہل حق کہ وہ اہل حق</p>	<p>۵۷۸ کہنے کیلئے ہر کاری ہر کاری کہنے کیلئے ہر کاری ہر کاری کہنے کیلئے ہر کاری ہر کاری کہنے کیلئے ہر کاری ہر کاری</p>	<p>۵۷۹ کہنے کیلئے ہر کاری ہر کاری کہنے کیلئے ہر کاری ہر کاری کہنے کیلئے ہر کاری ہر کاری کہنے کیلئے ہر کاری ہر کاری</p>
<p>۵۸۰ تھامے کوئی یا تمھوں کلچہ کو کلچہ سر پہ رہی کھی کوئی بیہوش ہی</p>	<p>۵۸۱ ہر ایک جگہ یوں تو محبت کلچلن ہو عیاں سے سا بھائی نہ کوئی تھسی ہو</p>	<p>۵۸۲ پر حیف نہ سمجھو گا کوئی اہل جفا میں رسی سے بندھنے کے یہ بہن راہ خدا میں</p>
<p>۵۸۳ کہنے کیلئے ہر کاری ہر کاری کہنے کیلئے ہر کاری ہر کاری کہنے کیلئے ہر کاری ہر کاری کہنے کیلئے ہر کاری ہر کاری</p>	<p>۵۸۴ کہنے کیلئے ہر کاری ہر کاری کہنے کیلئے ہر کاری ہر کاری کہنے کیلئے ہر کاری ہر کاری کہنے کیلئے ہر کاری ہر کاری</p>	<p>۵۸۵ کہنے کیلئے ہر کاری ہر کاری کہنے کیلئے ہر کاری ہر کاری کہنے کیلئے ہر کاری ہر کاری کہنے کیلئے ہر کاری ہر کاری</p>
<p>۵۸۶ ہوئے ہو سدا آج دی اس دی سے تھوڑے تو نہیں کوئی حسین ہاں سے</p>	<p>۵۸۷ ہو خوف آؤ تبت کہ کل زخم کھلے میں و نیا میں بہن کی کہیں یوں بھی ملے میں</p>	<p>۵۸۸ بھر گھر میں نہ آؤ گے وفادار برادر قرابت بہن صادق الاقرار برادر</p>

<p>۴۱۵ کہیں کہیں حضرت زین العابدین کی جگہ پر کھڑے ہوئے وہ بے پروا بہ خون کو اٹھائے ہوئے تھے نہ ہر صفحہ</p>	<p>۴۱۶ کہیں کہیں نظر آئے سب سے پہلے جگہ جگہ سکھائے کہیں کہیں بانی کا نہ تھا ذکر کہیں کہیں</p>	<p>۴۱۷ کہیں کہیں حضرت زین العابدین کی جگہ پر کھڑے ہوئے وہ بے پروا بہ خون کو اٹھائے ہوئے تھے نہ ہر صفحہ</p>
<p>کہا ہمسے نہ ملے گا قلعہ پہ کوڑیوں ہم دیر سے پیلاے ہوئے ہاتھ کھڑے ہیں</p>	<p>شہر لے لے ستم برستم ایجاد حاکم کی جھڑپی کئے یہ لب خشک</p>	<p>راہوں کو نہ جنگل میں بہن بھائی ڈرے کھلیں گے وہ ہمسے ہم انھیں پیار کیے</p>
<p>۴۱۸ کہیں کہیں شاہ اٹھا پایا کہیں کہیں شاہ اٹھا پایا کہیں کہیں شاہ اٹھا پایا</p>	<p>۴۱۹ کہیں کہیں شاہ اٹھا پایا کہیں کہیں شاہ اٹھا پایا کہیں کہیں شاہ اٹھا پایا</p>	<p>۴۲۰ کہیں کہیں شاہ اٹھا پایا کہیں کہیں شاہ اٹھا پایا کہیں کہیں شاہ اٹھا پایا</p>
<p>ارشاد کیا نالا و فریاد کرو گی بیٹی ہمیں تم سب سے زیادہ کرو گی</p>	<p>خدا کا یہ نہیں وقت کہا مان لو بیٹی بے باپ کے ہم ہو گئے یہ جان لو بیٹی</p>	<p>کس پاس کی دیکھا رخ زیبایا زمین پر بھی گرین کئے ادھر سے براد</p>
<p>۴۲۱ کہیں کہیں شاہ اٹھا پایا کہیں کہیں شاہ اٹھا پایا کہیں کہیں شاہ اٹھا پایا</p>	<p>۴۲۲ کہیں کہیں شاہ اٹھا پایا کہیں کہیں شاہ اٹھا پایا کہیں کہیں شاہ اٹھا پایا</p>	<p>۴۲۳ کہیں کہیں شاہ اٹھا پایا کہیں کہیں شاہ اٹھا پایا کہیں کہیں شاہ اٹھا پایا</p>
<p>دل میں بہ کہا آپ بجاروے نہیں انداز نہیں ہون کے یہی ہو نہیں</p>	<p>ہو گا اسی آغوش میں سامان قضا لونی میں کفن آپسے دامن قبا کا</p>	<p>ہونا کہ بجائی سے دنا کر گئی زمین مرنے کو چلے شاہ زمین مر گئی زمین</p>

<p>۱۹۴ کھنکھانے لگا اس کا آواز بے رحمی سے بہت بڑی آواز سے کہہ رہا تھا کہ یہی وہی ہے جو میری بیوی کا موت کا وقت تھا</p>	<p>۱۹۵ جس جگہ سے اس کا آواز سنایا اگر وہاں سے اس کا آواز نہ سنائی جاتا تو اس کا کون سا موت کا وقت تھا</p>	<p>۱۹۶ میں نے اس کا آواز سنا تو میں نے اس کا آواز سنا تو میں نے اس کا آواز سنا تو میں نے اس کا آواز سنا تو</p>
<p>۱۹۷ پہلی ہوئی تھیں اس سے نہ تھا توں کسی میں نہ تھے لاکھ کر جہیز میں ابن علی میں</p>	<p>۱۹۸ برایک مسافر سے گلے ملے جدا ہو جلدی میں چلے بن کوئی جسے نہ تھا</p>	<p>۱۹۹ تو لوٹیں مجھے باب شہادت میں بجا رو ہو کر قبول اس کی رضا کیجیے کیا</p>
<p>۲۰۰ کھنکھانے لگا اس کا آواز بے رحمی سے بہت بڑی آواز سے کہہ رہا تھا کہ یہی وہی ہے جو میری بیوی کا موت کا وقت تھا</p>	<p>۲۰۱ میں نے اس کا آواز سنا تو میں نے اس کا آواز سنا تو میں نے اس کا آواز سنا تو میں نے اس کا آواز سنا تو</p>	<p>۲۰۲ میں نے اس کا آواز سنا تو میں نے اس کا آواز سنا تو میں نے اس کا آواز سنا تو میں نے اس کا آواز سنا تو</p>
<p>۲۰۳ ابھی کہہ رہی تھیں کہ اس کا آواز بے رحمی سے بہت بڑی آواز سے کہہ رہا تھا کہ</p>	<p>۲۰۴ تجویر جو کی ذبح کی جانے لگا مقتل میں کھڑے ہو گئے گوریلے اتر کر</p>	<p>۲۰۵ جلدی نہ کئے گردن بکیں یہ عا قاتل کی چھری کندا کر ہو تو مڑا</p>
<p>۲۰۶ اور اس کے آواز سے اس کا آواز بے رحمی سے بہت بڑی آواز سے کہہ رہا تھا کہ</p>	<p>۲۰۷ میں نے اس کا آواز سنا تو میں نے اس کا آواز سنا تو میں نے اس کا آواز سنا تو میں نے اس کا آواز سنا تو</p>	<p>۲۰۸ میں نے اس کا آواز سنا تو میں نے اس کا آواز سنا تو میں نے اس کا آواز سنا تو میں نے اس کا آواز سنا تو</p>
<p>۲۰۹ کے نذر نسل بن خالق جن دشمنی در بار میں ہو آئین تو گلوں دگرانی</p>	<p>۲۱۰ ہر چند چھری تیر نفی مشتاق کلا قدیر انیس مالک مگر بھی یا تھا</p>	<p>۲۱۱ گرے کا ہوا تھا یہ لقب زخم کھلے تھے نہیں تھے جو باندھے تھے وہ بے رحم کھلے تھے</p>

۵۹۹
علی تھا سر شاہ شہد کاٹ لو آؤ
بان گردن محبوب خلا کاٹ لو آؤ
و حلق شہید عقہ کشا کاٹ لو آؤ
دیر توڑتے ہیں شاہ کلا کاٹ لو آؤ

جنہیں ہوئی صحرائے مصیبت کی زمین کو
بس کی بی بی بے وفا سے قتل شہ دین کو

۶۰۰
یہ کہتے ہیں اگر دیکھو
اعدا سے لڑا جا کے وہ ذوق و فدا دار
جنت میں گیا جو جس کے فدا کے ہم ایسا
فدا دینے کے قتل کا یہ صفا شہر کا کلا

تھرا لی زمین وقت ستم زلزلہ آیا
قرآن سے ملتے ہی قدم زلزلہ آیا

۶۰۱
جہادین جھلکے جانب کی گئی
گردن سے بائی زنجیریں
دنیا سے دم طاعت اور کرم
قبیلہ کی طوٹ لائنیں یہی گئے

تھا شور کہ بے ارشاد والی ہوئی دنیا
کو نہیں کے سردار سے خالی ہوئی دنیا

۶۰۲
ایک طرف سے ہر اکے مچانے
افسوس کیا دیکھ کے شاہ شہدائے
پوچھنا شہد مظلوم سے پابند حیا نے
نفسوں کی کیوں نہیں شہر خدا نے

لوے کہ سا فر تو سوے خلد جلیگا
پر حیف ہو تو نارِ جہنم سے جلیگا

۶۰۳
قاتل سے تہ تیغ یہ ہے شہر کا کلام
کیا وقت ہو کیا دن ہو تباہی کا انجام
ظالم نے کہا جبکہ کا دن عصر کا منکلم
فریاد کا معلوم ہو نا نا کا گئے نام

خطبہ کی یہ ساعت ہو دم ذکر خدا ہو
توسط پیغمبر کا کلا کاٹ رہا ہو

۶۰۴
ظالم کو غازی کو حق آگاہ کو مارا
شہید بیوں نے قاتل کو مارا
پوچھنا زمین فرزندیدار کو مارا
فریاد کی یہ ہے شہر خدا کو مارا

سید کو کیا فوج یہ دعوت ہوئی ہو
مار گئے شہید قیامت ہوئی ہو

۶۰۵
ایک طرف سے شاہ شہد کی چھائی
بولا کہ یہی نہیں مگر گواہ
اس عالم میں ایسا نہیں ہے
میں تڑپ دوزخ سے ملوں ہو اس کا

ہر چند کہ دل مینے سے یاروس ہو آقا
دشمن کے لیے آپ کو افسوس ہو آقا

۶۰۶
ملاو اسید اللہ نے کھائی دم طاعت
ملاو اسید اللہ نے کھائی دم طاعت
ملاو اسید اللہ نے کھائی دم طاعت
ملاو اسید اللہ نے کھائی دم طاعت

یہ سنتے ہی مینے سے وہ بیدار گرا
سجدے کے لیے فیض خدا کا پسر اٹھا

۶۰۷
جہادین جھلکے جانب کی گئی
گردن سے بائی زنجیریں
دنیا سے دم طاعت اور کرم
قبیلہ کی طوٹ لائنیں یہی گئے

مضطرب غم مروت سے بیان ہوئی ہو
سر پہنچے ہیں بل عزار و تی ہیں زہرا

۴۱
بندہ بدین کے نشان سپہ شہر
آتش لقا عاشق بنفقور نے
بیب نین استحقاقی تنقور نے

۴۲
بیب کی نظر عقاب نگاہ حضور نے
بقی خطر گری دل فوج جویو نے
ہوئے جو طائر رانی خنجر طویو نے

۴۳
بیب غصب عین کسین پچی
بیب کے گرد و رخسار چھری
بیب کے زین کی زرد ہوئی چھری

۴۴
شہ و انفقار شاہ نجف دیکھتے ہے
روح القدس کی طرف دیکھتے ہے

۴۵
پیر کا درست کر کے لپیٹا جناب نے
گرتے کے دھنوں کو سیٹا جناب نے

۴۶
قبو میں ملین حسین بڑھے جناب حسین
رستم کفن میں کانپ گیا کسے یا حسین

۴۷
آواز دی زمین نے تھر تھر کے
نعرہ کیا سپہ شہر تھر تھر کے

۴۸
دور کے رشتہ دار تھر تھر کے
نعرہ کیا سپہ شہر تھر تھر کے

۴۹
نعرہ کیا سپہ شہر تھر تھر کے
نعرہ کیا سپہ شہر تھر تھر کے

۵۰
پیر کا عرق جو زلف سے میدان بس گیا
مخمو مویوں کا برسیہ سے برس گیا

۵۱
پیر مد کے سپاہ شام جو گھبرا لی پھر گئی
آندھی سیاہ شمع کے پاس لی پھر گئی

۵۲
ڈسے گونکے تار گھر ٹوٹے رہے
فوارہ ہاے خون زمین چھوٹے رہے

۵۳
قطرہ کوئی عرق کا جبین گھر گرا
چکر تھوڑی کہ یہ عرق گھر گرا

۵۴
ایسا بوا نگاہ کے پھر تھر تھر کے
نعرہ کیا سپہ شہر تھر تھر کے

۵۵
بنو قبا کے کاغذ عکس جو کس
نعرہ کیا سپہ شہر تھر تھر کے

۵۶
خالق پچائے فاطمہ پیرا کے ماہ کو
تارے کا ٹوٹا ہی پیرا بادشاہ کو

۵۷
کلچین و غیاث بھی نے پیش و پس میں تھے
نہا لوغین بلبلین چھین گل تر قفس میں تھے

۵۸
کب دھوپ میں شکوہ امام زمیں گئی
سر پرست کے خاک شفا چہرہ بلی گئی

<p>۱۴۰ سبب صفت نام شاہ انور کو چون کو صاحبان قرآن سنان موم قدی جو جو عشق</p>	<p>۱۴۱ چار آنسو در شکل بہار آئینہ در کعبہ بنو ہاشم وہب عروس تنہا علی</p>	<p>۱۴۲ یہو اسی کا لال چو حق کی کنیز فرزند خانہ زاد حسن کو عزیز حکم خدا سے حکم میں ہر ایک کی لوحہ رحمت کی پوری جیسو کنیز</p>
<p>دیکھا کہ بخت میں اخیر انکا نام ہی پوسے ہی حسین علیہ السلام ہی</p>	<p>تھا جہم بناؤ کو اسے درکار آئینہ منہ دینے کو حق نے دیا چار آئینہ</p>	<p>ہو گئے اس طرحی کے سوالیے معرکے دینے بھی این کسی بھلا ایسے معرکے</p>
<p>۱۴۳ انسان کیا کہ زہ جسم کا خلعت دیا خدا نے ستاروں کا روکے ہو سکے نہ تو بھگتی کو اچھا ملا غلات کتاب اتر کو</p>	<p>۱۴۴ جاہلین خدا شاہ ظالم در کے بیان مسلمان پہلے بیان عجب رکھے تخت سلیمان سبب خیر کا شمع ہمارے جان موہین</p>	<p>۱۴۵ عور جہاد دینے کو انبیاء بھی آئے مشتاق جن جن تشریف دینا بھی آئے نظارہ و غلے کے لیے تقیاء بھی آئے نہا کے زمانہ دینا بھی آئے</p>
<p>آنکھوں میں اسی تن ہی شہر شہرین کا استکرام میں ساتھ بچوڑا حسین کا</p>	<p>ہر شے غلی خوف سے حرکتیں حال تھا دہشت قطب کو بھی غم نہا حال تھا</p>	<p>تعلیم کو امام بڑے کس وقار سے پہونچے قریب اترنے لگے راہوار سے</p>
<p>۱۴۶ پہو تو تھانہ تن غم میں آئینہ میں جو عکس بن گئے کس کے آئے ہیں جو بن گئے نشان پہو نہ کچھ انکھوں کے نشان</p>	<p>۱۴۷ ہواری دشمنی کی شہین جو یادگار سید گلگون کی شہین پہو نہ کچھ انکھوں کے نشان پہو نہ کچھ انکھوں کے نشان</p>	<p>۱۴۸ بہو نہ کچھ انکھوں کے نشان پہو نہ کچھ انکھوں کے نشان پہو نہ کچھ انکھوں کے نشان پہو نہ کچھ انکھوں کے نشان</p>
<p>کبسم زہ امام مجازی کے جسم پر یہ نقش پوریا این نمازی کے جسم پر</p>	<p>منصف ہوں منصفی کے نواسے کیا کیا دیکھیں کہ تیرے پیا سے کیا کیا</p>	<p>مشتاق جنگ عاشق باری جلومین ہیں ہم یا حسین آج تمہاری جلومین ہیں</p>

۵۹
آئی ابوالبشر کی صدا بلند افکار
تم مالک بنشت ہو آدم کے افکار
فوار جہنم سے حضرت یعقوب بابر
یوسف رسول ترے کن کے شان

داؤد نے کچھ آگے زرہ پر دم کیا
یوسف نے پر دم کے سورہ یوسف دم کیا

۶۰
موتی نے آگے بایں کہا چہ بنیاد
بہر ہو سچے نہ کوئی اپنے دارے
کر لیں ہم عصا کو زار و القارے
میں نقش و نقب کف ز حمارے

روشن ہو نقش برق تجلی سے یاسین
ہو گام و نہد ید بیضا سے یاسین

۶۱
شکر سے مسکرا کے شہنشاہ جبر
ہمان آپ ہی جو کئی دعا کا ہوتا
میں کی بی بی غنا یمن میں
میں کی بی بی غنا یمن میں

تم ان سبھوں کی آنکھوں کے لیے ہویا
سب سے سوا نہیں یمن ہلے ہویا

۶۲
علی علیہ السلام سے ساری برائی
اعجازہ بھی کی کہیں مڑے جلایے
تھا خضر کا علم کہ قربان جائے
دایہ نہ طاقی رفا کا تباہی

بوسے خلیل دشمنوں پر وار کیجیے
دن خون اہل نارسے گزار کیجیے

۶۳
آوارہ زنج نے فضل کے پیر
میں نے پیر معنی زنج
مقبول بارگاہ غفور الکریم
قربان ساکنان رو مستقیم

عہدہ جو قابل آپ کے تھا آپ کو ملا
یہ مرتبہ ہمیں نہ ملا آپ کو ملا

۶۴
لو کہ خدا کا حکم نہ ہو کیا
میں کا رفق میں نہ ہو کیا
عاشق کو نہ ہو کیا
نہ ہو کیا

خلاق عرش و لوح و قلم سے نہ پوچھنا
ہم اختیار دیکھیں ہم سے نہ پوچھنا

۶۵
پیشانی کے کار و دست تباہی
حاصل ہو تقدیر و صورت تباہی
پیشانی کے کار و دست تباہی
حاصل ہو تقدیر و صورت تباہی

خدا ہے جسے لوح بڑے ناخدا ہو تم
گویا ہوے حکم ز بلن خدا ہو تم

۶۶
ہر مرتبہ یہ حضرت یوسف علیہ السلام
حکم آپ کا ہو خلق میں جاری
کھائے کبر کو زندہ آگاہی
سچے یہ بیچو کے سلیمان علیہ السلام

پیریاں ہوں ان کے حکم میں جنکو دعا کرو
میری جگہ ہو مور جو خاتم عطا کرو

۶۷
فضیلت علیہ السلام کی بیکاری نہ کھاؤ
سید انبیاء میں پھر جو جا نازین لاؤ
میرزا کا نام ہو سیدین دینی خباؤ
کھائے کبر کو زندہ آگاہی

دادا کی تیغ چھتی ہی شکر خدا کرو
لیا تمہا ہے لڑتے ہیں بیٹی دعا کرو

<p>۵۲۴ شہنشاہ دشمنین بے خوف و ہراس شہزادانِ محبت کربلا کی جنگ انورست کر رہی صف اٹھالی دلوں کا</p>	<p>۵۲۵ شہنشاہ دشمنین بے خوف و ہراس شہزادانِ محبت کربلا کی جنگ انورست کر رہی صف اٹھالی دلوں کا</p>	<p>۵۲۶ شہنشاہ دشمنین بے خوف و ہراس شہزادانِ محبت کربلا کی جنگ انورست کر رہی صف اٹھالی دلوں کا</p>
<p>خوش طہرین اہلبیت تہ ذوالفقار تھے رہیں حسین مستعد کارزار تھے</p>	<p>لو زندگی کے چند نفس شاق ہیں حضور پر سب بول جنگ کے شاق ہیں حضور</p>	<p>دستک جو ساتھ آپ کے شریف لالی تھیں لوٹدی تھیں چپکے چپکے یہ فرمائی آلی تھیں</p>
<p>۵۲۷ شہنشاہ دشمنین بے خوف و ہراس شہزادانِ محبت کربلا کی جنگ انورست کر رہی صف اٹھالی دلوں کا</p>	<p>۵۲۸ شہنشاہ دشمنین بے خوف و ہراس شہزادانِ محبت کربلا کی جنگ انورست کر رہی صف اٹھالی دلوں کا</p>	<p>۵۲۹ شہنشاہ دشمنین بے خوف و ہراس شہزادانِ محبت کربلا کی جنگ انورست کر رہی صف اٹھالی دلوں کا</p>
<p>چاک قباہ سید ابرار کھل گئے زخموں کے منہ بھی صوفی کھل گئے</p>	<p>غازی کہیں قلعہ میں لڑے یہاں شہرہ ہے حسین عجب اس میں لڑے</p>	<p>اس معرکے میں حق کے فدا کی تھی شہر کفار کا جھوم ہی بھائی سے ہو شیار</p>
<p>۵۳۰ شہنشاہ دشمنین بے خوف و ہراس شہزادانِ محبت کربلا کی جنگ انورست کر رہی صف اٹھالی دلوں کا</p>	<p>۵۳۱ شہنشاہ دشمنین بے خوف و ہراس شہزادانِ محبت کربلا کی جنگ انورست کر رہی صف اٹھالی دلوں کا</p>	<p>۵۳۲ شہنشاہ دشمنین بے خوف و ہراس شہزادانِ محبت کربلا کی جنگ انورست کر رہی صف اٹھالی دلوں کا</p>
<p>ہو دیکھ کے قلعہ نہ تہ حق تلاش کو کوئی ہٹائے آگے سے اکیڑ کی لاش کو</p>	<p>لازم ہی پاس جان امام زمین تجھے امان نے چند بار کہا ہی بہن تجھے</p>	<p>جلتے ہیں لی مجھ میں تیرا خون و شہر آخر کہا کہ میں تیرے قربان ذوالفقار</p>

<p>۴۷۷ کھینچنے نہیں کیا کروں کاٹھی سے کیا کروں غیر سے کیا کروں تھا پہلے غلطاب نہیں اصلاً میں کیا کروں صفر کے پنج مارے ہیں</p>	<p>۴۷۸ بولی علی کی سیف کا زخم دیکھ کر تو ایسا حال تو غنیمت نہ دیکھ کر مضطرب رہا یہ تھوڑا سا عالم نہ دیکھ کر</p>	<p>۴۷۹ گردون پہ زمین اتار دیکھ کروں ہوں سو ڈرائیاں گلیوں سے گھس کر کروں شعنی ہو جگر جلال میں جن پر نظر کروں کھنکھ کر کروں این زبیر کروں</p>
<p>رہتے حواس دیکھ کے دلبر کو گو دین لڑتا اگر لے ہوے اصغر کو گو دین</p>	<p>طاقت نہ ہو جو دست شہرین تپا ہین کاٹھی سے خود نکل کے در آؤں سپاہین</p>	<p>دو انگلیوں سے دو اچھی سب بکار ہین ای دو الفقار ہاتھ بیان دو الفقار ہین</p>
<p>۴۸۰ میں پانچم کے تیر دل تفرار سے نزدیک ہر طرح کروں رہوار سے میں پانچم کے تیر دل تفرار سے نزدیک ہر طرح کروں رہوار سے</p>	<p>۴۸۱ مولا چمکے جاونگی لہر کے آؤنگی بہلی میں نام بریں کا چمک آؤنگی گر نہ ہوئے کو شہر والا کے آؤنگی گر نہ ہوئے کو شہر والا کے آؤنگی</p>	<p>۴۸۲ تو ہی علی کی سیف تو سیف ہوئیں تو ہی مال بد شہر لافا ہوئیں تو ہی شگفت کو خیمہ کشا ہوئیں تو ہی عصا تو موسیٰ مجتبر ناما ہوئیں</p>
<p>ما تم سے اس دلیر کے سب عفو خستہ ہین بے حس ہین دونوں ہاتھ کراڑ شکستہ ہین</p>	<p>ہوں مہر خرد علی سے لہو چاٹتی پھرن ٹھہر ہین ہین حضور میں مہر کاٹتی پھرن</p>	<p>دست علی سے یوں تیرنی ٹپ چمک گئی جیسے پتی کے گھر سے نبوت چمک گئی</p>
<p>۴۸۳ کیوں انفقار دوست و جانین ہین کوئی کوئی تشنہ دین جانین ہین کے لیے سانسے مر جانین ہین کے لیے سانسے مر جانین ہین</p>	<p>۴۸۴ موت کے کاغذات حیات بڑا انفقار تو خود چلے یہ کوئی عورت بڑا انفقار موت کے کاغذات حیات بڑا انفقار تو خود چلے یہ کوئی عورت بڑا انفقار</p>	<p>۴۸۵ بولی تیرے پ کے وہ شہر نشین محبوب جان کے نہیں کرتی یہ شکوہ آقا تعاری و حبسے لب پر جامو شکلا کشا کے ہاتھ سے پائی راہو</p>
<p>پچھا ہر سر میں گے تن سے اتار لے میں نالوان ہوں شمر کو اب تو پکار لے</p>	<p>پیدا کیا منین سے ساتھ کے لیے بھیجا خدا نے تجھ کو اسی ہاتھ کے لیے</p>	<p>جبریل کے پردن کا احوکام ہو گیا پہو چکی خدا کے ہاتھ میں تو نام ہو گیا</p>

<p>۱۳۵ غزلت پرست بختیاری کا راج خاصان حق بھی دیکھیں میری سیر آنسو سے کہہ دوئے اعتبار آج تینا خون جگر پیے ذوالفقار آج</p>	<p>۱۳۶ بولے تری خوشی بھی دم کا زار ہو ای تیغ ایک شمشیر سے تو شعلہ بار ہو بچنی بہت نہ امت جد بقیہ رہو چنانچہ ایسی چال کہ حشر آشکار ہو</p>	<p>۱۳۷ دست کمر میں بن جو اب کمر میں یعنی فرس کی بال باک امم تیزی نگاہ شاہ سے اس بقیہ میں یہ قدم پناہ غزلون کی دم میں</p>
<p>تراکل زبان سے نہ مزا ای ملول ہو جتک ظہور قائم آل رسول ہو</p>	<p>پھر کیا ہو خوشی جو رسالت ملک کی مٹی ہیں محنتیں غلبہ بو تراب کی</p>	<p>رہوار جو بر مطاف و سینہ دیکھ کے تھا شور وہ چلی دھن آئینہ دیکھ کے</p>
<p>۱۳۸ تجربہ کی گھر دیو بھی بولے نہ سب بھی اور تیرے بھی کلام اب شبیعوں کا تیغ کو و نکالیں کلام اب نیکو یہ تلف ہوئی اولاد تشریف</p>	<p>۱۳۹ سلمان جنگ نے لگا بھی کھال کی فاطمہ کے شہر نے ہوئی بیگمال جو شہر کے کھلے کہ بی دیکھیں جلال جنگ میں کھلے کہ بی دیکھیں جلال</p>	<p>۱۴۰ فیض سواری شہر فراتہ ہو گیا سایہ جنان کا خیمہ ویرانہ ہو گیا رو سے زمین بھی عارف جانانہ ہو گیا گر مری میں دشت غیرت خزانہ ہو گیا</p>
<p>الف سے پھر اس کے لیے حسین لے لے کے نام شیعوں کا دیا کیے حسین</p>	<p>خوف میں جو رہیں دیکھنے کو جاکھڑی ہوئیں محنت میں ان کے تھوڑے تھوڑے ہوئیں</p>	<p>ڈرے پہنچ گئے فلک بھی اب پر افتان چنی ہوا نے رخ آفتاب پر</p>
<p>۱۴۱ نکالنے کی تیغ نے کھنکھایا نکالنے کی تیغ نے کھنکھایا نکالنے کی تیغ نے کھنکھایا نکالنے کی تیغ نے کھنکھایا</p>	<p>۱۴۲ پہنچ رہے ہیں دیکھنے کو جاکھڑی ہوئے بہنچ رہے ہیں دیکھنے کو جاکھڑی ہوئے بہنچ رہے ہیں دیکھنے کو جاکھڑی ہوئے بہنچ رہے ہیں دیکھنے کو جاکھڑی ہوئے</p>	<p>۱۴۳ اب سے شہر کی شہر ہو گیا اب سے شہر کی شہر ہو گیا اب سے شہر کی شہر ہو گیا اب سے شہر کی شہر ہو گیا</p>
<p>دشمن کین تیغ زنی کا بیان رہے شیعوں کی مجلسوں کا بیان رہے</p>	<p>دلکلی ہوئی ہی چادر زہرا سنبھالو پہلے بدن سے تیر تو با بانکال لو</p>	<p>کامی سے اب چھلنے نہ آگے پر چھلنے کیا ماضی کی تیغ کے منہ پر چھلنے</p>

<p>۴۵۵ کھنکھانے سے سب کی زبانیں بے زبان ہو گئیں ہر طرف بے زبان ہو گئیں ہر طرف بے زبان ہو گئیں ہر طرف</p>	<p>۴۵۴ گرا کر کیا پرہیز کو سلیمان نے عجیب کچھ بھی نہیں سے آئی صد لایا اب تیرا</p>	<p>۴۵۳ فتح جنت خدا پوشتاؤں کا فرمایا اہل شام سے اے قوم بیکران</p>
<p>چلائی ہر کمان نہیں کوشش کسی لیے چلا بندھا ہوا ہی یہاں بھی سی لیے</p>	<p>قربان ہو سپاہ یہ تاکید ہو گئی کھلا ہلال تیغ علی عید ہو گئی</p>	<p>تھا اشتیاق بیعت جان پتوں کا سنگوا کے خطا دکھائے نواسا رسول کا</p>
<p>۴۵۶ کیا ہو بہشت شکوہ خندہ بھی بالکل صحت طلبی کا دور ہے بندہ بھی</p>	<p>۴۵۵ ستارے گرے کیا جامہ بیکران ایسا بے نقار کے سپاہ کو جان</p>	<p>۴۵۴ تو تھا کہ شوق شہر گندارہ مولانا کو اب غم بہشت گندارہ</p>
<p>مشکل ہوا کر ہنا شہنا کو خون سے بچکی لگی جلا جیل و قنا کو خون سے</p>	<p>ما سے ہیں صاف جو ہر شمشیر افواج میں دندان شہ کا عکس کوثر کی موج میں</p>	<p>جلد آئے کہ دور و لون کمال ہوں یا شاہ ایک تو ہم بھی نہال ہوں</p>
<p>۴۵۷ کھنکھانے سے سب کی زبانیں بے زبان ہو گئیں ہر طرف</p>	<p>۴۵۶ جلدی تباہی تباہی تباہی بوی قضا کہ تیغ علی کا چیل</p>	<p>۴۵۵ کیا باغ سے مراد ہے نادانی جبین علی کی تیغ کی تیغ</p>
<p>نور تھی جہاد شہ مشرقین کی ہر سوا تر رہی تھی سلامی حسین کی</p>	<p>سر کی قسم ہوا سی گھاٹ کی قسم دم لو گئی ظالموں کے ترے کاٹ کی قسم</p>	<p>برجی کا چیل گا علی اکبر گزر گئے سیو پھی پڑ گیا کے جبین شیر مر گئے</p>

<p>مرثیہ کجی کو باغ بستان دین وہ نہ توڑی کجی کو باغ بستان کجی کو باغ بستان دین کجی کو باغ بستان دین</p>	<p>مرثیہ نشدت کو باغ بستان دین نشدت کو باغ بستان دین نشدت کو باغ بستان دین نشدت کو باغ بستان دین</p>	<p>مرثیہ نشدت کو باغ بستان دین نشدت کو باغ بستان دین نشدت کو باغ بستان دین نشدت کو باغ بستان دین</p>
<p>اور یا یہ ہو جسے لے غم سوا دیے سہاں کے خیام جہاں سے اٹھا دیے</p>	<p>کفار کی گٹھا کو پریشان کر دیا بجلی سے لگے اور ہی سامان کر دیا</p>	<p>جو ہرین بوہو عشق شہ مشرقین کی زنجیر سے پہنی ہو نذر حسدین کی</p>
<p>مرثیہ کجی کو باغ بستان دین کجی کو باغ بستان دین کجی کو باغ بستان دین کجی کو باغ بستان دین</p>	<p>مرثیہ نشدت کو باغ بستان دین نشدت کو باغ بستان دین نشدت کو باغ بستان دین نشدت کو باغ بستان دین</p>	<p>مرثیہ نشدت کو باغ بستان دین نشدت کو باغ بستان دین نشدت کو باغ بستان دین نشدت کو باغ بستان دین</p>
<p>غصہ سے حال سیدنا داند غبرو اب بھی جو شمر سے ہاتھ اٹھاؤ تو خیر</p>	<p>بی بی کے ظالموں کا لو کوندتی پھری بالا سے سنبھالے جو کوندتی پھری</p>	<p>بیتی ہو خون گرم جو فوج شریک نکھڑا گیا ہو تیغ جناب امیر کا</p>
<p>مرثیہ کجی کو باغ بستان دین کجی کو باغ بستان دین کجی کو باغ بستان دین کجی کو باغ بستان دین</p>	<p>مرثیہ نشدت کو باغ بستان دین نشدت کو باغ بستان دین نشدت کو باغ بستان دین نشدت کو باغ بستان دین</p>	<p>مرثیہ نشدت کو باغ بستان دین نشدت کو باغ بستان دین نشدت کو باغ بستان دین نشدت کو باغ بستان دین</p>
<p>انجہ زوال کس لہو سے ہاتھ میں ہیں وہ آسمان کدیا سے ہاتھ</p>	<p>گم کے انجی میں سے جبار آسمان ہو فکال ہلال تیغ اگر در میان ہو</p>	<p>چھوڑا نہ اسے سونہ الفواج شاہ لوہین مار لیں خوشیاں شام کو</p>

۴۴۴
 طهارت منزه کا جدا گانه
 جلوه سے لکھ کر
 جیسا مین کی دخل کیا کر
 انتر یونکو دہم سے دیو اور کر

۴۴۵
 طہری اور خون کی صفائی
 منقوشی اور پانی
 شفا کا نام
 طہری اور خون کی صفائی

۴۴۶
 طہری اور خون کی صفائی
 منقوشی اور پانی
 شفا کا نام
 طہری اور خون کی صفائی

۴۴۷
 شریعت سوت کی برتن و الفقار
 اسین بھی کوئی حکمت پروردگار

۴۴۸
 گویا نہیں بیان پندھ سب کے بندہ
 ہکو تو ذوالفقار کے فقرے پندھ

۴۴۹
 سب سے پہلے ہو کے سید زری کو گھر
 ہر سب سے پہلے علی کے نازی کو گھر

۴۵۰
 طہری اور خون کی صفائی
 منقوشی اور پانی
 شفا کا نام
 طہری اور خون کی صفائی

۴۵۱
 طہری اور خون کی صفائی
 منقوشی اور پانی
 شفا کا نام
 طہری اور خون کی صفائی

۴۵۲
 طہری اور خون کی صفائی
 منقوشی اور پانی
 شفا کا نام
 طہری اور خون کی صفائی

۴۵۳
 جانی عالم کی تیغ سے ستم گھوٹ
 ای برق گریبان تری معلوم ہو گھوٹ

۴۵۴
 آواز دی تہوں کے سون کی کمی نہیں
 چلا ہے تھے تیرے دھنکی کی نہیں

۴۵۵
 بیکر لکھی نہار کماندار ہو گئے
 جیسے کی راہ روک کے تیار ہو گئے

۴۵۶
 طہری اور خون کی صفائی
 منقوشی اور پانی
 شفا کا نام
 طہری اور خون کی صفائی

۴۵۷
 طہری اور خون کی صفائی
 منقوشی اور پانی
 شفا کا نام
 طہری اور خون کی صفائی

۴۵۸
 طہری اور خون کی صفائی
 منقوشی اور پانی
 شفا کا نام
 طہری اور خون کی صفائی

۴۵۹
 سب کا اختیار ہو پروردگار کو
 پیدا و خیر سہنے کرتا ہونا کو

۴۶۰
 کرتے ہو پروردگار کو جو خالی چلے گئے
 چاہا جہد ہر او و مرثہ عالی چلے گئے

۴۶۱
 رکھتے نہیں ہر دین یہ جو دغا ہوئی
 اچھا ہیست عرب ای قوم کیا ہوئی

۴۱
میں نے اپنے ہاتھوں سے اپنے ہاتھوں سے
میں نے اپنے ہاتھوں سے اپنے ہاتھوں سے
میں نے اپنے ہاتھوں سے اپنے ہاتھوں سے

۴۲
میں نے اپنے ہاتھوں سے اپنے ہاتھوں سے
میں نے اپنے ہاتھوں سے اپنے ہاتھوں سے
میں نے اپنے ہاتھوں سے اپنے ہاتھوں سے

۴۳
میں نے اپنے ہاتھوں سے اپنے ہاتھوں سے
میں نے اپنے ہاتھوں سے اپنے ہاتھوں سے
میں نے اپنے ہاتھوں سے اپنے ہاتھوں سے

تھم کے ناوک رخ پر نور کھینچ کے
تھم کے ناوک رخ پر نور کھینچ کے

لشکر کی اپنے بے ادبی دیکھتا ہوں تو
لشکر کی اپنے بے ادبی دیکھتا ہوں تو

بدعت یہ کی حصین نے جان ضعیف پر
بدعت یہ کی حصین نے جان ضعیف پر

۴۴
میں نے اپنے ہاتھوں سے اپنے ہاتھوں سے
میں نے اپنے ہاتھوں سے اپنے ہاتھوں سے
میں نے اپنے ہاتھوں سے اپنے ہاتھوں سے

۴۵
میں نے اپنے ہاتھوں سے اپنے ہاتھوں سے
میں نے اپنے ہاتھوں سے اپنے ہاتھوں سے
میں نے اپنے ہاتھوں سے اپنے ہاتھوں سے

۴۶
میں نے اپنے ہاتھوں سے اپنے ہاتھوں سے
میں نے اپنے ہاتھوں سے اپنے ہاتھوں سے
میں نے اپنے ہاتھوں سے اپنے ہاتھوں سے

پانی پیا دکھا کے یہ پیاسے کی قبر کی
پانی پیا دکھا کے یہ پیاسے کی قبر کی

اعداء کی ہو رہی ہو چڑھائی حصین پر
اعداء کی ہو رہی ہو چڑھائی حصین پر

آیا نہ رحم جان علی و تہوں پر
آیا نہ رحم جان علی و تہوں پر

۴۷
میں نے اپنے ہاتھوں سے اپنے ہاتھوں سے
میں نے اپنے ہاتھوں سے اپنے ہاتھوں سے
میں نے اپنے ہاتھوں سے اپنے ہاتھوں سے

۴۸
میں نے اپنے ہاتھوں سے اپنے ہاتھوں سے
میں نے اپنے ہاتھوں سے اپنے ہاتھوں سے
میں نے اپنے ہاتھوں سے اپنے ہاتھوں سے

۴۹
میں نے اپنے ہاتھوں سے اپنے ہاتھوں سے
میں نے اپنے ہاتھوں سے اپنے ہاتھوں سے
میں نے اپنے ہاتھوں سے اپنے ہاتھوں سے

تک حسین بنید بادشہ خوش نصیب کی
تک حسین بنید بادشہ خوش نصیب کی

کین نیندین ز منیر علی جناب سے
کین نیندین ز منیر علی جناب سے

بیہوش جان شاہ ولایت پر سے
بیہوش جان شاہ ولایت پر سے

<p>۴۹۱ غلبہ کیا زین کے غضب ہو گیا ہو گیا گرے امام مدنیہ غضب ہوا غلبہ کیا شکر کا ہو تو غضب ہوا غلبہ کیا کہ رہی تھی کینہ</p>	<p>۴۹۲ ہوئے مکرور بادشاہ آسمان منظور کر لیا تھی تباہی جس کے وہ مال کے ہو جو ہر گز کرنا ہو اسکو دینے پر عین</p>	<p>۴۹۳ ہو گیا کیلئے عین زین کو چلا ہو گیا کیلئے عین زین کو چلا ہو گیا کیلئے عین زین کو چلا ہو گیا کیلئے عین زین کو چلا</p>
<p>پڑتی ہو اڑ کے ریت تن چاک پر بابا کو نیند آگئی ہو خاک پاک پر</p>	<p>خداست میں بن سہر کی لجا بیٹنگ خلعت امیر شام سے دلوائینگے</p>	<p>انسو بہا کے نیک شہا ل ترپ گیا حال حسین اڑ کی تھی ہی دل ترپ گیا</p>
<p>۴۹۴ ہو گیا کون سوئے شہر بار ہو گیا ہو گیا کون سوئے شہر بار ہو گیا ہو گیا کون سوئے شہر بار ہو گیا ہو گیا کون سوئے شہر بار ہو گیا</p>	<p>۴۹۵ کہنے ہو مگر کون گرفتار پائے ہو کہنے ہو مگر کون گرفتار پائے ہو کہنے ہو مگر کون گرفتار پائے ہو کہنے ہو مگر کون گرفتار پائے ہو</p>	<p>۴۹۶ ہو گیا کون سوئے شہر بار ہو گیا ہو گیا کون سوئے شہر بار ہو گیا ہو گیا کون سوئے شہر بار ہو گیا ہو گیا کون سوئے شہر بار ہو گیا</p>
<p>حضرت پر ہوئے تھے ہوا زین گرم بعضوں کو خون بعض عینوں کو شرم</p>	<p>کیا لا ولد ہو گود کا پالا نہیں کوئی سب نے کہا کہ پوچھنے والا نہیں کوئی</p>	<p>کچھ سکتے ہیں پاؤں شہر قابو میں ہاتھ کتنی ہو سکی کہ خدا کے ساتھ ہو</p>
<p>۴۹۷ گاہ ایک شخص کا زین ہو گیا گاہ ایک شخص کا زین ہو گیا گاہ ایک شخص کا زین ہو گیا گاہ ایک شخص کا زین ہو گیا</p>	<p>۴۹۸ ہو گیا کون سوئے شہر بار ہو گیا ہو گیا کون سوئے شہر بار ہو گیا ہو گیا کون سوئے شہر بار ہو گیا ہو گیا کون سوئے شہر بار ہو گیا</p>	<p>۴۹۹ ہو گیا کون سوئے شہر بار ہو گیا ہو گیا کون سوئے شہر بار ہو گیا ہو گیا کون سوئے شہر بار ہو گیا ہو گیا کون سوئے شہر بار ہو گیا</p>
<p>آیا ہو کسی کی حمایت کے واسطے اسے کہا چلا ہوں تجارت کے واسطے</p>	<p>ترجیب قتل سید ابراہار دی اُسے بس ہر کی بھی ہوئی تلواردی اُسے</p>	<p>یہ حال ہو مگر نہیں کچھ فرق شان میں ایسے بھی ہو گئے ہیں یا حبان میں</p>

۱۱۱

لاشون کو بوجھتے تھے مرد مرگے
ب کو بیجا چلا اور اور دھریا
فصل خلافت کے شہر کا ایک چلو دیا
کھانا اور بیچ کر کو بیچ کر دیا

رہنمون آپ بھی ہمت تن چور ہو گیا
آخر بڑھی یہ پیاس کہ مجبور ہو گیا

۱۱۲

نہایت تھکے ہوئے رہا
چارہ نہ ملنے کی تیغوں سے کہ گیا
ہر ایک سے غلو ظلم کی نظر سے کہ گیا

گرے میں ہی صد کہ عجب مٹا گئے ہیں
خبر تھنی علی مجھے لینے کو آئے ہیں

۱۱۳

گھر کے خزانے خالی کر دیے
میں نے غلو سے بوجھتے تھے مرد مرگے
نہایت تھکے ہوئے رہا
چارہ نہ ملنے کی تیغوں سے کہ گیا

کاری جو کوئی زخم لگا کوچ کر گیا
چما کے یا حسین کسا اور مر گیا

۱۱۴

نہایت تھکے ہوئے رہا
چارہ نہ ملنے کی تیغوں سے کہ گیا
ہر ایک سے غلو ظلم کی نظر سے کہ گیا

سینہ باتو خون بہا اضطراب سے
غل تھا کل ہی ہر شفق آفتاب سے

۱۱۵

نہایت تھکے ہوئے رہا
چارہ نہ ملنے کی تیغوں سے کہ گیا
ہر ایک سے غلو ظلم کی نظر سے کہ گیا

صدے سے دست پائے چکے ہو گئے
مشکل شاپر کے گھسے پائے گئے

۱۱۶

نہایت تھکے ہوئے رہا
چارہ نہ ملنے کی تیغوں سے کہ گیا
ہر ایک سے غلو ظلم کی نظر سے کہ گیا

پھیلائے پاؤں حلق کٹا کوچ کر گیا
دنیا سے ہاتھ کھینچ کے شہر مر گیا

۱۱۷

نہایت تھکے ہوئے رہا
چارہ نہ ملنے کی تیغوں سے کہ گیا
ہر ایک سے غلو ظلم کی نظر سے کہ گیا

غل تھا ہاتھ کوئی ہمارا دوہائی ہو
ہر دھیمیں حسین کو مارا دوہائی ہو

۱۱۸

نہایت تھکے ہوئے رہا
چارہ نہ ملنے کی تیغوں سے کہ گیا
ہر ایک سے غلو ظلم کی نظر سے کہ گیا

چلا میں رولق لید مصطفیٰ گئی
اقاسا فری میں تھیں موت آگئی

۷۱۵

۱۱۱
 ۱۲۱
 ۱۳۱
 ۱۴۱
 ۱۵۱
 ۱۶۱
 ۱۷۱
 ۱۸۱
 ۱۹۱
 ۲۰۱
 ۲۱۱
 ۲۲۱
 ۲۳۱
 ۲۴۱
 ۲۵۱
 ۲۶۱
 ۲۷۱
 ۲۸۱
 ۲۹۱
 ۳۰۱
 ۳۱۱
 ۳۲۱
 ۳۳۱
 ۳۴۱
 ۳۵۱
 ۳۶۱
 ۳۷۱
 ۳۸۱
 ۳۹۱
 ۴۰۱
 ۴۱۱
 ۴۲۱
 ۴۳۱
 ۴۴۱
 ۴۵۱
 ۴۶۱
 ۴۷۱
 ۴۸۱
 ۴۹۱
 ۵۰۱
 ۵۱۱
 ۵۲۱
 ۵۳۱
 ۵۴۱
 ۵۵۱
 ۵۶۱
 ۵۷۱
 ۵۸۱
 ۵۹۱
 ۶۰۱
 ۶۱۱
 ۶۲۱
 ۶۳۱
 ۶۴۱
 ۶۵۱
 ۶۶۱
 ۶۷۱
 ۶۸۱
 ۶۹۱
 ۷۰۱
 ۷۱۱
 ۷۲۱
 ۷۳۱
 ۷۴۱
 ۷۵۱
 ۷۶۱
 ۷۷۱
 ۷۸۱
 ۷۹۱
 ۸۰۱
 ۸۱۱
 ۸۲۱
 ۸۳۱
 ۸۴۱
 ۸۵۱
 ۸۶۱
 ۸۷۱
 ۸۸۱
 ۸۹۱
 ۹۰۱
 ۹۱۱
 ۹۲۱
 ۹۳۱
 ۹۴۱
 ۹۵۱
 ۹۶۱
 ۹۷۱
 ۹۸۱
 ۹۹۱
 ۱۰۰۱

6119

والہ
جو کی کہ او شمعین شمع مظلوم آئیے
دیکھو باد دایہ سب گلے سے لگائیے
پرانی دل میں غول بھرا ہو
کیون چپ چین آج حال دل کا تھکے
ہاں سے کہا سر شرم مظلوم کیا ہوا
کہین خدا کی راہ میں تن سے جدا ہوا

١٢٠

۱۲۵
 مہربان نہ کر بیٹیکے حاکم کی
 بھرا گلشنی خاک میں بادشاہ کی
 پینین سر مہانے لاش کے ہر سونگاہ کی
 بھائی کے ہاتھ رکھ دیے سینیہ پر آہ کی
 روئین کہا کہ موت نہ آئی میں گئی
 آپ ہٹ گئے توبان بھائی میں گئی

۹۱۲۱

۱۲۱
 ہر طرح فریاد کی آپ تک ہیں
 یہ جو عمر بیاہم درگاہِ شکر تک ہیں
 مہر سے قلب بھر دیر سے زیرِ فلک ہیں
 دی لاش نے صدا کہ نینیدیں شک ہیں
 نہ نوحہ نہ سوئے قلبِ مسافر حسین
 آج اس ملکِ قلبہ نامہ حسین

三

۱۰۰
 زینب ترکت ہی این یاد عمر حسین
 بالائے نوکت نیرہ ہو جاے عمر حسین
 انا شوق توین دل سے جدا حسین
 حق سے دعا ہو فقط شوق کلام کا
 صدقہ عمر حسین علیہ السلام

<p>۴۸ رنجی ہوا جو یوسف یوسف کی طرح غل تھا چھٹا حبیب سے محبوب کی طرح تنہا ہوا غریب خوش اسلوب کی طرح صبر تھا مگر ارباب کی طرح</p>	<p>۴۹ غنیمت قنق میں پیش نظر تھا جہان کی رورو کے ذوقا رب نے پتہ سے راہ تیور کے گھر پہلے تو بیکار سے کینہ خواہ زرد میں آفتاب علی دھندلے تھا راہ</p>	<p>۵۰ کینہ میں حکومت دور میں آہ دیکھی ہو اپنے ہو علم اسی سے عین کلا بھی ہو کوئی بیان تھا اس سے آشتیا بھی ہو ترزدہ اپنے دیدہ سے نصیب بھی ہو</p>
<p>کثرت عجب مال کی تادو پہر ہوئی گہرا کے چاند کی شب کاکل سحر ہوئی</p>	<p>ملتا نہیں گہر شہ عالی جناب کا کیا خاک چھانتا ہی سر پو تراب کا</p>	<p>دن ہی مگر حسین ہی شام سیاہ میں پھر تا ہی ایک چاند ہماری نگاہ میں</p>
<p>۵۱ گیتی یاہ صد مذکور نظر نے کی تسمیر بنو کو آنے کی نیت جگر نے کی فاقہ فاقی دل شہم جن و شہر نے کی اور اسودن کی فوج روان شہر تیری کی</p>	<p>۵۲ بولادہ غول شہ کے ادھر جا چکے ہیں اس صفت میں غل جہاں حسین انجا کہیں شہر شہر حسین جو اس جگہ شہر حسین</p>	<p>۵۳ ہو آفتاب صبح مراد پر کرمان آئی صد اسے فاطمہ ہر لہ نا کرمان دم توڑتا ہی غازی و جرح لوجوان</p>
<p>افسوس میں جہان کے فریاد رس چلے بالائے روح ازہ مگر نظر چلے</p>	<p>چارو نظرف جو دیکھ کے شہر تعمیر گئے بار ہلال سے فلک پر تعمیر گئے</p>	<p>سر جہل رہا ہی دھوپ کی شدت میں پوتے کا حال غیور دادی کی گود میں</p>
<p>۵۴ کج گئی صد کہ جگر گنگنان فتنہ میر گاہ سے چلائی کرمان شہر میں کھنڈ کی جگہ پر حسین غریب کی جگہ پر حسین</p>	<p>۵۵ جی سسر میں دھوم بیان فرمیں چلائے شہر کے مینہ والے ادھر نہیں چلائے دی کسی نے صد کیا نہیں من پیر شہر میں</p>	<p>۵۶ جی چلے نہ کہہ سنے جگہ پر جلدی چلو حسین دم احتضار ہو کشتاوی میں روح بست بقیہ ہو بابائے کج ہو پرا احتضار ہو</p>
<p>سینہ کو ان کے لطف سنان اجل ملا ہکو نہال بخشش امت کا چھل ملا</p>	<p>پوئے حسین اب نہ بتائے سے فائدہ ہنسنے سے کیا حصول رلانے سے فائدہ</p>	<p>ایلال نزع کاہ قرینہ میں کیا کروں رنج سے شک رہا ہی سینہ میں کیا کروں</p>

<p>۴۰ پہن مردی سے میر خسار در در لیتا ہوں کہ دین دل میرج میں در در آفتاب سہر شمع کے سر</p>	<p>۴۱ اسکندر میں کا گھبراہ دم چو آئینہ پیراہ جاو غبار عمر تلاوار شعل مایہی بے آب و سببم ہوئی جو گیت شہت بلا میں</p>	<p>۴۲ یہ لکھتا ہے جن دشمنوں نے مجھے تیار کیا کو اپنے شکل میں آئے ادھر ادھر سے ادھر دشمنوں نے مجھے جھڑکی سمیت برہنہ سر طعنے طعنے</p>
<p>ہی جو کڑی وہ ایک گونہ سے کم نہیں حلقے زرہ کے دیدہ پونہ سے کم نہیں</p>	<p>پر خون گل سپر بھی ہلال و من میں ہی نغمہ سپر فتح شفق کے گن میں ہی</p>	<p>آدم کا دل بہشت میں صدر سے ہل گیا طوبا قدر حسینؑ نہ نخل ہل گیا</p>
<p>۴۳ شفق مسر کے بال میں شجاع مسر کے صاف درختیاں میں قطرے عری کے چھینک میں زرے بھی ہیں کہ جو ہلال میں</p>	<p>۴۴ سنگھ پر خون غنیمت کی شمع اچھا حنا سے سنبھو خطے دیو رنگ جلد آؤ لال تن سے ابار و سلاح جنگ منہ سے بین یہ نغین تو جولو کی ہو جنگ</p>	<p>۴۵ پوچھا چلی کالال جو پانی چلے پہنچیں ننان کے گہر گہر کے نہر کے گلے میں خون جگر کے آؤ نہ یہ کہا دل زخمی نبھال کے</p>
<p>جیس کلا یون میں ترقی ہو نور کی شاخیں زمین پر ہیں مگر نخل طور کی</p>	<p>کہتے ہیں میر و بلغ امام ام میں ہم گو اڑیاں رکھتے ہیں ثابت قدم ہیں ہم</p>	<p>حضرت کو خفیہ خالق اکبر میں دے چلے امان کے دیکھنے کا بڑا داغ دے چلے</p>
<p>۴۶ پہن مردان چرخیم آتشاے فطرت آجھو کی جو کین ہیں وہاں ہوا فطرت اسوقت کوئی پائے نہ کہ بے فطرت گرتا جو اکھ کے فطرت سے کہ بے فطرت</p>	<p>۴۷ مولائے دی صدائے بر دینا و جان آئی شان کے چلے سے عجب ہو چن چن گریبان جھوڑ میں تو خنک میں چن چن تینا غنیمت خیال کہ سیر ہو چن چن</p>	<p>۴۸ کہیے گا میری سمیت میری فطرت لان اجل کے باغ سے ملت درادھی تھا وہ جگہ میں درد کی جگہ ہی ہوا اور اجازت پیک قضا نہ ہی</p>
<p>پتہ ہی منہ سے خون جگر کی یہ شان ہی رغمی کی میرے ہونٹوں پر اسوقت جان ہی</p>	<p>روشن تو ہی حسینؑ کا سب حال آپ پر پر چھٹی سپر کو مار کے جھٹے میں باپ پر</p>	<p>مسرت ہی دیکھنے کی رہی تشنہ کلام کو اب رو دھو بخشد بھی اپنے غلام کو</p>

<p>۹۷ میر لکھنے کے لئے غم میں تھے عارف جبریل کے غم میں تھے گیسو و فوکر سے دل کے رشتہ میر لکھنے کے لئے غم میں تھے</p>	<p>۹۸ میر لکھنے کے لئے غم میں تھے عارف جبریل کے غم میں تھے گیسو و فوکر سے دل کے رشتہ میر لکھنے کے لئے غم میں تھے</p>	<p>۹۹ میر لکھنے کے لئے غم میں تھے عارف جبریل کے غم میں تھے گیسو و فوکر سے دل کے رشتہ میر لکھنے کے لئے غم میں تھے</p>
<p>میتا رفرط کرب سے مٹی میں بھر گئے تربے حسین اکبر بجاہ مر گئے</p>	<p>عصمت سرین لاش کو لیجائے حسین سر کاٹ کے مگر زمین سے جائے حسین</p>	<p>بالفرض زور تھا نہ بصارت نظر میں تھی پر ذوالفقار حیدر صفدر کمر میں تھی</p>
<p>۱۰۰ میر لکھنے کے لئے غم میں تھے عارف جبریل کے غم میں تھے گیسو و فوکر سے دل کے رشتہ میر لکھنے کے لئے غم میں تھے</p>	<p>۱۰۱ میر لکھنے کے لئے غم میں تھے عارف جبریل کے غم میں تھے گیسو و فوکر سے دل کے رشتہ میر لکھنے کے لئے غم میں تھے</p>	<p>۱۰۲ میر لکھنے کے لئے غم میں تھے عارف جبریل کے غم میں تھے گیسو و فوکر سے دل کے رشتہ میر لکھنے کے لئے غم میں تھے</p>
<p>تہنا سیلین بلیس دزار دحیف ہو بیٹا معاف یحییو باہا ضعیف ہو</p>	<p>کیا کہ رہے ہو کچھ حسین خوف خدا بھی ہو انصاف تو کرو کہ زمین ایسا ہوا بھی ہو</p>	<p>دریا بھی مین روز کے پیاسے نے دیدیا بیٹے کا سر نہی کے نوا سے نے دیدیا</p>
<p>۱۰۳ میر لکھنے کے لئے غم میں تھے عارف جبریل کے غم میں تھے گیسو و فوکر سے دل کے رشتہ میر لکھنے کے لئے غم میں تھے</p>	<p>۱۰۴ میر لکھنے کے لئے غم میں تھے عارف جبریل کے غم میں تھے گیسو و فوکر سے دل کے رشتہ میر لکھنے کے لئے غم میں تھے</p>	<p>۱۰۵ میر لکھنے کے لئے غم میں تھے عارف جبریل کے غم میں تھے گیسو و فوکر سے دل کے رشتہ میر لکھنے کے لئے غم میں تھے</p>
<p>چمکے عین دیاں بداندیش آگے تیرے اٹھا اٹھا کس پیش آگے</p>	<p>میر ابھی اور میرے پس کا شمار سر صدقے میں اسکی راہ میں ایسے ہزار سر</p>	<p>چمن جائیگی جہان کے حاکم یہ لاش بھی یا مال ہوگی صورت قاسم یہ لاش بھی</p>

<p>۵۳۴ پرخون تھی تیغ شہر کیونین تیغ تیغ قبضہ کا وہ فرخ وہ جوہر کی رقیق برق تھا عکس القیاس سوسخت شریق برق جلپٹے آسمان زمین بدق برق برق</p>	<p>۵۳۵ اب حسام تیرگی شہر کیونین لیلیا شہر کیونین لاش کے پائیں کی رقیق برق جلپٹے آسمان زمین بدق برق</p>	<p>۵۳۶ قبضہ کا وہ فرخ وہ جوہر کی رقیق برق تھا عکس القیاس سوسخت شریق برق جلپٹے آسمان زمین بدق برق جلپٹے آسمان زمین بدق برق</p>
<p>مشغول شوق تیغ وہ مشاق ہو گئی برق اور خون چاٹ کے برق ہو گئی</p>	<p>تھا عکس تیغ شہر کیونین جلپٹے آسمان زمین بدق برق</p>	<p>شہر قلعہ میں رنج کی ہدم بنی ہوئیں اکثر ہلال ماہ محرم بنی ہوئیں</p>
<p>۵۳۷ لے جو تیرہ فغان بیکار گئے زنج کمان بھی طائر جان بیکار گئے شعلوں کی شکل گر لڑکے بیکار گئے زیر زمین سے بارہ خوار دھوان بیکار گئے</p>	<p>۵۳۸ لے جو تیرہ فغان بیکار گئے زنج کمان بھی طائر جان بیکار گئے شعلوں کی شکل گر لڑکے بیکار گئے زیر زمین سے بارہ خوار دھوان بیکار گئے</p>	<p>۵۳۹ لے جو تیرہ فغان بیکار گئے زنج کمان بھی طائر جان بیکار گئے شعلوں کی شکل گر لڑکے بیکار گئے زیر زمین سے بارہ خوار دھوان بیکار گئے</p>
<p>سیلے چلا رہی تھی دل اہل عذاب کے کیا آتشیں تھے دھوپ میں شیشے شراب کے</p>	<p>صدقے ہوا شہر کیونین کے پانوں پر سرکٹ کے جا پڑا اہل کیونین کے پانوں پر</p>	<p>حیرتہ کس طرح وہ دم رنج ٹل گیا عسکری کے ساتھ آہ نہ کیوں دم ٹل گیا</p>
<p>۵۴۰ دھانوں کے گل جانے ہوئے برق کیونین کوئی ادھر کے گل جانے ہوئے برق کیونین میں صفین کو سے بھری زہر اگل کیونین ننگ رہے کہ برق کیونین کیونین</p>	<p>۵۴۱ دھانوں کے گل جانے ہوئے برق کیونین کوئی ادھر کے گل جانے ہوئے برق کیونین میں صفین کو سے بھری زہر اگل کیونین ننگ رہے کہ برق کیونین کیونین</p>	<p>۵۴۲ دھانوں کے گل جانے ہوئے برق کیونین کوئی ادھر کے گل جانے ہوئے برق کیونین میں صفین کو سے بھری زہر اگل کیونین ننگ رہے کہ برق کیونین کیونین</p>
<p>دھڑ سے سفید عضو بدن پیر بدن تھے گویا سیاہ کار سرا یا لسن بدن تھے</p>	<p>چلائی تیغ شہر کیونین دم بھر جی میں تواریشہ والا چلی نہیں</p>	<p>ہوا امتحان صبر یہ آقا جو کہ گئے میں بھی تڑپ کے رہ گئی حضرت بھی گئے</p>

<p>۴۵ اسلمن جوین چوین نہ جانوں پیر سے اڑ کے ڈالوں تو زور خاک اکبر کا سچ آج ہے اس زخم پر نکل زورہ کے دل میں اچھتی ہو اس دلی</p>	<p>۴۶ بچنے کی لاش لیکے امام امیر علی نعرہ کیا کہ سو سے اہل حرم علی شہزاد یوں میں کشمکش سے علی کے یوں روکنا نہیں ہیں کوئی</p>	<p>۴۷ جانبین محل میں سب سے بڑے کین زنیب سے بڑے اچھو کین جاکو اپنے بابا کو سے بچا دیکھ کین پہلے کو زخم دل سے چاند سے خستہ کین</p>
<p>مالک ہیں یوں امام امیر اختیار رہی ہر آج ذوالفقار بہت بیقرار رہی</p>	<p>میدان میں ایک سے بھی نہ لو کا میں کو او فوج شام بس ہی رو کا میں کو</p>	<p>ابھی ہو جلد فاطمہ کا تور عین بھی انکو سلا کے خاک پر آیا حسین بھی</p>
<p>۴۸ جوئے حسین کی لاش کے کھانے کا گھر میں کسی لاش کے کھانے کا از ذوالفقار پھر سے جوئے کا پھر ناریوں کو راہ جنم تیار کیا</p>	<p>۴۹ نزدیک خیمہ گاہ جب آئے موصوب نکل میں پیپ کے مہیاں کھوئے دین کو حسین صاحبو آگے بڑھو ناب دوری کی پیر کو دیکھ کے نابو نہیں</p>	<p>۵۰ دو طرفہ کھانے کے لئے نہ جانے کیا جانبین محل میں لاش کے کھانے کا دو طرفہ کھانے کے لئے نہ جانے کیا معلوم یہ نہ تھا کہ لوگوں نے کیا</p>
<p>یوں تو بھی کیا پھر علی سرین کی لاش میں جہل لگا رہا علی امیر کی لاش میں</p>	<p>زمین نے دی صدر اکبر دریا کیا ہوا سوتا ہوا جناح پر اکبر یہ کیا ہوا</p>	<p>دیکھنے کے لوگ پیار کر رہے کیا دیکھ کو ایسی شرم دہر نہ تھا کے شیر کو</p>
<p>۵۱ لے لی نقل میں تیغ جوئی خون پیری موج تھا کہ کافر سے غریب زری گلنگ سے پیر لاش کے کھانے کا کھوئے کھوئے کھوئے کھوئے کھوئے</p>	<p>۵۲ گویا ہوا شہید شہول خدا کا شہید کس کی ببادری سے لڑا ہیں میں جوزنگ سے خوب حسین غریب پہنچے ہیں تو ہیں اور ہو گئی</p>	<p>۵۳ تھی قفل بابہ و کائنات کا شہید غیب فغان سے کانپیں تھکے شہید نزدیک تھا کہ وہ دل افکار کا غصے نے اتھو غم لیا ہو کے نو</p>
<p>پہنچی محل میں خون کی خوشبو غصہ ہوا بالو پکارین کھول کے غصہ ہوا</p>	<p>در بار حق میں آج مسافر کو شام ہوا اچھا ہوا دن سے منزل خیر تمام ہوا</p>	<p>ایسا جو غش تو سب انہیں گھبرا کے لگے خیمہ میں لاش بے ہوشی لگے</p>

<p>۵۵۸ حضرت سید امین گنج شہیدان شہ اسم آئے میان گنج شہیدان شہ اسم چادر اعلیٰ لاش لٹکے ہوئے جو ہم فرمایا شک پہنچے جائیں لالہ ہم</p>	<p>۵۵۹ بوئے حسین دیکھو تفرار کو رخصت کر دو حسین غریب الدنیا کو اکبر بل گئے ہیں بہت دلفگار کو جانا ہو درابن شہ ذوالفقار کو</p>	<p>۵۶۰ ای نسبت بادشاہ بدینہ جو وہ سو است کاروتے ہیں سفینہ جو وہ سو ہر یکے شہر اور یہ سفینہ جو وہ سو اب بچو نہیں خیال سفینہ جو وہ سو</p>
<p>اکبر جگر میں درد ہی جیسے یاس ہی یا با بھئی وقت عصر غمار سے ہی پاس ہی</p>	<p>لو صاحبو نشاط وہ دن رات اب کہاں مل لو چلا حسین ملاقات اب کہاں</p>	<p>صغرا کی ہی نہ یاد نہ اصغر کا پیر ہی بندے ہیں سب اسی کے اُسے اختیار ہی</p>
<p>۵۵۹ روتا ہوا پھر اتر شام کیجی آئے حسین شہید کی دیواریں دھجی جائے ہیں اب نہ آئیے آل مصفا یہ آخری سلام ہو تو حسین کا</p>	<p>۵۶۰ اس کے پاس ہو گئے دم حسین اکبر شہ کو ہوئے تیرے حسین پیر جہان کا رنگ ہی کچھ حسین یہ انہیں اسیر ہو کر لے گئے حسین</p>	<p>۵۶۱ موسیٰ کی نقل یاد حسین کیجی بٹی تھی اسی ایک یہ مظلوم کیجی جب قبض روح کا ملک موت حکم لائے سرمہ کے گاہ گھر میں گئے گاہ باہر آئے</p>
<p>آیا و داع کو دم آخر سلام لو مہمان ہی کر بلا کا مسافر سلام لو</p>	<p>نکلیہ کیا ہی ابو خدا پر حسین نے چھوڑا ہی سب اسی کی رضا پر حسین نے</p>	<p>معاذت امتحان کا قیاب ہو گئے ہفتاد بار گود میں لے لیکے رو گئے</p>
<p>۵۶۱ دورین مجاہدین کی شہیدوں کی گار چلائیں شہ کو دیکھو کے فریاد کر گار یکے بلائیں گھر چوری کوئی بار بار پہنچی زوالِ جلال سے ہر ایک کی گار</p>	<p>۵۶۲ تو بیٹے نے ڈرتے ڈرتے کہا ابو انور سب چھوڑ گئے اور تو ہیں صاحب شہور پہنچا ہے بہت دور کچھ شہیدوں کی گار میرا ہے اس کے واسطے کچھ کی گار</p>	<p>۵۶۳ آخر یہ اضطراب میں خالق کی گار اسکا نہیں اور جسد پر کوئی کی گار آیا کمال قمر سے فرمان کبریا موسىٰ کی تلوخی میں تیرے کی گار</p>
<p>یہ ہاتھ گردنِ فرس لا جو اب پیر ہاتھوں نے رکھ دیا سر بیان رکاب پیر</p>	<p>شہ نے کہا کفیل خدا سے قدیر ہی رت کیر لڑتی طفل صغیر ہی</p>	<p>کہتے ہوا سکے حق میں غفور الرحیم سے کی تھی تمھاری کئے سفارش کریم سے</p>

<p>۵۶۴ اولاد سے لشکر کو محبت جو کمال پیچی ہو ایک مصلحت زب و لہجہ کمال جو کہ جویم جان کے اس مرتبہ کمال نہمکو برا خیال ہو کہ نہیں خیال</p>	<p>۵۶۵ اترے نہ مان کی گود سے جو کمال تھیں جنگ بے خوف کثیران مہدین تہا میں قبر میں وہ کسی کو نہیں تھیں حفظ قبر کا جو دشمن ہوا زمین</p>	<p>۵۶۶ تھے محدود سے قصر بنائے میں نہیں اوپر بیان قبر خدا جانے کیا ہی توڑے جنہوں نے درمن سر کو ماہی انکانہ کی چوٹی زور چلا وقت جاگنی</p>
<p>فرعون سے پکے یہ رتبہ دیا تمہیں ہم ہیں کہ ہم نے حضرت موسیٰ کیا تمہیں</p>	<p>ماتم کدو نہیں سیکڑوں جاشادیاں ہوئیں ویران شہر دشت میں آبادیاں ہوئیں</p>	<p>چالاک تھے کمال جو کل روزگار میں کردٹ بھی آج لے نہیں سکتے مزار میں</p>
<p>۵۶۷ جس پر بھی لوہے آج ہو بود کا کتاب ایسا تو پتھر پر نہیں ابن بو تراب میں اسکو سب خیال مست ہوئے اضطراب آتش میں خفتگان زمین صاحب شلیک</p>	<p>۵۶۸ حاضر جواب تھے جو مانے میں خطاب انکو پکارا یہ تودہ دینے نہیں جواب ایسے محل کہ ہو نہ نہیں دینے کی تاب تھے آشیانہ رنج و غم تب ہوئے غراب</p>	<p>۵۶۹ یہ کھلے آہ سر و بھری ہوئے بے حال پیرہہ اٹھ کے جانب گردن کیا خیال تھی فکر ہو جانے کہ میں مہر کو زوال آئے عصائی ہوئے تھکاوے خستہ حال</p>
<p>ہم ہماروں کو سیف سے مرنا پسند ہی دنیا کا ایک ہلو گد رننا پسند ہی</p>	<p>لف اس شکوہ و شکوت دنیا کے نام پر جب ہم کا فاتحہ نہویا فی کے جام پر</p>	<p>کی رو کے عرض کیجیے میرا سلام بھی حاضر ہوا ہی سننے کو با با غلام بھی</p>
<p>۵۷۰ اکرم خدیوے شہین جو کئے فقیر محتاج پائے تویم کیا بوت کو امیر جو سے میں شہر ہو میں شاہنشاہان امیر تھا جنگی گروہ قلعہ فرج جو ان دھیر</p>	<p>۵۷۱ دو ہنہا کہ حسین جو بہت فخر میں کیچو بھی نہیں سوسے کن آج اسکیاں دو بے بارہ جو عطر میں ہوں خند نہیں کافور کے سوا خدین اسے ہوں لینا نہیں</p>	<p>۵۷۲ پہیلیا کے باغ شہ نے کہا میری جان آؤ تھرا رہے ہو گریہ و دیکھو پھو جاؤ کیا وقت پر تم آئے مجھے نہیں تو دکھاؤ میں تو قریب کہ ہوں کہ یہ ہوتاؤ</p>
<p>تہا میں شدت خفتان بار بار رہی اب لوح شب سیزہ کو سنگ مزار رہی</p>	<p>اب خوش قدون کو سیرم پناہ نہیں قدون پر انکی سایہ شاد بھی نہیں</p>	<p>بیٹا جہان سے علی اکبر گدھے بھائی تمھارے بر پھیلان گھاگھا کے مر گئے</p>

<p>۹۷۷ گھوڑوں کے اغل غل کی بستر اور دم سوتے ہیں جاکے خون کی چادر پر دم</p>	<p>۹۷۸ فضہ کو شاہدین نے اگلا کے یون کہا میر انہیں ہر کوئی مددگار خبر خدا کہا ہے عین کو نے رنگ جہان پر دم بکھیرے ہیں کی جو بیچنے کوئی ردا</p>	<p>۹۷۹ عجب کا تھا نشان منج روشن پر آشکار آرنا ہوا سے کیسے شکنج کا بار بار حزہ کی دھماکے جید و صفدر کی ذوالفقار داد کی زرہ سے تن صاف پر بار بار</p>
<p>۹۸۰ کچھ مہر سے غرض ہی نہ پکڑے سے کام ہی صحر اس عشق میں نہ بکری نہ شام ہی</p>	<p>۹۸۱ چھلتی ہی دم میں فاطمہ کے نور عین سے کے غفوج و قصور ہوا ہو حسین سے</p>	<p>۹۸۲ اندھ جیب لبر مشک کشتا کی مٹی تن میں قبا جناب رسول خدا کی مٹی</p>
<p>۹۸۳ آگے جو وہ قریب شمشاد شہر عین رویا کے لکے لکے چھو کا نور عین تعلیم کے تلمیذ کے تلمیذ کے تلمیذ بیکو شہادین یہ یہ قلم کے تلمیذ</p>	<p>۹۸۴ فضہ کی زین پر ادا ہوئے جو تلمیذ نیمہ عین پنے لکین سید انیلان آدم مرنے چلے نام زمان باندہ و کس بہر مردی پوری رخ فوج نہ تلمیذ</p>	<p>۹۸۵ نشان منج و تلمیذین کی تلمیذین نشان منج و تلمیذین کی تلمیذین نشان منج و تلمیذین کی تلمیذین نشان منج و تلمیذین کی تلمیذین</p>
<p>۹۸۶ خیزدین تیرا آئی ہر باری حسین کی زینب میں لعل ہون سہاری عین کی</p>	<p>۹۸۷ کچھ طرح فوج ظلم کا بے طور ہو گیا چھوٹے حسین رنگ جہان اور ہو گیا</p>	<p>۹۸۸ گردن چھی جامل یکتا پڑی ہوئی بالاے دوش چادر زہرا پڑی ہوئی</p>
<p>۹۸۹ والود و ما جاتے ہیں بالوٹے شہرین وای سیکینہ حفظ خداوند و الممن</p>	<p>۹۹۰ دادی کا بیان کلمہ تھا عین و عین استوت تھی خدا کی کلمہ شاد و شان بیکجا نہیں جہان میں ایسا کوئی جوان</p>	<p>۹۹۱ بہر ہوا کلمہ عین کی تلمیذین بہر ہوا کلمہ عین کی تلمیذین بہر ہوا کلمہ عین کی تلمیذین بہر ہوا کلمہ عین کی تلمیذین</p>
<p>۹۹۲ موزد الجلال حافظ و ناصر صاحبو دیدار ابن فاطمہ آخر ہو صاحبو</p>	<p>۹۹۳ لنگے ہوئے و صبیح ابو سے بھڑے ہوئے زہرا کا گل عامہ کلابی دھڑے ہوئے</p>	<p>۹۹۴ آئی تھی فوج ظلم تو لکارتے ہوئے عظم عظم کے ذوالجلال کو چکارتے ہوئے</p>

<p>۵۱۳ وہ دھوپ لٹا دینے سے سو گئے ہوئے جائے نہ رہا خون کے تھامے ادم ادم وہ گھٹا لٹک کر زمین جا بے بلند گھوڑا سیاہ اور اسدا اشد کا قلم</p>	<p>۵۱۴ جسکو شہید حضرت شہید تاج دیا خدا کے فیض کا دریا تاج شمس و قمر زمین پر رہا تاج مردوں کے لیے پوچھنے کوئی تاج</p>	<p>۵۱۵ پھر سامنے خدا کے حساب کتاب ہو میزان و موازنہ اور آفتاب ہو سش گناہ دم اضطراب ہو جنت عین اسکا لطف بے غلاب ہو</p>
<p>رہو ارشاد تک ناک ہی چاندی کا ساز ہی رات اور دھوپ ایک جگہ طرفہ ساز ہی</p>	<p>ہم یوسف رسول ہیں کنعانوں کے کچھ ہیں فاطمہ کے لال بدخشاہوں کے پوچھ</p>	<p>عاشق کو میرے خون نہیں بچت و شکر کا نانا کو اختیار ملا رد و حشر کا</p>
<p>۵۱۶ تو تاج لگے سر سے سجدے قریب ڈر کے ہوا وہ کتب تکفیر کا ادیب بولائے مسکراتے زناد کا جلیب ڈرتا ہوتا سے ساتھ عجم ایک ہم نوب</p>	<p>۵۱۷ ہو وہ عزیز و منتقم و عادل و کیم جبار و الجبال غنی کا ہر و خلیف عادل صمدین قوی حاکم و حکیم ناظر سمیع منعم و عادل قوی حیم</p>	<p>۵۱۸ و احشر تاج بکار وہ بدست مارے ہیں مرغی نے بست کیا گشت سرسبز ہونے پائی نہ ظلم و کشت سب تو جو جا ملو مالک کشت</p>
<p>اسکے سوا بھی کو لحاظ سخن نہیں مارین غاصے ہم یہ ہمارا چلن نہیں</p>	<p>پانی پلا حسین کے مالک کو شاد کر ادابن سعد موت کی سختی کو یاد کر</p>	<p>ارشہ تمام جسم شہر انس و جانین ہی کچھ آپ جو اس میں لگت زبان میں ہی</p>
<p>۵۱۹ کنا ہوئے کچھ عین شہزادہ کیا شہر کا مقام ہو منصف ہو غیر پر دھوپ عین حسین سے ساتھ چلند وزیر جزا و قریب ہو ظالم سے در</p>	<p>۵۲۰ وہ حسرتین یاس تم تنہا کی اندری تیرے شہر کی مزار کی و خشت کا جو شہر اور اذیت کی وہ منکر و کبر و عین جاوہر کی</p>	<p>۵۲۱ بویے حسین ادب سے سچ کلمہ کیا منصف ہو جو اس سے ہو نکلا جلا کیا چودہ پہر ہوئے نہیں پانی سے اشتہا فاقہ عین روز سے آگاہ ہو خدا</p>
<p>روشن ہو تھی کی شرافت نہان نہیں ظاہر ضیاء میرا عظم کہاں نہیں</p>	<p>تر کر دے آج خالق جو تنہا حسین کا اسوقت کام آئے گا بابا حسین کا</p>	<p>یہ شیر میرے کون ہیں پیار سے جو ملے ہی ولیست ناگوار وہ صدمے لڑے</p>

ساز و بجائی

تو کب

نور و ضیاء

نور و ضیاء

نور و ضیاء

نور و ضیاء

نور و ضیاء

<p>۴۹۷ انچہ بوجان میں بادری کوئی جو ہر تقدیر کی رضا سے غائب بجہ ستم نام ہو تجا و خوش لقب عاجل کے بعد مہدی ہادی تامل و لب</p>	<p>۴۹۸ کس غنیمت میں کو صداری کا ہوش و حواس کی غریب لاریا کے عاجل بنیں پس شہر دلدل سوار کے دیکھیں آج دلدل میں کس کو لاریا کے</p>	<p>۴۹۹ بولالہ دوسے صاحب شہر فاطمہ او غزن تاجی و تنویر فاطمہ بان بچ میں کمان اثر شہر فاطمہ تیر غصب میں یکین و دلگیر فاطمہ</p>
<p>منصف ہو پھر امام زمان کون اور ہر نازلف حشر اپنے تسلسل کا دور ہو</p>	<p>ہشیار ہو ہم آئے تو سنبھلا بخا ییگا زہرا کا چاند بدر کا نقشا و کھایگا</p>	<p>فرمایا غس ہو مجھے کیونکر شعور ہو جا این سعد سامنے سے میرے دور ہو</p>
<p>۴۹۸ حسن بن حسین جو جو برضا رک در شہر حسین شاہوں سے تاج مارے من مہر حسن تیرے تیغ تیغ سے جو اسرار حسن</p>	<p>۴۹۹ حاجی ہو ذوالجلال جو جو برضا رک در شہر حسین نیزون کی چھان خوب ہو شہر حسین</p>	<p>۴۹۹ سید علی گئے مگر کی مثال آئی صداس فاطمہ نہ دوس لال مظلوم ہو غریب ہو خون سے ہو طحال</p>
<p>افلاک سے خراج میں ہم آفتاب لین دم تن سے در محیط سے موتی سے لین</p>	<p>بے ڈر ہمارے عاشق و معشوق ہو رہیں ہم ہیں وہ شیر تیغ کے سائے میں رہیں</p>	<p>شہر نے کہا مقام ہو شرم و حجاب کا اس بے ادب نے نام لیا کیون جناب کا</p>
<p>۴۹۹ دین جن کو تخت بیابے کوئی ملک پر مرد کو روح بھوکے کو کھانا گون سوز مچھلی کو بحر کو مرجان ہر ن کو کھوکھلے طفل طفل کو دین طفل کو</p>	<p>۴۹۹ دین جہاں اہل جہاد کیے نہیں بیم بین بری کسی حکم کیے نہیں بستی کی سمت اپنے ہمارے کیے نہیں آہو ہمارے سے خطا دیکھتے نہیں</p>	<p>۴۹۹ اگر نہ پلے پلے قابل تھے جہان انکو نہ روکتا تو یہ جلا دے کمان عساکر چھوڑا آپ نے لڑ گیا یہ تالوان</p>
<p>گردون کو چاند چاند کو ضو برق ابر کو دشمن کو نار نور محبوب کی قبر کو</p>	<p>نارون کے پھول توڑے گلشن میں لڑیں طوق ہلال شمس کی گردن میں لڑیں</p>	<p>اگستہ و الامان کا ابھی شور و کھیم آج اپنے دودھ کا بھی ذرا زور دیکھیم</p>

<p>۱۰۷ تو شوق و حسرت آہ قفلِ اثر کی ہر ایک حق کو تیغ کا پانی منہ پہ عطرِ خلکی خاندانِ دل میں کشید ہو</p>	<p>۱۰۸ تو شوق و حسرت آہ قفلِ اثر کی ہر ایک حق کو تیغ کا پانی منہ پہ عطرِ خلکی خاندانِ دل میں کشید ہو</p>	<p>۱۰۹ تو شوق و حسرت آہ قفلِ اثر کی ہر ایک حق کو تیغ کا پانی منہ پہ عطرِ خلکی خاندانِ دل میں کشید ہو</p>
<p>ظاہر کرین وہ بات کہ جس کا گمان نہو یونہی ہین ہزاروں تیر گائیں گمان نہو</p>	<p>کاغذی سے پھل دکھائے تجلی نکل گیا محراب سے تڑپ کے مصلیٰ نکل گیا</p>	<p>فریادِ حسینؑ ہی شور مچ گیا شوق ہوتے ہوئے گنبدِ فیروزہ چ گیا</p>
<p>۱۱۰ ادنا کا غم غریب جو اعلیٰ کرین بارِ اظلا ہو زنجیرِ ہویمیں خزاں سایہ ہو در صوبہ خاندانِ اوج دین کی بجائی کا آج اگر راستی ہے نام</p>	<p>۱۱۱ سینہ کو قلب چھوڑ کے سن سے جدا ہوا شعلہ سیاہ از دہ کے دہن سے جدا ہوا تھکائے شمسِ حرج کہن سے جدا ہوا خفا شعلہ مہر کے تن سے جدا ہوا</p>	<p>۱۱۲ ظہا حکم حق سے نہ در پیج کوئی بند غصہ دین پرور کو کھلے درندار جند قدسی بھی دیکھیں کہ یہ عالم کیست خیرین ہلالِ سیف کی جوب ہو ابلت</p>
<p>شاخِ نمیدہ باغ میں سرور دان بنے دم میں کمان تیر ہو نیزہ کمان بنے</p>	<p>تن پر لگائے جوہر دن کے نکل گئی غل تھا گلوے حور سے شہر گ نکل گئی</p>	<p>پھل سے عروج قبضہ تیغ آشکار تھا دن کو عیان ستارہ دہبالہ دار تھا</p>
<p>۱۱۳ جب پر چلے رختِ جویں تر تھا قبضہ کو چھام کے یہ بیابان سے کہا کے تیغ ہو چکا تراد و جھجک دفا موتے نہ لکھا ایسے عورت نے یہ کیا</p>	<p>۱۱۴ خون نشانِ شمعِ خال سے لکھ کر گیا خود نکھین بنے ہو بیلِ کرم گیا خود کو وہ ادنیٰ نہت جہر کر گیا حکام کے کوہِ دین سے کھینچ کر گیا</p>	<p>۱۱۵ ظہا حکم حق سے نہ در پیج کوئی بند غصہ دین پرور کو کھلے درندار جند قدسی بھی دیکھیں کہ یہ عالم کیست خیرین ہلالِ سیف کی جوب ہو ابلت</p>
<p>رو کر سر کر میں جا کے ذرا نہ ہر اگل تو آ ظاہر ضیاء ستارہ تیر صغیر نکل تو آ</p>	<p>ہٹنا تھا رو سے مہر علی سے نقاب کا دہشت سے رنگ رد ہوا آفتاب کا</p>	<p>بجلی سے فرق تھا نہ سرو مکمل میں سزیر گری تو آگ لگی بال بال میں</p>

<p>۵۱۱ ہوئی جو رخ بیل کے جینچن سے بیل رستہ پر پھرنے کے عارض ہوئی اجل سید مہدی کی دہائی سے دہائی سید مہدی کی دہائی سے دہائی</p>	<p>۵۱۲ جہیل کٹا تو بانی شہر کے کیا سر ہلو تھی اجل کے سر کیا کوئی شہر اور اقی جسم کیون کاٹ کے گھوٹے کی تھی</p>	<p>۵۱۳ شہت جہاد فرستیاں ہری ہوئی تھی شہت جہاد فرستیاں ہری ہوئی دی ہر اجل نے صدر التبری ہوئی</p>
<p>ہر خال مثل حرن غلط کا ہستی ہوئی تکلی عذر کے منہ سے زبان چاٹتی ہوئی</p>	<p>ہر عنصر لعین کا عجب رنگ ہو گیا چاروں کا ایک ضرب میں چو رنگ ہو گیا</p>	<p>تھا خاتم اجل میں نشان انکے اہم کا سایہ نے ڈر کے چھوڑ دیا ساتھ جسم کا</p>
<p>۵۱۴ قبضہ کی تھی پناہ تقاببتناہ پر تھا زنا بد و ذوق آہ لب کشی خواہ پر پھر آئی کاٹنے کے ذوق رو سیاہ پر تو قربان تیغ یوسف لہر کی جاہ پر</p>	<p>۵۱۵ چاہا آئینہ حسام کے لگانے سے یا زخم تیغ مرگے پانی چرے سے منہ اسکا لال تھا وہ لوہے کی تلوار سے دھوا لال تلوار حسام کی الفت میں سے</p>	<p>۵۱۶ بڑے کسے جو گری سپر کھٹ گئی تھی جو بڑے کسے جو گری سپر کھٹ گئی تھا صدق الہی کی تو دنیا کی گئی الکلامان کا شور و آواز ہر گئی</p>
<p>پہلی ذوق سے کھٹکے چو شمشیر ہو گئی کالا گلا کہ موت گلو گیسر ہو گئی</p>	<p>غصہ میں تیغ کو شہ نشین کی جو آگئی تیروں کے پر کمانوں کے چلے اڑ آگئی</p>	<p>گھما سے جان اجل کی تر از زمین تل گئی جب ناک الفکار بن معاقل محل گئی</p>
<p>۵۱۷ اتری گلے سے تیغ تو بازو نشانہ تھا مکھڑے کیے زہر کے عجب کا خاتم تھا سینہ میں جب چمکے گئی دم واد تھا افکار سے منہ کی کو کرب و اندھا تھا</p>	<p>۵۱۸ تھی عجب جھڑکے لال کی کمر کی تھی ناب صاف ناک و دھن کی کمر کی سکرت شہر وینہ بری تھا لال کی</p>	<p>۵۱۹ دریا ہر آئے نوح صفت شہا و جگر تھی بھائی کی لاش سے یہ کو اتمام کے جگر تم کو کھو یاد آئے بہت آج ای کمر تھی کو کھو یاد آئے بہت آج ای کمر</p>
<p>جوش تھی کہ چاقہ ستم آرمین پائی ہو بیچے کو کاٹ کے یہ کہا اب کل آئی ہو</p>	<p>تھی سر سے جلوہ گر جو کمر میں در آئی ہو الٹی علی کی سیف کو سیفی پڑ معالی ہو</p>	<p>لیکن جو اسل بن بید اسد گم نہ تھے یہ دھینے کی جنگ تھی عباس میں تم تھے</p>

<p>۱۱۸ خالی ہوا تمام بیابان جائے کسی نہ گشت سگینہ عین کیا جلدی حضور شکست کا مجبور کرن ادا سلطان یون کو خدائے بجا لیا</p>	<p>۱۱۹ بوسے جناب سید برابر بوداع ای ذوالفقار شہید کمر الوداع مکان ہر باب یکیں و ناچار الوداع محبوب و الجلال کے دیوار الوداع</p>	<p>۱۲۰ ثابت قدم یون جو سام لعل ایسا نہ ہو کہ صبر و رضا میں خلل دیکھو ن زمین جو خیمہ سے لڑنے میں محبوب و زریع تیغ نہ ابرو میں بل لیا</p>
<p>۱۱۹ لب تھی امید لڑائی تقدیر آپ کی صد شکر فتح ہو گئی بینی کے باپ کی</p>	<p>۱۲۰ تو آج اس یارین لٹا ہوا الجناح بچپن کے شہسوار سے چھٹا ہوا الجناح</p>	<p>۱۲۱ مشتاق نزع میں ترے دربار کا رہون خجیر میں جاے آئندہ سحر دیکھتا رہون</p>
<p>۱۲۰ سب کو بگاڑ دیا کوئی سلسلے نہیں آئے ہیں کوئی دم میں بیان چہین چھینکی ذوالفقار کو ابیب تیزین گلاب ہر او سے قباۃ الامم دین</p>	<p>۱۲۱ ناتابا جو دیکھے ہیں از ذوالفقار باغیچہ سے یہ سلاح وہین میرے دیوار نکلتے لعل خرمین کا خضر ہوئے بقرار میں تسویر یک طبع کو چھینکے نیل</p>	<p>۱۲۲ دریاے خون میں گشت لڑائی نہ چاہئے میں کھینچوں ہون غبار غلغلا رہے سینہ دبا ہو تیغ کے تیغ گلزار ہے سکھتی زبان پرست جد کی عمار ہے</p>
<p>۱۲۱ لیکے خواہیں ساقی ذرا جیسے حضور پوشاک تو پدر کی نگلو ایسے حضور</p>	<p>۱۲۲ اُترے یہ لکے شاہ مزار پسر کے پاس ہو گا جنان میں تو اسی خونی جاگیر کے پاس</p>	<p>۱۲۳ معبود وقت نزع تری یاد گھر طہائے آکے کہیں گلے سے سلگتے لپٹ جائے</p>
<p>۱۲۲ خیمہ تیرے پہلے ایسی کھن سامان مرگ میں تھے وہاں مژدہن درواہ کات بولان در آمدن کھا جو زین پر تو رہا ہم میں کفن</p>	<p>۱۲۳ دیکھا زوال شمس میں صبحی پھیل پرخون علامہ اتھو میں لکھے پھیل حق سے ہوئے ہر نفس اس آتش پھیل غور میں خاک میں تھیں فصل پھیل</p>	<p>۱۲۴ ایک دنیا نذر کو کا لادن چو کس کچھ بھی نہیں سوائے تھل جو میرے پاس آئی نہ شرم وہ ترا و بار یہ لباس آئی نہ طبع کی تو ہے لطف و کرم</p>
<p>۱۲۳ لٹکائی تیغ و حال معری تشنہ کام نے لا لارہ کو پشت فرس پر امام نے</p>	<p>۱۲۴ ہو خوف کریدہ دم آخر عیا ہو اس دم بھی آبرو سے مسافر بچا ہو</p>	<p>۱۲۵ حافر جو اس گڑھی سراب قبول میرے غنی فقیر کا تحفہ قبول ہو</p>

<p>۱۳۷ جو کچھ پکارے شہر کو ظالم کمان چل دل سے کہا کہ بمان دل اس قدر ارجل اندھی سی آئی فوج چلے ناک اجل سر پر پیوی وہ تیغ کہ ہے اپنے منہ چل</p>	<p>۱۳۸ غش تھا سوار و دشمنی باک انقلاب سینہ دیا کے پیچھے گناہ چرباب کھوئے نزال فاطمہ نے دیدہ تیراب کہیں کب سے چپ ہوئے دل بند تیراب</p>	<p>۱۳۹ اے جو غین عیسیٰ کی فکرت تمام چلے السلام علیک کو غیب امام مولا نے منہ کے باغ اختیار کیا ہے سلام الفت ہے پاس سے غنوں نے کیا کلام</p>
<p>جب غش ہوے یمن یمن کا حال تھا ادنیازمین سے فاطمہ تیرا کال تھا</p>	<p>دو چار اشک خوف خدا سے جو بہ گئے پھر آنکھیں بند ہو گئیں لب ہل کر گئے</p>	<p>بھیجا ہوا راحت شہ صابر کے واسطے حاضر ہوئے ہیں خدمت آخر کے واسطے</p>
<p>۱۳۸ یوں تیرے شہ کے گل سے بند پر تیرے شہ گلہ شہر بارین ہوں تجلی سے خار آہن کی چھاؤں اور وہ دور درکار شہ کو لیے ہوئے آغوش میں غبار</p>	<p>۱۳۹ تیرا غم زیر تیغ شہ شاہ کیلے حکم خدا ہوا نہ تو قتل کرین ذرا بان جلد و عین عیسیٰ دی مہینہ کیا مہینہ کی طرح اچھوڑا مسل کا نہ تھا</p>	<p>۱۴۰ العین نے زور سے غم جو خلق پر مولا نے کھینچ لیا کھول کے دیکھا اور دھڑ قاتل سے شاہ دین نے کہا ایک دم امان نہ آئی تین ابھی آئے ہیں</p>
<p>دونوں نزال شہ ہوئے بھرے ہوئے شہ کو خاک شفا پر دھوئے ہوئے</p>	<p>خدمت پر ابن فاطمہ کے دل لرزے رہیں مظلوم کے قریب دب سے کھڑے رہیں</p>	<p>آئی صدا حزین دم آخر ہو فاطمہ کیا کہتے ہو کہو کہو حاضر ہو فاطمہ</p>
<p>۱۴۱ مشک کشا کے آفتہ چلے چلے زیار کی تیرے ہوا دنیا کا اور رخصت کا بنجا زمین بدلتے دکھا آسمان کا رنگ زلی شہ کی شہر نگار کو آفتنگ</p>	<p>۱۴۲ کھینچیں یہ باجوہ عیب و غیب ہو اس حال میں منہ سے یہی کو نصیب ہو حسین و صل جارا قریب ہو خوشی کے دوست ہیں جارا عیب ہو</p>	<p>۱۴۳ حسین شہید کہہ الی حسین بنی ہاشم بنی جعفر بنی حسین وہ درجہ ہیں احمد خاندان حسین کہہ کھڑے ہیں شکل درار حسین</p>
<p>با دکل نہاے عالم ایجا دہل گئی شہ کے گلے سے ہند کی تلوار مل گئی</p>	<p>جا کے سنبھالیں فاطمہ کے نور عین کو ایذا نہوئے پائے ہمارے سین کو</p>	<p>بیٹا کروں بیان میں شہر کا حال کیا اکتاہو وہ ہوا یہ برادر کا حال کیا</p>

<p>۱۳۱۱ھ فرمایا شہرے شہرے ہمارے سلطان کے پہنچے ہمارے لب سلطان کے شہر کے شہر ہو اناز کا پلا کرتا ہو بدعا مجھے زہرا کا لڑا</p>	<p>۱۳۱۲ھ پہنچی چھری جو شہر نے ہفتاد بار گویا ہوا شہر میں علی کا ماہ کیونکہ کہے کہ ہر جگہ کی بوسہ کا کلاں کو قفا سے ابھرا</p>	<p>۱۳۱۲ھ وقت زوال نہ رہا کہ اس کا منجھ سے خون پونچھوئے شہر عین دل پر چھوئے کہ چھائی اندر کی گھٹا علی کا سر دین کو غرق ہو گیا</p>
<p>جنھلا کے ہاتھ تمام لیا دل جو رک گیا کہتے نہیں کیا حسین یہ سینہ اوجھک گیا</p>	<p>سجدے کو اٹھو کہ باد شہر نیچو جھکے محراب تیغ میں شہر دین قبلہ رو جھکے</p>	<p>فوج ملک فلک سے علی پیتی ہوئی نکلی محل سے بنت علی پیتی ہوئی</p>
<p>۱۳۱۳ھ سنتا کہ کہتے ہیں شام ہشت کہیم راحت ہمیشہ امت جدو ہو اور ہم نانا سے ہو حجاب نہ روز اسیدیم آزار عاصیوں کو ندو سے اسچیم</p>	<p>۱۳۱۳ھ یوں نہج را حقین موافق کا لال جو رک گئی یہ آئی صد شکر و انجمن بوسہ گلارہ خشک بہت پیاس ہو کل پانی پلا کے تیغ کہ را و شہر خصال</p>	<p>۱۳۱۳ھ چاروں طرف شہر و دریا سے حسین فصد بکاری اٹھ گئے دنیا سے حسین پیتی کہتے بنت علی اس کا ہوا حسین آئی صد قبول کی بار گیا حسین</p>
<p>سو بار ہو یہ تیغ یہ حلق حسین ہو چھوڑے سوزیب کے شیعوں کو چین ہو</p>	<p>پانی کے بد سے صوبہ میں خنجر چک گیا ریتی میں خون گردن ہوا لٹپک گیا</p>	<p>تو اپنے شیر بھائی سے جنگ میں چھٹ گئی میر حسین مر گیا زہیت میں لٹ گئی</p>
<p>۱۳۱۴ھ خون ملے پھیلے شہر کے گلیوں صدمہ بھی آجائیں شیعوں کی گلیوں راضی ہوئیں کہ لوٹ لیں حسین گلیوں آباد وستان علی کے رہیں مکان</p>	<p>۱۳۱۴ھ نصف کٹ جو گئی گردن نام سینے پر گیا شہر شہر نام نصف کٹ کے خاک میں آو دھین نام بہرین حسین کا آخری راجہ کام</p>	<p>۱۳۱۴ھ بھائی شہید ہو گیا پٹی محل میں جاو پولی کو میری ساتھ اس میں لادو آئی ہو سکے واسطے وہ حاکم آو کرتا کہ پیاس ہو پانی مجھے لادو</p>
<p>کانٹو پیراں حسین کی شہر میں پھولوں سے میرے شیعوں کی قبریں بھریں</p>	<p>بہر صفت بخوم دم شہر ہو گیا شہر گ جو کٹ گئی تو عجب شہر ہو گیا</p>	<p>ہر عجیب داغ فلک نے دیا مجھے کیا زیر تیغ یاس سے دیکھا کیا مجھے</p>

باب اول در بیان جوانان حسینی
 پانچواں کلام بہت عجیب ہے
 زیبا ہے نظم بہ بیان اس قسمی
 بہترین تر کلام در ان شے ملک غنوی

تاثیر کچھ عجیب طرح کی بیان میں ہے	سحر حلال نام اسی کا جہان میں ہے
-----------------------------------	---------------------------------

<p>۴۱ تشنہ لب کے غم سے کجا بوجھو ہر دل کو مثل برق عجیب نظر آ رہا ہو جو بار کسی پیاس کے گریبان عجب ہو وہ تشنہ کا ہی خلف پو ترا رہا ہو</p>	<p>۴۲ وہ دشت کربلا سے مغلزار حریف وہ دھوپ وہ سناور چہر انوار حریف وہ تشنگی وہ سامنے دریائزار حریف وہ تشنگی سے شہید ہو گئے آقا ہزار حریف</p>	<p>۴۳ دل جل رہا ہے تشنہ صفت کی تشنگی تھی آہ صاف تشنہ کی تشنگی ہر زبان جس نے سانس بٹھائے بچنے کا عنوان موج ہوا کے گم کر گئی تھی بھلیاں</p>
<p>۴۴ صد مہ نہ پیاس کی کسی بیاس سے پوچھیے سلطان انبیاء کے لوا سے پوچھیے</p>	<p>۴۵ حضرت کو زیر تیغ ستم جستجو رہی پانی کی پھر جہان میں خاک آبرو رہی</p>	<p>۴۶ جب نہر کی ہوا سو ناموں شہ گئی ہر ایک طینچ کے نفس سر در لکھی</p>
<p>۴۷ سے بیان تہذیب و تمدن کی پائیں جو کہ یوں میں تہذیب و تمدن کی پائیں صغیر ہوں تشنہ کام قیامت کی پائیں وہ چاہے کہ مہینے سفین کی پائیں</p>	<p>۴۸ تھیں پائیں پائیں تشنہ کی پائیں تھیں پائیں پائیں تشنہ کی پائیں پانی سے ناامیدین تشنہ کی پائیں پانی سے ناامیدین تشنہ کی پائیں</p>	<p>۴۹ تھیں پائیں پائیں تشنہ کی پائیں تھیں پائیں پائیں تشنہ کی پائیں پانی سے ناامیدین تشنہ کی پائیں پانی سے ناامیدین تشنہ کی پائیں</p>
<p>۵۰ ہو لڑہ ساخہ شہ کلون لباس کا فسانہ ہی سہل کے بچوں کی پیاس کا</p>	<p>۵۱ اگر چھپ گئیں مہوم سے گھر این صحن میں جہروں میں دم گھٹے تو نکال میں صحن میں</p>	<p>۵۲ منتقارین کھولے جمع تھے مضطر کے سامنے یہ تھے قلعے کا ہوارہ اسفر کے سامنے</p>
<p>۵۳ بجولتی تشنہ دہائی تمام عمر کھیلنے کی ہوا تشنہ دہائی تمام عمر اشکوں کی کم ہوئی نہ دہائی تمام عمر شہنشاہ پانہ آپ پانی تمام عمر</p>	<p>۵۴ کون کا قلعہ تھے صحرانما کی طرح صحرے سے نکلے بغیر تھے مہتاب کی طرح موصو تھیں تھے سیلاب کی طرح بوسے تھے مہتاب کی طرح</p>	<p>۵۵ کون کا قلعہ تھے صحرانما کی طرح صحرے سے نکلے بغیر تھے مہتاب کی طرح موصو تھیں تھے سیلاب کی طرح بوسے تھے مہتاب کی طرح</p>
<p>۵۶ دیکھا جو آب مہر دکھنا غم کی چھا لگئی بجیس پد کی خشک زبان یا ڈا لگئی</p>	<p>۵۷ مشکیزہ ہائے خشک تھے آگے صحرے ہوئے خالی تھے جام آنکھوں میں آنسو بھر ہوئے</p>	<p>۵۸ پہو پیا پیری کی شکل قضا رافرات میں اترا فلک سے صبح کا رافرات میں</p>

<p>۱۰ چاہا پھر اچھوکیے پانی سے بالی پر آریا میان خیمہ کو ساقی کو شکر کی آل پر جھاڑ پر دن کو ساقی کو شکر کی آل پر جھاڑ پر دن کو ساقی کو شکر کی آل پر</p>	<p>۱۱ اتنے میں عورت پر زیادہ اڑ گیا بولایا ابن سعد کہ اس پر ترس دے انعام پانچ لاکھ جو اسے میر سے لگا دے پانچ سو تیس</p>	<p>۱۲ عقیمین راہ دیو پر رہے تھے بھی خلیفہ جب سامنے لگا وہ بلند سی سے کھانکے تھے گہواروں میں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>
<p>کیا تھے تھے ہاتھ برابر اٹھا دیے بچوں نے کھول کھول کے منہ مر اٹھا دیے</p>	<p>اسکے یرون میں قطرہ آب اس قدر ہوں معصوموں کے گلے کہیں پانی سے تر ہوں</p>	<p>دیکھا یظلم و گنہگار سب کانپ کانپ کے روتی رہیں رواؤں سے منہ کھانپ ڈھانپ کے</p>
<p>۱۳ نفرج ابن بیت بنی کو ہوئی ذرا سب نے اٹھا لے ہاتھ کو رو دی دعا زینب کی ہر بلا سے چاہے رہے تھے</p>	<p>۱۴ جب نہر علقمہ سے اڑا ہوا کے بغیر تھارہ میں ابھی کہ طیسکو تر بنی جا کانچا کھس میں کے خیمہ کا چند بار پہنچنے سے زربان کے ہوا دیر ظلم بیا</p>	<p>۱۵ تھے سید العقیلین آگے نظر عکاس میں چھوڑ دیوں وہ اس قدر دیکھا جو شاہ نے کہ ہونہوم وہ اس قدر زیبا بھالی کیوں تر درد ہوا اس قدر</p>
<p>محبوب میں عجیب طرح کا زمانہ ہو لو بگی ہماری وجہ سے بے آب دانہ ہو</p>	<p>یون اوج سے کہو تر شاہ ہدا گرا چلائے طائران بربا بان ہما گرا</p>	<p>تھما س نے کہا کہ خداوند خیر ہو بچوں کا تشنگی سے بہت حال غیر ہو</p>
<p>۱۶ کس نے سجد کے بیٹے سے یہ کہا کہ کا تر سفید کہ ہو قدرت خدا آبادہ اور دو بیٹے کے دریا میں اڑ گیا مغایان فوات کی آسپہن خدا</p>	<p>۱۷ یہ بچا میں چھپ کے لگا کئی قضا رو باہو میں دل کی طرح ہو گیا آئی تھی زربان کے تھپتھپ میں صدا سو جان سے تھارہ سلیمان کیل</p>	<p>۱۸ پہنچے شاہ گھر نے لگے پھر بھل گئے بلخ جہان کے زمانہ زاروں بلخ گئے دیکھو کہ وہ غم بھی کوئی دم میں مل گئے پایا انکی تپانیں بھونکی یاد میں</p>
<p>پہو گیا وہ مار گا ہ شہر تشنہ کام میں ہر خیر حسین علیہ السلام میں</p>	<p>صدقہ کہیں مجھے دل جان قبول کا پروانہ ہونیں منع مزار رسول کا</p>	<p>آب دطعام کو کوئی بچہ نہ پانی لگا یہ وقت بھی خدا کی قسم رہ نہ جائیگا</p>

<p>۵۱۹ یونج بقیاری اطفال خرد سال اند چاشتاہی کچھ لینا ندین خیال دل نالوان کا شوق بہاوت ہے بحال ہو نہر کی ہوائے تنفر بجے کمال</p>	<p>۵۲۰ جلدی جلین محل شمع شہنشاہ ارشا دہیں جبکہ ہو دین موند بکجاہ ہو کے حسین طوق قلعی ہو خدا کو آہ کیا کھڑے جان کیا کیوں ابھی جان آہ</p>	<p>۵۲۱ ہو کی یہ بات تھوڑے سے شہنشاہ ای خدا جو نہ کر کر و شہنشاہ کا اب ہو کی یہ حال کیا کہ پانی کر دن طلب ہو کی یہ حال کیا کہ پانی کر دن طلب</p>
<p>پانی سے اب لوگ سوا حلق تر نہو کیا لطف آب تیغ جو پیاسا مقد نہو</p>	<p>ہوتا ہی رنج تشنہ و ہالون کو دیکھو کے آتی ہی شرم خشک ز ہالون کو دیکھو کے</p>	<p>بہر خدا نہ اب کوئی پانی کا نام لو میرے ضعیف ہا پ کے بازو کو تھام لو</p>
<p>۵۲۲ کچھ تھے ہو نہ کو کچھ تھے ہو نہ بچلے تھے ہیں پائیں کچھ تھے ہو نہ گر مصلحت ہو بھالی کہ ہیں کچھ تھے ہو نہ ہو جو گئے تشنہ کاموں کی کچھ تھے ہو نہ</p>	<p>۵۲۳ چو نہ وہ بان تھی نہ تھی نہ تھی نہ تو پیا رہی تھی پیاں کی کچھ تھے ہو نہ کوئی تھی آئین کھڑے تھی ہو نہ پانی کو تھی تھی ہو نہ</p>	<p>۵۲۴ کیا جانیں چو نہ تھی نہ تھی نہ چو نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ ایسا میان تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ</p>
<p>شاید اسی بہانے سے پانی نصیب ہو سقا سے نامدار حسین غریب ہو</p>	<p>پیرا سی چلی جہان سے بیا لچھے تھے پانی کسی طرح سے منگا دیے تھے</p>	<p>ہی آج بھوک پیاس کی شدت تھی نہ پیری میں پر لگی یہ مصیبت حسین تھی نہ</p>
<p>۵۲۵ پین یاد گار تھے سفر میں کچھ تھے کام چلے تمام رات کیا دن کو انتظام جو کی بنا سے چاہ میں تکلیف لا کلام آوردہ ہوئے خاک میں غصہ وین کلام</p>	<p>۵۲۶ بیز تھو جو نیکو عالی مقام تھے نہر تھو جو نیکو عالی مقام تھے پا پسوں میں غل ہو کہ تھو جو نیکو کچھ تھو جو نیکو عالی مقام تھے</p>	<p>۵۲۷ گرہی کی انتہا تھو جو نیکو تھو جو نیکو عالی مقام تھے تھو جو نیکو عالی مقام تھے تھو جو نیکو عالی مقام تھے</p>
<p>کی عرض خاک پاس شہ لا جواب ہوں مٹی سے عشق پر پسر لو تراب ہوں</p>	<p>بیٹی کے غم سے شاہ مدینہ نے رو دیا دیکھا پدر کا حال مسکینہ نے رو دیا</p>	<p>چھٹتا ہی منہ کو دیکھو کے سینا میں کیا گردن رخ سے ٹپاک ہا ہی سینا میں کیا گردن</p>

<p>۵۲۸ گرمی زہ کی دیکھ کر خلیجی جو پھر اندر چار آئینہ کے عکس میں شکار ہو خجک لیاں میں صاف زلفشان یمن کی خسرو نے کی یہ سرفراز یمن کی</p>	<p>۵۲۹ اسنے میں شاہ ایک حکیم کی طرح ہو ہلوے شہر میں قاسم اکبر کی طرح مسلم کے لال لال غنڈہ کھڑے ہوئے زینب کے دونوں جانب ابوبکر کی طرح</p>	<p>۵۳۰ جب تیسری کمان ہو اور اشنو نا کمان پیا سو کمان ہو اور اشنو نا کمان دور سے خوشی خوشی حرم سیدنا دور سے خوشی خوشی حرم سیدنا</p>
<p>پیری میں کثرت الم و یاس دیکھئے بابا کے سن کو دیکھئے یہ پریاس دیکھئے</p>	<p>گھر ہوئے چنہ ہوا خواہ ماہ کو دیتے تھے دامنوں سے ہوا بادشاہ کو</p>	<p>شہزادیان خموش یقین سر خم کیے ہوئے لڑکے کھڑے تھے ہاتھوں میں کورس لیے ہوئے</p>
<p>۵۳۱ گرمی سے لال غم و گویاں کے پیر زور کی بھوک پیاس خلیجی پیر دور کا رحو صلا سید اسلم شاہ موہن اسطرح کی</p>	<p>۵۳۲ تھکے تھکے و الفقار و سلطان بنیاد سیف نکلی کی نوک سے کھینچا نشان جاہ چھوڑ دے سوے حضرت عبا بن علی زینب عاشق سلطان کمر سیاہ</p>	<p>۵۳۳ عجب کس طرح دیکھ کر کھلے کمال جیتا رہے یہ فاتح ہر سال ہو مرق چاہ الفت پیر ماہ و سال ہر سب کے واسطے ایذا ہو کی کمال</p>
<p>دشمن جانتا ہی جو بابا کا حال ہو ٹھہرین یہاں شہر کے قدم کیا جلا ہو</p>	<p>ہوئے شہر میں ای جگر و جان مرفی اس جاہو چاہ یوسف کنگان مرفی</p>	<p>بچے چھین نصیب ہو سامان چین کا پھوٹے پھلے یہ چاہنے والا چین کا</p>
<p>۵۳۴ سب کے بڑے تھے اچھے و شران گرمی بھوک پیاس سے ہوا زلفان خسرو کو یہ وقت امتحان پہنچا کہ کویا کی طرح جوی جوان</p>	<p>۵۳۵ کھولی یہ نکلے حضرت عبا بن علی نیزہ اور دھڑلے سے رکھا کمان اور قاسم کو تیغ دی غازی اکبر کو دی پیر کچا جی نے خود مرع زمین پر</p>	<p>۵۳۶ مختون زور شکر علیہ السلام شانوں کا قوت جہاں کھیلان بیجا اس وقت کہ پیادہ کا حال تھا سوتلی بابر علیہ السلام</p>
<p>پھر کیسی پیاس جان سے جب ہاتھ دھو چکے گرمی کہان رہی جو بدن سر ہو چکے</p>	<p>مصرف کس خوشی سے ہو مہر چاہ میں یوسف کنوان نباہے تھے خیمہ گاہ میں</p>	<p>روشن ہی چاہ رنگ بہ دھڑلے ہاں میرا خیا تو ایک اندھیرے کا چاند ہاں</p>

<p>۴۱۵ جنگ عجب کے لئے جو بھروسہ کیا گیا بڑے بڑے سپاہیوں کے لئے جو فدا کرتی تھی کیا کر کے کیونکر ہو سکے تو یہی بھروسہ تھا کہ جو بھروسہ کیا گیا</p>	<p>۴۱۶ کشتہ ہاتھ جوڑ کے اور شاہ کبیر تیم کی پیاں اس آگے اس پائیں پورا پہلے پہلے پہلے پہلے پہلے پہلے پہلے سیراب ہوں جناب کو دین و مہم دعا</p>	<p>۴۱۷ ہوئے تھیں وہ لوگ بیان کر کے نہیں کوتی تھی وہ لوگ بیان کر کے نہیں رستی قطع ہو گیاں کی کوئی ہوئے تھیں یہ حال ہوئے تھیں یہ حال</p>
<p>تو یہاں ہی رہا ابھی پانی جو پائے اللہ کی قسم تھیں پہلے پہلے پائے</p>	<p>اب قلعے کا زیا رہ جینگے ہم پانی اگر حضور کا جھوٹا سینکے ہم</p>	<p>دیکھنے لگے صفین کے شہر مسکرا گئے حضرت بھڑکے کو دین پانی پلا گئے</p>
<p>۴۱۸ تو یہاں ہی رہا ابھی پانی جو پائے اللہ کی قسم تھیں پہلے پہلے پائے</p>	<p>۴۱۹ بین القواہن کو دین اصفیٰ کے کوتی تھی وہ لوگ بیان کر کے نہیں رستی قطع ہو گیاں کی کوئی ہوئے تھیں یہ حال ہوئے تھیں یہ حال</p>	<p>۴۲۰ تو یہاں ہی رہا ابھی پانی جو پائے اللہ کی قسم تھیں پہلے پہلے پائے</p>
<p>تکلیف چاہے تو میں قربان جاؤنگی میں آپ ہاتھ پاؤں چپا کے مچلاؤنگی</p>	<p>ہستیا کسطرح میں اسیر ہلا کروں پانی گلے سے اب جو نہ اترے تو کیا کروں</p>	<p>سارے بہادروں کو دلیروں کو دیو ہاں سب کے بعد میرے بھی شہر کو دیو</p>
<p>۴۲۱ تو یہاں ہی رہا ابھی پانی جو پائے اللہ کی قسم تھیں پہلے پہلے پائے</p>	<p>۴۲۲ تو یہاں ہی رہا ابھی پانی جو پائے اللہ کی قسم تھیں پہلے پہلے پائے</p>	<p>۴۲۳ تو یہاں ہی رہا ابھی پانی جو پائے اللہ کی قسم تھیں پہلے پہلے پائے</p>
<p>رونا لپٹ کے پائے شہر مشرقین سے پانی نہ بھی پھیلے حسین سے</p>	<p>پانی کا نام جسے لیا یہ چل گئے دل پر ہزاروں ناؤں کا ندہ چل گئے</p>	<p>انفرج ہوگی توج شہر مشرقین کو پانی پلا گئے رقتاے حسین کو</p>

<p>۱۵۴ چو خاک ہوئی تو خاک ہوئی چو خاک ہوئی تو خاک ہوئی چو خاک ہوئی تو خاک ہوئی چو خاک ہوئی تو خاک ہوئی</p>	<p>۱۵۵ چو خاک ہوئی تو خاک ہوئی چو خاک ہوئی تو خاک ہوئی چو خاک ہوئی تو خاک ہوئی چو خاک ہوئی تو خاک ہوئی</p>	<p>۱۵۶ چو خاک ہوئی تو خاک ہوئی چو خاک ہوئی تو خاک ہوئی چو خاک ہوئی تو خاک ہوئی چو خاک ہوئی تو خاک ہوئی</p>
<p>پیشہ کو مان نہ بھائی کو خواہر جدا کرے کھنڈے رہیں بھون کے کلیجے خدا کرے</p>	<p>جسم صدمہ گریر غبار اس آگئی پیاسوں کے منہ پر آہ عجب یاس چھا گئی</p>	<p>چاہے ابھی تو نہ رہیں ای دیر ہو مالک کو میرے دیتے ہوے کچھ بھی دیر ہو</p>
<p>۱۵۷ چو خاک ہوئی تو خاک ہوئی چو خاک ہوئی تو خاک ہوئی چو خاک ہوئی تو خاک ہوئی چو خاک ہوئی تو خاک ہوئی</p>	<p>۱۵۸ چو خاک ہوئی تو خاک ہوئی چو خاک ہوئی تو خاک ہوئی چو خاک ہوئی تو خاک ہوئی چو خاک ہوئی تو خاک ہوئی</p>	<p>۱۵۹ چو خاک ہوئی تو خاک ہوئی چو خاک ہوئی تو خاک ہوئی چو خاک ہوئی تو خاک ہوئی چو خاک ہوئی تو خاک ہوئی</p>
<p>پانی جو لشکر وں کو پلاس ہزار حریف بہر وضو وہ آب نہ پائے ہزار حریف</p>	<p>بچوں سے کچھ مٹی نہ حیات غلام کی ضائع ہوئی تمام مشقت غلام کی</p>	<p>فرحت خدا نہ دیکھا وہاں کیا یہاں کے بعد دیتا ہو دل بشیر کو بشر امتحان کے بعد</p>
<p>۱۶۰ چو خاک ہوئی تو خاک ہوئی چو خاک ہوئی تو خاک ہوئی چو خاک ہوئی تو خاک ہوئی چو خاک ہوئی تو خاک ہوئی</p>	<p>۱۶۱ چو خاک ہوئی تو خاک ہوئی چو خاک ہوئی تو خاک ہوئی چو خاک ہوئی تو خاک ہوئی چو خاک ہوئی تو خاک ہوئی</p>	<p>۱۶۲ چو خاک ہوئی تو خاک ہوئی چو خاک ہوئی تو خاک ہوئی چو خاک ہوئی تو خاک ہوئی چو خاک ہوئی تو خاک ہوئی</p>
<p>حیرت ہوئی یہ لکے وفادار قسم گیا پانی بھی تشنہ کا سون کی سمت سے چم گیا</p>	<p>باقی ہو رنج تشنہ دہانی نصیب میں معلوم ہو گیا انہیں پانی نصیب میں</p>	<p>کیسی یہ پیاس نام عطش بھول چا گیا کوثر کا لکڑن سی پانی پلا گیا</p>

<p>۵۵۵ پایسوں کا تھاجو کونین پر آب خمر تھکے کر مثلاً آئینہ دھین غفلے آب وا حسرتاہ چاہ میں تھا نکلے آب ترانہ بچھو نظر تو پکارے کہ اب آب</p>	<p>۵۵۶ بالکل ہانہ ہوش صد گزرتے عارض بھی تیرے پل بھی تیری جگہ گو یا جناب کو تشنہ دہن کچھ کرے یابی سے یاس کیا ہوئی مصحوم کرے</p>	<p>۵۵۷ بجائی کو سنا تھو لکھتے بابہ شہر انارک پایسوں کے دل کی شکل یہ شانکارک پد و زخم بھی سب کو قتل میں ہوا تھام مرگے جو جو شام چھپا گئی اب یہ سیاہ شام</p>
<p>گردن جو اسکی ڈھل گئی اسے بھال لی گو یا بدن سے جان کسی نے نکال لی</p>	<p>گرتوں کے ساتھ خاک میں ملتی تھیں کلین دل تھے یہ مقرر کہ ہلتی تھیں کلین</p>	<p>فرصت نازیوں کو مناجات کی ملی مہلت علی کے چاند کو اس رات کی ملی</p>
<p>۵۵۸ کنون سلطان ملک یادوں کے یہ گزرتے تھے اب ہم کرنا ان بھی اور نہ پانی ملائے تھے</p>	<p>۵۵۹ سارے محل میں شہر شہر غشہ میں پڑی تھیں جو ہر طفل کی زبان نکلے تھی سب قبیلے سرور زبان</p>	<p>۵۶۰ خندق ہر گز نہ تھامے تھے خندق ہر گز نہ تھامے تھے خندق ہر گز نہ تھامے تھے</p>
<p>بچوں کے رنگ فق ہو سکے گریز ہاتھوں سے اضطراب میں کہتے بھی گریز</p>	<p>بچوں کا میرے حال عجب بہر آب ہو معبود صبر دے کہ بہت اضطراب ہو</p>	<p>گو آج غش سمعون کو حرارت سے آئنگے کل عاصیوں کو نار سقر سے بچائینگے</p>
<p>۵۶۱ سوس بند بچوں کے گانا آگاہ پسینہ بچوں کے پانی سے آگاہ پایسوں کو یاس ہوئی حسرت سے آگاہ</p>	<p>۵۶۲ سب ہاشمی جوان تھے تھکے تھکے غلبہ فغان تھکے تھکے تھکے عجائب کے لاکھ لاکھ لاکھ</p>	<p>۵۶۳ خندق ہر گز نہ تھامے تھے خندق ہر گز نہ تھامے تھے خندق ہر گز نہ تھامے تھے</p>
<p>حدید سے اہل بیت عرق میں نہلا گئے دیکھی سمعون نے شاہ کے منہ کو غش آگئے</p>	<p>خشمین عجب شکل تھی اس رشک ماہ کی بھکی بندھی ہوئی تھی عکدار شاہ کی</p>	<p>اللہ سے ہول وادی ہزرت کی رات کے جلا ہے تھکے ڈرے نہ بان فرات کے</p>

<p>۵۶۵ شعلے ہو سے بلند گریں اور جانور بالا سے خیمہ جانے لگے و سبب سے جگہ چوک رہے تھے زور کے کوہ پر ہر طرف چپک چپک پرند آ رہے</p>	<p>۵۶۶ آنے نکل سے جو قیامین شہر پہ روئے آئے زور و نودن سے بہر و تنج رکھو تو بین کہ صحرای الہیہ کی صدا سیلوین اٹھ رہے ہوئے مشکل مصطفیٰ</p>	<p>۵۶۷ بہر و غافل بندھی کر اگر جوان صدر سے جھک کر تری مری مریمان شہر و دن نے نکلے نشان کمر بند کا بیان ہر ایک طرف کو خوف سے پھیل کے میان</p>
<p>یہ شور تھا کہ شعلہ آتش دلیل ہیں جسمہ ہر باغ سبز شہر دین خلیل ہیں</p>	<p>شہر سے کہا کہ نہر پر اس وقت جاؤ گے ہم مشکل مصطفیٰ ہمیں پانی پلاؤ گے</p>	<p>پہنا کے موزے خلویم ذلیفم ہٹ گئے قاری بڑھا کے پاتوں قدم سے پٹ گئے</p>
<p>۵۶۸ چلے گئے رگ ہو ابند الامان چلے گئے زلف سے آئے کا حسن معون چلے گئے زلف سے آئے کا حسن معون چلے گئے زلف سے آئے کا حسن معون</p>	<p>۵۶۹ کی عرض باتھو جو کہے جا با ہون تھا انتظار کہ فقط شاہ و بر شہر سے کہا کہ بان کوئی جا رہے ہیں اس وقت بھیجے دیکھیں کیا کریں</p>	<p>۵۷۰ دستاں نے زینت کیے جو جھلکے باتھو پہوئے نیکیاں شہر و مصطفیٰ کے باتھو چوہو ادر و روح یہ انداز کے باتھو اعلیٰ کی سمت بڑھوئے یہ فتنے کے باتھو</p>
<p>کچھ حیرت نشہ کامی شاہ جری نہ تھی شگونین موتوں کی طرح سے تری تھی</p>	<p>کرنا نہ کچھ خیال اگر کا رزار ہو باندھو کمر سلاح لگاؤ سوار ہو</p>	<p>تو یزید میں نشان تھے حرز جواؤ کے بندھنے سے جسکے کھل گئے عقد جوار کے</p>
<p>۵۷۱ شب کو کھلا شہر میں تھی جھلک سب کو کھلا شہر میں تھی جھلک سب کو کھلا شہر میں تھی جھلک سب کو کھلا شہر میں تھی جھلک</p>	<p>۵۷۲ آواز دی نقیب نے اسپ جواب دے مثل ہوا بھی فرس لا جواب دے رہوار شاہزادہ گردن کا بانے زہر و شہر شبیبہ راسالت تابانے</p>	<p>۵۷۳ سر پہ مثال ج صرا خود مسکرا دے لکین بلائیں فوج کا ری کہ اس لئے پہنچا زور سے کہ کون تاباں ہے رکھو چپک لو تیری بھی اعلیٰ میں چلے</p>
<p>نالت کسی من شکل چرخ معرہ تھی لب شام ہو گئی اٹھیں یہ بھی خبر تھی</p>	<p>گرمی ہی چاندنی میں ہوا آج کھا سکنے دریا پہ اسلمڑی صفت شیر جا سکنے</p>	<p>داؤد کے ہیں تار نظر تازہ پھول ہر عکس بکلیوں کا یہ جہر رسول</p>

۴۴
تھا رات دن نشان تن میں
جا رہا تھا کہ لگے پر اس کے
جیو پاس چھوٹا ہوا
جیوت ہوئی درود پر چھوٹا ہو گیا

یہ کہے صاف روح سکندر فدا ہوئی
اب صورت تجلی قلب صفا ہوئی

۴۵
کولا اٹھا کے باطن میں کس نشان
تاریسی چاندنی میں چنے کی نشان
غل تھا شمع شمس ہوئی رات کو عیان
یار و باسنہری دیر الماس کی زبان

تھا راستی کا قول چمک دیکھو جمال کے
سیدھا کیا ہر صاعقہ کا بل کمال کے

۴۶
نہ نہ نہیں صدی تیرے شباب کی
دیکھو نگاہ تیرے عین شباب کی
یہ رنگ یہ چمک یہ قضا عجب کی
دل توڑ دینی شاخ گل قباب کی

تھر اس بند بند نہ کیوں فوج شام کا
نالہ کن ہی شب قتل امام کا

۴۷
تھا نور عارف علی کبریا
بولا فلک ہو مریز زمین پر
نہی چاندنی میں دھوپ کمر زمین پر
کس علاج سے مبرا تر زمین پر

پیار آگیا قریب پس سر کو بلالیا
بے اختیار شہ نے گلے سے لگا لیا

۴۸
تھو مجھ آئے منظر آسمان کی
کی شہ نے عرض مجھ کو بیت شان کی
یعقوب کہ بلا مجھے اور مہربان کی
کیوسف کی شکل دی اسے تو نے جوان کی

پہو پناؤں تجھ کو تیری امانت ہنس کر دیں
کل تیری راہ میں اسے پہنچا کر دیں

۴۹
بولا یہ کہے حق سے وہ کوئی نہیں
ہمراہ جاہلین یہ پادشہ کے نہیں
جب آئے اپنے سر و نہر شاہ کے نہیں
نہی بے با درون نے عجب یہ نہیں

ہتیار سچ کے عاشق شہ لکھڑے ہو
سب گہر شاہزادہ دین اکھڑے ہو

۵۰
انصار شاہ کرد تھے زمین کے
نہی گدون شہید ہوا اب اس کے
بندھو اس سے سیف کی چمک ہو
پاشاہ ذوالفقار کے غم سے ہو

لہتی تھی بار صدمہ میرے بوترا ب کی
حقا کہ ہر یہ رات ہمارے شہاب کی

۵۱
تھے صدف صدف صورت آئینہ بیدار
تھے صدف صدف صورت آئینہ بیدار
تھے صدف صدف صورت آئینہ بیدار
تھے صدف صدف صورت آئینہ بیدار

تھے کبک پائمال سمون کی صدمہ کے ساتھ
کوسون دھن کی لوگنی شب کو مو کے ساتھ

۵۲
تھے صدف صدف صورت آئینہ بیدار
تھے صدف صدف صورت آئینہ بیدار
تھے صدف صدف صورت آئینہ بیدار
تھے صدف صدف صورت آئینہ بیدار

دلہل کی جان صاعقہ کشت نفاق کا
معتوق ذوالجنداح کا پیرا براق کا

<p>۴۱۸ پرواز بھی کہ شوق طائر کی صورت کے دل کے سینے بند سحاب مور کے تکے دست بند شیش پیر اداوار کے صدر قیچی کے ترقے کشتہ دست حور کے</p>	<p>۴۱۹ خود سانسے کھڑے ہو پیر شاہ کیونکہ گھوڑا ہو شاہزادہ کی گیتی پناہ کا لوہی عین کوئی تر نو بے قاعدہ ذرا نہ کی گیتی بد مزاج کو ہونے بہت خفا</p>	<p>۴۲۰ بھائی کے چپکے چپکے سینے کے تعلق خن بھائی کے چپکے چپکے سینے کے تعلق خن بھائی کے چپکے چپکے سینے کے تعلق خن بھائی کے چپکے چپکے سینے کے تعلق خن</p>
<p>بیشبہ چادر بخت فرس کا ستارہ تھا لوح چین سن قنریا گو شوارہ تھا</p>	<p>حاضر بڑے حشم سے کیا راہوار کو لائے دو ملن بنا کے نسیم بہار کو</p>	<p>مانگو دعائیں یوسف ثانی کے واسطے بھائی ہمارے جاتے ہیں پانی کے واسطے</p>
<p>۴۲۱ عشق ریند فرس کا خطاب نام عشق ریند فرس کا خطاب نام عشق ریند فرس کا خطاب نام عشق ریند فرس کا خطاب نام</p>	<p>۴۲۲ نہا سوار روشن ہو گیا عیال ریکھا فرس کو دیکھنے زین کا جمال کچھ مشکل سے تھے کہ دین گیا خیال پر دونوں ہونے جھپٹاں کھانے کوئے</p>	<p>۴۲۳ بولی جگر کو تعالم کے نادان سے حواس مانوس مجھے ہیں یہ بے بااد خدا شناس دن بھر نہ تھے شرم سے مجھ کو شیب کے پاس شیل کے تھے حرم میں نہ پوچھو پوچھو اس</p>
<p>آقا کی تشنگی سے طبیعت روندھی ہوئی نایاب چوٹیاں تھیں ہر اس گندھی ہوئی</p>	<p>دل کو نظر نہ ضعف بصارت سے آئینا کل کی لاش پر یہ ہیں لیکے جائیگا</p>	<p>دریا کا قصد شیر خوشا نفاس نے کیا جو کچھ کیا وہ آج اسی پیاس نے کیا</p>
<p>۴۲۴ اتنا تھا شب کو شمع کے اندر شمع میں نہیے ہوئے دھندلے دھندلے میں گندہ سے سوار پٹھانوں میں چلے گئے زنا بھی تھے لعل شمع میں</p>	<p>۴۲۵ پونجی حرم میں ساقی کو شمع کے یہ خبر جاہو شاہزادہ ذیشان فرات پر پونجی حرم میں ساقی کو شمع کے یہ خبر جاہو شاہزادہ ذیشان فرات پر</p>	<p>۴۲۶ اب کیا دیون تباؤ کو صبر آون ایون بابر کے طرح افعیوں نے آون ایون پروں کے کھنچ کے بلو آون ایون پروں کے کھنچ کے بلو آون ایون</p>
<p>غل تھا کہ صاف کرتے چلو آگے راہ کو بجھے نہ تازیا نہ کسی برگ کاہ کو</p>	<p>روکے کوئی شبیہ میر کمان چلے سونے کا وقت ہو علی اکبر کمان چلے</p>	<p>اس شب کی صبح خیر سے اپنی فنیاد کھائے بھائی کی جلد چاندی صورت خدا کھائے</p>

۴۹۱
میں حسین خضر زکیہ
میں معنی نبی بنجائے ہوئے جبکہ
بابو کربین تو یہ سب کچھ
بولین کہ شام سے ہی کچھ کچھ
سہل اپنے سنا ہوئی کچھ کچھ

۴۹۲
میں شفق انکی گواہ کر کے
انہی سے اب کچھ کچھ
یہ نہ کہ نظر سے اکلے کچھ کچھ

۴۹۳
بولی قضا کہ جا بیکے یہ ہمہ
کل میں نے کچھ کچھ
میں نے جہان سے دین ان میں کچھ کچھ

۴۹۴
خود دیکھتے ہیں سید الافرات پر
جاہا ہی میر اکیسوں و الافرات پر

۴۹۵
بہنیں جینگی جب یہ لہو میں نہا کے آئے
پانی پیے گا کون اگر زخم کھا کے آئے

۴۹۶
اصغر پھیلن قریب بہت وہ زمانہ ہی
نہی سی قبر کا یہ روا شامیانہ ہی

۴۹۷
تاریک ملاح میں علی اکبر جان میں
تلاواری میں علی اکبر جان میں
خیز جی میں تبر جی میں
دل کا تپا ہر تبر جی میں

۴۹۸
مستی ہوں شور و صفا میں
کیا میر سے جا نہ یہ سب کچھ
دو کھانے کچھ میں لگے سلاح جنگ
جائیں مجھے دکھا کے صفائے سلاح جنگ

۴۹۹
میں میں وہاں سے زور و صفا میں
بولین میں خواص سے جا بیکے
میں میں وہاں سے زور و صفا میں

۴۹۹
پانی کی جستجو نہ کیا اب کونہ دے
یہ نہ میری آپ کی دولت ڈوب نہ دے

۵۰۰
شان دغا بھی چاند سا چہرہ بھی دیکھ لوں
مشکل ہی بیاہ باندھ کے سہرا بھی دیکھ لوں

۵۰۱
شب کو چلین میں وہ جو نہ دن کو جہاں
کچھ سے بادشاہ دو عالم خفا ہو

۵۰۲
اب ہاتھ دعو میں خدا مالک و امام
میں بھائی آپ کے کون کلام
میں میں مجاہد کون کلام
حضرت حسین جو وہ نہ خلا نہ شہنام

۵۰۳
میں میں کہہ رہا آئی ہو نہ بکے
میں میں کہہ رہا آئی ہو نہ بکے
میں میں کہہ رہا آئی ہو نہ بکے

۵۰۴
میں میں کہہ رہا آئی ہو نہ بکے
میں میں کہہ رہا آئی ہو نہ بکے
میں میں کہہ رہا آئی ہو نہ بکے

۵۰۵
خلاق مہر و مہر کے فدائی نہ بھیجے
ہر رات نہر پر اسے بھائی نہ بھیجے

۵۰۶
پانی لیے بغیر نہ رہنا آئے گا
اولاد والے جو میں انھیں بیا آئے گا

۵۰۷
آگہ مشتقون سے وہ عالی مقام کہ
شہزادوں کو غلاموں کا مجھ

<p>۱۰۷ اس فاد میں سے جو کہ باغیوں کی گما بنی کنیز جاتی ہو سب سے باجرا حکیم آپ کے والی کا در کرب زکا چکے ہیں تلے ہی اسے نہ ہوا</p>	<p>۱۰۸ کیجی تیری نیچے کی بیوقوفیت پر رہوار سے اتار کے گویا پائے شاہ پر کی عرض کتنی بے خبر اشتقاق اس قدر کرتی یہ آپ ای شہر والا ہوں جلوہ گم</p>	<p>۱۰۹ مٹے سوخ پھینکین کہ سوانی کی آئین ماوسے خطر کے تیر کو پیر نہ ہی کمان رکھیں اب تو راب کی تلوار ناگمان چلائے انھیں بیکار سے کہ الامان</p>
<p>۱۱۰ تلوار پیچھے رات بھر ایسے لقا پھر گم گردنیمہ حرم مصطفیٰ پھر تم گم گردنیمہ حرم مصطفیٰ پھر</p>	<p>۱۱۱ ہٹے وہاں سے زیب زس مہ لقا ہوا آئی ہو اسے نہر صبادم ہوا ہوا آئی ہو اسے نہر صبادم ہوا ہوا</p>	<p>۱۱۲ منہ پر حیرے یہ تاب بھلا کس بشر میں ہے دیکھو علی کی تیغ بنی کی کمر میں ہے دیکھو علی کی تیغ بنی کی کمر میں ہے</p>
<p>۱۱۳ تھیں پین کہ شور جلو فاد میں ہوئے ہیں اب سوار دل میں مصطفیٰ زینب بکلی کے صحن میں آئیں پے در پے دور دوری پھوپھی کے ساتھ سگینہ نہ ہوا</p>	<p>۱۱۴ اچھی قلاب نہر اکبر چک گیا ہر ایک شیر وادی غنچ چک گیا مہ چنڈ بار سائے آیا مسک گیا مہ چنڈ بار سائے آیا مسک گیا</p>	<p>۱۱۵ کیونکہ شکر کہ یہ خیر الدین یہ وہ شکر کہ یہ خیر الدین اقتدار سے نو حشرن کر یہ بے حشرین اقتدار سے نو حشرن کر یہ بے حشرین</p>
<p>۱۱۶ سب کہ رہی تھیں بال پریشان کیے ہوئے آئے یہ شیر نہر سے پانی لیے ہوئے آئے یہ شیر نہر سے پانی لیے ہوئے</p>	<p>۱۱۷ آپس میں گفتگو تھی یہی شیخ و شاہ کی ہو آرہی ہو جسم رسالت مآب کی ہو آرہی ہو جسم رسالت مآب کی</p>	<p>۱۱۸ سج کے صلاح فوج امام زمان سے آئے دو طہا نے ہوئے مہ کنعان کہانے آئے دو طہا نے ہوئے مہ کنعان کہانے آئے</p>
<p>۱۱۹ تھیں ہر اہتمام کوئی بولنے نہ پائے تھے بھی ساتھ چلنے کو شکر لکھ لائے آگے بڑھے سوار کے کوئی نہ آئے آگے سوار ہونے لگے اور سلک لائے</p>	<p>۱۲۰ کیا خبر از دھڑے خبر کہ موعے چلائی فوج شام کہ موعے پانی خوشی سے دین میں موعے وصف صلاح شکر بہت در سے موعے</p>	<p>۱۲۱ ہو چا قریب گھاٹ کے قہر شکر چلائے رکھوئے تیر کا لونین بد موعے آسا ہر کون کی سوار کی کا بد موعے ری فوج نے صدر اظف شاہ بد موعے</p>
<p>۱۲۲ گھوڑے کی یاں د علی پر مہ کے قہام ملی خود شاہ نے رکاب سپر مہ کے قہام ملی گھوڑے کی یاں د علی پر مہ کے قہام ملی</p>	<p>۱۲۳ ہر سنگدل کو موت کا پیغام مل گیا جوشن کا حال شکر دل شکر مل گیا جوشن کا حال شکر دل شکر مل گیا</p>	<p>۱۲۴ پانی کو شیر حمید کہرا آئے ہیں کوثر کے سلسبیل کے مختار آئے ہیں پانی کو شیر حمید کہرا آئے ہیں</p>

<p>۹۰۰ بوسے کہ آب کو تلاش کر کو آئین لڑنے کا قصد نہ تو شب جو کو آئین اکبر کا سر پہ نہیں رکھتے جو کو آئین منشیار ہو لو کھینچ کے تیغ دوسر کو آئین</p>	<p>۹۰۱ چلائے وہ کہ آگے نہ بڑھنے کی تھی ہمراہیوں کو دیکھ کے پکار رہے تھے مگر بڑے جلوہ کو یہ وقت دارو گیر خضر خضو کہ رہے تھے سب جان بھری</p>	<p>۹۰۲ مکمل اور پچھلی دل و جان لانا مے دریا کی سمت کو نہ کسی تین سانس دیکھ کر ہونے اٹھ کر شہر و عالم نے میر جیسے لگا کی ضرب دیان کا مے</p>
<p>ہو تیری کہ لور و ضیاءات ایک ہی جو مرنے والے ہیں اٹھیں ہزات ایک ہی</p>	<p>لے لیکے نام حیدر کرار کھینچ لیں تیغین سمجھوں نے میان سے کیا کھینچ لیں</p>	<p>چلا کے الامان صف گراہ نے کہا اللہ اکبر اکبر ذیجاہ نے کہا</p>
<p>۹۰۳ اب گھاٹ سے نشان چلا کر آئے ہم یہ زندگی غریب تو جا کر آئے ہم لڑنا جو ہو سمجھوں کو بلا کر آئے ہم منیا ہو آب تیغ تو آ کر آئے ہم</p>	<p>۹۰۴ بوسے بھیل کے عوارے کیلئے نام بوسے بھیل کے عوارے کیلئے نام بوسے بھیل کے عوارے کیلئے نام بوسے بھیل کے عوارے کیلئے نام</p>	<p>۹۰۵ مکمل اور پچھلی دل و جان لانا مے دریا کی سمت کو نہ کسی تین سانس دیکھ کر ہونے اٹھ کر شہر و عالم نے میر جیسے لگا کی ضرب دیان کا مے</p>
<p>پانی کہا نئے لائے ہیں پچانتے نہیں بیر العلم کا حال مگر جانتے نہیں</p>	<p>تلوارین اہل شام کی جانب بھکی رہیں آئینکے تیر سانسے ڈھالیں رکی رہیں</p>	<p>اچھے نصیب باد شہر کربلا کے ہیں اللہ اکبر ایسے بھی بندے خدا کے ہیں</p>
<p>۹۰۶ اچھا طور غزوہ اکبر کے دیکھو انداز جنگ ساقی کے دیکھو نشان شباب نہر کو جی بھلے دیکھو منشیار ہو لو کھینچ کے تیغ دوسر کو آئین</p>	<p>۹۰۷ بیت میان فتنہ ناری ہو چکی بولی قریب مرگ تھاری ہو چکی بالاے نہر بادباری ہو چکی بالاے نہر بادباری ہو چکی</p>	<p>۹۰۸ مکمل اور پچھلی دل و جان لانا مے دریا کی سمت کو نہ کسی تین سانس دیکھ کر ہونے اٹھ کر شہر و عالم نے میر جیسے لگا کی ضرب دیان کا مے</p>
<p>سوسہ دم بیانے کوئی دم میں جاوے پانی کیا ہی بد مہنم میں جاوے</p>	<p>پانی میں تھا یہ شور کہ ہنچاؤ گھاٹ سے کھینچتی ہی تیغ سوچے مر کاؤ گھاٹ سے</p>	<p>پر تو لگن جو عارض پر آب تاب تھے شب کو چراغ بنگلے جھنڈے تھے</p>

<p>۱۱۸ نور میں رخ پر گئے گیسو کشاں لگا گیا شب بیدار کی دلچسپ کامین زلف اس لیے رو کی در احسام بیوی ظفر کے لیے میں بجا کے سیاہ شام</p>	<p>۱۱۹ اچھی ہوئی حسد برباد نہ شام برکین حکمتی دیکھ کے جوڑا کا تعابان گو یا ہیں یہ شہید مجاہد کی رو کا پیر سے ہوئے چاندی سو قتل گمان</p>	<p>۱۲۰ تھا کاٹ مین رفیقوں کی کشتی کمال میر فرق تھا اس وقت دیر کمال قدرت خدا کی صاف تھکے گئے کمال نہے ہوئے جلد نہ رفیقان جو بخت کمال</p>
<p>طوفان آب تیغ دوم کا ٹھہر گیا لودنوں قوت ملتے ہیں دریا ٹھہر گیا</p>	<p>کیا جانے کون طالب اعجاز ہو گیا شق القمر کا آج پھر انداز ہو گیا</p>	<p>تیغوں نے ترک تیغ کی بھی ہمدی نہ کی پیسے میں خون اہل جفا کے کمی نہ کی</p>
<p>۱۲۱ پوچھو ریت میں چھو کر کوئی گنہگار جو خاک میں ملا نہ بی تیغ سے پناہ گر کہ چھپا کر کوئی گنہگار میر کوئی گنہگار</p>	<p>۱۲۲ جس پر شہید شہید شہید شہید رو کا پیر سے ہوئے چاندی سو قتل گمان شب کو جو چھپا کر کوئی گنہگار میر کوئی گنہگار</p>	<p>۱۲۳ تھے ہوئے جو شکر خامی سے آئینہ میر کوئی گنہگار شب کو جو چھپا کر کوئی گنہگار میر کوئی گنہگار</p>
<p>۱۲۴ بہار زمین کا پ کے تھکے رہ گئی چھو کر اہل کی صدا کے رہ گئی</p>	<p>۱۲۵ کیا ہوش کیا ہوش کیا ہوش ای اکبر جوان مجھے شادی نصیب ہو</p>	<p>۱۲۶ تھا طرف حسن آدم سے آدم تیر جو گیا دشمن کے قلب میں لب مشوق ہو گیا</p>
<p>۱۲۷ نور میں رخ پر گئے گیسو کشاں لگا گیا شب بیدار کی دلچسپ کامین زلف اس لیے رو کی در احسام بیوی ظفر کے لیے میں بجا کے سیاہ شام</p>	<p>۱۲۸ اچھی ہوئی حسد برباد نہ شام برکین حکمتی دیکھ کے جوڑا کا تعابان گو یا ہیں یہ شہید مجاہد کی رو کا پیر سے ہوئے چاندی سو قتل گمان</p>	<p>۱۲۹ تھا کاٹ مین رفیقوں کی کشتی کمال میر فرق تھا اس وقت دیر کمال قدرت خدا کی صاف تھکے گئے کمال نہے ہوئے جلد نہ رفیقان جو بخت کمال</p>
<p>دریا کی تہ سے آئی ہو نہیں خون چاٹ کے ابھرا زمین ابھی جسے نکلی ہوں کاٹ کے</p>	<p>اڑ کے فرات میں جو کرے دم الٹ کے طاؤس مچلیوں سے تڑپ کے لپٹ کے</p>	<p>پیر خون سنان جھکے گی اڑو ہام پر مرچ بہر قتل جھوکا فوج شام پر</p>

<p>۱۳۷ کویاں کو چھپا چوٹی شب سے زخاں مومینین عینین سب سے دریا چوٹی چاک کو فان آب شریعت کی ایمان حسام پاک محمی بادبان</p>	<p>۱۳۸ نہیں نہ تانے آب چوٹی نہیں نہ تانے آب چوٹی نہیں نہ تانے آب چوٹی نہیں نہ تانے آب چوٹی</p>	<p>۱۳۹ نہیں نہ تانے آب چوٹی نہیں نہ تانے آب چوٹی نہیں نہ تانے آب چوٹی نہیں نہ تانے آب چوٹی</p>
<p>نہیں نہ تانے آب چوٹی نہیں نہ تانے آب چوٹی نہیں نہ تانے آب چوٹی نہیں نہ تانے آب چوٹی</p>	<p>نہیں نہ تانے آب چوٹی نہیں نہ تانے آب چوٹی نہیں نہ تانے آب چوٹی نہیں نہ تانے آب چوٹی</p>	<p>نہیں نہ تانے آب چوٹی نہیں نہ تانے آب چوٹی نہیں نہ تانے آب چوٹی نہیں نہ تانے آب چوٹی</p>
<p>۱۴۰ دو ہوئے تیغ سے جو اودا دخل چلائے اہل نار ہو اکیون ابو عین تر بیاد شہید اسے صدائی کہ اندر اسد علی کی تیغ کا پانی ہو بار صحر</p>	<p>۱۴۱ بوسے این سعد سے نامی جو تیغ شہید ہر چند جہان بھی پوین تیغ بھی چلے پروچ جہت کی علی اکبر غضب شہید دریا رنجین سے پوین کیا کیو کھٹے</p>	<p>۱۴۲ ابن زکریا کی کجی کا سوچ سب بے جہاں سوئے شام قیامت کی چوٹی ملو اور وہ چلی کہ زمین کو نہیں جات تیار ہو ایک خون کا دریا لب و لبت</p>
<p>۱۴۳ لکھو یا ہو آب تیغ میں نقد حیات کو اترا ہوں یوں چڑھے ہوئے دریا راک تیرا ہوں یوں چڑھے ہوئے دریا راک تیرا ہوں یوں چڑھے ہوئے دریا راک</p>	<p>۱۴۴ یہاں سے من شاہ دین آئیں غصہ کمال ہو سیج ہی علی کے لال سے لڑنا محال ہو سیج ہی علی کے لال سے لڑنا محال ہو سیج ہی علی کے لال سے لڑنا محال ہو</p>	<p>۱۴۵ تو جوں کے پالون اٹھ گئے ہمدار مر گئے دہ دیکھو نہ زمین علی اکبر اتر گئے دہ دیکھو نہ زمین علی اکبر اتر گئے دہ دیکھو نہ زمین علی اکبر اتر گئے</p>
<p>۱۴۶ کالے علم گر آگئی لہرائے آگری کالے علم گر آگئی لہرائے آگری کالے علم گر آگئی لہرائے آگری کالے علم گر آگئی لہرائے آگری</p>	<p>۱۴۷ کھینچیں کس شہر سے علی اکبر جوان کھینچیں کس شہر سے علی اکبر جوان کھینچیں کس شہر سے علی اکبر جوان کھینچیں کس شہر سے علی اکبر جوان</p>	<p>۱۴۸ باجل گریہ کی لہرائی غضب ہوا باجل گریہ کی لہرائی غضب ہوا باجل گریہ کی لہرائی غضب ہوا باجل گریہ کی لہرائی غضب ہوا</p>
<p>۱۴۹ اترا ہوا ہر خون سے منہ ہر شہر کا نہیں نہ تانے آب چوٹی نہیں نہ تانے آب چوٹی نہیں نہ تانے آب چوٹی</p>	<p>۱۵۰ لاکھو دیر آگے دار کے میں خدا گواہ یہ جہاں نہیں آئیں کے یہاں خدا گواہ یہ جہاں نہیں آئیں کے یہاں خدا گواہ یہ جہاں نہیں آئیں کے یہاں خدا گواہ</p>	<p>۱۵۱ اب فتحیاب جان و دل قاطع ہو آئے یہاں شہید تی فاطمہ ہو آئے یہاں شہید تی فاطمہ ہو آئے یہاں شہید تی فاطمہ ہو</p>

<p>۱۲۱۱ھ ابو جبر سے ملے نہین اعدا کے سامنے تلوارین صاف کین قلعے امام نے آواز دی یہ خضر علیہ السلام نے ایسا کیا کہ کام کی نشہ کام نے</p>	<p>۱۲۱۲ھ پچھلی فرس کی ایک کپڑا وہ خوشن ایسر کشان شام کدھر ہوئے کہاں دیکھتے ہیں کوئی ہمارے سوا بیان پانی کے واسطے نہ کیا پانی مسلمان</p>	<p>۱۲۱۳ھ ہر ایک جو شوکت شباب نہ ہو گیا شب کو تکر کی جنگ کا افسانہ ہو گیا دریا پہلے انکے آنے سے ویرانہ ہو گیا آباد شاہ دین کا جلو خانہ ہو گیا</p>
<p>تجھے جہانہ سب بے شرم تیرا ہو تو ایوان حسینؑ کے سامنے میں پیر ہو</p>	<p>نگو شکست صورت عباسؑ دے چلے وہ ساتوین کو لیکے ہم آج لے چلے</p>	<p>نیمہ میں لیکے نہت گیسو ہوا گئی شہزادیوں نے شکر کیا جان آگئی</p>
<p>۱۲۱۴ھ بھونکے لگے فرات میں شمشیر آبدار تھا بھلیوں میں لوہے کا آشکار بھلی جو دھوکے جو ہر دن کی رفت و رفتار نہیں کہنے کی فاکتیں بھی جو رہا تیار</p>	<p>۱۲۱۵ھ نہر سے نکل کے نہر سے مشکل مصطفیٰ اس وقت نہر لب ساحل میں آگیا بڑھ کے بیان سے دی عیار نصار بہکوت پسند یہ آب یہ ہوا</p>	<p>۱۲۱۶ھ کر سی پارس طرف تھے شہر شہر شہر بہر چیز گام سے اترا وہ رشک ماہ بوسلے لگا کے عیار دین پناہ آج سے قدر دان کے جگر بند واہ واہ</p>
<p>حیرت سے آب صاف بنا خوب آنہ دیکھا انہا کے صورت محبوب آنہ</p>	<p>کس حرکت کی آج لڑائی لڑے ہو تم ہو اپنی خواہ گاہ جہان پر کھڑے ہو تم</p>	<p>نصار شاہ گردھے حلقہ کیے ہوے ہاتھوں میں نذر فتح کو تیغیں یہ ہوے</p>
<p>۱۲۱۷ھ سرت سے دیکھتے تھے کچھ عجب پانی چھوٹ کر کے پکارا وہ آفتاب شکون کے منہ پر کھلے آسمان کے آب سکون سے نہر میں کیا بادلوں کے آب</p>	<p>۱۲۱۸ھ دریا سے رشک مولج بہو دان یعنی چلے فرات سے شہزادہ جہان آئی صدایہ نہر سے خالق نگا بیان انگاری تھے منتظر کہ ہوئی رومی بیان</p>	<p>۱۲۱۹ھ بابین گلے نال کے قاسم نے یہ کہا تو یک بندھا ہوا ہو سلمان واہ ری ہوا ایتنے چلے نہ ساقیوں میں ہی بڑا گلا پسے یہ در کے پیار سے مشکل مصطفیٰ</p>
<p>باہر چلے فرات سے مشکین لیے ہوے آنکھ سے نہر سے پانی پیے ہوے</p>	<p>تھا ذکر مل چلی ہو سواری فرات سے آتے ہیں خضر خیمہ آب حیات سے</p>	<p>ای رشک مہر ہوئی سحر اب لڑو گے تم قاسم لڑو گے مثل علیؑ جب لڑو گے تم</p>

<p>۱۳۱ گوئی ہو سے مثل زنجار کے پیر بجائی تمارے فوج ہو سے تھے فرات پر اُس کا لیا بوج آج عوف اپنے گھر سراٹ کے بہا لے لائے ادھر اُدھر</p>	<p>۱۳۲ جان پدر حبیب کی دیکھو مجتہدین دادا کے وقت کی مہم جوئی بچپن سے میرے ساتھ جا بے شکستین اس سن میں چلتے ہیں بیکانی</p>	<p>۱۳۳ چون بن بن حاکم نے بیت لکھا تو اور بے خادم جان باز کو سلام دادا کا جو غلام ہی تھے کا وہ غلام بابا بوس کی ہو جی جی بون جی</p>
<p>۱۳۴ میں نے لال کہ رہے تھے کس منگ میں شکار گدہ ہوتا آپ کے میں فن جنگ میں</p>	<p>۱۳۵ لعظیم چاہیے کہ غنیمت یہ پیر ہیں ایسے رفیق اب ہیں نہ ایسے امیر ہیں</p>	<p>۱۳۶ جھکے سے اوج خادم سر کا رکو دیا کیا مرتبہ قدیم غنوار کو دیا</p>
<p>۱۳۷ بوسے حبیب بن مظاہر زہر حبال بیشیل ہو یہ صورت محبوب زہر حبال شہزادان سے لڑے کوئی دنیا میں جلال تیرا خوشی سے لال زہر حبال</p>	<p>۱۳۸ کیا خوش کھڑے تھے انہو کی دنیا تیرا کھڑے تھے تھاری ننو ذرا کوئی سلام جبری نہ جھکا دیا تھر کے زور و تربیت سے دست دیا</p>	<p>۱۳۹ قد مون کی سمت ختم ہو کر کیا کیا بلان بان حبیب بن خط ابھی کیا کیا نام غار شیدہ میں اکبر جبار کیا پر کیا مجھے بھی آپ کی تعلیم جو ردا</p>
<p>۱۴۰ پیری سے گو خیمہ مثال کمان ہو نہیں دیکھے سے اس جوان کی لڑائی جوں ہو نہیں</p>	<p>۱۴۱ دوڑے حبیب بیچ میں جو تھے وہ ہٹ گئے ہم شکل مصطفیٰ کے گلے سے لپٹ گئے</p>	<p>۱۴۲ پیر تھے حبیب این مظاہر نہ ہو نہیں جلا کے رو رہے تھے محبت کے جو نہیں</p>
<p>۱۴۳ پچھلے کے دونوں ہاتھ بڑے شاہ جہاں آ کے ادب سے پاس جھکوا خیمہ تیرا پکے لشکر کے دھوا ہاتھ لپٹ پر ایسے اڑے ہوج کر تاشکر</p>	<p>۱۴۴ گویا ہو سے زبانیں جو بنا کر دن کیونکر حقوق پیر تواری ادا کر دن جان ضعیف نذر کر دن دل فدا کر دن ایسے سے شانہ زاد ہو جو نہیں کیا کر دن</p>	<p>۱۴۵ جسم سنایہ جان حبیب وفا شعار گویا ہو میں پکار کے زنجیر جلا شعار کیونکر ہو قدیم بن بابا کے جلن شمار نہے ہیں سب طریق زبرد گناہ شمار</p>
<p>۱۴۶ جرات کا نام شیرب و بطحا میں رہ گیا افسانہ کر بلاک معلّا میں رہ گیا</p>	<p>۱۴۷ جھکنا سلام پر محقر کے واسطے یہ قدر دانیان میں ترے گھر کے واسطے</p>	<p>۱۴۸ رونا مثال ابر کمر بار کمر گیا اکبر پئے سلام مجھے پیارا گیا</p>

<p>۱۵۱۱ یوسف جو آگے چلے گا میں سے پہلے چلے گا میں سے پہلے چلے گا میں سے پہلے چلے گا</p>	<p>۱۵۱۲ دل سے یہ کہہ کر آیا دم سفا میں سے پہلے چلے گا میں سے پہلے چلے گا میں سے پہلے چلے گا</p>	<p>۱۵۱۳ میں سے پہلے چلے گا میں سے پہلے چلے گا میں سے پہلے چلے گا میں سے پہلے چلے گا</p>
<p>سیر سے سر اٹار کے بالوں تو ہٹ گئیں بنیں ہلائیں لیکے گلے سے لپٹ گئیں</p>	<p>سیری ہو اور دماغ بھی ہر لوجوان کا ہو مشکل ہو انتہائی عمل امتحان کا ہو</p>	<p>ہیں رشتہ دار فلاح بد روئین کے یوں آئے عقیل کے ہیں بھیجے حسین کے</p>
<p>۱۵۱۴ بلبل سجانوں سے شاہ جہاں دعوتے رفتن نہ لے کر چلے گا وہ شب نام نہ گئے لگا کو ب</p>	<p>۱۵۱۵ روا کہ تیرے وقت بکا اور حسین آقا سے چھپ چکے رقا اور حسین باقی ہیں چند ماہ لقا اور حسین</p>	<p>۱۵۱۶ میں سے پہلے چلے گا میں سے پہلے چلے گا میں سے پہلے چلے گا میں سے پہلے چلے گا</p>
<p>یہ ہم میں آئے سیر بنا سے جفا ہوئی کلا جو آفتاب قیامت بپا ہوئی</p>	<p>انصار مرچ کے ہیں عزیز دن سے پاس شیرب کے بادشاہ کی دیوڑھی اداں ہے</p>	<p>غل تھا بہادری سے ہوئے دشمن نثار آئی صدا سے حضرت سے شام کہ ہم نثار</p>
<p>۱۵۱۷ میں سے پہلے چلے گا میں سے پہلے چلے گا میں سے پہلے چلے گا میں سے پہلے چلے گا</p>	<p>۱۵۱۸ میں سے پہلے چلے گا میں سے پہلے چلے گا میں سے پہلے چلے گا میں سے پہلے چلے گا</p>	<p>۱۵۱۹ میں سے پہلے چلے گا میں سے پہلے چلے گا میں سے پہلے چلے گا میں سے پہلے چلے گا</p>
<p>تینا قریب زلف شہر کو بلا ہوا تائے مجھے دمہ دم کہ اتنی یہ کیا ہوا</p>	<p>بیاموں کے رنگ بھول کی صورتیں گئے ہاتھوں سے پیچھے نہ چھوئے دم نکل گئے</p>	<p>محتاج آب کے ہیں طالب غذا کہین امیدوار بعد شہادت دعا کے ہیں</p>

ساتھ در جوان قسط پاس رکھے نہ نوز یک شاہ اکبر و عباس ایک

<p>۱۶۱ میر تقی محمد لوتے اگر لال ہو گئے ہوں بیسیر جو میر سے صاحب بیکان ہو گئے ہوں جانبی زمین پر وہ خوشی قبل ہو گئے ہوں میر تقی میر جو خیال کیا ہوں</p>	<p>۱۶۲ اکبر نے عشق کی زمین انکا کوئی قصد لائے تھے یہ درجہ میں مہم قد مون سے تھے جو چاہے لے لے لے لے رہے کہ کمانہ جا لے لے لے</p>	<p>۱۶۳ پھر سوے قبلہ ہاتھ اٹھا کے کہتا تھا کم سن بن گیا ہوا بین تو خوب ہی گواہ میں رخت ہوئی ہوئی ملک عدم کی راہ میں چپکے بین اپنے دامن رحمت میں نہ پناہ</p>
<p>میر تقی میر نے جو کئی غم نہیں ہوئے حسینؑ یہ مجھے بیٹوں سے کم نہیں</p>	<p>میدان سے ان بہادر دن کو لے آئے ہیں ان غازیوں کو دن کی فدا دیکھ لے ہیں</p>	<p>رکتے ہیں عشق قافلہ کے نور عین کا دولوں کو بخشید یہ صدہ تیسرے کا</p>
<p>۱۶۴ میر تقی میر نے جو کئی غم نہیں ہوئے حسینؑ یہ مجھے بیٹوں سے کم نہیں</p>	<p>۱۶۵ وہ لڑے حسینؑ آپ کو یہ فکر عیاں نہاں کیا یہ شام میں عو شوالا مان ہوئے حسینؑ کو تیرے میں بخت نہ مان ہوئے حسینؑ کو تیرے میں بخت نہ مان</p>	<p>۱۶۶ وہ لڑے حسینؑ آپ کو یہ فکر عیاں نہاں کیا یہ شام میں عو شوالا مان ہوئے حسینؑ کو تیرے میں بخت نہ مان ہوئے حسینؑ کو تیرے میں بخت نہ مان</p>
<p>تار و خیف ہو گئے تھے اس قدر حسینؑ ڈیوڑھی میں آکے بیٹھ گئے خال پر حسینؑ</p>	<p>اب یاس ہو گئی مجھے محبوب کر چکے مرنا تھا جنکو اے علی اکبر وہ مر چکے</p>	<p>روئے کی دشمنوں میں جو آواز آئی مڑ پڑ گئی روح ہلکو بہن شرم آئی</p>
<p>۱۶۷ میر تقی میر نے جو کئی غم نہیں ہوئے حسینؑ یہ مجھے بیٹوں سے کم نہیں</p>	<p>۱۶۸ میر تقی میر نے جو کئی غم نہیں ہوئے حسینؑ یہ مجھے بیٹوں سے کم نہیں</p>	<p>۱۶۹ میر تقی میر نے جو کئی غم نہیں ہوئے حسینؑ یہ مجھے بیٹوں سے کم نہیں</p>
<p>گل کی طرح سے تارہ نہا لون کو لے ڈیوڑھی سے اپنے گود کے ملا</p>	<p>یہ جو بھی آد بھائی کہاں میں جاوے اس حال میں غلاموں کے لاشے اٹھاوے</p>	<p>جیتے رہے غلام تمھارے بُرا کیا پیاروں نے میرے اے علی اکبر کیا کیا</p>

۱۷۱
جا کے لٹایا مسند و نیز صورت قبہ
تعلیق کی بہت یادوں کے ساتھ
اگر کسی کی کو دیکھنے سے ادھر ادھر
میں ہوئی تھی تعین چھوٹی تھی

خاک شفا میں دونوں کے چہرے بھرے ہوئے
رنجی سرون کے پاس عامے دھڑا ہوئے

۱۷۲
وہ لوگ تھے جنہوں نے دیکھا تھا
وہ لوگ نے پاؤں جوڑے آہستہ سے کہا
فرما کر غلاموں سے اب تو نہیں تھا
تقصیر ہو معاف کہ نزدیک ہو قضا

اب وہ ہر جگہ دیکھے عالم ہی یاس کا
حضرت کو واسطہ علی الکریم یاس کا

۱۷۳
جو کینے کے لیے دنیا خستہ خان
اچھا نہ تھا عین کو بے شوکی بیان
بوجہ ان کی کا وقت یہ ہو وقت اٹھان
کیا میرے بھائی سے ہو عقیدہ بیان

مگر کون ہو کا شہدہ دین کے غلام نہیں
پوچھا حسین کون ہیں بولے امام ہیں

۱۷۴
یہ سننے لگے بلالین کہا ہو کے بغیر
جی چاہتا ہوں اب کہ تصدق ہوں لکھو بار
لوہین نے دو دو غائب کیا آرزو کیا
ہر سلام اٹھانے لگے دست ز خمار

لین چکیاں ریاض جہان سے گذر گئے
نہیں تڑپ کے رہیں فرزند مر گئے

۱۷۵
مکین ہوئے خاک پر
کے سر کو جو سلطان بھر و بر
لائے اٹھانے کی یہی نہی ہے
گندری جو تھوڑی دیر کی یہی نہی ہے

آغوش میں ہی قائم گل بیرنگی لاش
رہے حسین لاش میں ابن حسین کی لاش

۱۷۶
آئے غل میں جب تین صد جاں لیکھا
لاٹھالٹا کے یاس سے مولائے کی نگاہ
جو ہے عجب مقام ہی دنیا خستہ خان
بچوں کی آج لائیں اٹھان کی یہی نہی ہے

پیری میں طرفہ رنجی طرفہ ملال ہی
پالا تھا جنکو گود میں اتکا یہ حال ہی

۱۷۷
دیکھا جموں نے شک تو کیا حال ہو
متر تا قدم کا پسیر کیا حال ہو
چلائی مان کہ سیدہ ہو مس کیا حال ہو
کاہل سے دل سمون سے جگمگ کیا حال ہو

کیا بیسی برستی ہی چہرہ آدا س ہی
دیکھو عیاں پھری ہوئی اٹھو لے پاس ہی

۱۷۸
جاں دینے کے جنہوں نے شکر کیا حال
باندھو بلکے عضو بدن سے کیا حال
ہلوں پر رکھو ہاتھ تن کیا حال
میت اٹھان بھی باندھو درون کیا حال

ہی ہی تمام عضو بدن ہیں چھپے ہوئے
باہر ابھی سدھارے تھے دھابے ہوئے

۱۷۹
تو نڈیا زون سے کر دھا جب
کھو لو کر سے جلد کر بند کیا قبا
جائے کفن ہی خبر یہ اس لال کی قبا
کا فو غلام کو ہی خاک کر بلا

کتنی تھی شادی ایہہ تابان کردگی میں
کیا جانتی تھی موت کا سامان کردگی میں

<p>۱۱۱ یہ کہلے اضطراب میں کیوں کھیلے دست دعا اٹھائے کہارت و الجبال تو جانتا ہو خوب بھی اس جہی کھل مالک ہو اور راہ بین تیری کھل</p>	<p>۱۱۲ خاموش ہو کے سننے لگے کین خاں لریان بار علی کو رین ہو اس پنجان آئی صد علی کی ہر عباس کی جان آواز دی دیر سے نصرت ہر زمان</p>	<p>۱۱۳ تھکا خستہ بیویوں میں جہاں خستہ زہر سے تھکا خستہ بیویوں جلدی بن جائے کہ گھر شہادہ ہو زہر سے تھکا خستہ بیویوں</p>
<p>۱۱۴ ہوا سکی لاش کو نہ ازیت فتنارین سوئے یہ میری گو دکی صورت مزارین</p>	<p>۱۱۵ تھے نالہ حسین کہ بھائی تمام ہی بھائی نہیں تمام لڑائی تمام ہی</p>	<p>۱۱۶ بیکار رہا تو حم ہی کمر دل نہ دھال ہی عباس مر گیا مجھے صدمہ کمال ہی</p>
<p>۱۱۷ اتنے بین لاش ٹھکے چائے خستہ مرنے سے مرنے کے مان نہ کیے خستہ جاؤ دنیا کی حفاظت میں لو عین کئے گلے سے لگائے ہوئے عین</p>	<p>۱۱۸ مرنے سے مرنے کی نظر دیکھا میں جانتے ہیں کیوں ادھر مرنے سے مرنے کی نظر دیکھا میں جانتے ہیں کیوں ادھر</p>	<p>۱۱۹ سکھنے والی مرنے مرنے سے مرنے کی نظر دیکھا میں جانتے ہیں کیوں ادھر مرنے سے مرنے کی نظر</p>
<p>۱۲۰ لاشوں میں رکھ کے لاش کو صدمہ ہو رویا کیے امام دو عالم کمرے ہو</p>	<p>۱۲۱ بابا بیکار تے ہیں برادر کدھر گئے لوگو سنا ہمارے چچا جان مر گئے</p>	<p>۱۲۲ چھوڑ آئے زمین صاحب مرد فاقی لاش لائے نہ ظہر میں آپ ہمارے چچا کی لاش</p>
<p>۱۲۳ اقبال واد حیدر ہو گیا شہر قلم قلم اہلبیت کے بازو ہوئے قلم مندر آفتاب گرا کانپ کے علم دے تھے آہ پیچھے ہوئے قلم</p>	<p>۱۲۴ بھائی کے لاش پر پھر نہ تھا بھائی کے لاش پر پھر نہ تھا بھائی کے لاش پر پھر نہ تھا بھائی کے لاش پر پھر نہ تھا</p>	<p>۱۲۵ شہر لکھا تھا خستہ کھلیت کا خیال بھائی کے لاش پر پھر نہ تھا بھائی کے لاش پر پھر نہ تھا بھائی کے لاش پر پھر نہ تھا</p>
<p>۱۲۶ بابے بچے کہ زمین تلاطم ہوا زمین پکارین اب نہیں معلوم کیا ہوا</p>	<p>۱۲۷ دشمن بھی روئے دیکھ کے ارشاد سے پھر مشاک علم لیے ہوئے میدان سے پھر</p>	<p>۱۲۸ کیے گا آب نہر نہ ممکن ذرا ہوا سقا تمھارا ہی سوئے کوثر گیا ہوا</p>

۹۹۹
 دو لاکھ تالیسیوں میں توڑ کر حسین کا
 اعدا کی جھپون میں لپک کر حسین کا
 خمر عادیوں کی فاک میں سر حسین کا
 حسین کا یہ جگر پوچھیں کہ

۱۰۰۰
 تاج چار اٹھائی خاک سے نور نظر کی لاش
 رکھی نرس پر اپنے تخت جلیبی لاش
 فرم کے یگلے سے نکالی پسر کی لاش
 لگا کر کسی نہ لپے ہاتھ سے پید کی لاش

۱۰۰۱
 پارس سے منہ نکال کے کچھ پانچاں حسین
 کسی جگہ کے صاف سندھ زندہ شہر حسین
 چلا گئے سر علی اکبر ہو غضب
 منہ دھو پٹی ہون جگہ پر ایسا حسین

اکبر کے دل پر آہ شان اجل پڑی
 چمکے سے بیت جید رصند نکل پڑی

بابا کو ساتھ اد علی اکبر نہ لے چلے
 وقت اخیر آپ بڑا داغ دے چلے

اسب عقاب اشک بہاتا ہی صاحبو
 تالیوت میرے شیر کا آتا ہی صاحبو

۱۰۰۲
 ہو چھوٹا جال سے مولا پیر کے پاس
 یہ کھلے آئے کی رخ خیم پر چھوڑ پاس
 بابا جگر میں لگی زنجیر و پیر پاس
 جیسی ہون جل گئی زورین کی لپاس

۱۰۰۳
 آئے جگر میں گھر کے لڑکے شاد و سیدم
 آئے ادھر سے لاش یہ سیدم
 زخموں سے چور گردن اسب عقابم
 بولیں لپٹ کے لاش سے اکبر شادیم

۱۰۰۴
 آئے جو گھر میں گئے شہر دین کا کچھ
 جس وقت لائے گھر کی لاش انا کا کچھ
 پہنچے کا گل دیکھ کر گیسو سنوار کے
 چلا گئے بن بنین مدد تین زخم دار کے

بیانی نہ مانگنا نہیں عادی سوال کے
 دریا میں پھینک دے دل اکبر نکل کے

تکلیف آ پکونہ گوارا تھی باپ کی
 بین ننگے پاؤں آج سواری میں اپنی

جھائی ہو آہ حال مقدر اٹھ گئے
 پہلے سے ہم سمون کے گلے دھو گئے

۱۰۰۵
 لگا آہ آئی کان میں سر کی
 جاؤ نہیں کیرٹ علی کچھ مر گیا
 شہرے کہا بن نکل کر شہر شعل
 جیسا یہ نہ تیرا سپ

۱۰۰۶
 آتا تھا یوں جتنا شعل شعل مصطفیٰ
 پوٹے کی لاش پر سر نہ تھرا کی تھی دا
 زنجیر سے بھر دھڑ دھڑ کر کھلا ہوا
 آج سے جمع حائر حواس کے ہلا

۱۰۰۷
 آئی سعید ایسے ہوئے شعل شعل
 زنجیر سے بھر دھڑ دھڑ کر کھلا ہوا
 زنجیر سے بھر دھڑ دھڑ کر کھلا ہوا
 زنجیر سے بھر دھڑ دھڑ کر کھلا ہوا

حمد سے یہ ہنگ چہرہ روشن بدل گیا
 انگھوں سے چندا خشک ہے دم نکل گیا

مرد سے کے پانوں کو دین سرور کیے ہوئے
 زنجیر رو میں کیوے اکبر لیے ہوئے

آزخم دل کو حسرت و حیران کو دیکھ لے
 قضہ ہمارے اکبر دیشان کو دیکھ لے

تسیر ہوئے
 زخم دار

۱۲۱۵
 کیا حکایتی است که در کتب معتبره
 است و در کتب معتبره
 است و در کتب معتبره

۱۲۱۶
 بنیاد و علی بن ابی طالب
 بنیاد و علی بن ابی طالب
 بنیاد و علی بن ابی طالب

۱۲۱۷
 مآلک و اسرار و اسرار
 مآلک و اسرار و اسرار
 مآلک و اسرار و اسرار

۱۲۱۸
 بنیاد و علی بن ابی طالب
 بنیاد و علی بن ابی طالب
 بنیاد و علی بن ابی طالب

۱۲۱۹
 بنیاد و علی بن ابی طالب
 بنیاد و علی بن ابی طالب
 بنیاد و علی بن ابی طالب

۱۲۲۰
 بنیاد و علی بن ابی طالب
 بنیاد و علی بن ابی طالب
 بنیاد و علی بن ابی طالب

۱۲۲۱
 بنیاد و علی بن ابی طالب
 بنیاد و علی بن ابی طالب
 بنیاد و علی بن ابی طالب

۱۲۲۲
 بنیاد و علی بن ابی طالب
 بنیاد و علی بن ابی طالب
 بنیاد و علی بن ابی طالب

۱۲۲۳
 بنیاد و علی بن ابی طالب
 بنیاد و علی بن ابی طالب
 بنیاد و علی بن ابی طالب

۱۲۲۴
 بنیاد و علی بن ابی طالب
 بنیاد و علی بن ابی طالب
 بنیاد و علی بن ابی طالب

۱۲۲۵
 بنیاد و علی بن ابی طالب
 بنیاد و علی بن ابی طالب
 بنیاد و علی بن ابی طالب

۱۲۲۶
 بنیاد و علی بن ابی طالب
 بنیاد و علی بن ابی طالب
 بنیاد و علی بن ابی طالب

۱۲۲۷
 بنیاد و علی بن ابی طالب
 بنیاد و علی بن ابی طالب
 بنیاد و علی بن ابی طالب

۱۲۲۸
 بنیاد و علی بن ابی طالب
 بنیاد و علی بن ابی طالب
 بنیاد و علی بن ابی طالب

۱۲۲۹
 بنیاد و علی بن ابی طالب
 بنیاد و علی بن ابی طالب
 بنیاد و علی بن ابی طالب

۱۲۳۰
 بنیاد و علی بن ابی طالب
 بنیاد و علی بن ابی طالب
 بنیاد و علی بن ابی طالب

۱۲۳۱
 بنیاد و علی بن ابی طالب
 بنیاد و علی بن ابی طالب
 بنیاد و علی بن ابی طالب

۱۲۳۲
 بنیاد و علی بن ابی طالب
 بنیاد و علی بن ابی طالب
 بنیاد و علی بن ابی طالب

<p>۵۳۶ لاشے کو کھڑے کر دے فرمایا چند بار او خاک پاک پر تڑپے نہ کہ چاروں طرف آئے سوار</p>	<p>۵۳۷ مہربان پیر میں مسکرائے چہ خورشید ایل حرم کی فکد میں تھے سید غبور نہ چھٹی کچھ زمین جو تھقل میں فریاد و گنج ہوئے کو اجا چھ غبور</p>	<p>۵۳۸ قلعہ خندین قلعہ کی تھی جگہ ہم اجا پر سے ہیں صبح سے غفلت آئے ہم سوئے جہان چلے گئے بس دماغ اٹھا ہم پانی پانی تھیں کہیں سید خدا کے ہم</p>
<p>۵۳۹ رخ پھر سوئے حسین کیا لون کے پھر گئے اکٹھے بنائے تربت اصغر تو گھر گئے</p>	<p>۵۴۰ ڈک بے ہوئے ہو میں بڑھے ہانپتے ہوئے اترے نشیب میں شہر دین کا پتہ ہوئے</p>	<p>۵۴۱ ملک بجا کو عالم فانی سے جا لٹکے اب پانی مانگنے کو نہ دنیا میں آئی لٹکے</p>
<p>۵۴۲ شہر شمس سے زلف لگی کمان کے بجی کمان بھوننے بیابانی کمان کے شب کو بولی تھی بھینے لگی کمان کے آئین علیک چہ وہ بھائی کمان کے</p>	<p>۵۴۳ پورائے گم سے شہر غم و غم کیا سر جھٹکے شہر جو ہزار حیف وہ ملک و تیغ سینہ و زانو ہزار حیف تھک چکے تھے چو ہزار حیف</p>	<p>۵۴۴ پورہ الشکسے زن کی طرف ناگوان چلین چلے جس جگہ حسین سکھتے وہاں چلین مان لے کہا کہ شہر کا کمان چلین دریاہ کے کیکے دفتر شاو مان چلین</p>
<p>۵۴۵ اسکو پکارے اب یہ حرمیں کس کا نام لے کچھ سو جھٹتا نہیں کوئی ہاتھوں کو تھام لے</p>	<p>۵۴۶ یہ شور تھا کہ خاتمہ اب ہی امام کا اکتا ہی حسین علیہ السلام کا</p>	<p>۵۴۷ ہوتے ہیں ذبح سید ذیشان درو کے بابا کے پاس جاتی ہوں مان درو کے</p>
<p>۵۴۸ لکے آئے بڑھ گئے پھر نو گئے تلواریں کھائیں جھیان کھائے کھیر تبرون کا منہ بند کیا سوا جھیر شہر کے ساتھ ساتھ علی درو پھر</p>	<p>۵۴۹ قاتل سے شلو و تھنے کہا غیر مل ہو پانی پلا کہ پائس کی شدت کمال ہو آتش فشان حرارت موت زوال ہو یہ درو پیر کو غم و غم و دلال ہو</p>	<p>۵۵۰ چٹائی ملک کے قتل شہر پر نہ گناہ بابا ہم آتے ہیں مرنے کی جگہ پر راہ جلتے ہیں پائون درو پیر اور انکی نیچہ حضرت نے کچھ ہوتے ہیں اپنی جگہ پر راہ</p>
<p>۵۵۱ ڈر تھا کہ جو رشتہ لکھیں دیکھتی نہ ہوں سید انیان یہ حال کہیں دیکھتی نہ ہوں</p>	<p>۵۵۲ ظالم نیلون جی کے لوا سے کو بیج کر شہر ڈالو کے نہر میں پیاسے کو بیج کر</p>	<p>۵۵۳ دیکھا عجب قلعہ میں سکینہ کی جان ہو منہ پر ہے ہر خاک تھیمون کی شان ہو</p>

۵۲۴
 ابوبکر بن ابی قحطافہ سے فرمایا کہ

۵۲۵
 ابوبکر بن ابی قحطافہ سے فرمایا کہ

۵۲۶
 ابوبکر بن ابی قحطافہ سے فرمایا کہ

۵۲۷
 ابوبکر بن ابی قحطافہ سے فرمایا کہ

۵۲۸
 ابوبکر بن ابی قحطافہ سے فرمایا کہ

روئے وہ لکے ہاے پردہ دم اکٹ گیا

کاپنی زمین دفتر عالم اکٹ گیا

۵۲۹
 ابوبکر بن ابی قحطافہ سے فرمایا کہ

۵۳۰
 ابوبکر بن ابی قحطافہ سے فرمایا کہ

۵۳۱
 ابوبکر بن ابی قحطافہ سے فرمایا کہ

۵۳۲
 ابوبکر بن ابی قحطافہ سے فرمایا کہ

دھلتی تھی دوپہر کہ تضا کر گئے حسین

خورشید کو زوال ہوا مر گئے حسین

۵۳۳
 ابوبکر بن ابی قحطافہ سے فرمایا کہ

۵۳۴
 ابوبکر بن ابی قحطافہ سے فرمایا کہ

۵۳۵
 ابوبکر بن ابی قحطافہ سے فرمایا کہ

۵۳۶
 ابوبکر بن ابی قحطافہ سے فرمایا کہ

اللہ کیا لہجہ بیان کیا زبان ہر

گویا ہوا شست خاک فقط اسکی شان ہر

<p>۴۱ مردوں کو صفت عیسیٰ عالم نپاہ ہوں میں عند لب گلشن ابرار شاہ ہوں</p>	<p>۴۲ کچھ کچھ غنا میں طوق اغنیاء کچھ کچھ غنا میں طوق اغنیاء</p>	<p>۴۳ تائید میں جناب ذرا اقامت ایسا ہو کہ ہند میں خدای نام ہو</p>
<p>۴۴ مردوں کو صفت عیسیٰ عالم نپاہ ہوں میں عند لب گلشن ابرار شاہ ہوں</p>	<p>۴۵ شبیر سے ہی عرض یہی مجھ حقیر کی ای بادشاہ نے خبر اپنے فقیر کی</p>	<p>۴۶ رکتی ہو مضطرب مجھے کثرت گناہ کی جزر و فہ جناب نہیں جا نپاہ کی</p>
<p>۴۷ بہشت میں آج شکر ہے میری خوشی سب شے میں میں شکر ہے میری خوشی</p>	<p>۴۸ شکر گلشن ابرار میں حاجت واپس بازی میں شکر گلشن ابرار میں</p>	<p>۴۹ ناچار ہو میں شوق خدو کی گولہ ہو کچھ کچھ شوق خدو کی گولہ ہو</p>
<p>۵۰ آقامہ کے واسطے آتے ہیں آج تک مردوں کو مجھ سے جلا تے ہیں آج تک</p>	<p>۵۱ دیکھوں جمال زر گم خوشنات کی طرح آقا بران بھی آئے گجرات کی طرح</p>	<p>۵۲ اہل حسد کے ہاتھ سے رنج و عنایں ہوں یاشاہ کم سپاہ سپاہ بلا میں ہوں</p>
<p>۵۳ جو نصف و فیصلہ میں آتا تو کس نے جس کا نام خوب ہو وہاں کس نے</p>	<p>۵۴ امداد شاہ و شہید و بطحا فوری اس وقت در شہید و بطحا فوری</p>	<p>۵۵ محبوب خدو تو جوں کی تو جوں محبوب خدو تو جوں کی تو جوں</p>
<p>۵۶ رویتے ہیں مقام جبکہ تار دین کا بیشک ہی ایک معجزہ یہ بھی حسیں کا</p>	<p>۵۷ وحشت میان ہندو بان کی ہو زمین ہی بلبل کو شوق گلشن حشر میں ہی</p>	<p>۵۸ شیعہ میں نام ای شہر ہو چکا مدح میں حضور کا مشہور ہو چکا</p>

وہ تھا

<p>۹۰ اس شہر میں جو اتنے عین زار و زخم کہتے ہیں کیا رواق ہو کیا مقام صبح جنان ہو صبح غم ستارہوں جبین آگے رخسار کا مقام</p>	<p>۹۱ سو جان سے تیار اس عجز و غلام تھا سبب با تھد میں جو دم قتل امام جن انہوں کا آپ کے روضہ میں کر مقام جو سو گئے تھے صبح کو اس سبب کی ملام</p>	<p>۹۲ یاد آئی عرض حال میں یہ حال آقا کے اہل مندر پر اشتیاق میں ہوا عالم کوئی جو ویر ہو حسین کے جس باخدا نے جو ایسے دین بھلا ہوا</p>
<p>کتاب ہوں کر ہلا کی طرف مڑ کے یاس سے حسرت ہو دیکھ لوں تجھے اور خلد پاس سے</p>	<p>بلو ایسے گران ہو گل بوستان کی بو جلدی سو نگاہیئے مجھے سب جنان کی بو</p>	<p>زار میں جمع تار و تھیلوں کی دھو گرد ضریح سید والا ہجوم ہو</p>
<p>۹۳ آقا یہ آندو دین بر لائے کہ گیار رجاؤں پھر کے گرد خد میں جا بکار آگے صبح کے ہوئی لاش بیچار تر کا پانی اپنے خوب سے فدوی ہوا شمار</p>	<p>۹۴ آقا بلائیے تپ دہی سے ہون بچال کھاؤں ہوا سے صحن تقدس میں بچال اچھا ہو کہ ہو آپ کے روضہ میں بچال ہو سانسے صبح کے ہون یہ حال</p>	<p>۹۵ عین جمع ہر مقام کے شہید فدا شکار اہل عرب میں اہل عجم بھی ہیں شکار چپ کا ضریح پاک سے جو نور کیا کار پیچھے تھے کل کے قہر سے پیچھا مار</p>
<p>گرد ضریح طاہر جان گراڑا کرے تا حشر طوت جان سے فدوی کیا کرے</p>	<p>اس حشر تک نظارہ بخت کیا کروں آنکھیں کھلی رہیں میں زیارت کیا کروں</p>	<p>تھے جلوہ گرد ضریح میں اس لوہے میں سب ترون کو دیتے تھے خور سے حسین</p>
<p>۹۶ حامی ہو محمد جان عجبی زبان و زبان گم نہ ہو تیرا تو ہے پھر تیا کسان تانے لگے تیرے مجھے اعمال تیرا جان نہ ہو تیرا گناہ کتنے جو اہل سقر و بان</p>	<p>۹۷ انبیا سے روزگار کا تائید میں ناگوار دشت سر سے ہندوستان میں ناگوار زما عین جہل سے ہو قیدی کا ناگوار آقا و نور شوق زیارت ہو بار بار</p>	<p>۹۸ مٹی ہندوستان کی اہمیت ہو الطاف انکے جاہل سے تھے قبول ہندوؤں سے طوت میں بد تھے تیرے انکے وطن شاہ بحر و بر زبان پاس و شفقت آقا سے نہ سو</p>
<p>کیا تھا عشق فاطمہ کے نور عین کا کیونکر ہو نگاہوں میں نہا خان میں کا</p>	<p>حسن رواق و رواق ترچہ کھائیے روئے کی اپنے شوکت و شہرت کھائیے</p>	<p>پھر پھر کے اہل ہند کو تکتے تھے پیار سے خاطر یہ تھی کہ خود نکل آئے مزار سے</p>

<p>۴۱۵ یہ دیکھ کر کہ عیسیٰ نہ مجاور کے دل کی تاب کی عرض باغ و بہار کے لئے سیاناب مانوس ہندوین سے بین کیوں نہ منقطع تھا ملا لئے کچھ کچھ کبھی سے دیا جواب</p>	<p>۴۱۶ جس دن کے فضل سے پہلے جنت لے جان میں نہ یہ غلام خنین نہ توں نے نہ توں بان خداوند شرفین مورین جان بکین معصوم زریعین</p>	<p>۴۱۷ ظفر منجیب عید و افتاد کی قدی ہجرت منقطع کرنے میں دہم جالتے ہیں تنہا کو خدا کی طرف خستہ رکنے کے لئے کچھ عیسیٰ کو خدا کی طرف</p>
<p>گھر چھوٹے ہیں ہر دو فلکے و فور سے آئے ہیں سب بیدیری زیارت کو دوسرے</p>	<p>ہنس کے دل ہی نہیں ہر طرف عید بھی کیا شادی ولادت شاہ شہید بھی</p>	<p>ساتھ اپنے لچلو سو پھیل رہے تھے شاید ہیں حسین کھسکے پر تھے</p>
<p>۴۱۸ کرتے ہیں ترک عورت اسی لیے لے جاتے ہیں یہاں کے مصیبت اسی لیے باقیہ کر کے عین غربت اسی لیے لے جاتے ہیں یہاں کے عین اسی لیے</p>	<p>۴۱۹ ناراضی سے کچھ کچھ کچھ ناراضی سے کچھ کچھ کچھ ناراضی سے کچھ کچھ کچھ ناراضی سے کچھ کچھ کچھ</p>	<p>۴۲۰ ظفر منجیب عید و افتاد کی قدی ہجرت منقطع کرنے میں دہم جالتے ہیں تنہا کو خدا کی طرف خستہ رکنے کے لئے کچھ عیسیٰ کو خدا کی طرف</p>
<p>یہ لوگ جہاں پہل سے فدا ہیں حسین پر اس جہ سے ہی انکے سوا ہیں حسین پر</p>	<p>کند و ہمارے دوست سے کیا متوہین ملا ایسا کسی نبی کو نواسا نہیں ملا</p>	<p>لجائیں ہر قلب سے رہا یہ سعید ہو سب کی خوشی کا روز ہو اسکو بھی عید ہو</p>
<p>۴۲۱ ظفر منجیب عید و افتاد کی قدی ہجرت منقطع کرنے میں دہم جالتے ہیں تنہا کو خدا کی طرف خستہ رکنے کے لئے کچھ عیسیٰ کو خدا کی طرف</p>	<p>۴۲۲ ظفر منجیب عید و افتاد کی قدی ہجرت منقطع کرنے میں دہم جالتے ہیں تنہا کو خدا کی طرف خستہ رکنے کے لئے کچھ عیسیٰ کو خدا کی طرف</p>	<p>۴۲۳ ظفر منجیب عید و افتاد کی قدی ہجرت منقطع کرنے میں دہم جالتے ہیں تنہا کو خدا کی طرف خستہ رکنے کے لئے کچھ عیسیٰ کو خدا کی طرف</p>
<p>رہنے دیا نہ جہنم برین پر گرا دیا خالق نے پر ملا کے زمین پر گرا دیا</p>	<p>روشن ہو گئی اور جناب بتوں کا پیدا ہوا ہے آج لڑا سار سوار کا</p>	<p>بارون حسین عیسیٰ سے سر ہی ذرا کیے فضل خدا کے دونوں طرف پہنچا کیے</p>

۱۰۰
شہداء کے نام کی فہرست میں لکھا ہے کہ
آج کے روزگار میں جو لوگ دنیا دار ہیں
ان کے لیے یہ سب کچھ بیکار ہے

۱۰۱
جو لوگ دنیا دار ہیں ان کے لیے یہ سب کچھ بیکار ہے
جو لوگ دین دار ہیں ان کے لیے یہ سب کچھ کامیاب ہے

۱۰۲
جو لوگ دنیا دار ہیں ان کے لیے یہ سب کچھ بیکار ہے
جو لوگ دین دار ہیں ان کے لیے یہ سب کچھ کامیاب ہے

۱۰۳
اب گشت بہشت میں راحت کا طرز
یہ ظلم دور ہی چار گھنٹہ کی آج اور رہی

۱۰۴
اس وقت سب کچھ کا زمین اختیار ہے
کافی مدد کے واسطے ہر دور و گار رہی

۱۰۵
زندہ تھے جب حسینؑ یہ ہو جب کا اجرا
ارباب عقادین اب کا اجرا

۱۰۶
جو لوگ دنیا دار ہیں ان کے لیے یہ سب کچھ بیکار ہے
جو لوگ دین دار ہیں ان کے لیے یہ سب کچھ کامیاب ہے

۱۰۷
جو لوگ دنیا دار ہیں ان کے لیے یہ سب کچھ بیکار ہے
جو لوگ دین دار ہیں ان کے لیے یہ سب کچھ کامیاب ہے

۱۰۸
جو لوگ دنیا دار ہیں ان کے لیے یہ سب کچھ بیکار ہے
جو لوگ دین دار ہیں ان کے لیے یہ سب کچھ کامیاب ہے

۱۰۹
دنیا کی آفتون میں بیافت نصیب ہو
اصحاب کھن میرا فسانہ عجیب ہو

۱۱۰
دیکھا جو غنیمت میں تو سوے مرگ پھر پڑے
موتو اکہ امام نے وہ مرگے گر پڑے

۱۱۱
خوش اعتقاد و ماہ بخ و ہوشمند تھی
زیر ہر سے اس کے رخ میں تجلی دو چند تھی

۱۱۲
جو لوگ دنیا دار ہیں ان کے لیے یہ سب کچھ بیکار ہے
جو لوگ دین دار ہیں ان کے لیے یہ سب کچھ کامیاب ہے

۱۱۳
جو لوگ دنیا دار ہیں ان کے لیے یہ سب کچھ بیکار ہے
جو لوگ دین دار ہیں ان کے لیے یہ سب کچھ کامیاب ہے

۱۱۴
جو لوگ دنیا دار ہیں ان کے لیے یہ سب کچھ بیکار ہے
جو لوگ دین دار ہیں ان کے لیے یہ سب کچھ کامیاب ہے

۱۱۵
دیکھ میں کچھ آپ سے بکت امام کو
اب ہم ملے جیتے ہیں افواج شام کو

۱۱۶
چاہیں جو ہم جو جن و بشر کا پست انہو
وارفتا میں کوئی ہمارے سوا نہو

۱۱۷
دوبلی تھی بون ضلالت ظلمت انہو
جیسے ہونے سے جرات رنگ میں

نکد و راز

<p>۵۴۹ ظاہر میں تھی نہ معرفت شاہکار کیا تھا نہ سب قلب سکھ عشق شہباز نہی نہ کیا اس کا الفت دلبر و رقصا ہر پہلو اس کو میر و شیرین تو جو بجا</p>	<p>۵۵۰ میر حسن ان سب سے بیجا مہر دل کو کسی طرح نہ ہوئی تباہ کام میں غیبت اس کی نظیریں بھی شمع نہا جاوے سے بھی سوئے شمع جاوے</p>	<p>۵۵۱ مشتوں کی تلاش میں نہ دین چلا ہوا لیکے ایک لعین کو لعین چلا جنگ کے سلاح نہ ہزار نہ دین چلا انہی کے گل کو خاکستان میں چلا</p>
<p>سوئے سے نہا نہ کام نہ جاندی سے دق تھا دل میں مگر گنتیری نغمہ کاشون تھا</p>	<p>ہر نظر جو دختر زگر کو نام تھا کھانا تو دہر تھا اسے سونا حرام تھا</p>	<p>دو خود سون کو اہل وفا کی تلاش تھی جو دستم کو صدق و وفا کی تلاش تھی</p>
<p>۵۵۲ نہی میں نہ خانہ تکیہ کا چہرہ پایہ پوزن میں تھی بھی شخص کا چہرہ شاہی سے اس کی باجے کے لیے غریب نہی کمر گئی وہ دن خاتم دربار کا</p>	<p>۵۵۳ یہ خون تھا نہ زور نہ ذلت نہ جاکے عصمت کے بل میں کہیں جو خزانے ذات کا خون گریں غریبوں کے لیے نہی دل سے گھٹا کو خدا آبرو بچا کے</p>	<p>۵۵۴ یہ بیخون تھا نہ جان شہر سیاں راہ بہر شہر میں بہ دونوں کو نیت و رستہ بہر شہر میں وہ دختر کرتے کی نگاہ نہی کمر کو دیکھ کے کاہی و گلیہ</p>
<p>یوں چند روز و طہار و طہن کی جا رہے جیسے بہم خزانے میں سیم طلا رہے</p>	<p>پوچھا نہ تھا کسی نے مگر آپ کے پاس ناچار ہو کے حال یہ مان باپ کے کہا</p>	<p>سب جسم شکل لقرہ مہ سر ہو گیا صد سے رنگ مثل طلا زرد ہو گیا</p>
<p>۵۵۵ دیں غل مکان سے شہر کے لکھڑے آئی دانتے باپ کے کھڑے و خوش ماتن ہو چکی تھی بہرین کی نظر خاموش ہو چکی تھی وہ بہر گھر</p>	<p>۵۵۶ نہ گئے بوسے تو ہوا خطر فاضطراب داد کو مکان سے بلایا رہی نہ تاب آج اپنے گھر سے نہیں ملے شمع شتاب جی کو اس کے ساتھ راز کیا شتاب</p>	<p>۵۵۷ دل خلیفہ شہر کی سیاں میں چپ کوئی نہ تھا کہ رسولت خلیفہ چپ نہ ہوئے غلطاب میں بولی وہ دھنک چپ چپ کر کے نہ کہیں نہ بچیں ہاک</p>
<p>شمع جلال حسن کا پروانہ ہو گیا سودا سے جوش عشق سے دیوانہ ہو گیا</p>	<p>شہر کے ساتھ وہ تو دہانہ آدھر ہوئی اس عاشق پر بد سیر کو خب ہوئی</p>	<p>مظلوم خون بدعت ہلا دست چپ جنگل میں حبیبیت حبیب سے چپ</p>

<p>۱۱۱ لکھنؤ خیر کردہ دو جوان گویا دو سبب اثر شوہر کی کسان لئے کہ نہیں کون سبب سبب درویش دی صلہ ہے باقی جو غوث جان</p>	<p>۱۱۲ برسہہ دونوں دشمنی تیر سون دین لکے سبب بنی شکیلیہ لیل نام لکھا حسین ہرین ابغول مکی قبول کی خدمت کہا قبول</p>	<p>۱۱۳ دین کے پاس جو پیکر عجب راز لکے کفر خون کی صورت لکھ ماتم رنگ نہ سبب کا خلیہ کیا فضل خدا بود دل مضطر بجا</p>
<p>شوہر کا اپنے کیوں نہیں دیتی پتا لین ہم بیگنہ نہ قتل کرینگے بہت اہلین</p>	<p>سمجھئے نہ کچھ دہ دونوں جہان کے الملو ضامن دیا حسین علیہ السلام کو</p>	<p>گو تھا ابوہریر غرق گردل کو چہین تھا گویا عقیق معدن عشق حسین تھا</p>
<p>۱۱۴ کمال بن جبریل سبب سے حسین بن جبریل کو غضب آج کل نہ خیر زگر کی غیبت غلام مہر اور غم کی غیبت اس کے اعتقاد نہ ہے فضلی کر کا</p>	<p>۱۱۵ جبریل کی ضمانت سلطان کر کا شوہر کو خیر زگر کی غیبت حسین بن جبریل کی غیبت مرنے میں اب جو یہ لکھی غیبت</p>	<p>۱۱۶ عاشق زور و جبریل سے لال نہ اگر کہ جبریل نہ زگر کو شال حسین بن جبریل کی غیبت حسین بن جبریل کی غیبت</p>
<p>عمر حسین اور کو وہ مانتی نہ تھی عقائد میں عشق نام اگر جانتی نہ تھی</p>	<p>آگے برصاہ خلق سے جانے کے واسطے جلدی چلے حسین جلائے کے واسطے</p>	<p>سوے بہشت اور نہ سوے سفر گئی تن سے نکل کے روح اسی جا تھر گئی</p>
<p>۱۱۷ کمال بن جبریل سبب سے حسین بن جبریل کو غضب آج کل نہ خیر زگر کی غیبت غلام مہر اور غم کی غیبت اس کے اعتقاد نہ ہے فضلی کر کا</p>	<p>۱۱۸ جبریل کی ضمانت سلطان کر کا شوہر کو خیر زگر کی غیبت حسین بن جبریل کی غیبت مرنے میں اب جو یہ لکھی غیبت</p>	<p>۱۱۹ عاشق زور و جبریل سے لال نہ اگر کہ جبریل نہ زگر کو شال حسین بن جبریل کی غیبت حسین بن جبریل کی غیبت</p>
<p>بلکہ میں نشان نہ دلی گھی تھی ضامن دے اخصین تو بنا دون اچھ</p>	<p>تو تھا نہ کچھ ضمانت شاہ شہید کا سر بیحدور کاٹا اب اس سبب کا</p>	<p>آفت میں نہ تھ شہ ملک جن دو ہائی میر حسین گاہک ضامن بھائی</p>

<p>۱۷۱ کجی بوجہ کجی من است اینجی خیر نیوی کجی بوجہ کجی بوجہ کجی بوجہ کجی مایوس شاه دین کی مدد سے کجی بوجہ کجی کجی بوجہ کجی بوجہ کجی بوجہ کجی</p>	<p>۱۷۲ پیکار کی غفلت غفلت غفلت غفلت میدان غفلت غفلت غفلت غفلت بے غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت</p>	<p>۱۷۳ غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت</p>
<p>کرتے تھے منع دونوں کی شور و شین کو وہ دم بدم پکار رہی تھی حسینؑ کو</p>	<p>غم سوسے سوسوار علیؑ برگ کاہ تھے وہ خشکان خاک کے تارنگاہ تھے</p>	<p>ہو کے بلند فاذہ روئے ہوا ہونی بالاسے چرخ بہر مسیحیٹا دوا ہونی</p>
<p>۱۷۴ کجی بوجہ کجی بوجہ کجی بوجہ کجی کجی بوجہ کجی بوجہ کجی بوجہ کجی کجی بوجہ کجی بوجہ کجی بوجہ کجی کجی بوجہ کجی بوجہ کجی بوجہ کجی</p>	<p>۱۷۵ غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت</p>	<p>۱۷۶ غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت</p>
<p>شرطے شمسؑ پر جہرہ کی غلو میں تھا عجاڑ مثل شوکت و شمت جلو میں تھا</p>	<p>مرنے حسینؑ یہ تھا دم رفتار معجزہ تھا جو کے لباس میں جاندار معجزہ</p>	<p>شاید میں خضر سب کو رہ دین مبالغہ عیسیٰؑ نکلتے آئے کہ میں مری جلائیے</p>
<p>۱۷۷ کجی بوجہ کجی بوجہ کجی بوجہ کجی کجی بوجہ کجی بوجہ کجی بوجہ کجی کجی بوجہ کجی بوجہ کجی بوجہ کجی کجی بوجہ کجی بوجہ کجی بوجہ کجی</p>	<p>۱۷۸ غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت</p>	<p>۱۷۹ غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت غفلت</p>
<p>کجی بوجہ کجی بوجہ کجی بوجہ کجی کجی بوجہ کجی بوجہ کجی بوجہ کجی</p>	<p>دوسے زمین صاف کا خراسان تھے سونے کے نقطہ آئینہ پر پاس پاس تھے</p>	<p>کجی بوجہ کجی بوجہ کجی بوجہ کجی کجی بوجہ کجی بوجہ کجی بوجہ کجی</p>

<p>۵۷۷ کبریا چینیو بیست سلف کا جو مقام دیکھتا تھے کہے تھے بکرات بن امام اور سدا بن دور زنون میں گرد شہ نام</p>	<p>۵۷۸ ابو جوی کی کہیں کتب میں مذکور بہن پوچھے حسین کی تیرک کھانچ کیا لباس پہننے پر تھے تیرم نشان تھے حضور کرنا کھانچ کھانچ</p>	<p>۵۷۹ نہیں پوچھتے غور سیات کی جو جا اصول دیا تھیں آج حسین مشہور ہیں اور معجزہ شمس کا اجرا میں فریب دختر زور کر رہا</p>
<p>کیونکر مدد کو آئے تھے سامان دیکھتے مشتاق ابن فاطمہ کی شان دیکھتے</p>	<p>اندوہ چہرہ شہرین سے عیان نہ تھا شمشیر حر کا تو گلہ پر نشان نہ تھا</p>	<p>یوں نہ سوار دوش میں آکر تھے گویا قریب ہند علی جا کھڑے ہوئے</p>
<p>۵۸۰ کجا جلتے تھے شمع کبریا کی طرح دل کو با جو غم پہنچا کبریا کی طرح نہیں جیو تھے انہیں کبریا کی طرح نہیں جیو تھے انہیں کبریا کی طرح</p>	<p>۵۸۱ قادر دنگ کر نہ شمع باز مرین بابر شمس کی طرح کاکلہ شاہ مرین کہا جو غم پہنچا کبریا کی طرح نہیں جیو تھے انہیں کبریا کی طرح</p>	<p>۵۸۲ کہا جو غم پہنچا کبریا کی طرح نہیں جیو تھے انہیں کبریا کی طرح نہیں جیو تھے انہیں کبریا کی طرح نہیں جیو تھے انہیں کبریا کی طرح</p>
<p>کیا جانے کیا حسین کے گویے کا طور تھا تھا ذوالجناح یا کوئی رہوار ادھ تھا</p>	<p>جان بھینو نہ پر تھے کیا کر تے ہوئے بند قیامند سے ہوئے تھے یا کھلے ہوئے</p>	<p>میں لکے بس ہیں ہوں سر شوہر قلم کیا صفا میں دیا حسین کو پھر پرستم کیا</p>
<p>۵۸۳ تھی دھماکا نہ صرف بلو باد تھی جہنم کی فتح تھی ہوا باد تھی زیب تھی بیعت بدلتی باد تھی بان تھی غلبہ تھی شاہ باد تھی</p>	<p>۵۸۴ ہوئے اگر ایمان کے دیوان لوغار کہ تھے خرد دل کے شاہ برباد شعبوں کے آواز ہاں سے تھی عجب باد روئے لب لباب سے باد</p>	<p>۵۸۵ بہن کوخت ایک بند اور شاہ گر تھی تغافل سے کیجیے تو جواب نہیں تھی جیسے ایک سن تھی شاہ باد نہیں تھی جیسے ایک سن تھی شاہ باد</p>
<p>کیا جانے کس طرح کاتن شہرین جبار تھا کس تک کا حضور کے سر پر عمامہ تھا</p>	<p>جائے جو روح خواں شہر لاکے سامنے پر تھنا قصیدہ عشق ہوا آقا کے سامنے</p>	<p>بچی ہو گردنوں میں رس چھوٹ گئے یکبار اس مہکتے دین دونوں لٹک گئے</p>

<p>۵۵۵ مٹی و خون و دین کسکے اور زبان تکلی خون سے جان بھی جو دارین تو کھائے حق میں باؤ سے کھینچا سر پھر صفت ہوئی رنگوں سے جبارین</p>	<p>۵۵۵ زیبا جو کر کے کوئی اسدم پر جان جسم حلاوت ہے شہنشاہ کو کیا منہ سے شہر پہرہ اچھا آفتاب کا تھا قدیون میں در زب جہ قدرت خدا</p>	<p>۵۵۵ فرستے بہ نظر سے نہان ہو گئے امام وہ دونوں اپنے گھر گئے سسر و شاد کام فاہن میں شرافت ایمان سے تیانام دونوں کے ساتھ دوم سلمان بھی تمام</p>
<p>لکے درخت میں تو پیام اجل ملا شمشاد مرثیہ لگی عداوت کا پھل ملا</p>	<p>چلے تھے نہ پہرہ لب سے لکے ہوئے علیسی فلک سے دیکھ لہے تھے جھکے ہوئے</p>	<p>سب کی خاک کے سامنے تو قہر ہو گئی اکسیر لکھو الفت شبیر ہو گئی</p>
<p>۵۵۵ کے لطف سے شہر شہر زبان شہر کی نیو لاش پڑی و بیکار جس جھنجھلائی وہ شہر کو زبان پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر</p>	<p>۵۵۵ یوں درختان سے بچ گیا شاہ آٹھ بیڑ سے حکم سے ہی بندہ آگ خاک و جھڑ سے کھینچے ہیں وہاں کرشمین سے رو جہار یا اٹھا وہ گینا</p>	<p>۵۵۵ لکے پہ چلے سے دہان انگرہ بچ دیکھا عیان جو جہر شاہ شہر لب لکے ہیں ایک غل میں در و در جلاب پھر کہ دین میں میری جی شاہ عرب</p>
<p>بہر گے زندگی شہر والاکے ہاتھ تھی عقا اختیار مرضی معبود ساتھ رہتی</p>	<p>دستہ ہوا سچ سے پایا حسین نے مرد سے کو بعد مرگ جلا یا حسین نے</p>	<p>کلمہ پڑھا کچھ اور ہی سامان ہو گئے انگر یزدون دل سے مسلمان ہو گئے</p>
<p>۵۵۵ کون سے شہر کو بلایا جھنجھ مرد کو تھل عشق خدا کا دلایا جسٹن العابد میں شہر نے ختم خدا و جہ جیات شاہ زخم کا آٹھ</p>	<p>۵۵۵ دیکھا یہ حال غمزدار کسے نہیں گھڑی آٹھ کے پاؤں پر وہ سسر سے کھڑی کی عرض کی کہ میں تو قہر جو تھی نقد میری کج بیان غیب جی ادھی</p>	<p>۵۵۵ زندہ کیا بیان تے نن سے لکے پاؤں سر حسین میں اب جاک جو جاک کیا کیا ختم سے شہر شاہ شہر لب نن سے لکے زندہ شہر شاہ جلاب</p>
<p>چادر اڑا دے لاش کو حکم بقا دیا ہر دار با خدا کی طرف سے جلا دیا</p>	<p>ہوے ہماری جہ سے ہر دل کو حسین ہو ضامن ہیں تیرے نام ہمارا حسین ہو</p>	<p>کس بیان ہوں میں و ملل حسین سر شہر ہوں میں کھل کھل حسین</p>

<p>۵۹۱ جنگی که حسین کشته شد تا در شمشیر کس از او نزدیک یک تنگ آید و فرزند فریاد کرد و باب سلطان مادر</p>	<p>۵۹۲ کبوتر کویون پیر اسیر کمان کمان اعجاز فرقی شمع صدف کس عین جان شیر کج کمر گدا پیر سلطان بخش جان زندان بن کی قفسی است سر شاخه نخلان</p>	<p>۵۹۳ کشته شد عاقبت زنده کرد بیان حسین خدا من خدای جان کشته شد حسین افسوس تو کمان بیخاک حسین بیچاره یارین توبت یحیی حسین</p>
<p>مانند صبح اوین بصره راهوا تا در سنگ پر سرافند و دهر راهوا</p>	<p>منصور هر که جی سے سکیخته گذر گئی آغوش بین لیه ہے اُس سر کو مر گئی</p>	<p>فریاد با مال یا امام امم ہوے مرنے کے بعد لاشہ شہ پر تم ہوے</p>
<p>۵۹۴ دردا اٹھلے کے زب سنان جنگیا جلدی سنان فرق شکر کر لایا ہر جا تم کس کس کاسودہ بڑھایا</p>	<p>۵۹۵ کشت بیان جلائے اسکو امام یک نکلی اس رخ سخت سے دشمن بوجہ جان ای عاشقان شاہ سرون پڑا اٹھاک ایں مہر غم کے گریبان جو جان کا</p>	<p>۵۹۶ کھارو یون جبارین علی بن عباس آید و در قفس شمشاد بے نظیر نام ایک ساربان شہرین کا تھا شہر کوچی شہر شہر شہر شہر</p>
<p>کی ناریون نے قدرہ اصلا ہزار حیف رکھا توروین سرور ہزار حیف</p>	<p>دردانی جفا تہ چرخ کس ہوی وزین حسین اسیر رسن ہوی</p>	<p>شہر سے جدا وہ بد احوال ہو گیا جانے شہر یک اشکر کفار ہو گیا</p>
<p>۵۹۷ کسی کی سی مصیبت نینوی کسی کی سی محفل میخا درین نینوی کلیف اٹھائی ستمگاری چھری طشت طلا نینوی ستمگاری چھری</p>	<p>۵۹۸ کولتہ بن عابد یکیل اسیر غم کیا یاد یار شامین جو تیرے پر غم رہی غمی ایک درختے بار بار اسیر غم سب بد جادو غم فلا ایک کا قدم</p>	<p>۵۹۹ جس وقت کشت چلے شہر شہر ناشام کشت گئے حرم شہر شہر اس شب کشت گئے حرم شہر شہر نیمین بن سعد کے غمی غمی</p>
<p>سیا دے غمی صبر کی تقریر راہ میں با بن کئے گیا سر شہر پیر راہ میں</p>	<p>کے کچھ ہی تھا سر نقب گم سے یہ حال تھا جب ایک گم سے گم سے</p>	<p>سید بیواں جلائے خیر میں تو نہیں سید بیواں جلائے خیر میں تو نہیں</p>

<p>جیب نصف شب گزشتی بنیان فتح آمد سوسن سپاہ سرکے سپاہی اور دھڑ دھڑ خاندان گاہ گاہ اندھیرا اندھیرا اٹھارہ ساربان سحر گاہ در بگاہ</p>	<p>کراچی طرح جو دست اندازین نہایت دغا بینا گیسو بھار چرخ کین ظلمت ایک گزشتی بنی بولی کسین زیادہ رخ کیے کین کین کین</p>	<p>آئی غمی غم گزشتی کی صد آہ کیا کروں کاٹا جو پہلن کا گلا آہ کیا کروں گر جبکہ لاش سے لیا آہ کیا کروں پہلچین منجبت ماہ قاتلہ کیا کروں</p>
<p>اس تبرگی میں بہر جفا عجب گیا نزدیک لاشہ فر مر قضا گیا</p>	<p>اظہار کس طرح ستم ساریان کروں مشہور ہو جو ظلم اسے کیا بیان کروں</p>	<p>صورت کچھ اور ہو گئی اعضا جدا ہوئے میرے حسین آہ تر سے ہاتھ کیا ہوئے</p>
<p>کچھ آؤ قلیہ چوڑی شاہ خوش صفات ایک سینی میں جو پڑی خدا کی ذات وہ لاشہ حسین نے نہشت بلا کی لوت نور و فغان مردم آبی لب فرات</p>	<p>کھلا کھلا کھلا کھلا کھلا کھلا ہر گز نہ تھی موتی صحران کا کمان لاشوں میں جو جیب باس بخت ساریان صحران میں شبنم بخت کسے غلے نشان</p>	<p>کتنی غم میں چھوڑ گیا حسین کیا پڑی حسین کا لوت لیا لباس پڑ نہشت پڑ خطیر یا اندھیرا شبنم لباس سروئی نہیں چوں غلے کسے جیب لباس</p>
<p>دل بگے سموم جو وقت جفا چسلی آئی اموت سے عطر کی پو جیب ہوا چلی</p>	<p>ترہیز و شہادت کی سواری عیان ہوئی رہیں سیاہ ایک عماری عیان ہوئی</p>	<p>جنگل میں تھا کہ پڑی بہان نازدین حسین تہنا مکان میں کبھی سو یا نہیں حسین</p>
<p>کس کی بان سکھون تو بال بال چل کو تو کس کا رہا خیل خانی جاہ کو نہ شکر کیا جاہ کسے لے لے لے لے لے لے</p>	<p>خوشی غم کی پختہ غلے شکر خوشی غم کی پختہ غلے شکر خوشی غم کی پختہ غلے شکر خوشی غم کی پختہ غلے شکر</p>	<p>جنگل میں تھا کہ پڑی بہان نازدین حسین تہنا مکان میں کبھی سو یا نہیں حسین جنگل میں تھا کہ پڑی بہان نازدین حسین تہنا مکان میں کبھی سو یا نہیں حسین</p>
<p>کی خوب جفا شہ کے بن پاش پاش نے اعمار سے اٹھا کے دھوا ہاتھ لاش نے</p>	<p>صو کے خوش و طیر تھے زیادہ آہ میں عبرت کی جباری غمی گزشتہ گاہ میں</p>	<p>مرنے کے بعد رنج دیا ہو شیر نے بابا عجیب ظلم کیا ہو شیر نے</p>

<p>علاء مجلس جامعہ کربلا کربلا و دریا و زمین و آسمان و آتش و آب و خاک و ہر چیز کہ در عالم است و ہر کس کہ در عالم است و ہر کس کہ در عالم است و ہر کس کہ در عالم است</p>	<p>علاء مجلس جامعہ کربلا کربلا و دریا و زمین و آسمان و آتش و آب و خاک و ہر چیز کہ در عالم است و ہر کس کہ در عالم است و ہر کس کہ در عالم است و ہر کس کہ در عالم است</p>	<p>علاء مجلس جامعہ کربلا کربلا و دریا و زمین و آسمان و آتش و آب و خاک و ہر چیز کہ در عالم است و ہر کس کہ در عالم است و ہر کس کہ در عالم است و ہر کس کہ در عالم است</p>
<p>گل کرد با جگر غریبی اہل شام نے بیسر پراپو پالنے والی کے سامنے</p>	<p>آرام انکی وجہ سے دل کو بڑے رہے اکثر یہ ہاتھ میرے گلے میں پڑے رہے</p>	<p>گجرات میں عنایت خالق سے آگے موسے کو جان دی گئے عزت بچا گئے</p>
<p>علاء مجلس جامعہ کربلا کربلا و دریا و زمین و آسمان و آتش و آب و خاک و ہر چیز کہ در عالم است و ہر کس کہ در عالم است و ہر کس کہ در عالم است و ہر کس کہ در عالم است</p>	<p>علاء مجلس جامعہ کربلا کربلا و دریا و زمین و آسمان و آتش و آب و خاک و ہر چیز کہ در عالم است و ہر کس کہ در عالم است و ہر کس کہ در عالم است و ہر کس کہ در عالم است</p>	<p>علاء مجلس جامعہ کربلا کربلا و دریا و زمین و آسمان و آتش و آب و خاک و ہر چیز کہ در عالم است و ہر کس کہ در عالم است و ہر کس کہ در عالم است و ہر کس کہ در عالم است</p>
<p>رواۃ ائمہ میں سمجھائے تھے یہ اگر کہیں افسوس آن جن ہر کہیں اور سر کہیں</p>	<p>یہ عاصیوں کے چین کا سامان ہو توں بچنے کے حسین کا احسان ہو توں</p>	<p>دم بھر تو ظالموں سے جنگا لے چلو مقتل کی سمت سے ہمیں شرے چلو</p>
<p>علاء مجلس جامعہ کربلا کربلا و دریا و زمین و آسمان و آتش و آب و خاک و ہر چیز کہ در عالم است و ہر کس کہ در عالم است و ہر کس کہ در عالم است و ہر کس کہ در عالم است</p>	<p>علاء مجلس جامعہ کربلا کربلا و دریا و زمین و آسمان و آتش و آب و خاک و ہر چیز کہ در عالم است و ہر کس کہ در عالم است و ہر کس کہ در عالم است و ہر کس کہ در عالم است</p>	<p>علاء مجلس جامعہ کربلا کربلا و دریا و زمین و آسمان و آتش و آب و خاک و ہر چیز کہ در عالم است و ہر کس کہ در عالم است و ہر کس کہ در عالم است و ہر کس کہ در عالم است</p>
<p>عجیب ظلم کیا جو شہر پر نے زہرا یہ ہاتھ کائے میں میرے بشیر نے</p>	<p>مقتل میں انکی صبح نسیم محسوس چلی ایکے امام زادیوں کو فوج شہر چلی</p>	<p>دیکھا جو خاک پرین شہر گر پرین بشت شہر سے زمین دیکھ کر پرین</p>

<p>علاء بہشت کی لپٹ میں سر کی لاش مٹی چھری سبب چھری لاش کھنچے بہن نے سیر کی لاش کسی کیسے لپٹیں شہسیر کی لاش</p>	<p>علاء ابانہ لاش نہ چھری نہ لاش کیا لاش کے پتھر کے شاہ شہسیر مٹی چھری خون میں لاش کسی کیسے لپٹیں شہسیر کی لاش</p>	<p>علاء کھڑی لاش کا ٹھکانے جو بیمار خانی خانے کھڑی لاش کا بیمار خواب تھا اس کے کھڑی لاش کا بیمار دیکھا عروج عقدرہ کشائی میں کر بیمار</p>
<p>ہر ختم کی اسیر رس نے بلایں لین سر تو نہ تھا گلے کی بہن نے بلایں لین</p>	<p>افت دکھائی مر کے شہ حق تلاش نے پھیلادیا گلے ہے ہاتھوں کو لاش نے</p>	<p>کافر کو مجھ سے رو دین بتا لنگے اب اپنے دوستوں کو حدیثہ بچا لنگے</p>
<p>علاء بہن کی لاش کو زان دور بھی بہن نہاں نہ ہو نہ نہان دور بھی بہن نہاں نہ ہو نہ نہان دور بھی بہن نہاں نہ ہو نہ نہان دور بھی بہن</p>	<p>علاء خانی لاش نے جو بہن کو لکھا جو لکھ کر دین بہن نہ نہان دور بھی بہن افتش نہ کہ طلق بید نہ نہان دور بھی بہن ہوئی ابو میری جلیبے والی بہن جلیبے</p>	<p>علاء قوام جو غم نہ نہان دور بھی بہن چم چم چم چم چم چم چم چم چم چم نہاں نہ ہو نہ نہان دور بھی بہن نہاں نہ ہو نہ نہان دور بھی بہن</p>
<p>دیکھا بہ حال مر نہ گئی ساتھ آکے کیدن بجائی جان کٹ گئی کٹ آکے</p>	<p>خوش کن جفا میں اور جو بے انتہا ہو میں پرلا بہن میں نہ کہ تم بے ردا ہو میں</p>	<p>خبر سے خشک حلق کٹا کمرچ کر گئے پانی نہیں بلا بہن پیاسی مر گئے</p>
<p>علاء جو کچھ تھے شام خدا حافظ ادا چھٹا جو یہ مقام خدا حافظ ادا خست کا سلام خدا حافظ ادا بہن میں نام خدا حافظ ادا</p>	<p>علاء جو کچھ تھے شام خدا حافظ ادا چھٹا جو یہ مقام خدا حافظ ادا خست کا سلام خدا حافظ ادا بہن میں نام خدا حافظ ادا</p>	<p>علاء تا بہن کے تھے چھڑنے کو اشتبا ناجا بہن کے تھے چھڑنے کو اشتبا اتنی ہی لاش سے ہوئی عاشق بہن چھا کہتی تھیں وہ کہنے کو کوئی خطا</p>
<p>جہلے بہن ملک شام بہانجام دور دور بجائی بہن گلے سے لگانا ضرور دور</p>	<p>شکر خدا کہ مر گئے سب عالم اٹھا چکے جس کا خیال تھا انھیں ہم بخشوا چکے</p>	<p>چھوڑا عجیب پاس سے بے پرکی لاش کو انھیں کیا سلام بہادر کی لاش کو</p>

علاء
تھادی بھی ایک محبوب نرۂ شاہ نکاح

نزدیک سے کہ وہ لاشہ بیکرے گنہ گار

ای سرو باغ میں گلِ اعجب لاشہ کی بو

آریا جو وزیرِ فن شہنشاہِ مہاراجہ

خود اٹھ کے قبر میں شہر بے سر چلے گئے

اعجاز سے مزار میں شریف لے گئے

علاء
بہ عشق زوئے کفر و غیب غمِ شہر میں خاصِ عام

نہاۂ مرثیہ پوزنِ سبیلِ شہرِ اناام

اعجاز سے شروع ہوئے عجب لاشہ بر تمام

ایک طرفِ دفعتاً مجھ بلایا داما

شیعوں میں ذکرِ ہون کہ سرفراز ہو گیا

بیشبہ عشق کے لیے عجب از ہو گیا

<p>۴۳ گلگون غلبت مرصعہ پیکار کون ہو جان علی ز قاتل کفار کون ہو اہل صبر کا دُشمنوار کون ہو نیرین میں ہو کھار دجا نادر کون ہو</p>	<p>۴۴ ہر جاہلین جیکہ از عیادت و کون ہو چھوڑا نہ جسے جاوہ طاعت و کون ہو نیکبانی جسے زلف شہادت و کون ہو کی جسے صاحبی کی شفاعت و کون ہو</p>	<p>۴۵ بان ہو نودہ عشر کا نارا حسین گلزار حبل کا چین آرا حسین کنتی در موج فاطمہ پیر حسین قدرت کی و صد کہ بار حسین</p>
<p>سوئے سے کسکے صاف ہمیشہ ہو کر بلا کس شیر دلفگار کا بیشہ سہے کر بلا</p>	<p>تھاشاد کون ہو پو پو میں سوئے کیو اسطے یہ لوگ لے ہیں کسے روئے کیو اسطے</p>	<p>شیر دن میں ذکر ہو یہ اسد مرصعہ ہیز جرات پکاری ہو بہادر خدا کے ہیں</p>
<p>۴۶ حق نے کیا باد گل میرین کے بیشہ خطاب شہر غریب وطن کے کتے ہیں لوگ صف شکن یکفین کے صبر و فک کے ساتھ ملا با تکین کے</p>	<p>۴۷ دو با ہو پو پو بن کے واسطے ہر خاک آلودی ہو زمین کے واسطے زینہ حسن و حسن کے واسطے تھے تیار در و در امین کے واسطے</p>	<p>۴۸ کیا نہ ہو پو پو نذر اودہ دلیر ہو کی جسے منے تھے قضاوہ دلیر ہو قانون میں غما جو تھو کشاودہ دلیر ہو وعدہ کیا ہو جسے وقارہ دلیر ہو</p>
<p>بچپن سے تھا جو حق کا شناسادہ کون ہو دولاکھ سے لڑا ہو بیاسادہ کون ہو</p>	<p>صدے سے خلق نام طرب بھولنے لگی کسکا لہو بہا کہ شفق بھولنے لگی</p>	<p>گو بیکسی کے ذکر ہیں قاصر زبان ہو مظلوم کی بہادر یوں کا بیان ہو</p>
<p>۴۹ دھکون ہو واد خدا کے مر گیا قطارہ ریاض رضا کے مر گیا مالک کی حاجتوں کو دعا کے مر گیا انفاق و مین ظالموں سے دعا کے مر گیا</p>	<p>۵۰ کیا نہ ہو پو پو بن کے خجائے ہو کس لالہ دے کے پو پو سن میں ہو کس شمعین کے گیسو پو پو غم جو کاشن میں ہو پو پو گل میں ہو</p>	<p>۵۱ جرات کے بچ میں قرار ہے نہیں ہو تھو پو پو نذر اودہ دلیر ہو در بادنی تو کی ملک ہے نہیں ہو جھڑپو پو پو پو پو پو پو پو</p>
<p>میدن لاش گئی کس حق کے شیر کی چوب سان سے زلف بندھی کس لہر کی</p>	<p>کس گل کے زخم چشم سپر ہو نگہ گئی پتھر کے چشم ز گل شہلا جو رہ گئی</p>	<p>رستم کہین کہ غنیغم دشت و غامہین وہ نہ بھی جو سوا ہود لہ اسکو کیا کہین</p>

<p>۱۰ جرات کا یوں اور غریت شہید پرستوں کا صیقل ہے جیسے زینب علیہا السلام کی بے شمار عجیب جنگ سے جو دشمنوں کی بے شمار</p>	<p>۱۱ بین جا بجا شجاعت شہید کے بیان ننانو بین بیان کوئی رسم کی دشمنان جو شاہ کی سپہ سالاری کے کشتان گامی اور دشمن کی توبہ سے آسمان</p>	<p>۱۲ الترار اور شہید کے کربلا مخوفین پھر پھر پھر پھر پھر پھر صفین میں گئے جو بیخبر مرخص ناری بیٹھے بندہ بولی آتش دعا</p>
<p>یوں حسن شاہ جو ہر عرب و شکیب ہیں دوا لکھیں جیسے چہرہ مردم کی زینب ہیں</p>	<p>یہ وہ نوح سام شہید مشرقین کی لوچرخ پوچھی ہو سہری حسین کی</p>	<p>حاضر تھے جان نثار شہید مشرقین ہیں تھے ساتھ ذوالفقار کی صورت حسین ہیں</p>
<p>۱۳ طلوع حسین کے چہرے میں شہیدین پڑی جڑیں بھی نہیں ہیں جلالین انگ نہری سے بجا فغان چین نہی شہیدان کی غم ظفر انکی آستین</p>	<p>۱۴ نیچے بہادی شہید مشرقین ایک سخت کر با بین لاکھ جفا جو حسین ایک بین ہزار دن فاطمہ کا نور عین ایک صدیوں کا تھا چہرہ نہ تھا کو حسین ایک</p>	<p>۱۵ نعل کر کردہ فوج آدھ ایک بدسیر لشکر کو سا فطرت کی آوازات پر بالستاب دود سفیر جمع تھا مگر تھا شور و حد ساری کوڑ کا جو آدم</p>
<p>بابا جو ملک صبر محمد کے ماہ نے کسی بہادی کی کلمہ بھی شاہ نے</p>	<p>لیکن ضعیف بد حسین میں خلل نہ تھا مثل ہلال ابوسے مولائین بل نہ تھا</p>	<p>پانی کا رنگ طور ہوا کا بدل گیا دریا ہشتیوں کے گل سے نکل گیا</p>
<p>۱۶ جمع کو بین فغان کے طعنے تسے عدلوں میں نہ کہے جیسے جیسے شہیدان غنیمتیں کے طعنے تسے شہیدان کو چہرے کے طعنے</p>	<p>۱۷ وہ پارس میں نہ کہ وہ دنیا زخم نہی مسرات تک شہیدوں کا زخم حضرت کا ایک شہید اقدس زخم ناؤت فغان بڑھ گئے بابا زخم</p>	<p>۱۸ تھا جو قبل لشکر فغان و اجمال ملا نہ چھوڑے کو بھجے پتے جلال گوان کاوں نے جس کی گشت نبال زیر سے بوائے نہ کہ گھوڑا</p>
<p>کیا رعب لگاؤ شہید مشرقین میں جرات اجمری تھی کوئی شہید حسین میں</p>	<p>زخموں کا پشت شاہ میں لیکن تباہ تھا یہ وہ تھی کہ شہید شہیدین کا پھر نہ تھا</p>	<p>طرفہ شکوہ چہستان جنگ تھا خارون سے بھی شکست لگادی تیرنگ تھا</p>

<p>۴۱۵ میں پہلے سے ہی حسینؑ کی شہادت بولا کہ ایک بیک مبادیہ کے طور پر آئے شہادت کے لئے تھے جو انھوں نے باللہ اب چھایا جو صفت غرور</p>	<p>۴۱۶ کی عرض میں کہ چاہیے نہیں ملال بجائے حسینؑ کی شہادت خدام خوشحال میں پائیں تین کروڑ کا قتل خانہ و احوال میں روز آئیگا کسی چیز کا خیال</p>	<p>۴۱۷ اور تیار ہو کر سے وہ حق جو روان ہوا ادنیٰ بہار سے گل خوشبودار ہوا خوشن بین کے قوت بازو روان ہوا غیر خدا کے پاس سے امیر روان ہوا</p>
<p>فرزند سید نقیلین اٹھ کھڑے ہوئے بس آستین اٹ کے حسینؑ اٹھ کھڑے ہوئے</p>	<p>پیاسا جو زیر تیغ ستم مسکرائیگا یہ معرکہ سمجھوں کو بہت یاد آئیگا</p>	<p>خورشید خوف سے یہ گھٹا شمع صنوبرنا کیا بدر نے کمال کیا ماہ نوبنا</p>
<p>۴۱۸ اس سوز کے کیا گل منظر بجا خوشی دینے والے سے کی زینت کر کی غلط دوش پر علیؑ نے شب پر والا جو دم فرخ نظر جسم صاف پر</p>	<p>۴۱۹ قدی کی حسرت آج تلکھانے دیجیے خادم کو بہر جنگ و جہل جانے دیجیے آئینہ کا رنگ لے جانے دیجیے ملاوڑ حسینؑ سے جانے دیجیے</p>	<p>۴۲۰ دریا ہزار بار چڑھا اور مری گیا رنگ گل بہار چڑھا اور مری گیا نیرون کو بھی جبار چڑھا اور مری گیا افلاک پہ نگہ بار چڑھا اور مری گیا</p>
<p>سردار سے سر فرس خوش لقب کیا طاؤس ہستان دعا کو طلب کیا</p>	<p>اس دم نہنگ لیم غم میں نہا گیا پانی کا نام سنکے عجب جوش آ گیا</p>	<p>دریا سمٹ سمٹ کے سایا حباب میں گردون اپٹ گیا ورق آفتاب میں</p>
<p>۴۲۱ دیکھتی تھی غلطی سے تیرے غضب کی شان بے کیا سوز و غم کی جان بہر فرات گہرے ہو چھا نہیں یہ میان دور زنی عیش میں کر گیا حق آجان</p>	<p>۴۲۲ اقتدار دین علیؑ نے کیا آگیا جعبہ دار بہر اسرار محمدؐ کے گلزار نہر گہر چرخ سر کر آملے کا زرار بہر یون نمون حیات کا ہو کھو اعتبار</p>	<p>۴۲۳ مشتاقان کے کون سے تنہا تھی دور سے دور تھی گلزار حشر تھی یہ عشق عاشق شہید اچھل تھی مجنون کے دل سے نفرت لیا تھی</p>
<p>پیدا ہوئے ہو تشنہ دانی کے دم سے نقص تھیں نہ چاہیے پانی کے دم سے</p>	<p>کھینچتے ہوئے تیغ شرم دم بھی دیکھ لیں اچھا لڑو کہ طور و غا ہم بھی دیکھ لیں</p>	<p>کیا حسن تھا حسینؑ کی حالت تباہ تھی ہوسف نقاجو تھے انھیں زندان کی چاہ تھی</p>

<p>۱۵۰</p> <p>افلازل کا تھا غم انجام کے ہے جرم کا لہو خلال ہو انجام کے ہے صبا و عند سبب بندام کے ہے صبح و جل نہ دم و شام کے ہے</p>	<p>۱۵۱</p> <p>ہوا فلندون کے حق میں گنجی موج ہوا کھپتی ہوئی گنجی موج ہوا کھپتی ہوئی گنجی گردون تھا زمین فلک بیز گنجی</p>	<p>۱۵۲</p> <p>جس سمت خوشتر شہر تھا پھر جوارہ را ہوا رے کے پیک ہو پھر مڑ کے چلا پھر اوج اشارہ کیا پھر آج کیا چھپا نظر آج کیا چلا پھر</p>
<p>نازک مزاج سایہ دشمن میں جا ہے خود ارط کے پھول اہر گبین میں ہے</p>	<p>میخ مشک ہو کے بیان ختن گرا بنکے عقیق سرخ سہیل عین گرا</p>	<p>دونوں جہاں ایک تیزی تھی پاؤں میں حور ایک گاہ و صوب میں تھی گاہ چھاؤں میں</p>
<p>۱۵۳</p> <p>تھی مدحت بہادر شہر ادھر ادھر ہو چکی تھی سید والا ادھر ادھر جکبی عجیب بنی تجلادھر ادھر نہ بج خان تھے جاوہر ادھر ادھر</p>	<p>۱۵۴</p> <p>اجلال سے غفر سے کہا گسار دیکھ پشتان نور عین شہ زوال فقار دیکھ منے کہا غور قوا بھی کارزار دیکھ پیر بنانے پائین دیکھ دیار دیکھ</p>	<p>۱۵۵</p> <p>انور غنیبا حسین جا کے گنجی دیکھو عشق شاہ کی لہر کے گنجی ہر ایک صبح و شب سے تھر کے گنجی چھپکی ہر ایک صبح و شب کے گنجی</p>
<p>پابند فکر قید کے رنجون سے چھٹ کے بہل شکا شیرین کے رنجون سے چھٹ گئے</p>	<p>وحشی ادب سے ڈرتے تھے منہ کھولتے ہوئے پھرتے تھے گرد مرغ ہوا ہولتے ہوئے</p>	<p>دریلے شہ کی نذر کے سامان کر دیے چن چکے دُر جہا ہون کے کانٹوں بھر دیے</p>
<p>۱۵۶</p> <p>ایہ دوسرے شہید خونی کو دیکھو یکہ کھجور لکان کینیون کو دیکھو نوحہ ہر سے عاشقون خونی کو دیکھو میتھے نامہ از کینیون کو دیکھو</p>	<p>۱۵۷</p> <p>جک کس شہر حیرت شہید کھجور آج بہا شہر کس شہر کھجور ابن ادب جابون کھجور کھجور کس کس دین فرس کی گنجی کھجور</p>	<p>۱۵۸</p> <p>تھے راہ میں عینی ہمد گارا نش جان فوج عدو میں یک پکارا ناگمان نکلا جہانہ جاندہ ہستی تو سے جان آتا جو تیرے چہرے کے دیکھو روان</p>
<p>دل قمر یون کے سوے قد شاہ پھر گئے گردن سے طوق طاعت شہاد گھر گئے</p>	<p>گھوڑے کا ساز و یک کے دل مانع ہو گئے طاؤس رشک سے بہہ تن مانع ہو گئے</p>	<p>رکھ دو گمانین گوشہ دشت خراب میں دم تو چھپینگے پھینک دے تلوار میں</p>

<p>۵۲۱ سوز و درد سے کہا کہ صفت بقیار ہو آمر کی جس جبری کی جوئے انتشار ہو بس جبری کہ صفت شکن و دشمن ہو اُسے کہا کہ قوت پروردگار ہو</p>	<p>۵۲۲ پس حسین کی آنکھیں آبِ شباب شک ہوئی جو دن سے غفلتِ حجاب یابوت پاک پر پڑی چشمِ آفتاب پس حسین کو نام سے آگاہ کتاب</p>	<p>۵۲۳ جو طولِ صفت کیا بیانِ کون خود آئینہ جو رخ کی صفا کیا بیانِ کون کچھ نہ خواہد و نہ کی واکبیلینِ کون جو خود آئی شان ہو کیا کیا بیانِ کون</p>
<p>دو لون جهان بین کوئی ایسا جوان نہیں ہو یا تھو میں نہ تیغ کہ جس کی مان نہیں</p>	<p>گو یا ہوا کہ صاحبِ توقیر و فاطمہ بنتِ رسول مادرِ شیرِ فاطمہ</p>	<p>گل چاہیے نظارہ رخسار کے لیے آنکھیں بہنِ بدنی اولوالابصار کے لیے</p>
<p>۵۲۴ جسے کہی گر تک من اتقِ علی اُسے کہا کہ اسے نو خادمِ من جلیل چاہئے دے شہرِ شیرین کا جوکیل لے دیا جواب کشمکش کا جوکیل</p>	<p>۵۲۵ چلے گئے کین نہ غریب و غلیل جب انکی خواجگاہ پر چیرِ غلیل کیونکہ کوئی نظیر نہ کوئی عدیل کہہ دے جو اسم عاشقِ آبِ غلیل</p>	<p>۵۲۶ مردم کہ سکھیں نہ کان کا اختتام وصفِ بان ہو کیا نہ نصیبِ کان کا کام کے تیرے گیش شد کی سماعت کا ہی مقام چمکا ہو زخاں سے خیمِ حرام</p>
<p>پوچھا مجھ سے بی بیہ جوان ہی دی پیک نے صدا کہ محمد کی جان ہی</p>	<p>اُسے کہا کہ بادِ شہِ مشرقین ہی نام اس چہرِ اغِ قصرِ ظفر کا حسین ہی</p>	<p>یا قوت پر کھلا ہو لبون کا جو رنگ ہی وصفِ دہان شاہ کا مضمونِ رنگ ہی</p>
<p>۵۲۷ پوچھا کیا ہو تجھے اپنے پر کا نام اُسے کہا وہی جی خالق کا امام بیف آقا کی کفارِ روم و شام کتے ہیں جسکو چمکدہ زخاںِ عام</p>	<p>۵۲۸ فصلِ شمالِ بدم کی رو کی گینا سنا کا چشم کا گزارد کی گینا سنا کا چشم کی تلوار کی گینا نورِ دیکھ کے کرۂ نار کی گینا</p>	<p>۵۲۹ موتی ہوں آبِ شبِ دلدان کا صفت ہو یون کیا گلو کے سیدِ دنیا کی صفت ہو پہچان لا کلام جو قرآن کی صفت ہو یوسفِ مدین تو جاہِ زخاں کی صفت ہو</p>
<p>خورشید جسکے در کی ہو قندیلِ علی کاٹے ہیں جسے شہرِ جبریلِ علی</p>	<p>پائے نہ پیرِ چرخِ جوان اس شباب کا وہو نہ دعا کرے چراغِ لیے آفتاب کا</p>	<p>تعریفِ رومے شاہ کی جمہور سے نہ بینی کا وصفِ شمعِ سرِ طور سے نہ</p>

<p>۱۵۱ قلعے کی ضرورت کی صفائی سے پوچھو باغیوں کا حال غصہ کشائی سے پوچھو پتھر کا زور اس کی کلائی سے پوچھو منع خدا کی ساری خلائی سے پوچھو</p>	<p>۱۵۲ بین جان حلقہ ہارہ حلقہ پاشتم داؤد دیکھتے ہیں باب کیا پاشتم کریموں سے پیوں کو نہ ہرگز ملے پاشتم دیکھا تو پھر نظر نہیں آتا سو لے پاشتم</p>	<p>۱۵۳ بازو بیگ ہو قدامت ان کمان لائے ہیں تیرے لئے ابرو کمان کمان تیرے شباب تیرے پر کمان کمان</p>
<p>گرداب عکس ناتیر دریا سے پوچھ لے قامت کی استی کوئی طوباس سے پوچھ لے</p>	<p>کیا نور جسم سے ہو ز رہ آب و تاب پر بل کھا کے رنگی ہو کرن آفتاب پر</p>	<p>ہیں قلب نوک تیر جگر خار کے لیے ہو خون رنگ پان لے خار کے لیے</p>
<p>۱۵۴ مہلو کی ہونا جو کوئی صاف دل سے پتھر آئین مونس جو کوئی متصل سے قدموں کا وصف ہو جو کوئی متصل سے رنگین خنیاں بیان متعل سے</p>	<p>۱۵۵ وہ ڈھال جو جس خیل ببار لیں جو جسے سائے سبب انتشار لیں رنگت پر کسی صدف کے گرین گلزار لیں جمہیت کی لکھ کے ہوتا تار تار لیں</p>	<p>۱۵۶ رستا جیسے ہیں جو تصویر دے حور ہو قلب جو بیل میں آگاہے حور بیشک ہیں سار جو ہر ستارہ موس حور پانی آج کے فکس خوں کے نکو حور</p>
<p>۱۵۷ دہشت کا سلاح گذرتی نہیں نظر اسد ری چمک کہ ٹھہرتی نہیں نظر</p>	<p>رتبہ سپر کا سید والا سے پوچھ لے اس شب کی قدر صحن نہ لے پوچھ لے</p>	<p>ہو کیا ہی نور دست دیر انا مین بجلی ہو ذوالفقار علی کی نیام مین</p>
<p>۱۵۸ گشتاؤں کو شہدین منظر آفتاب نگاہوں کو صوبہ بین سر طوبی آفتاب گلی ہو خود پہ کہ تہ خست آفتاب جہاں ہو جگ سے صفت بحر آفتاب</p>	<p>۱۵۹ دل چاہتا ہوں کی چاہ طرب مین ہو کیا شاد شاد روح سکندر طرب مین ہو میر جو صحت و رنج و تعب مین ہو بچے جو اب صاف صفا کی طلب مین ہو</p>	<p>۱۶۰ ملاواری کی جس سے باد سحر چاہ مین دیکھیں جو اس کی بھر نور آ کر چاہ مین سے ذرا نیام کو سرخو سر چاہ مین چکے جو جہاں تو ملک پہ چاہ مین</p>
<p>ہو خود آہنی سرب پاک امیر یہ رستم کا دل دھرا ہو کتاب منیر یہ</p>	<p>ہو حفظ نور مین تن دلدار مرثیہ چاروں طرف ہو جلوہ رخسار مرثیہ</p>	<p>لکھنچین جو شہ کلام ہوا اہل کمال کا وہ بہاندے غلات آسمان اہلال کا</p>

<p>۴۰۴</p> <p>ابن ابوبکر سے دریا کا رنگے خاک منہ دیکھ کے کہے تھیں مخافا گل کر گیا پر دشواب تھیں ہلاک گر مگر یہ ہو تو او دھری خلعے پاک</p>	<p>۴۰۵</p> <p>یوں نشان ہو گئے دل کے لب کیون مارو مانتے آپ کا سبب سر کوفرات سے نہیں آیا ہونے غیب عجب سے تو آب تنج حینی ہو گئے اب</p>	<p>۴۰۶</p> <p>آتش کے دل میں دو جہنم تھیں پانی کی تین آگ لگا دین وہ شیرین کوڑا کا تشنگی میں تپا دین وہ شیرین پنچو پنچو خضر سے آپ بقا دین وہ شیرین</p>
<p>کیا سامنے بہشت کے باغوں کی قدر ہی کب پیش آفتاب چراغوں کی قدر ہی</p>	<p>کتے ہیں جنکو سبب نبی وہ دلیر ہیں ہم مرنے کے لعل ہیں تہا کے شیر ہیں</p>	<p>اب کوئی دم میں خون تھا راہا ہٹلے دریا پر ہٹلے قصر ہرن ڈوب جائے گٹلے</p>
<p>۴۰۷</p> <p>چراغ تھا سپاہ میں باجمرات پہ پوپچے حسین صوبہ صلیب فرات پہ کھینچی ہو شمشیر سے تیغ شرم فرات پہ چو کا ہلال نیر اعظم فرات پہ</p>	<p>۴۰۸</p> <p>ہم ہیں حسین جان کو کیا جانتے نہیں بچاؤ اگر ہمیں اچا پاتے نہیں ماں بچوں کی کو اگر مانتے نہیں کربلا کے پندہ کی جی چا پاتے نہیں</p>	<p>۴۰۹</p> <p>پانی علی نہ پائیں بھروسے مال کیا چھینکی جو خاک برکتی جانب کمال کیا نہیں جی تھمتے میں پانی کو مال کیا مانیں نہ حکم کائنات گردن جال کیا</p>
<p>دل آب ہو کے لب نہر ہو گئے تلواریں کھینچ کھینچ کے سفاک ہو گئے</p>	<p>ہیں شیر ہم میں درہو شیر ہوں کا دیکھا ہو آنکھ کھول کے چہرہ رسول کا</p>	<p>ستے بنیں نجوم نہ وقفہ ذرا کریں چشمے سے آفتاب کے پانی بھرا کریں</p>
<p>۴۱۰</p> <p>کیا عکس صلیب صلیب تھا سپاہ پہ جو دل چھینتی تھی نور کی لوح سپاہ پہ والی نظر غیب میں صلیب کینہ خواہ پہ جگہ گرا آئی خرم حکم گستاہ پہ</p>	<p>۴۱۱</p> <p>جتنے ہماروں کو تباہی بھاری رگ رگ میں تھیں تلے مائی بھاری بجٹی خدائے کو صفائی بھاری اعجاز صبر عقدہ کشائی بھاری</p>	<p>۴۱۲</p> <p>تاؤں کا کمان چھین پین پیر چان سے ہم لیڑن جگہ شعلہ آتش آب و جان سے ہم چھینیں ہر رگ رگ گل بوستان سے ہم دین لطف و نطق میں پیر زبان سے ہم</p>
<p>شب تھی سپاہ شیفہ کرب چہرہ تھا ابریاہ میں گھر شب چہرہ تھا</p>	<p>آنکلی اٹھائیں ہم تو گر پٹے گر پٹے مغرب سے آفتاب شایہ میں پھر پٹے</p>	<p>ہو مہر جائے بال ہا اپنے تاج میں لین آسمان سے دہر ہم انجم خراج میں</p>

<p>۴۱۴</p> <p>ایمانی کیا ہو بندہ عاقل و فاضل سچے ہو مگر تشنہ دہن کیا لڑائی قانون سے لپٹا تھا تو کئی عافیت نہ ملے دردن کی باریں تھیں بھی لپٹنے نہ ملے</p>	<p>۴۱۵</p> <p>سچا اچھا دینی بھڑوان شہزادان تھا تو آج بچہ بچہ کی شیرینی و زبان نہیں تھی کہ ہو سکتا ہو سکتا ہوا نہیں ہوئے زمین کی طرف اہل سامان</p>	<p>۴۱۶</p> <p>خود عابدان تو امام زمانہ تھا تھے غلطی میں حسین عجب کیا تھا پہلی نگاہ شاہ کہ گھوڑا اروا نہ تھا خود شعلہ شمس سے تازا نہ تھا</p>
<p>سیرا پتہ ن کہ تشنہ دہن چال نیاک ہو دن ہو کہ مات حالت فرد و نل یکا ہو</p>	<p>جہر لیل طور جنگ جبری دیکھنے لگے بیٹھے کی شان اٹھکے علی دیکھنے لگے</p>	<p>جو ہر بھی خوب تیغ بھی یکتا حضور کی معاوم ہو رہی تھیں یگین دست حور کی</p>
<p>۴۱۷</p> <p>دیکھ کر دیکھنے کی سزا کا توڑی نہا قدم لہو میں نہا جا توڑی جو اجل میں تیرا دوسرے مچا توڑی ماند تو جی خوف سے کھلے توڑی</p>	<p>۴۱۸</p> <p>وہ چاندی حسین کی صورت وہ عالم لہر نہ وہ نہ تھی وہ چپٹی ہوئی حاسم دل شاد ہو گیا تب جو ہوئے امام کی تھی سے غرض کو خداوند خاص عالم</p>	<p>۴۱۹</p> <p>مکڑ کے زمین میں گئی تیغ شاہ کی مڑ سے تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا سوتون کی تیغ تیغ کے کشتی تیرا کی دیرا کو تھی سلسلہ سے حاجت تیرا کی</p>
<p>پانی ہو تیغ دین کہ گلا جس سے نہ ہو ٹھنڈے ہوں آکھو پیکے ہزاروں کیم نہ ہو</p>	<p>کیا کیا کمون کہ فضل سے کیا کیا عطا کیا کرتا ہوں فخر تو نے وہ بیٹا عطا کیا</p>	<p>دبے ہو کے جو ہر شمشیر پر نہ تھے یہے پری نہائی تھی پر ہال تو نہ تھے</p>
<p>۴۲۰</p> <p>تو شمشیر جہنمی منظور اگر کہ بلاتین سر کی پانی سپاہ نہ کچ کیا مجال جو حضور فرات پر پیشہ کے نعل ہی جا پا دھرا دم</p>	<p>۴۲۱</p> <p>بندہ ہی عجب کثرت عجا ورا بندہ ذلیل تو ناصر و حکیم ہی تو حافظ و ودکیل کچھ نہیں زخم سے اسے خط و طر وکیل نہا ہوا کہ کچھ تو ہی اہلین سبیل</p>	<p>۴۲۲</p> <p>خارج برقع و ظفر داخلے تیغ خوفان ہر کشتی جان قحی ہو تیغ پیرا آن نہ خود ہوئے دم آتشکے تیغ خوئے نہ یقین استین امین تیغ</p>
<p>سمیت اس حسام کے جلوسے کی قبر ہو قطرہ کسی کے حلق سے اُترا تو زہر ہو</p>	<p>پیا سامیان معرکہ کر ملا رہے لیکن ابھی ہر ایک بلا سے بچا رہے</p>	<p>تھا جذب سیف جو ض جو کھایا کیا ہو رگہا سے موج میں نظر آیا کیا ہو</p>

روح القدس بر اسے بنائے دعا پڑھے و بیٹے کی شان دیکھنے کو مرثیہ تھا ہے

<p>۵۴۴ او غنی بودی چون سوزن از کمال خیری بداد بر مروت و با کسیر بلا پر تو چون کین کین در دود و تجارت کسیر از آبر و کین دود</p>	<p>۵۴۵ برضیایان کمال و حاکمین در دست کین کین کین کین کین کین تقاوت کا کلام کین کین کین کین کین کین کین کین کین</p>	<p>۵۴۶ کین</p>
<p>دی مهری صد که و نور جمال ابر و زین و پیر یک سفید لال ابر و زین و پیر یک سفید لال ابر و زین و پیر یک سفید لال</p>	<p>تھا زخمیون میں شور کھینا مال اجرا جو ہون کٹے ہوئے سخت محال اجرا جو ہون کٹے ہوئے سخت محال اجرا جو ہون کٹے ہوئے سخت محال</p>	<p>کیا قبضہ حسام دودم ہمیشہ مرغ ثامر کو شلخ کشین بلال مرغ ثامر کو شلخ کشین بلال مرغ ثامر کو شلخ کشین بلال</p>
<p>۵۴۷ کین</p>	<p>۵۴۸ کین</p>	<p>۵۴۹ کین</p>
<p>۵۵۰ کین</p>	<p>کین کین</p>	<p>کین کین</p>
<p>۵۵۱ کین</p>	<p>۵۵۲ کین</p>	<p>۵۵۳ کین</p>
<p>کین کین</p>	<p>کین کین</p>	<p>کین کین</p>

<p>۴۲</p> <p>نابین کمان زمین تار نظر سے ایک دور سے تھے تیغ تیغ میں لکھن</p>	<p>۴۳</p> <p>اگر نہ صفت غول پاشان ہو گیا زمین زمین ہر ایک ابرسان ہو گیا کی جتنے لئے جنگ پاشان ہو گیا جہا کی مٹ کے تھے یہ سامان ہو گیا</p>	<p>۴۴</p> <p>قافلوں میں تھے غلام و نرات بلک حسین شہنشاہ مجاہدین کل دوری چار ہاتھ چلے دھڑ ہر جا ہو بھلا رہا تھی تک کر کر</p>
<p>غل تھا بین جام کا سہہ سرفہ رزم ہی ساقی ہو جسکا ہیک قضا یہ وہ بزم ہی</p>	<p>۴۵</p> <p>بالا نہ شیر سر اسرا زہ گیا سارے شکار اڑ گئے شہباز رہ گیا</p>	<p>ظاہر ہوا اجمال و محمل حضور کا انداڑ تھا جہاد میں بالکل حضور کا</p>
<p>۴۶</p> <p>کجا کیا صفایوں سے دم جنگ اتنی آئینہ کو خبر نہ ہوئی ازب اتنی جسکا کیا جسم آئے انک اٹھ اتنی بہرے پورنگ رنگ بازگ اتنی</p>	<p>۴۷</p> <p>وہ دشمن چھپے ہو دشمن میں اتنی دوبی ہوئی لہو میں بسا دکن اتنی تھامے ہوئے رنگ میں چین زمین روح الامین کی تھی پیدا وہ چین</p>	<p>۴۸</p> <p>قافلوں میں تھے تلبسان وقار تھی تیغ کی سپاہ یہ اندین کبار مزدہ یہ تھے تھے فقیان جان شمار شعبہ کیا طے ہیں تھے شان کردگار</p>
<p>گرو نگارنگ کاٹ کے مٹی میں بھر دیا ساری زمین کو تھمتہ کفر وزہ کر دیا</p>	<p>۴۹</p> <p>کیا جنگ کی بتول کے ہاتے ترے تار میرے پردن میں کھیلنے ولے ترے تار</p>	<p>۵۰</p> <p>عشرت نصیب چین مبارک حضور کو آتے ہیں اب حسین مبارک حضور کو</p>
<p>۵۱</p> <p>مشرق منج حریف خلق آباد و فر کچھ ہے تمام زانے کے گروم و فر بینون میں ایک ہوئے دل یون نہ ہو عجبے بیان شیشہ سحر جبر الی و فر</p>	<p>۵۲</p> <p>چینی ذات شریف عالی گھر بس کوئی ایک کیے خوشی کا خبر آئے ہا گرو امام کے وہ خوشی کا خبر پوچھیں سلام نبی کا خبر</p>	<p>۵۳</p> <p>پیشہ بقیہ کو شاہ خاص و عام کانہا خلق سے جسم علی ولی تمام غم سے جو آبیدہ ہو اخلق کا امام شکرتین ایک سے کیا ایک نے کلام</p>
<p>ہر و سہر کی دھال کپڑے اڑا گئی بھلی سیاہ ابر کے ٹکڑوں کو کھا گئی</p>	<p>۵۴</p> <p>فہر رہے جہان میں شیر آلہ کی ہر فتح شاہزادہ عالم پناہ کی</p>	<p>۵۵</p> <p>ہر کچھ عجب مال نبی کے وزیر کو ڈر ہی غش آنے جائے جناب میر کو</p>

<p>۴۹۴ کیا وہ کیا سبب جو ہوئے اسے غم کی عرض بات جو ہوئے اسے غم کیا وہ کیا سبب جو ہوئے اسے غم</p>	<p>۴۹۵ اس وقت اس کی حالت پر ساقہ اسے قفسہ غم یاد آ گیا رو کا لکڑی حجاب قلعی آہ چھا گیا ترنہ سونہرے کونے کو بلایا گیا</p>	<p>۴۹۶ کیا وہ کیا سبب جو ہوئے اسے غم کی عرض بات جو ہوئے اسے غم کیا وہ کیا سبب جو ہوئے اسے غم</p>
<p>اس دم غضب پر بیخ میں ہونا حضور کا ہو اضطراب دیکھ کے رونا حضور کا</p>	<p>تقریبی یہ فتح بدر و حنین کی جو سامنے سے آئی سوار سی ہین کی</p>	<p>ای بادشاہ شہر و بطحانہ روئے زانو سے سر اٹھائے بابائے روئے</p>
<p>۴۹۷ یہ وقت غلامین شہر غلامین کی بات ایسا قلعی ہو کر جھٹکا ہون دن کو شہر لو کے کیا آج تو قفسہ غم کی بات دودن سہیگا یہاں یہاں کی بات</p>	<p>۴۹۸ بے غل ہوا لکڑی شہر شہر کی بات ٹھکانے ہو کر خدام کو بلایا پوشاک شاندار عالی وقار لاوا ای نیران فوج پہ نذر آوا</p>	<p>۴۹۹ شاہین خیال سے غلامین کی بات فرمایا شہر شہر کی بات شاہین ای ہوا لکڑی شہر شہر کی بات کس کو صوبہ کی سے کچھ وار کی بات</p>
<p>وہ روز انقلاب زمانے میں آئیکا جو نہ علقہ سے یہ پانی نہ پائیکا</p>	<p>صدقے اتار و فاطمہ کے نورین آئے جلدی بجا و فتح کی نوبت حسین آئے</p>	<p>انسان جب لڑے اسی سامان سے لڑے بیٹا حسین واہ عجب شان سے لڑے</p>
<p>۵۰۰ جو کمال تشدد میں حسین کی بات کھایا شہر شہر کی بات دیکھ کیا نہ کجاں دریاں حسین کی بات ہو کا نہ تقاریر دم وادب حسین کی بات</p>	<p>۵۰۱ سو لکھ لکھ شہر شہر کی بات دیکھا عجیب شہر کی بات وہ چاندی کا بیان خون عدو سے لال جھنڈی میں لہو کی جھلک حسین کی بات</p>	<p>۵۰۲ اٹھ کے کیا سلام سے لولا حسین کی بات خادم لڑا نہ دل سے شہر شہر کی بات سجھ گیا تھی نہ سیاسی نہ خرم سلمان تھی وہ جب مزار کو نہ دیکھ کر حسین کی بات</p>
<p>شک قرہ صاحب تمشیر کا گلا تا حق لکھ کا خشک اسی شیر کا گلا</p>	<p>صدیہ بڑھا خیال جو کیا رہندہ گیا چلا کے روئے آنسوؤں کا تار بندہ گیا</p>	<p>فاقون میں ظالموں سے بکڑے کا لطف دو چاروں کی پیاس میں لڑنے کا لطف</p>

۱۱۰
 دل سے کہا جو نگر افکار پر تو ہو
 چھوٹا چھوٹا زمین خرم درو جو ہر بار پر تو ہو
 بالائے خلق شمر کی تلوار پر تو ہو
 اس شہادت کی ہو جو ہر سر پر تو ہو

۱۱۱
 تھی گا وہ ایک سے گفتا تم چلے
 اڑو حشیان وادی پر خار ہم چلے
 اوی طائران دامن کسار ہم چلے
 اوی ہریان جبریل افکار ہم چلے

۱۱۲
 اتنی فلک سے شکوہ آواز کیا
 تیرا بہادری تین ہو کیا سے رو کیا
 کجا کلام صبور ایک ال کیا
 تھو اگر یہ بارہوی خجری نا کیا

صبح ازل سے پاتے ہیں صدق بہادری
 معشوق کو دکھائے ہیں عاشق بہادری

شیر و ہماری پیاس کا غم کھا کے روئو
 تا وقت دفن لاش پر آ آ کے روئو

وعدہ جو تھا قہر آج وفا کر چکے حسین
 شیعہوں کو ہم بہشت عطا کر چکے حسین

۱۱۳
 تھے خون سے بھرے ہوئے یوسفین
 جیش سے تھے ضعف سے باز دین
 تھے غوثان جراحات پہلورین
 پہلے تھے پائے سیر پہلورین

۱۱۴
 و الفراق آہ و بواب موت تو فریب
 بچوں میں صحن سے دیوارم تو فریب
 اولاد کا فراق تو افسانہ عجیب
 تیرے تھے آہ و بون کو دعا تو فریب

۱۱۵
 کی تھی شاہ نے کندہ جو نہ ہو
 قادر پر تو کی کو ندین
 اس خلق شکستین کو شکستہ تری
 تیری جو لطف تیغ کی شکستہ تری

ہر خرید کام تشنہ لبی سے تمام تھا
 ہر کس شگفتگی سے یہ شہ کا کلام تھا

ناموس بٹکے شہر عالم مقام کے
 تھے قید تھے ننھے سے بچے امام کے

خجری بارہ نے تو دیا ہر مزانیا
 کٹواؤ نہیں جو روز عطا ہو گلا نیا

۱۱۶
 پہنا زمین گورم فراموش کی گواہ
 تیرا نہ اضطراب میں تو نہ گواہ
 کیون او فرات کو ہوئی حالت بہت تباہ
 کیون تو پیاس سے تھیں سنے کی گواہ

۱۱۷
 تھا گلہ بیکلام اس شہر حسین
 شیعہ زمین جو یہی نہ تھی حسین
 آج منکے واسطے ہوئی کیا حالت حسین
 آج منکے واسطے ہوئی کیا حالت حسین

۱۱۸
 تھے یہ کلام عاشق و شوقین
 بیت الشوق کی مسرت چاہتین
 گمراہ نے زبرجست جو کی مسرت چاہتین
 جو حسین کی مسرت چاہتین

ای دست شمر تیرے ستم کا گلا نہیں
 خجرتا حسین ہمارے پائین

غریب بیان ہوئی منہ شکون سے دھوئنگے
 جرات کا حال منکے جری خوب منیگے

پردہ جو میرے خیمہ کا اس دم الٹ دیا
 تو میں نے اٹھ کے دفتر عالم الٹ دیا

دستخط

تصویر

۴۱۱
 زینبؓ کا بندھن کا گلا میر سلسلے
 جگر کا بندھن اہل جفا پر سلسلے

دیکھا کرو گامین یہ مجھے اعتبار ہے
 سر کاٹ لے حسینؓ کا پھر اختیار ہے

۴۱۰
 دیکھو کج بویاں قوت نہا جانے
 لاکھوں سے اب بھی کہ نہیں جانے

باندھو بھر اٹھ کے زخم بدن بھرا کرو
 پھر زوا افتقار کھینچ لوں پھر صبر کرو

۴۰۹
 تم گئے اور نظر کوئی نہ کیا
 مولاؑ کی کھینچ نہ ہو نہ صفت چھپا

ایذا نہیں حسینؓ کو فرحت سوا ہوئی
 خجھر کی بازو جادہ راہ رضا ہوئی

۴۱۲
 جگر کا گلا کس کی بھی نہ جانے
 اٹھو سر سے شوق نہ جانے

کیسی بہادری سے تھاکر گئے حسینؓ
 فریاد سگراتے ہوئے مر گئے حسینؓ

۴۱۳
 کس کی غل ہو اکیسا فوجا شہید
 کس کی پیاس میں جان بھریا شہید

شہر عین نے چاند سر راہ رکھ دیا
 بالاسے سنگ اٹھا کے شاہ رکھ دیا

۴۱۴
 تم گئے خون گرون میرے رونا
 جو کس گم میں رسول خدا کی نو جان

اللہ کی پناہ قلق پر تباہی ہو
 یہاں فرق نہت یہ اللہ شوق ہو

۴۱۵
 جگر کا گلا کس کی بھی نہ جانے
 اٹھو سر سے شوق نہ جانے

فریاد نہت فاطمہؓ تھرا کے گر پڑی
 بیٹی خدا کے شیر کی عشق کھا کے گر پڑی

۴۱۶
 کس کی غل ہو اکیسا فوجا شہید
 کس کی پیاس میں جان بھریا شہید

ہنستا ہر شمر کے صدا شور شہین کی
 قرار ہی ہو خوف سے بیٹی حسینؓ کی

۴۱۷
 کس کی غل ہو اکیسا فوجا شہید
 کس کی پیاس میں جان بھریا شہید

ملکت ہی چار سو گل نہ تھرا کے خون کی
 خجھر سے آئی بوجھ بابا کے خون کی

<p>۴۱۵ زینب بنت جحش سے تعلق اٹھنے والی تھی دیکھو وہ آپ کا کان سے تھوکی تھوکی مارا ہوا ہے بھائی کو جو بدھکا ہے پھر شہر سے کمانہ لڑا اسکو مارا ہے</p>	<p>۴۱۶ آیا نظر حوا لاشہ سلطان حق شناس دیکھا کہ لوٹ لگے ہیں بابل کی لباس تینا پڑی ہو لاشیں کونیا بدو پاس دیکھتے ہیں کہ نے کی وہ ابرو پاس</p>	<p>۴۱۷ غلامی میں تھوکی تھوکی لگاؤں حسین غلامی میں تھوکی تھوکی لگاؤں حسین غلامی میں تھوکی تھوکی لگاؤں حسین غلامی میں تھوکی تھوکی لگاؤں حسین</p>
<p>ای عمر زینت شاہ مدینہ کو چھوڑ دے ہوتا ہی درو زلف سکینہ کو چھوڑ دے</p>	<p>ہو چو حسین بھائی مقدرا لٹ گیا ملبوس لٹ گیا سر پر نور کٹ گیا</p>	<p>خواہر کا حال عاشق حق دیکھتے نہیں سر ہو گیا چوب سے شق دیکھتے نہیں</p>
<p>۴۱۸ زلف چھوڑ کے سر کا جو وہ حسین ہوا وہ اسکو لپکے طہین بے حسین ہر اہل اسکو بے کھلا حال حسین بھائی کے سر کو کچھ کے پٹی چھین</p>	<p>۴۱۹ بے پریش ہے ہو دو موپ چنی چنی خدا نسان و شیت میں اجل آئی بہن خدا ہو کے شہید گور نیابی بسن خدا ہو چو بے پریش و شریعت جہاں بیجا</p>	<p>۴۲۰ مونی جا رہے تھے حسین کے کیا پیر ہو چو دیکھ کر شہر راہ خدا پیر ہو چو دیکھ کر شہر راہ خدا پیر ہو چو دیکھ کر شہر راہ خدا پیر</p>
<p>چلا میں ہا سے شیر اسد ذوالجلال کا پتھر پر آج سر ہی محمد کے لال کا</p>	<p>بید فن شہنوں کی جفا سے ہوا واخی ہیں خشک ہونٹہ کیا ابھی پیاسے ہوا واخی</p>	<p>اس نہیں ہم نیم ہوے آپ مر گئے شہر بہادری کا رہا کوچ کر گئے</p>
<p>۴۲۱ بن روک کے زبان اب او دفکار عشق بہن شل امیر اہل عشق</p>	<p>۴۲۲ کہ سبط مصطفیٰ سے پی بار بار عشق کہ سبط مصطفیٰ سے پی بار بار عشق</p>	<p>۴۲۳ ہو شل برق آٹھ پیر عشق ہو شل برق آٹھ پیر عشق</p>
<p>آتے نہیں مدد کو قسب کا و فور ہی</p>	<p>آقا بہت غلام نوازی سے دور ہی</p>	

<p>۴۱ عشق کر لاکر کا سامان کیلئے ہیں فصل خلد سے باغ جنان کیلئے ہیں شیعوں کی مغفرت کا مکان کیلئے ہیں ہم روضہ امام زمان کیلئے ہیں</p>	<p>۴۲ وہ قدسیوں کا ساتھ و فخر کیلئے ہیں طوفانِ صیح سبطی روزِ شنبان کیلئے ہیں پیشِ نگاہِ روضہ شاہِ عرب کیلئے ہیں مہرِ اشراف کا غول دہریا کیلئے ہیں</p>	<p>۴۳ گو اچھا مہر و جہیز مہر کیلئے ہیں نہانہ سال بھری بلا غم کیلئے ہیں جب کہ بلا کو چھوڑ کے آئے تھے ہم ادم جائے تھے جس گلی میں یحییٰ تھا زبان کیلئے ہیں</p>
<p>ہیں کر بلا کو چھوڑ کے بیتاب اس طرح آدم نکل کے خلد سے مضطر تھے جس طرح</p>	<p>رہنا ہر ایک وقت جنان کے قصور میں جانا بڑے حضور سے چھوٹے حضور میں</p>	<p>چھٹائی باغ صورت پیک صبا چلے کیا آگے کر بلا میں ہم آخر عشق کیا چلے</p>
<p>۴۴ تھی برونِ خرد و تامل ذرا کیا اچھا نہیں ہو دیکھ ہی لینا بڑا کیا بچ کر بلا سے ہند میں آیا یہ کیا کیا حاصلِ نجف میں کیوں نہ ہو وہ کیا کیا</p>	<p>۴۵ جاہلین خدا سے قہرِ عیاں کیا موجودات و جلالِ اہلِ اقسام کیا تکوارین ہیں جو روضہ غازی میں کیا کہتے ہیں اشرار کہ شاہِ ذوالفقار کیا</p>	<p>۴۶ نارِ چھوٹے غزلت ملی ہیں جسکو نہیں زوال وہ دولت ملی ہیں عینی بلا نہیں تھے محبت ملی ہیں اگر چھوٹی گم کر وہ تربت ملی ہیں</p>
<p>کیوں خاک بنگیانہ در بو تراب کی یہاں اپنے ہاتھ سے مٹی خراب کی</p>	<p>جلدی ظہور قائم قدسی لقا کرے یہ جلیان جہاد میں چمکین خدا کرے</p>	<p>بیاری گنہ کی دوا لیکے آئے ہیں ہم کر بلا سے خاک شفا لیکے آئے ہیں</p>
<p>۴۷ لفظِ سامر سے سننے لاتی تھی گر جان کا کلین میں جاتی تو خوب تھا بانِ موت کر بلا میں جاتی تو خوب تھا وہاں گاہ میں نہ سمانی تو خوب تھا</p>	<p>۴۸ ہم اور سامر کی ندیم رہا کرتے کیجا مقامِ غیبت صاحبِ بے گناہ تھا شب کو صاف چاند کا جلوہ میان چلے تھے نغمہِ نصیم و گلبانِ بارگاہ</p>	<p>۴۹ بیاپا فن کہ حالتِ غربت ہو اعلیٰ مہر بندھا کہ عقدہ دشوار کھل گیا اگر کہین جو شکر کے عجب سے ہو جا جا میں عجب عجب عجب کہ خاک کیل گیا</p>
<p>ہر وطن بہت کو چھوڑا ہزار حیف مکہ روضہ حسین سے موڑا ہزار حیف</p>	<p>خالق دکھا کے سرورِ العیناب کو ظلمت میں ذرے دھونڈتے ہیں آفتاب کو</p>	<p>تبیحیں لای کے ملنے رہتے تھے ہمیں سوسلے نجات کے ہاتھ آگئے ہمیں</p>

<p>۱۴۰ پس منجھو صوم خوام کیوں کہ منع کا بیل چوں کہ بلا سے علی کے بلع کا پروا نہ ہوں در شیون کے چرخ کا نور رنج خوان شر علی دماغ کا</p>	<p>۱۴۱ اچان اگر قدرت تو پر حسین سلطان مکہ و حلب و روم و حسین تہا غریب و بیکس و مظلوم حسین اگر کیا چاکش و غم و حسین</p>	<p>۱۴۲ پاسے عروج تمام زمین پر تک ہو آہ خلیج کا کشتان زینت فلک آنسو حسین جورت کو تارون کی چوک بھاجین سبز نشیون میں شپ خدا ملک</p>
<p>پڑھنا جو تھا کلام کا رتبہ وہ پڑھ چکا میں عشق کر بلا سے علی میں پڑھ چکا</p>	<p>کچھ غم نہ دھوپ کا تن مجروح کورہا اڑھی قمر نے چادر مہتاب سورہا</p>	<p>بد نظر ہو فاح بد رو حسین کو جو آنکھ روئے فاطمہ کے نورین کو</p>
<p>۱۴۳ شام و شام و شام و شام و شام فلک زون سے انون کے ستارہ کی ٹھوکی وہ روشنی کا شام سے ہو نایابان ملک پہنچ وہ صدارے مناجات وہ اذان</p>	<p>۱۴۴ اب قصہ کی غریب آقا بیان کون مظلومی حسین کا قصا بیان کون روداد کر بلا سے معلما بیان کون نہج و نصیبت گل زہرا بیان کون</p>	<p>۱۴۵ ملو اور چاچو نہ بیان چاچو اجو جا دیا پائے نجین روئے جو شہر دلہا اٹھائے داغ غنیمت شہر پوشل آفتاب لکھ جو جو بزم</p>
<p>لازم عرض میرے لیے خاص نام کو آقا پھر اپنے پاس بلا لو غلام کو</p>	<p>یون قصہ دل میں شاہ کے ماتم کا داغ ہو جیسے اوداس موت کے گھر کا چراغ ہو</p>	<p>اذا ہ دل سر آمد ار باب غم شود میدان اذان کس است کہ صاحب علم شود</p>
<p>۱۴۶ نہرے کا حال خوب و غم و غم میں کہ بلا سے آگے شہان ہو ایمان ہر موت پاس دور و زار شہر زمان نہر صاحبون کو فاق کوئین کی لمان</p>	<p>۱۴۷ نہر کی کیا بات نہ مظلوم حسین جس کا کیا نیاس وہ مظلوم حسین جس کی بھی نہ نیاس وہ مظلوم حسین جس کا کیا لبا بس وہ مظلوم حسین</p>	<p>۱۴۸ راوی کو مقبرہ روایت ہو مشہور نہر کو قتل شہر کی پیر نے دی خبر نہر شہر ظلم ہو یہ غیر شہر مظلوم اس سے بڑھ کے ہو گا کوئی</p>
<p>آگے نہیں روشنی بھی ہو کم دل نہ حال ہو پڑھنا ہر شاق پر نہ پڑھوں یہ حال ہو</p>	<p>اللہ سے اثر جو کوئی انکا نام لے کیسا ہی سنگدل ہو کیسے کو تمام لے</p>	<p>تم بھی نہو گی جیسا سے اعدا ستائے ہم چین سے مزار میں سونے نہ پائے</p>

<p>۴۱۷ کون کما قبول نے جو نوری خلد چوچی کی کہ پاس نہیں ہوں نہ ترسنا پہ آپ ہوں ضرور یہ پارسا اور آج تو یہ پہ پہ خاک پر تو بھگائے زمین دنا</p>	<p>۴۱۸ بہنے تو آپ بھگائے نونی خلد جب کہ نوزدال ہوا دو پر ہوا اور آہ آہ آہ آہ آہ آہ آہ آہ آہ نہا رہا گھبراہٹ میں بھی دیکھتی</p>	<p>۴۱۹ کون کما قبول نے جو نوری خلد چوچی کی کہ پاس نہیں ہوں نہ ترسنا پہ آپ ہوں ضرور یہ پارسا اور آج تو یہ پہ پہ خاک پر تو بھگائے زمین دنا</p>
<p>اشفاق یاد آئیں نہ مان کے نہ پاس نکلے جو دم حسین کا دامن میں آئے</p>	<p>کون آخری حسین کی خدمت کو آئیگا یہیں کون ترس میں اسکو پڑھائیگا</p>	<p>جبریل کے نیچے پروں کو بچھا سکے بچیں کے دوست خدمت آخر کو آئیگا</p>
<p>۴۲۰ ہوتا جو کج ساخت آہو سے فاطمہ جو سے سر جانے تکیزان سے فاطمہ اس بلاش پہ کھینکے نہ کیوسے فاطمہ بولجایا نہ دین بھی نہوسے فاطمہ</p>	<p>۴۲۱ اسکا کوئی قصور نہیں قصور گو جان و دل سے عاشق رہی فاطمہ خفی نہوگی نہ دین اس پر نور پہوت مرگ پاس ہو کوئی غمور</p>	<p>۴۲۲ فاطمہ کو کج ساخت آہو سے فاطمہ جو سے سر جانے تکیزان سے فاطمہ اس بلاش پہ کھینکے نہ کیوسے فاطمہ بولجایا نہ دین بھی نہوسے فاطمہ</p>
<p>کیا جانیے ہو یا ہر پاس نور عین کا انسوس میں نہ دیکھوگی سہرا عین کا</p>	<p>یہ رسم و عزیز چوستے ہیں از پدر مردے کے پاس بیٹھ کر روتے ہیں و پدر</p>	<p>روئگی ساری خلق اسی گلغدار کو قدسی فلک سے آئینے طوف حرا کو</p>
<p>۴۲۳ ہوگا لو سے لال گرو اصیتا نہیب کی بی بی سے سر و اصیتا چو کما قبول نے جو نوری خلد چوچی کی کہ پاس نہیں ہوں نہ ترسنا</p>	<p>۴۲۴ چو کما قبول نے جو نوری خلد چوچی کی کہ پاس نہیں ہوں نہ ترسنا پہ آپ ہوں ضرور یہ پارسا اور آج تو یہ پہ پہ خاک پر تو بھگائے زمین دنا</p>	<p>۴۲۵ چو کما قبول نے جو نوری خلد چوچی کی کہ پاس نہیں ہوں نہ ترسنا پہ آپ ہوں ضرور یہ پارسا اور آج تو یہ پہ پہ خاک پر تو بھگائے زمین دنا</p>
<p>اسوقت ساتھ مجھ کو بھی لینا ضرور پرسا بہن کو بھائی کا دینا ضرور</p>	<p>کوئی نہ پاس آئیگا اس نور عین کے قبلہ کی سمت پاؤں نہونگے حسین کے</p>	<p>ما تم کبھی نہوگا کم اس نور عین کا ہر سال ہوگا سوم و چہلم حسین کا</p>

<p>۴۱۷ زمین ہوا و صبح سے شہر و چرخ و کمان لا باخزان رسول کریم کشن میں کمان ماہ سپہ نور اٹھانے سے داغ و اثر کمان روزگار لیے تھا لیل و نگر</p>	<p>۴۱۸ بردافون سے چرخ و کمان عشاق سے کرم کا شید اعدا ہوا بیکاروں سے شاد و شہر جلا ہوا</p>	<p>۴۱۹ کھلے کے دھڑکنے سے غصہ و غضب نزدیک تھا گرسے سر پر کی ردا منہ اسطوف سے پھرا کہ حضرت سے دودیا انجام سو غیظ و کین کی جا</p>
<p>دن تھار وال نہر گرد و ن مقام کا سیلی تھی دھوپ صبح سے تھارنگ شام کا</p>	<p>تھکے چہرے بیتین جھیلے ہرے حسین اکبر ہوئے شہید اکیلے ہوئے حسین</p>	<p>ناے سبھون کے تار صبح برین گئے باہر محل سے روئے ہوئے شاہ دین گئے</p>
<p>۴۲۰ کھلے غصہ و غصہ سے غصہ و غضب کون کی کیم صبح سے غصہ و غضب روز تھکے خاک ڈال کے باغ و چول تھکے غصہ و غصہ سے غصہ و غضب</p>	<p>۴۲۱ مانند خج و غصہ سے غصہ و غضب آیا محل میں حضرت زین العابدین رخصت طلب ہوئے جو شہنشاہ فادین حد سے اہلیت محکم کو غصہ</p>	<p>۴۲۲ زین العابدین سے غصہ و غضب زین العابدین سے غصہ و غضب کیا دیکھتے ہیں بھوکے شہر آسمان شام کیا دیکھتے ہیں بھوکے شہر آسمان شام</p>
<p>غصہ و غصہ دل تھکے تنگ خیال نہر دے آواز غصہ و غصہ نہ خالی بھی در دے</p>	<p>مٹی ہر ایک کل رہی تھی رو پاک پر بیٹھی ہوئی تھیں عالم حیرت میں خاک پر</p>	<p>راحت ہو دھوپ میں تن مرکب کی چھانے معصومہ ایک لپٹی ہو گھوڑے کے پاؤں سے</p>
<p>۴۲۳ کھلے غصہ و غصہ سے غصہ و غضب غصہ و غصہ سے غصہ و غضب غصہ و غصہ سے غصہ و غضب غصہ و غصہ سے غصہ و غضب</p>	<p>۴۲۴ کھلے غصہ و غصہ سے غصہ و غضب غصہ و غصہ سے غصہ و غضب غصہ و غصہ سے غصہ و غضب غصہ و غصہ سے غصہ و غضب</p>	<p>۴۲۵ کھلے غصہ و غصہ سے غصہ و غضب غصہ و غصہ سے غصہ و غضب غصہ و غصہ سے غصہ و غضب غصہ و غصہ سے غصہ و غضب</p>
<p>پہوئی جہان میں فوج شہر مشرقین کی گھبراہٹ زندگی سے طبیعت حسین کی</p>	<p>اٹھنے میں تیرا گئے یہ زور گھٹ گیا سسکے ساتھ رنج سے دل بھی الٹ گیا</p>	<p>مخاک پر بھی چین سے سوئے نہ پاؤں کی زندان شام میں چین سے روئے نہ پاؤں کی</p>

<p>۴۱۸ سینہ بن دل ترکیب کا نایاب منہ اسکا چوتے رے شہنشاہ وہ چھوٹے چھوٹے ہاتھ تھے وہ گردن مجاہدین شاہ ہویم و عیب تمام</p>	<p>۴۱۷ اکلیل فتح و دوسرے درویش داؤد کی ندرت شہر والا کے زین انگریز صاف شہر بلوچ پر نیز قبا کہ اربابین غور و شہر کی کران</p>	<p>۴۱۶ شہر کی کشتی بوند کہ نہر جلوہ گر ہو و شگافت سے شہر جاسکی پال بھر جھلنے میں در در غم عیاں کا اند لٹایا ہوا لہر سے دیا باہر کیسے</p>
<p>ایسی ییم پر نہ ذرا رحم کھائے شہر باندھے وہ ہاتھ اوٹا پچھ لگائے شہر</p>	<p>ہرگز نہیں سپر گل نہ شہر اسکے دوش پر کاکل کا عکس ہو شہر والا کے دوش پر</p>	<p>کھلتا ہے بعد فتح وہ رتبہ ملا اسے پاندھا کے میان و غام رضا اسے</p>
<p>۴۱۵ یار ارباب سید صاحب کو خلیفہ کا روئے لگا لگا کے گلے سے شہر ہوا فضہ جو آئی غم سے تھانے ہو سے عسا ہلا کے اسکی گردن حضرت نے دیو کیا</p>	<p>۴۱۴ جا بایرون سے پیر و شہر شہر ہرگز جب باہر ہو کر چھوٹا ملک کب دستیاں ہو شہر اور کو چھوٹا ملک ہو نامن قبا ہو وہ ہو شہر کو چھوٹا ملک</p>	<p>۴۱۳ نور دن تین تین ان قدم شہر کا پچھلی ہوئی تو رفت پری بانوں حجاب نور نہر پاپین و غم و شہر کا نہرین جو پاپین کی نیلیں بے لگان</p>
<p>بہر و غافلے گمراہ و گمراہ گردن افسر اب میں روح الامین</p>	<p>دل توڑ کے ضیا کے گریبان نکل گئی خود سر پر اسے عکس کی تلوار چل گئی</p>	<p>پا یا شرف پہ قدم مصطفیٰ بنی سنہرے ہین گو شوارہ عرش خدا بنی</p>
<p>۴۱۲ دیکھا جو عین سید والی خان کو تھا کہ پیر و شہر نہر ارباب کو یا انقلاب فوت سے تقاب بجلان کو ن کی زمین دبار ہی تھی آسمان کو</p>	<p>۴۱۱ تھے چار آئینہ چین و غما ملک ملک کو چھوٹے شہر تھا اعدا میں دیکھ کے ہر شہر شہر اسیران شہر ہر شہر شہر</p>	<p>۴۱۰ تھا کہ لا جا سب کو شہر کا فنیہم دم عتاب کو شہر کا گھوڑوں میں آفتاب کو شہر کا گھوڑوں میں آفتاب کو شہر کا</p>
<p>خوشید پیر غس کے گھر کا چراغ تھا ذروں کا مہر شہر سے فلک پر دیا تھا</p>	<p>شہر کی سپر سے ہین گل پر مصطفیٰ ہو یا چاندنی کے چوں میں شہر کو کھلے ہو</p>	<p>شام و سحر ہین نقش علم اسکے بہار پر ہین داغ جسم ابلق لیل و نہار پر</p>

<p>۴۱۹ اترنے میں انجناح کا سا پیش قدمی کچھ سارے پیش صاحب اعجاز کا اثر انجناح میں ہونے کا یہ تصور اور طور نکل ہوا بھی جو کدھر جو پہاڑ پہ</p>	<p>۴۲۰ نام نہاد سارے پیش ہر دین کا علم تھا اور حسین علیہ السلام کا علم کھانا بھی جو ہم انھیں بانی بھی جو ہم ناقص سے تشنگی سے بیان صفت و بیہ</p>	<p>۴۲۱ چھو پہاڑ سے جیسے اس دین کی نجات جنگل میں اتر دے ہو پہلی غار کی نجات نیند و غمین تھا یہ شور کہ اشد کی نجات طائر اور ابو کوئی گریہ اجل کے واہ واہ</p>
<p>۴۲۲ رہ ہوا شہر کی ہیبت و شان و شکوہ سے بد چاہوں پر رتھ کے اڑا لیں لعل کوہ سے</p>	<p>۴۲۳ ہرین شعلہ سقر صفت آرا کے سامنے باغ بہشت ہو گل زہرا کے سامنے</p>	<p>۴۲۴ جب سوا وح پر توتیج دو دم گئے ہو کے خمیدہ گنبد افلاک کھم گئے</p>
<p>۴۲۵ اٹھ اٹھانے کے سیکڑے آگیاں دیکھا کہ سب جوان زارہ پوچھ گویاں دیکھا کہ سر میں زہرہ و خرمیاں وہاں اگر سوار و سرب و تر سے جھان</p>	<p>۴۲۶ کی جو پیش سپاہ نے تلواریں گھوڑا بھلے کے تلواریں تلواریں شہزادہ کے ماہ نے تلواریں تلواریں سلطان دین نباہ نے تلواریں تلواریں</p>	<p>۴۲۷ وہ دھو پودہ چھو پودہ چھو پودہ گو یا بھی مرگ لشکر کفار با تھمین کتنے تھے سب جو برق شریر با تھمین</p>
<p>۴۲۸ ان کے جلو میں لوگ میں بھالے لیے ہوئے آگے بڑھے ہیں بادہ نخت پیہ ہوئے</p>	<p>۴۲۹ قبضے کی ضو پری منج پر آب و تاب پر غل تھا کہ ماہ تاب گرا آفتاب پر</p>	<p>۴۳۰ نزدیکی منج کے ہو جو سپر خوب بات ہو جو چہ میں دنگو شامیوں چاند رات ہو</p>
<p>۴۳۱ کھنچتے تھے تین پیل ہر ایک کھنچتے تھے تین پیل ہر ایک بے ازبودہ کار و خفا کشی و پیر و غا بے ازبودہ کار و خفا کشی و پیر و غا</p>	<p>۴۳۲ بھلی خدا سے تیغ امام الامم ہوئی جو سقر و اند سپاہ و تھم ہوئی</p>	<p>۴۳۳ تھی برقی تیغ شاہ کو نازل خاں کا جاری تھی تیغ سے نین ہوئی</p>
<p>۴۳۴ خود رفتہ سب ہیں جنگ ہدایت ہوئے ہاتھوں میں ہیں نشان پیر کے کھلے ہوئے</p>	<p>۴۳۵ ماری جو لو لگا لے تھے قتل امام پر پروان مرغ جان ہوئے شمع حسام پر</p>	<p>۴۳۶ کسکو وہ چھو گئی کہ نہ جی سے گزر گیا افعی ذوالفقار نے کاٹا کہ مر گیا</p>

<p>باران من توین شمع زان تہو برسات مین خوش آئی یو طاووس کی صدا اشد ری شان و شوکت یعقوب کریم پیش قدمی سے لوگ سورہ یوسف ہر ایک جا</p>	<p>کالی گھٹائیں برقع صفت چادر پھیلائی پیکار گروہ شام کسب و کار کو پھیلائی منہج دودم جدھر سے پھیلائی شہر کو پھیلائی بھائی پھر اسطرح سے پاپا عذر دے پھیلائی</p>	<p>کھٹو کسکی باگت چھوڑ دی حکم کو پیکار دوی میرے صدق و سچ شام کو پھر آ کے بجلیاؤں نے گھیرا امام کو فریاد کیا کسے کیا تشنہ کام کو</p>
<p>بھلی گئی تیغ خون سے میدان لال تھا گویا کہ دوپہر کو شفق مین ہلال تھا</p>	<p>سب دُور سے پست پا ہوئے منہ بھلی ترنگہ تواری چڑھا کے سین عالم ٹھہر گئے</p>	<p>فریب میں پر تھے عشق مین جین کو دھڑکا گیسوا دھڑا دھڑکا ہو مین بھرے ہو</p>
<p>پھیلی ضیاء سے شمشاد ماہر جلوس سے تھے ہلال کیا باغین چارو دوبے ہوئے تھے خون مین غوار تا گلو جلاد ہی تھی زین قضا کیوں کے ابو</p>	<p>نچھان چھپن سے عرق و لہجہ بیشکل پر تجا بد و عجز یہ بھی پکار میں تھے سب زمین سے تاج پر خج جوار میں مین روح خاطر کمر تھی بار بار</p>	<p>آیا ترسب سبط نبی کی ایک سب میں زاریان قطع ہو کر کو مین آہ رستہ تم پر بھلا کے لیا تاج بادشاہ میں اتار لی سرخورد سے کلام</p>
<p>اس دم کچھ اور صورت دشت نبرد شہ شیر زوج فاطمہ دنیا مین فرد</p>	<p>گھوڑے کے گرد بھرتی ہوں ای شہسوار مین ہوتی ہوں خود تار کروں کیا تار مین</p>	<p>ترا پایے علی و علی دامصیبتا کی اُسے اور بے ادبی دامصیبتا</p>
<p>تقات صاف سیف جگر بھری ہو خاسان ذوالجلال کی تیغ مین بھری ہو حاضر جواب مکر آراؤ لا جواب خیر بیک بدربل سے بیک</p>	<p>آئی صد اسحیدر کلدواہ واہ بیس غریب بیک ذنا چارواہ واہ بیون کے بجائیون کے غراوارواہ واہ اس حال مین یہ غریب بیکارواہ واہ</p>	<p>دوم جگر نہ چھین کر سے ذنا چارواہ سلطان مشرقین کے ذنا چارواہ زیر کمر کے نور عین کے ذنا چارواہ کوئی نہ چھین کر سے ذنا چارواہ</p>
<p>وساز نور عین بشیر دندیر تھی گویا نگاہ قہر جناب امیر تھی</p>	<p>سب حورین منتظرین تھار مین بہشت مین ہم بھلیئے اب یہ سواری بہشت مین</p>	<p>کیون ظلم شمر سے نہ زمانہ اُلٹ گیا تھی لاش منقلب سر شیر عکس گیا</p>

<p>۵۶۳ مل غفار و غنیمت عظمیٰ شہید دشت بلابین خسرو عالم شہید اسرار و انجیل کا عرم شہید نیابین اسطیج کے کئی کئی شہید</p>	<p>۵۶۴ حور کے کلابین و درخت شہید خلجین گھروں سے عورتیں لٹی ہوئی بہاؤ اللہ کو دیون میں کھڑی تھی تھیں ہندو دیان کل کلین باہل سے</p>	<p>۵۶۵ جانتے ہیں جو قتل شہساز گوار جلابین وہ زنان عرب کو قتل قرار اور شہید خنزیر و کلثوم و فکار کے چچا حسین کل کو شہکار</p>
<p>راحت ملی نہ باد شہ مشرقین کو مہمان بلا کے فوج کیا چو حسین کو</p>	<p>نسان تھا مکان عزاداری حسین تھانزلزلہ میں خمیہ زنگاری حسین</p>	<p>تھا وارث ایک وہ بھی جہانے گذر گیا دوڑو کہ یہ تھا راجہ تاجا بھی مر گیا</p>
<p>۵۶۶ جبریل کی صدیقی عجب گھر جوتاہ ناحق حسین قتل ہوئے کلابین آہ نکلے سرون کو کھولنے ہوئے الجیش شاہ ب دوسرے خاک اُڑاتے ہوئے کنگاہ</p>	<p>۵۶۷ حکم عمل سے عابضہ شہید نہو زرد سر کھلا ہوا تھا ہے ہوئے عسا ہاتھی تھی سرخسخت عیشہ بدین تھا گھبرا کر جو چلے گیسے دیون کی کیا</p>	<p>۵۶۸ ہندو دیونیں بلیو صلو آؤ نہ جادو رستہ بھلا کہاں دی نہ جادو آؤ نہ جادو شہساز کو آئے اٹھاؤ آؤ نہ جادو بیچوں کو ساتھ بھیجے لافاؤ نہ جادو</p>
<p>آنسو مچلتے جاتے تھے رقت کا جوش تھا بچے تڑپ رہے تھے کسی کو نہ ہوش تھا</p>	<p>آنکھوں سے اشک بہ رہے تھے آستین پر تھا آفتاب دھوپ میں جلتی زمین پر</p>	<p>آزیدہ ہونہ روح شہ مشرقین کی بچھو غنیمت اب یہ نشانی حسین کی</p>
<p>۵۶۹ لوناک اُڑاؤ شہر کا نقشہ ہو صاحبو کیا رنگ کر بلا سے مہلے ہو صاحبو آقا کا آج سوگ اُتار اہو صاحبو آلودہ خاک سے سر نہ اُڑا ہو صاحبو</p>	<p>چہلم تمام ہو شہ عالمقام کا ما تم کرو حسین علیہ السلام کا</p>	<p>چہلم تمام ہو شہ عالمقام کا ما تم کرو حسین علیہ السلام کا</p>

۴۳
گم زینہ آہ خجہ سید اجل کیا
تجش زن آسے عرس خیمہ جلیب کیا
ماتم پراہم داسدا لہ تل گئے
عقدے تمام بخشش است کھل گئے

۴۴
آندھی سیاہ گنج شہید ان میں لگی
ریا نونقان کی فلک بوس لگی
گہرا کے اہل شرق و غرب کل ٹپے
افلاک پر قلع سے کو اک کل ٹپے

۴۵
قوی جو دوسے کا کتب پاشی
گرنے لگے جو اندر سے لگے فلک
گلون قباے بحر عیش کوچ کر گیا
فرید شاہزادہ جبریل مر گیا

۴۶
تھا گرم خاک قبر تو دل بے
بی جو حسین لکے اڑا لی ہو گئے
جنگل کے پھول صورت برنگ ان گئے
مانند طائران ہوا آشیان اڑے

۴۷
فکر کھڑی تھی سامنے رکے ہوئے
کی عروس با عجب جو رکے ای نیت فضا
کیا دلپرا اختیار کہ صدمہ زیادہ
قربان جاؤں شب کی صیت بھی یادہ

۴۸
سب کی بزرگی شہید شہید
کے کھنڈے آپ کی تکی صیاب
آئے ہیں سب بزرگ تہان سے چلے ہوئے
جید رکھڑے ہیں خاک جہنم سے ہوئے

۴۹
لکھنے خیال غرت سلطان خیمہ
بہرہ سکا اس گھرنے شہر و جہاد
اتر کی صفت جھپٹا جان علی حلیہ جہاد
سبا کی لکھ کو خبر جا بہ جہاد

۵۰
آئین جو کھنڈل فاتح خیمہ
دیکھا رفتی کوئی بلوئین ہو چین
تہنا پدر کی لاش ہی چلے کاوتہ
بہر دعاے خیر کھلے کا وقت ہو

۵۱
شاہد جلال میں ہو گاراں حق
چیشے کے آئینے جیش نو مار حق
ہرین کو وہ شہنشاہین دل عالم کو تعلق
ہرین وحش و طہر رہی دور آئین

دور واز سے ذوالجمال کی رحمت کے کھل گئے

شہیدان ہوئے

<p>۱۰۰ جلدی خیر با غلبہ اختتام بلکو دعا کو حق میں قدون کے کام خلعت ہو دو و خضر ہو داد اکا نام او فوج آج زور حق ہستی کو تھام</p>	<p>۱۰۱ تا بوقت شامیہ ہو شکر کا کس معلوم ہو کر تھا کی شکر کا کس امان کی میر سپاس ہو پورے نفیس تا بوقت پریم ڈالیا وی فوج کے کس</p>	<p>۱۰۲ جلدی باجی کے سکینہ فدا رہیں او جانی میر پاپ کا اچھا سا کفن تھلا سرینا دھوپ میں سلطان صفین ہو ذوالفقار زیب مزار شہرین</p>
<p>اسرار کا ساز جہان دیکھے حسین بیٹا اسی لیے نہ تھیں لیکھے حسین</p>	<p>جلتا ہی دھوپ میں تن مجروح آپکا کیا رات کو جنازہ اٹھاؤ گے باپکا</p>	<p>سب کار و بار دفن بیدار اللہ کے ہاتھ ہو بابا کا ذوالجناح جنازے کے ساتھ ہو</p>
<p>۱۰۳ ابن مسعود تن چپڑیوں پر گلزار کین پر سے فقط اپنے ایک پر سب دن کو اپنے چار کھڑی شب کو قمر کے رنگ چھ پرین قتل میں لگے</p>	<p>۱۰۴ عرفی کرد رسول کا ہی تو جس بھجوائے حبیب خدا خلد سے جلوں بچان ہوا ہی باد شہر غرب و شرق و طوں میں ہیں اہل کوثر و دم خطا و ریں</p>	<p>۱۰۵ ایک ہ سر و خمین بھی لکھے کلام اٹھا عجیب حال سے بیارت کلام تھرا کے مثل شاہ گرامر زرقام راؤ پکاری پیسے کے عابد ہو قدام</p>
<p>لاستے کے پاس بیٹھ کے رونا ضرور ہی خدمت ہی آخری وہیں ہونا ضرور ہی</p>	<p>ہر چند کیا حشم سے غریبوں کو کام ہی تم ہو رسول حق یہ تھا راغلام ہی</p>	<p>جاتی ہی جان صاحب اس نورین کی کرنی نہ تھی خبر اسے قتل حسین کی</p>
<p>۱۰۶ کچھ غائب فاش بدترین کو آگے میں تھی باد شہر شہرین کو اباؤ گے کچھ نہ تھا کس کے نورین کو کو کھینچا ہو کچھ کچھ حسین کو</p>	<p>۱۰۷ ابھی آئی زینب خط کی آرزو دشن ہو سب حقیقت سلطان مایہ کون جاے شامیہ ہی تا بوقت تھاو یہی یہ تقیہ پر سر عذر زشت نہ ہو</p>	<p>۱۰۸ بیاد کی طرح نہ چاٹھی کسی شہین تھا مینے بین قلزم وقت میان شہین ففسے ہاتھ اٹھا کے اشارہ کیا غم میری نوٹن کو صاحبو کچھ خوش</p>
<p>اٹھواؤ بیوطن کو ریسوں کی سببان سے واقف یہاں کے لوگ ہیں بھائی جاسے</p>	<p>ٹاپن ہوں تو سنوں کی جھڑکالال ہو بندہ جائیں نعل عقدہ کشا پامال ہو</p>	<p>آرام صدر شاہ مدینہ کد مصر گئی جلدی کرو تلاش سکینہ کد مصر گئی</p>

<p>۴۱ دیکھا حق حسین سے چہ چہ جو زمین سر پر و تازیانہ پر سر شہر نگین غلج پر تیرہ حلق سے جاری نین</p>	<p>۴۲ جبر سہلو کی آگ تو ہم سے ناتوان جلا لال تھا مے میں شغفون کو بیان جہاں تھے فرج شہنشاہ آتش جان جہاں رہا صفت پیچے بان</p>	<p>۴۳ دیکھو تو کون کون جہاں گزر گیا دنیا کا مال کیا ادھر آیا ادھر گیا اچھا کر جہاں جو کہ تیرہ دست کر گیا بہرہ نذر خالق جن و بشر کر گیا</p>
<p>وہ کہ رہی ہر تھکے سے ہاتھوں کو پور جاؤں کسان حضور کو جنگل میں چھوڑ</p>	<p>گویا ہو سے پردے کے تن چاک چاک سے بابا تمھاری بو مجھے آتی ہر خاک سے</p>	<p>تھی جان بچتا رہ حق میں دے لائے تھے کچھ نہ ساتھ نہ کچھ ساتھ لیچے</p>
<p>۴۴ کون جو اٹھ گیا نازک مزاج کون اب پھر گیا لیکے کو دین کھاؤ گی کے ساتھ بھلا کھیلو گی کسان گنہگار جانے بھی ہیں بان پہ نخلان</p>	<p>۴۵ کیا جہم تھا خباب امون جو بھلا کہ پڑے تن خباب کے نازک کیا ہو اس طرح کہان میں کہ مائے بابا غضب پر آپ تو کیا ہے مائے</p>	<p>۴۶ فضل خدا کو یکبدن میں ہم بیان پر سر پر تو حق نے دیا منظر کھانج بین دھوپ میں کفن کی نین پر بھلا تر و تریں ہوں شیل شیل انکا و راج</p>
<p>کیونکہ یہ سینہ پاؤں کی سرور چھوٹ کے کب آئینہ ملے گا سکندر سے چھوٹ کے</p>	<p>کھویا فلک نے قبلہ و کعبہ کے نام کو ہنگام فرج بھی نہ پکارا غلام کو</p>	<p>تدبیر سے مطابق تقدیر ہو گیا سونا ہمارا خاک پر اکیر ہو گیا</p>
<p>۴۷ اس مت مژگن کے لیے ہم کھینچا آئے ہیں کا تھپ ہو سے پکارا فخر سے دست تو حق میں دیا بچے جو دست آئی یہ شہر کی صفا</p>	<p>۴۸ بولتا حسین کہ شکر خدا کرو دادا کی شکل سے نہ شکایت کرو جب رنج ہو زیا دتکل سوا کرو اشد کار سزا نہ ہو شکایت کرو</p>	<p>۴۹ جو بچے نہ دیکھو غنیمت غنیمت فخر شہر آخر صبر و رضا میں ہیں ایک شے کے لطف غنیمت تھیں ہیں ہم پر جو صافیت کہ ہم ہی دما میں ہیں</p>
<p>آفت سے دشمنوں کی رہائی ضروری تم ہو امام عقدہ کشائی ضروری</p>	<p>بھاری ہر رات فاطمہ کے نور میں پر کیا گذرے دیکھتے شب اول حسین پر</p>	<p>پانی صفا ہو سے جو تر سینہ ہو گیا تن پر جہاں بار دل آئینہ ہو گیا</p>

<p>۴۲۵</p> <p>اچھا کوئی پری جو بیان میں لکھیں ہوئی وہ خوب شیریں کو خلیل میں دوستیں کرم کر لیں یہی اٹھ گئے اور صاحب فروش پر کیا تو غنیمت خود وہ ملا جب کی تھی تلاش</p>	<p>۴۲۶</p> <p>جو کچھ کوئی شے میں ہو اتنی سیر تھے تو غنیمت جو بدین شاہ شہید آئے لب فرات وہ بدین و دیگر ہو اور کچھ آئے کہ لکے کھوئے لکے</p>	<p>۴۲۷</p> <p>کنا نام نہادوں کا وہ بہر گمان جو کچھ کی اسطیقین کچھ خلیج کشتان وہ نہایت گھٹاوار سے یہ تھا کوئی توان ہو اور کچھ طوق اے غنیمت خود وہ ملا</p>
<p>کیا نور آفتاب لب بام رکھیا مثل نگین حسین مٹا نام رکھیا</p>	<p>پیا سونکا خون تن سے عدد پوچھتے رہے تغون سے فخر و ن سے اہو پوچھتے رہے</p>	<p>قل تھا معاف غارت ابن علی ہوئی کھولی کسی نے مسند مولا جلی ہوئی</p>
<p>۴۲۸</p> <p>ہلوین ہلکیا دل نال شاہ و درندہ تھارے ہاتھ جانب گردن کچے پندہ کی رو سے عرض کرے جو ہو بہت پندہ کھل جائے غنیمت غنیمت میں یہ پندہ</p>	<p>۴۲۹</p> <p>شیریں کا غنیمت کچھ لکھی پندہ نکلے نہانہا کے جو دریا سے پندہ مارے غنیمت کے غنیمت غنیمت پندہ تھا صاف خون نامی شیریں پندہ</p>	<p>۴۳۰</p> <p>جو کچھ تھکے تھکے تھکے پندہ انہوں نے لکھی تھکے تھکے پندہ تھکے تھکے تھکے تھکے پندہ تھکے تھکے تھکے تھکے پندہ</p>
<p>خالق بتول پاک کے دامن کا دامن شہید کی کٹی ہوئی گردن کا واسطہ</p>	<p>کپڑے بدل بدل کے شکر گلے ملے اصغر بد پر سے نہر لہن پر گلے ملے</p>	<p>بے غل و بکین گل زہرا پڑے رہے اٹھ اٹھ گئے مریض مسیحا پڑے رہے</p>
<p>۴۳۱</p> <p>شغل عالمین تھا بھی ندیوں کا خلیج ساری باتیں ہوئیں عالم کے خلیج خجہ آرائی فوج اس کے خلیج کعبہ جلالت کے خلیج</p>	<p>۴۳۲</p> <p>غارت کمال جمع کر دیا پندہ لا لکھوئی لو کے کھلا شاہ کا لباس غلغال نیت عقد کشت تھی کی پندہ نیک نیت غنیمت قبا میں گلون کی پندہ</p>	<p>۴۳۳</p> <p>وہ دہان پندہ پندہ پندہ نیک نیت غنیمت قبا میں گلون کی پندہ نیک نیت غنیمت قبا میں گلون کی پندہ نیک نیت غنیمت قبا میں گلون کی پندہ</p>
<p>لوٹے بروج شمس خدا کے کرم کے دور بگرنے لے لیے گوش تیم کے</p>	<p>کوئی عامہ شہر صفدر لیے ہوئے کوئی داسوا توئے مضطرب لیے ہوئے</p>	<p>سنان سب درخت ہوا بھی تھی ہوئی بتوں میں گردن شہیدان بھی ہوئی</p>

<p>۲۶۵ کھولی سیاہ زلف جو کیا شام روشن کیے چرخ عوانان شام رو کے کماوی رسول نام نے جاگو حسین سو ویر بابا کے سامنے</p>	<p>۲۶۰ آفتاب غنیمت جو کیا شام آتش غنیمت کی دین کین چرخ تھیں قریبان اسیر فاطمہ کا باغ کلبدر فی الدجی تھے انہیں یوں کھانچ</p>	<p>۲۶۱ دریا میں شور و شب میں خوشی کی کیا شور و فغان و آواز و سولان کر دیا جنت میں جنت چرخ فوج کو اکب میں تیار کلمہ مارے تھے کوہ جم اور تھے شہر مار</p>
<p>اب دونوں ہوتے ہیں غازی اذان کو کر لو وضو علی کے غازی اذان کو</p>	<p>لیٹا عمر تو شام سے سونے کے واسطے بیٹھیں امام زادیان رونے کے واسطے</p>	<p>تھے چرخ پر غبار میں تیار اس طرح چلیں دھوین میں کرک شبتا جب طرح</p>
<p>۲۶۳ شعرا کے دھو ویر کیانی کی کیا قصہ سے جا نماز رنگا ویر کی کیا بعد قضا بھی وقت فضیلت کا کی کیا افسانہ ہے صبر سب کی زیارت کی کیا</p>	<p>۲۶۲ وہ بی بی جا ندنی چھاپا جو غبار تارے اُداس اُداس دل ماہ و فطر گیسو کلمشان فلک غم سے تار تار گرنا طیور رشت کا اُڑا کر کے بار بار</p>	<p>۲۶۴ یہ کشتان فوج کے غم و کشتور کیا ہشیا رفاغلو کوئی قیدی کی کیا اس رات کو صاف ہو چکی ہاتھ کی کیا پائین کی کلفخیاں کچھ زین اٹھانے کی کیا</p>
<p>چھوڑی نہ مر کے طاعت داور حسین نے سجدہ کیا رجم کو بیس حسین نے</p>	<p>ڈھالوں کے گل بریدہ کمانیں چمک گئیں اٹھتی ہو اسے گرد سنانیں چمک گئیں</p>	<p>کالے علم کہیں کہیں پرچم کٹے ہوئے رتی میں باغے کچھ پرے پھٹے ہوئے</p>
<p>۲۶۷ ایسا بھی خبر کوئی ہوتا ویر کیا او کہہ کر سے آنکھ کی تھا دم زوال منہ کی دسوی عواذان فوج خیال بکری چار سے خون رہے بی و لال</p>	<p>۲۶۶ نیون کے قبضے دام زہرہ جو پھیل سایہ سب خون سے تر دای اجل بانو کے سین باغین دل کو آج کل نفسہ خدا واسطے اٹھ کر سے چل</p>	<p>۲۶۸ یہ زمین زور آدر دکن کے تالوان نام وہ سے پیر خیر شہر شہنشاہ نام رہ رہ کے فرق شاہ سے بیمار کے کلام والشہر رضا ہوا بھی تک تو یہ غلام</p>
<p>طلبت محیط خلق میں ہی بات ہو گئی سو میں مس فاطمہ کو رات ہو گئی</p>	<p>چلا کے میں نہ روونگی دلبر کی قبر پر کاٹونگی رات بیٹھ کے صغریٰ کی قبر پر</p>	<p>زبور پسر کا حضرت شبیر دیکھیے بابا یہ طوق دیکھیے زنجیر دیکھیے</p>

نعلی کی بنیاد

<p>۴۲۶ صوت آگ لگ گئی تھی کیا کچھ جو چون کو بار بار بیان آ رہا تھے غش تھے نرم نرم فرشتہ دہان اور شش تھی خاک فرشتہ غوث سلطان اور شش</p>	<p>۴۲۷ موتے بیار شربت بلبلان و کجا وہ روتی کھس کی وہ خیر جلا ہوا لہنا کبھی ملنا بون کا وہ آتشین ہوا تھکنا جلی فنا توں کار و زن وہ جا بجا</p>	<p>۴۲۸ آتش بھجوتی تھی سے بابا کی باہ مردم کی شکل داوی غریب ہو گیا پہنا زین نہ چوچ نہ رخت غرا شاہ ہور و کو تعلق حین خلہ تھے تباہ</p>
<p>غل سے کمانکشوں کی بیان انتشار تھے بہر تیر آہ گوشہ گردون کے پار تھے</p>	<p>آنی محوم گرد اڑی دم بھی رک گیا گہرا کے اٹھ گھڑی ہوئے جب خیر جھک گیا</p>	<p>تھے تنگے سترام ملک آسمان پر بھائی تھی گیسو وکی سیاہی جہان پر</p>
<p>۴۲۹ وہ شاد دیا نے غفلت نہ سنا کا جا بجا بڑھ بڑھ کچھ کچھ کیدارون کا جھلکنا جھوٹے ہوائے لگتے خون شہر ہوا مردم خواب خاک نہ رہا کی ہویا</p>	<p>۴۳۰ عالم کی شانہ زادیان تھی کج تھیں کے جو آنی چاندنی اوچل چلا زار کے درخت تھے شہر کی تیر تھکے آپس میں یونین شہر کی تیر تھکے</p>	<p>۴۳۱ وہ شب خیر لون جھلک کا سینہ کج لاکھوں ہزار دن کج تھی کیا تباہ بان سے یہ گفتگو کے کچھین پر کج کو کو نیندا آئی جو کچھین پر کج</p>
<p>ایجان جان کیا تری ہلکان ہو گئی بیٹا حسین میں ترے قریب ہو گئی</p>	<p>بیٹھے ہوئے تھے جان محمد اسی جگہ بچھی تھی کل حضور کی سند اسی جگہ</p>	<p>دے آ کے کوئی دلبر نہ ہوا کی گود میں بیٹی کو چین آئیگا بابا کی گود میں</p>
<p>۴۳۲ نہایت کار دے از انو بے لطف نہایت نام سبب تھی کو بچا نا گہر کر کے زلف کینہ سوار نا بازو کا دل سے باغون شب کا دانا</p>	<p>۴۳۳ جہان کی تیر تھکے کچھ کچھ کچھ اک کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ بہر تیر تھکے کچھ کچھ کچھ کچھ بہر تیر تھکے کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>۴۳۴ میں کوئی چاندنی تھی نہ غش نہ خون نہایت کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ تھکنا لہنا سفاطمہ کو کو میں کیا کردن نہایت کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>
<p>کیون دل نہیں رہا بھی تن پاش پاش ہوگی یہ چاندنی شہر کی لاش پر</p>	<p>پڑھنا دعائیں باد شہر بے نظیر کا تھا آہ عصر تک یہیں جھولا صغیر کا</p>	<p>رخسوں کے ہار پہنے ہوئے ہاتھ پاؤں نہیں سوئے ہیں میرے چاند ستاروں کی جہاں نہیں</p>

<p>۴۶۸ یہ سنے آن بھون گنا وہ بی خدا کا فضل غم جانے کوئی فساد ہم کہیں آرام سری آج سری تیر پیر چاہیے</p>	<p>۴۶۹ بل کا گئے گیسو دن گنا کو کوئی نہ کوئی چچ پیر حسین کھنچ کھنچ کے ابرو دن کی کنا کو نیر و نیر شاہ گوشت نشین کا چننا جا</p>	<p>۴۷۰ روئی گئی جو صورت نہنگ کو چین جھکائے اور لالہ نے دل غنہ زین آئی نہ گیت گل شہود نیر یاد آئی بوسہ حضرت عبا بن</p>
<p>پہلے پر نہ ہر خدا روئے حضور کچھ پہلے نوش کیجیے پھر سوئے حضور</p>	<p>مردم کو رنج نور نگاہ بھی ہوا آنکھوں کو صدق زنج نزال علی ہوا</p>	<p>پہوچی قریب سرو جو سرد کی یاد میں آنسو نکل پڑے قدا کبر کی یاد میں</p>
<p>۴۷۱ دم جو آگ لگ گئی دیکھا جو عجب قرآن پڑھ کر قدم میں عجب تبارون سمیت غنہ غنہ میں عجب شمس علی شان قتل غلہ التراب</p>	<p>۴۷۲ جو سن زبان حال سکتے تھے ہکواتا راز دوسے زینب میں ورن شور لباس شاہ کا پرخون دیوین کانون میں بالیون نے کھلو دم</p>	<p>۴۷۳ آیا جو یاد اصغر نے شہید کیا گھمائے سرخ دیکھ کے دل حرجی اُمّتادہ خاک پر پڑے جو شہاد بدلا تھا طور لا شہاے شہیدان کردلا</p>
<p>لشہاد کھر خدیو فلک بار گاہ کا کرٹ رہا ہر تن سے کسی بیگناہ کا</p>	<p>کھائے طمانچے خون سے خسار بھر گئے درتیم گوش کینہ اتر گئے</p>	<p>گہرا کے یاد کا کل شہ من جو پھر پڑی بے اختیار دیکھ کے سنبل کو گر پڑی</p>
<p>۴۷۴ جوئی یہ دیکھ کے نور یاد ہوئی میر کے آنکھوں کی ہوئی وہ مانشعل جی تن سلگایا کو کما حق کے یار وکل بولی تیر کے کیا کردن داغ جاوین بول</p>	<p>۴۷۵ آواز طوق تھی لگ گئی نغان بین دوہر طوق گردن جانا توان جنبش میں کر رہی تھیں یہ نیر و پریان وہ ہر آج دختر سلطان آج ن</p>	<p>۴۷۶ تکس پٹکے تپتی ہی یاد آئی شہاد وہ رنگ زرد عا بد بظطر کے بھگولہ نظر غم نظر جو آئے تو حالت ہوئی تباہ نظر دن میں پھر گیا دین شاہ دین بیاہ</p>
<p>آرام ہو نہ رست نخل سے چین ہو دل تے کہا کہ خاک ہو جسم حسین ہو</p>	<p>گر کے کہا روئے قصور ہو زمین نہ ہر اک بیٹیوں کے سروں پر رو زمین</p>	<p>کھٹی بابلون میں دھوم عجب روشن کی آئی شکست گل سے سدا حسین کی</p>

<p>۴۴۰ دل پر تمام حال کھلے پونہ نہ خالی کھوئے بیان جو پیر سے سفید مال سب قیدیوں کو سسے کے چلی پیچ بھال جسیرم کندہ ہوا طرقت و صوفی مال</p>	<p>۴۴۱ آئی صدا حضرت پیر الوداع جتنی رہو ہو موتی کی نضو الوطاع کٹھن مع جاؤ بانو سگدیر الوداع مونا خدا کو جائے پیر الوداع</p>	<p>۴۴۲ آنکھیں نفرت کو دیر عریب تمام دیا بباداران وطن کو بھی پیام کچھ نہ تھے پیاس میں منہ بچھو جو کام خالق نے کہہ لیا پتھر سے کھنکریں تمام</p>
<p>بہر خود سوار علی ل محمد کی رک گئی زیب بن حسین سے رخصت ہو چکی گئی</p>	<p>گردیکھنا نصیب ہوا اپنے مکان کو پرسا ضرور دیکھے گانا نا جان کو</p>	<p>دل مشتعل رہا دم آخر ہنساکیا خنجر بھرا کیا یہ مسافر ہنساکیا</p>
<p>۴۴۳ حالی کی شے سے پیر سر جلی لو بھائی افراق کر کے کیں بہن جلی پھولوں کی چھٹ کے بلبل غم جلی جنگل میں تک چھوڑ دیا کیفین جلی</p>	<p>۴۴۴ لے لے گا آپ پیری طرقت ہی ضرور نا تعلق ہے پیر حسین آپ سے ضرور است نے آپ کی مجھے مارا پیر مقصور تینا نہیں کوئی جو رہا حافظہ ضرور</p>	<p>۴۴۵ صنفلک چھپکے روئے لگا جھوٹا گر کچھ لگا کچھ نکالت الکتر کرے گر آئے مگر وہاں سے بھی اٹکا ہو اسفر افتادہ پیری نہ بیان آنکھیں پیر</p>
<p>ہوں قید سے رہا وہ زمانہ ہویا نہو پھر دیکھے یہاں کبھی آنا ہویا نہو</p>	<p>چٹلے پرے ہوں خار جو صابر کی قبر پر دو چار پھول رکھ دے مسافر کی قبر پر</p>	<p>تھا وہیاں پیاس میں دم آخر پھلی پکا پانی ملے تو فاختہ لازم ہو باب کا</p>
<p>۴۴۶ گھوٹن بغیر لے لے گھر لگی بہن جتنی رہی تو بھائی ضرور لگی بہن مراہ لوٹے قافلہ کو لائی بہن بچا دے گشتے تین اب جا رہی بہن</p>	<p>۴۴۷ باد خدا سے ایک پیر اور یکا چستین چوبہم چاک چاک پیر اور یکا چستین مگر ہونا ک پیر اور یکا چاک پیر اور یکا چستین تقصیر نہ تھے خاک پیر اور یکا چستین</p>	<p>۴۴۸ باج تمام ہو نہ چلے تھے ابھی کلام تجالون نے یہ کھلے پیر حاسے دیا کلام جو پانچ چار روز میں جانا سنا کلام عائیدہ تھے تھکے جسم پیر اور یکا کلام</p>
<p>بیرون کا بادشاہ مدینہ سلام لو جاتی ہے بھائی جان سکینہ سلام لو</p>	<p>دو دن کی بھوک پیاس میں سخیلا کلا حضرت کی بوسہ گاہ ہمارا اگا کلا</p>	<p>گر بیان تمام عزت جیلہ رہی گئی بھائی کو دیتی ہوئی خواہ رہی گئی</p>

<p>مرثیہ خوشی خوش عیان کا نو سج چو پیرے ہوئے پھون کو لیکے گودیوں میں آکھڑے ہوئے</p>	<p>مرثیہ سید انبان میں بندہ سرسبز کی سجھو غوث قی بھی جا پیرے برادر کی</p>	<p>مرثیہ خوشی لباس غافہ حیرت اکیان کر تاختیا جوان مصوم میں بیان مٹی جھری تھی خون کے در تھپ تھپی عیان کتنی تھی لسان رو کے کیکے چھپین لسان</p>
<p>مرثیہ کیا مجمع دور اس خلق عداوتی کشت میان شکر شمع چرا جابوتی انہ میں آمد آمد اہل بکجا ہوتی کتنے کتنے سیر غیاثت بیا ہوتی</p>	<p>مرثیہ تھا بادشاہ زادوں کی چوڑی نکال جسے نقاب چھوٹے ہوئے تھے سر نکال شانوں میں دم چھوڑیں اور دل جھال منہ کو پھیلنے زانووں میں مصطفیٰ نکال</p>	<p>مرثیہ یوں کی لیکے کون جناب امیر کی کھجینے دین کوئی کوئی تھیری بٹی نہیں ہو سبط شہر وندری گویا ہوئی ہیں شہر گردن بروری</p>
<p>مرثیہ جس وقت چاند ساسر اکیر چمک گیا اہل شباب روسے کلیچہ دھڑک گیا صورت بندوبست سوار تیار ہر دم چوڑی عین ساری تھیں بار بار ان کے تھے لباس مہربانیاں کھانے کے لباس مہربانیاں</p>	<p>مرثیہ کوٹھویر آ کے لوگ ردائیں جو دیکھے پیرہ کے سوار نیزوں کی نوکوں سے لیکھے ان کے تھے لباس و اسباب ان کے تھے لباس و اسباب ان کے تھے لباس و اسباب</p>	<p>مرثیہ میوون سکیا نظر و بیان والجلال صدقہ توہر حرام محمد کی آل پر تھی بعض دنوں میں چوڑی ایلٹ تھی عین کسی سے فصل میں خبر کیا کیا کسی نے جھکے لب بام</p>
<p>مرثیہ کوئی ہنسنا تو اشک امت سے ہو گیا بابا کے سر کو دیکھ کے خاموش رہ گیا</p>	<p>مرثیہ امان اٹھا کے پینک بھی دوہم نہ کھانگا بابا کے گئے میں سیوہ فردوس لائینگا</p>	<p>مرثیہ قیدی رشتہ دار کسی بادشاہ کے ہیں فضہ پکاری صاحبو بچہ خدا کے ہیں</p>

<p>۴۹۱ تھا جو بین حاکم صفاک و دیگران کی عوض ایک ایک اپنے اپنے گیارہ آمین اسیرانے اشار کیا کہ بیان مترین چھپا باون چہون کو بیان</p>	<p>۴۹۲ پہو خاں حاکم اعظم وہ چھاب تھانے باقین سر فرزند و بھائی پاک لکے لکے کے منسا خان حاکم</p>	<p>۴۹۳ کچھ دھتئی بنی آپ بہ ہونایا کیا کندہ چھپید اٹھانے چھپو کی کو اب دادا کو بن چکانی ہون یو دم ب نازرت بہن ہون ہون ہون ہون</p>
<p>فرطیا سے پاؤں اٹھانا محال تھا اہل حرم کو دیر میں جانا محال تھا</p>	<p>رکھانہ فرق سید ابرار تخت پر تھا طشت میں تو سروہ نگار تخت پر</p>	<p>جی چاہتا ہر سر سے لپٹ جاؤں دوڑ کے کھلو ایسے جو ہاتھ اٹھالوں دوڑ کے</p>
<p>۴۹۴ جی بھی تو غریب کیا تو نہ کھائیں در بار بادہ کش میں علیا کس طرح جانیں غیرت کو جبکی فکر سے ہون چہ بیان غل تھا کہ طبرستان سے قید ہوں کو بیان</p>	<p>۴۹۵ جام شراب بننے زین خورشید آکے زید سائے چھپا کناخت ظالم کے سبب جس میں تھی ایک چوب ہر اندر دور پر فلک انقلاب</p>	<p>۴۹۶ اسم کہا امام نے بڑھ کے کئی قدم کیون اوڑھو جان کے اس پر کیا ہم دی غرت و طلال خداوند کی ہم ماشیں ان ابون رسول غلک</p>
<p>فریاد اہل بیت حسینؑ شہید کے ناچار آئے سامنے تخت یزید کے</p>	<p>کچھ مصیبتی کا نہ مطلق ادب کیا مشہور رہی جو دشمن حق نے غضب کیا</p>	<p>تر خون ہین بال اس لیل لول کے تھے روز عید ہاتھ میں گیسو رسول کے</p>
<p>۴۹۷ لیکن جی کا ہاتھ نہ اٹھائے سلام استادہ آئے تخت کے تختے اتاروا سلام آیا جو شکر اس نے کھینچے ہو سے سلام آیا جو ایک کو دکھائے کھینچا یہ سلام</p>	<p>۴۹۸ ابا اس پر چھپ سب بن علی اٹھانے رہی ایک عین پر اپنے چھپو جوبہ شکر خدا میں ہو چھپنے واسے بھی تھا سلام ہاتھ بیدار کھینچنے واسے بھی تھا سلام</p>	<p>۴۹۹ نہ ہر آنے اسکو نہ سے لایا نہ بویہ چھپنے صلیف کا اجالہ اور بویہ اس پر فلک نے حادثہ اللہ اور بویہ ہمان تر اللہ بویہ والی اور بویہ</p>
<p>لیٹی تھی اس سر و سہالت پناہ کی کافی ہن اسنے خشک گین جلق شاہ کی</p>	<p>زینبؑ جگر کو تھام کھائے سے ہٹ گئیں واہسرایہ کہ کے سکینہ لپٹ گئیں</p>	<p>جو سے ہن ہن شرب و دندان رسول کے نعل و کھڑا رکھے ہن قبول کے</p>

نہ نزدیک تھا کہ عابدیہ کو خوش آئے

<p>نہالہ بلبلانہ اپنے شہید سلطان چو کن نہایت کھو کھو کے کیسے کھینچے غن ہر کوں نکل فاطمہؑ کی شہرت نہالے کہ حضرتؑ کی شہادت</p>	<p>نہالہ زینبؑ کی عظمت کو اگر کیا جلال تقریب کے عظیم آنسو سے کہاں تک نہ لگا بہن کو شہادہ و خصال بولیں جو بھائی جانتے تھے کیا تیری مجال</p>	<p>نہالہ اسوقت بھی ہو عقدہ اطلاق و اکردن شوق ہو زمین کے ابھی تو دعا کردن اس سر کا پاس جس بجھے بے بین کی یادوں خلجہ خان سے آئیں غیب و اکردن</p>
<p>بلخ شرف میں فاطمہؑ کی ہر صغیر زینبؑ کا نام بنت جناب امیر</p>	<p>سرد علیؑ کو باغ شہادت ضرور تھا طفلی سے کار خست شامت ضرور تھا</p>	<p>ایما کے ساتھ اسر بلندی سے پھر چپ چکے جو برق آہ فلک پھٹ کے گر چپ</p>
<p>نہالہ گو یا ہوا وہ شہین خلاق کائنات او خواہر حسینؑ کی کوئی بات قصہ کیا ری غنیمت میں ہو وہ بالذات مان کی شب کو دن ہوئی و زبور صفات</p>	<p>نہالہ جو اچھی بات وہ تو ہے آگے چوری بھائی ہو سے جو دج می کی کیا بہادری باقی رہا حسینؑ سے نام نہوری میں ہوئی نہ آج کل کی پوری</p>	<p>نہالہ زینبؑ کی امت کی کھڑا تھا وہ زور نزدین کی کھڑے تھے صفحہ صلابت و در حاکم کو شبنم فتح مبارک ہو تھا یہ شور منسان و جناب رسولؐ کی گور</p>
<p>بلبل وہ کافرون سے یہ بیت کہیں سنی آواز جس کی روح امین نے نہیں سنی</p>	<p>شیر کا شیر انا نام کر گیا ہر یہ تو انتہا سے شجاعت کر گیا</p>	<p>بتاب ہند کے یہ عمل کھڑی ہوئی پیشا جاگر میں تیر قلق اٹھ کھڑی ہوئی</p>
<p>نہالہ بلبلانہ آج تو سب کھڑے ہیں سیری طرقت سے جودل شہید کیا دیکھا بہادری نہ جی کٹ گیا اولاد کا حامی مرجع آٹ گیا</p>	<p>نہالہ کھلکی تخت شہیدی تیری اسد کی کھلکی تخت شہیدی تیری ہو گا جلال و قدر میں جب عاویہ شہ کا کفن ہو تیری ردا سے تیری کفن</p>	<p>نہالہ گھبرا کے ایک دوسرے سے طرح کیا کیسا غیل و دور کے جلدی بظلم و زور میں آئے کتنی وہ نہ کیا کے کھلے ہوئے ہیں آل مصطفیٰ</p>
<p>سرخ بیان ہو سے وہاں جبر لال محتاج ہو روا کو تمہارا یہ حال</p>	<p>غم ہو میں خوشی ہو خدائی کے واسطے بند ہوا سے ہاتھ عقدہ کشائی کے واسطے</p>	<p>بچے ذرا ذرا سے کئی ساتھ ساتھ ہیں دردا رس میں حضرت زینبؑ کے ہاتھ ہیں</p>

۱۱۱

دیکھو مٹی پستی ہوئی آئی غصہ ہو گیا حضور
جلالی دور کی غصہ ہو گیا حضور
تھا جو خیال آگیا اسکا ہوا حضور
نہایت ملاحظہ الیہ انہیں ہو دور

اسکون کی نہرا گھوٹ بہتی ہوئی طلی
اشد خیر ہو یہی کہتی ہوئی چسلی

۱۱۲

گری جی ساقی ساتھ اصل ایک ہے
جسم وہ کا پتی ہوئی پوچھی تیری
کری کہانی بگھڑی ہند خاک پر
وہ کہ نہ کو آنے لگا بج سے جگہ

دل سے کہا ملال و صدمہ ہی فکر ہے
سنو کہانی باین ہن کس جا کا ذکر ہے

۱۱۳

پوچھی ہند پردہ دور اور تیری
خون غصہ میں اور غریب تیری
گم گم گم گم گم گم گم گم گم
دل سے کہا کہو مجھے ہرگز نہیں

غصے میں بیل جن راز کون ہو
ای دل یہ فاطمہ کی ہم آواز کون ہو

۱۱۴

موسد بن کھڑے ہوئے غصہ
حاکم سے نیت شہر خدا نے کہا چپ
ب جشر میرا بلکہ تاتا باد سے اب
کسوں تھا قصور وار کیا یہ شہر لب

کچھ جسے کام تھا نہ شہر مشرقین کو
پھر ایزید کس لیے مارا حسین کو

۱۱۵

دیکھو بیکر و ن خنجرال کے
بہ بند آگھڑی ہوئی دل کو بھال کے
دیکھا نام زادیوں کو بھنگال کے
فلک کے سرگوبہ و بچاں ال کے

پیردا ہٹا کے ہاتھ سے باہر کل پری
ہی ہی حسین کہہ کے کھلے سرکل پری

۱۱۶

بولی حسین اتارا غصہ ہوا
نیرب کے بادشاہ کو ارا غصہ ہوا
بیجان ہوا بول کا بیار غصہ ہوا
ٹوٹا خدا کے عشق کا تارا غصہ ہوا

چھوڑا زمین پر شہر گردون وقار کو
کنے کیا ہی فوج غریب الدیار کو

۱۱۷

بہا ہوا عجب تلامم ہر ایک کو
گھبرا کے اٹھ کھڑا ہوا اللہ کا بندو
بولاردا کو وال کے آسمان پر
جگہ کیا بیل بیکاری وہ پوچھو

پیرد سکی میرے خوب تجھے کد اورید
سرننگے خاندان محمد ہوا ویرید

۱۱۸

پیرد خزان شاہ ولایت میں باین
رہا پر نشان شرافت میں باین
ہر کین کین کین کین کین کین
پیرد خزان اٹھا کہ نور کی صورت میں باین

کچھ بھی تجھے حسین کی عزت کا دھیلن ہے
بچوں کی گردنوں میں رسن حق کی شان ہے

۱۱۹

زینب جھکا نظر آجنگا کمان
پیردار کا بھینک کے دوری خستہ جان
گھر کے قدم پر آئے کی درد سے خزان
ہی غصہ حضور کمان پر جگہ کمان

بولین حسین مرگے قدر اب کمان ہی
ای ہند زینب آج وہ زینب کمان ہی

<p>۱۱۸ جا بیچہ و محل میں تجھے عشق میں ہو غیب اچھے تھے ہم بھی کہ بدور سے تھے غریب ہر دوز و اجمال کے محبوب کا غیب ہر آنکھ کی سی کے سزاوار ہم غریب</p>	<p>مخ بے نقاب زلف سیہ تار تار ہے ای ہند یہ بھی گردش لیل و نہار ہے</p>	<p>۱۱۹ کیا بعد بابتی میں بھائی میں تین ہے میں ہوں اسیر فاطمہ صغریٰ میں تین ہے شوہر کا تیرے ظلم و عابد میں تین ہے بیدارن لاشہ شہید کیب ہر آن میں تین ہے</p>	<p>بالکل محل میں بھائی کے دیوانہ ہو گیا حال اس خدیو عصر کا افسانہ ہو گیا</p>	<p>۱۲۰ آگے کہا قریب سبکدوش کہو تو حال نیلے میں شاہزادہ عالم تھارے گال رہی ہیں کان دیکھو ن فوج سے شاہ گال جو کہیں نہیں نہیں تجھے ہو گا سو گال</p>	<p>فرق مبارک شہ عادل سے پوچھ لے ای ہند میرے باپ کے قاتل سے پوچھ لے</p>
<p>۱۲۱ جان بگو پانی علی امیر زمین بے نیں دی صد علی کی بھی مرگ بانی بیکاری ہوئی جی جی مرگ چلائی کوئی قاصر ہم بیابانی مرگ خود دس کو گئے رفقائے امام بھی بیسر ہوئے حسین علیہ السلام بھی</p>	<p>۱۲۲ بن عشق و فگار کھنڈ بے تاب تنہا تار بیان حال اسیران دروہا ارباب غم کو نہیں چلی سخن پسند سر و علی کی وجہ سے رتبہ ہوا بلند محرمین جسکو ذرا بھی تمیر نہ رہی تیرا کلام صورت پوشت عورت نہ رہی</p>	<p>۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰</p>	<p>۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳</p>		

<p>۴۳ آفت تین تیر سب کج رفتار ہو گئے غیر غیہ اسے برعابدیہ ہو گئے غل تھا کہ قید حیدر کلمہ ہو گئے غیر خلق مکیں ناچار ہو گئے</p>	<p>۴۴ بھینچا رس کو لشکر اعدائے کیا ناچار اٹھ کھڑے ہوئے تاج و تاجدار جو ہے عجیب درد سے یا شاہِ دو فقار اچھیا جو یون کو نبھاتا سود کا تار</p>	<p>۴۵ بولا حسرتیں ان پر شاہ گمان منت کرو نہ ظالموں کی بے جا تان جو شاہیانہ تن مجروح آسمان نعمت میں پر سکون کی طاقت بھلائی</p>
<p>تھے حلقہ سپاہ میں ریشہ بدھن تھا زہرا کے آفتاب کا سوچ گمن تھا</p>	<p>زنجیر پڑھے شک سسل پڑے ہوئے غل تھا کہ بیریونین میں موتی جڑے ہوئے</p>	<p>بہرہ دہی کو پکارا نہ جاسیگا لاشاسیان قبر اُتار نہ جائیگا</p>
<p>۴۶ کھڑے لب اس جگ کر بیان کج بین عیر ادا اس غرقِ بقیہ بھون کشتگی سے خشک حلقہ سے لگتے رو گری کی فصل بہ نہ پالکسودن میں</p>	<p>۴۷ یقین لاکے سر سے پکارے عیدین موسے دیا شام اب اسے حسین چلو دے کہ کالم غندہ میں کچھ نہیں چلا لگاؤ نہ کہ جو چھوڑے چلے ہم خرمین چلو</p>	<p>۴۸ بیلکلی دل قریب ہیں عجبتان کیا نہ علقہ کی ہو آئینگی ادم جنگل کی شام ہو گی عین باغ کی دم اور سے رہنے چاہیے چادر متاب رات</p>
<p>شانوں سے اہل ظلم رس کھولتے نہ تھے سجاد سر جھکائے تھے کچھ بولتے نہ تھے</p>	<p>جنگل میں لاشن صوبے سے اٹھائی گئی بابا کے سر سے ہلکوت شرم آئی گئی</p>	<p>فیض بہار نخل بدن کو حصول میں بیٹا ہزار دہے صد و نچاہ پھول میں</p>
<p>۴۹ لگتی گردنِ ضعیف و علیل بہنہ سے دوسرے طوق تھم کیم منش کیا مریض کو رکنے کا جودم راہے بڑے کے یونین میں جودم</p>	<p>۵۰ ہم میں ہم کر دے ہم ہم باندھو گلے کو ہاتھ گلے رہے دو گلے گئی نہ دیا سائے میں ملت اس قدر ہم تالوان درست کریں تربیت پید</p>	<p>۵۱ کرتا ہو دھن نام کو اسے شہ کام رہت بنائے اور کسی کا نہیں حکم کرتا ہو دھن نام کو او میری جان نام بہرہ دہی میں جود نہیں جود کام</p>
<p>بیٹھے نہ اٹھ کے حضرت سجاد دیر تک رویا کیے کھڑے ہوئے حداد دیر تک</p>	<p>خدمت یہ آخری ہوشہ مشیر قین کی اکرم کہو تو قبر بنالین حسین کی</p>	<p>بہر زیت سان بھی ہون پر غبار بھی شبیر سفر از بھی ہوا کسار بھی</p>

<p>۴۱</p> <p>بکس پد کا زخم جبین کی تھی رست نقص سے ناتوان کو عدین کی تھی رست</p>	<p>۴۲</p> <p>جانب سے تھے کامیاب و شہرت کا تاج کوئی نہ تھا انیس مونس کی تھی رست</p>	<p>۴۳</p> <p>تھے زخما طوق سجود کی تھی رست بھوکے امین کی تھی رست زلفت شکیو تھا جاکہ اشک دیدہ و بزمین ہو</p>
<p>گردن کو فطرت سے ڈالے ہوئے چلے ہاتھوں بیروں کو بٹھائے ہوئے چلے</p>	<p>خاک غرابی ہوئی تھی گرد راہ کی آتی تھی بیروں سے صدا آہ آہ کی</p>	<p>جب لون چلی وہ لاغرد و لیر جھک گیا فرما کے یا علی سر شہیر جھک گیا</p>
<p>۴۴</p> <p>بوسے کہ صبر خالق غفار سے تھے جانا بد و طاقت رفتار سے تھے</p>	<p>۴۵</p> <p>اسم ہم تھا سوا عبادت کی تھی رست یہ جاننا جاوہ راہ رضا تمام مانند عجبہ گاہ تھے نقش لبت امام انجا بد و دور سے تھے یہ سلام</p>	<p>۴۶</p> <p>تھا لب لبابت باورین تھے عیان تھا لب لبابت باورین تھے عیان تھا لب لبابت باورین تھے عیان تھا لب لبابت باورین تھے عیان</p>
<p>فرحت سے طمنازل صبر و صفا کروں تجسس کروں عرض مالک میں کیا کروں</p>	<p>یوں بیروں میں زاید و ساجد کے ہاتھ میں تسبیح جیسے ہوئی عابد کے ہاتھ میں</p>	<p>سامان تھے یہ رونق و تنویر کے لیے تھیں سرخ شمعیں خانہ زنجیر کے لیے</p>
<p>۴۷</p> <p>تھا طوق کی لڑائی سے تھی رست تھا طوق کی لڑائی سے تھی رست تھا طوق کی لڑائی سے تھی رست تھا طوق کی لڑائی سے تھی رست</p>	<p>۴۸</p> <p>تھا طوق کی لڑائی سے تھی رست تھا طوق کی لڑائی سے تھی رست تھا طوق کی لڑائی سے تھی رست تھا طوق کی لڑائی سے تھی رست</p>	<p>۴۹</p> <p>تھا طوق کی لڑائی سے تھی رست تھا طوق کی لڑائی سے تھی رست تھا طوق کی لڑائی سے تھی رست تھا طوق کی لڑائی سے تھی رست</p>
<p>کاٹھا ہر ایک غرق جو اس گل کے پاؤں یہ آفتاب بیٹھے پاس نہ چھاؤں</p>	<p>ہاتھ کی تھی صدا کہ نہ خوش خوش کیوں جسکو خدا کی راہ میں چلنا ہو یوں</p>	<p>ہمت اہل کین تھے وہ بے کینین چمن سنگ سیاہ گرد تھے آئینہ بیچ میں</p>

<p>۴۱۹ وہ لوگ جو صاحب دیکھ کر ہنس رہے تھے پانی چھڑکتے جاتے تھے سینو پیرانی میں نہ تھے درخت کے سایہ سے راہوار اور نہ تھے وہ صاحب میں تھے نہ کوئی گوار</p>	<p>۴۲۰ جب گلتے سافروں نے جلیں روئے پڑی جو صورت بجا نظر کس بلبلین ہوا غریب شکر جو چھلکے کر دو رنگ نین رستی دھار دھار</p>	<p>۴۲۱ کھانچا گچہ کر تھے آوار تھکے شانوں سے خفین قریب کا بین ادھر دھار دھار خفہ یہ کہ رہی تھی یوں سے جو خطر گھٹو سے نہ کھدین تو نین انکے باور</p>
<p>شہزادیوں کا حال جیسے تباہ تھا زلفوں میں چہرے آنکھوں میں عالم سیاہ تھا</p>	<p>کتاہر دل لکھ ناز و نعم سے پہلے ہونم کجا ہوے ہو قید کہاں اب چلے ہونم</p>	<p>سر کا وراہوار خزین و ملول ہیں یہ جانشین راکب دوش رسول ہیں</p>
<p>۴۲۲ گوئی ہو سدا کے سکنے کیلئے نام حسین کے لئے کوئی نوکر خجاکو پکاری یہ کہ کہہ کر بارش ہو کیا کہیں نہین تھے ہم اگر</p>	<p>۴۲۳ بوسے عجیب درد سے بجا تالوان جاؤ سافروں تو وقت کرو بیان مہلت نہین کہ تم سے فصل کہیں بیان کافی ہے کہ تھوٹ پڑا پر آسمان</p>	<p>۴۲۴ اچھے کی طرح نہند مجھ پر وہاں مرگت کے کچھ کے سرور کو دلی وہ کہہ گیا یہ سر سے چھلکے وہاں جی چاہتا ہے لیٹ نہ ہوں خاک و آوار</p>
<p>سنتے ہو بھالی کہتے ہیں عبت شعار کیا کس یاس سے کہا کہ بہن اختیار کیا</p>	<p>لوٹا سکر دن نے ہمارے خیام کو ہم کر بلا سے آئے ہیں جلتے ہیں شام کو</p>	<p>دم لینے دین یہ کون کہے اہل شام سے بابا بسرا ب چلا نہین جاتا غلام سے</p>
<p>۴۲۵ جھلک میں دور سے نظر لگے اسباب پہلے پہل کے وہ چہن چلا سے آباب پہلے پہل کے وہ چہن چلا سے آباب پہلے پہل کے وہ چہن چلا سے آباب</p>	<p>۴۲۶ اچلی سانوں کی نبوی تلخہ چین پوچھا کہ تو کیا ہے غیری سن یہی بیان نہ کیا کون تو غیری سن پوچھا کہ تو کیا ہے غیری سن</p>	<p>۴۲۷ آنکھوں میں تو تیرے پناہ کیا کہوں قذہ دکھائی دیتی نہین راہ کیا کہوں بن آپ سیر حال سے آگاہ کیا کہوں جلدی چلو یہ کہتے ہیں بیخود کیا کہوں</p>
<p>کہہ کہیے یا حسین کلچون کو کھام لو گھر کیے اہل شام نہ پانی کا نام لو</p>	<p>ہم سید غریب ہیں عالی مقام ہیں چلاے سنگ ریزہ صحرانام ہیں</p>	<p>میں دہ ہوں جسکو گھر سے نکلتے نہیں بیدل کبھی حضور نے چلتے نہیں</p>

<p>۵۲۱ کیا بابت یہ کہ شاہ شمس بانو نے دی صلہ اندین چرخ زور دین کہ کو بلادن بہر مدد کے حسین کہ کو بلادن اوٹ پاویں سر دل چین</p>	<p>۵۲۲ جانے تھے شاہ شمس آنسو ہوا ایک لوت کی لکھو تھے نہ بنگلے داس نہ در بادلون آسمان تھے چرخین اس شہد گریز چھپان</p>	<p>۵۲۳ غم سے قبل تھا شاہ شمس تا شام جیسے نال غم سر ہوا قلب باہم زبان حال سے نیرون تھے خطاب ہمہ پندین یہ فرق جو انان لا جواب</p>
<p>محبوب ہوں کو رخ نہیں مجھے زیادہ ہو صدر تے لگی سوار ہو غنیمت پیادہ ہو</p>	<p>اُس صوبہ پین سرودن کی جاک شکار تھی نکلے تھے چاند قدرت پر درگاہ تھی</p>	<p>سر کے بیگناہ عدد کاٹ لائے ہیں قرآن سننے بہر گواہی اٹھائے ہیں</p>
<p>۵۲۴ دینی ضامن واسطے کہ بیچ حال شاہ شمس نے اوٹ پاویں خیال لیکن تھا بھائی کی غیرت کا خیال نہت کروں گی تو ہو گا انھیں ملال</p>	<p>۵۲۵ محبت ہو کیلئے یہ سرودن تھے نہت کے جانب اس شہادہ تھے نہت نہت نہت یہ باقی تھے گلزار کیلئے یہ تھے</p>	<p>۵۲۶ جو بھی پہلچ سر عباس تھے علم شاہ شمس نے وار کے اٹھتے تھے علم روشن جبین صاف تھے کھنکھنایں شک گو یا عیان تھے شک کیلئے تھے علم</p>
<p>چلا کے بول سکتی نہیں جا عجیب ہی ڈرتی ہو نہیں سر علی اکبر قریب ہی</p>	<p>یہ عرق عطر دامن موج ہوا ہوا پھولوں سے تھا تمام بیابان ہوا</p>	<p>کھینچنے سے ابرودن کے یہاں شکار تھا یعنی سر نشان شہر ذوالفقار تھا</p>
<p>۵۲۷ چلا میں خبریں شہر والہ ملتا تھا سرودن نے طرفہ حاد شہر والہ ملتا تھا ہو جان بلب یہ تازہ کا پا لادو بائی کہی نہیں ہی پوچھنے والا دبائی</p>	<p>۵۲۸ شاہ شمس نے ان تھا درن کا بہر نظارہ و شہیون کا کوہ پرورد آواز کے ہو رہے تھے سرور خلیج بھولوں کے کہیں جیسے قریب دور</p>	<p>۵۲۹ قفا صورت تھی جو سدا کبریا غل تھا ہوئی جو غم اندین پر پیریا ہر رہی تھیں وہوب بین انھیں بھری کوکھ لیون تھی نکل کر ہر سری</p>
<p>سوا ظلم دین ہر ایک قدم پر مدد کرد پوتے کی اپنے حیدر صفد مدد کرد</p>	<p>روشن تھے نیزے شاہیوں کے از دم غیروں کے سر چراغ نیتان شام تھے</p>	<p>کب فرق شہر سے زمیں پر غم قرین یوسف کے سر سے حضرت مریم قرین</p>

<p>۴۴۶ ہر ایک کو بخار کسین کیا کے بلاتین چاندی باری جھین کی کیا ایکو اڑھان زنجی اور گردن ایکی سرم کمانے لائین تکبیر زنجی نہ چھو بناو کیا تائین</p>	<p>۴۴۷ کھلے بالاکشون سرخ چرخ خلدا ہر اور کون وارث ناموں مصطفیٰ روسے کمانہ چاہے سر سے لہجہ اچھلے ہونین تو صاحب جو ہو ہوا کیا</p>	<p>۴۴۸ بجایا کو نمازین آخر ہونی وہ شب پھر تھی وہی مصیبت و اندوہ شب ہو چکی قریب شام سپاہ ندی جب تھوڑے نیان منزل ابقہ سر کر جب</p>
<p>کیے تو پہلے ہاتھ سے دل کو بھال لین کیون بھائی جان توں کانٹے نکال لین بہاں بھائی گویا کوڑن قدم کمانے نکالے سر سے سب بیدی</p>	<p>ایذا کا مجھ حیرن کے بیان ہونہ چین کا اسوقت ذکر کیجیے یا حسین کا ایذا کا مجھ حیرن کے بیان ہونہ چین کا اسوقت ذکر کیجیے یا حسین کا</p>	<p>در بار کے خیال سے جی پر نبی رہی شب بھر امام زادیوں کو جان کنی رہی در بار کے خیال سے جی پر نبی رہی شب بھر امام زادیوں کو جان کنی رہی</p>
<p>۴۴۹ بہاں بھائی گویا کوڑن قدم کمانے نکالے سر سے سب بیدی نکلے سر سے خار کشتت سے تھا دم کاشون کے درون بھانوں دہم</p>	<p>۴۵۰ کمانے سے سر لگیا نکلے کلام بجایا کوڑن سر سے لکایا کلمہ کلام بجائی کے یادگار سلاست نہ ہو دم کمانے سے سر لگیا نکلے کلام</p>	<p>۴۵۱ کمانے سے سر لگیا نکلے کلام بجایا کوڑن سر سے لکایا کلمہ کلام بجائی کے یادگار سلاست نہ ہو دم کمانے سے سر لگیا نکلے کلام</p>
<p>حال مرض دیکھ کے تغیر حال تھے ورد الہو سے بلیوں کے ہاتھ لال تھے بھائی حسین مرگئے ہم زین لٹ گئے نہ اب چھڑائے خدا سے چھٹ گئے</p>	<p>بھائی حسین مرگئے ہم زین لٹ گئے نہ اب چھڑائے خدا سے چھٹ گئے بھائی حسین مرگئے ہم زین لٹ گئے نہ اب چھڑائے خدا سے چھٹ گئے</p>	<p>کھانے نہ زخم نیرہ و شمشیر و تبر کے پوستے میں آپ بھی تو جناب الیر کے کھانے نہ زخم نیرہ و شمشیر و تبر کے پوستے میں آپ بھی تو جناب الیر کے</p>
<p>۴۵۲ انکھ سے پائون تھوڑے کا گھر بشیار ہو کسیاں دیکھا اور دم نہا کی سے طوق سبھا لاسی نہم بہاں آٹھ کے بیچے علیک علیک خالک</p>	<p>۴۵۳ بابو کہہ رہی تھی سبھا ہو کبک دو چار باریں میں زور اکم و در لوگوں میں کیا کردن کہ نہ ان کی ہوا کل بھریا لکھیا جو وہی بیانیہ ہوا</p>	<p>۴۵۴ چاندی نے کہا کہ نہ کھلے پاہ و نہا کی سے طوق سبھا لاسی نہم بہاں آٹھ کے بیچے علیک علیک خالک چاندی نے کہا کہ نہ کھلے پاہ و</p>
<p>جلالی عترت شہ عالی ترے بشار ہو ارثون کے وارث و والی ترے ہر چند کہ کو غم سے حکم کی تاب نہ بردہ تھے وہ جواب کہ جولا جواب نہ</p>	<p>ہو و دعا کردن در صبح بانہ ہو یہ رات مثل روز قیامت دراز ہو ہر چند کہ کو غم سے حکم کی تاب نہ بردہ تھے وہ جواب کہ جولا جواب نہ</p>	<p>ہر چند کہ کو غم سے حکم کی تاب نہ بردہ تھے وہ جواب کہ جولا جواب نہ ہر چند کہ کو غم سے حکم کی تاب نہ بردہ تھے وہ جواب کہ جولا جواب نہ</p>

<p>۴۴۴ اب بیان غنی و غنی و غنی و غنی آراستہ غنی و غنی و غنی و غنی نصیر و غنی و غنی و غنی و غنی باجون کی چاہست پر آواز بھی بلند</p>	<p>۴۴۵ غائب و غنی و غنی و غنی و غنی گہر سے گہر و غنی و غنی و غنی بارگاہ است احمد کا پردہ دار</p>	<p>۴۴۶ غائب و غنی و غنی و غنی و غنی بے لباس و غنی و غنی و غنی شک بالال و غنی و غنی و غنی میں ہر دور کے درویش کما تیغ و تیغ</p>
<p>دنیا سے کون صاحبِ جناح نشان گیا رونق تھی جبکہ دم وہ سلطان کہاں گیا</p>	<p>عبرت کا ہر مقام کہ داروہیان ہوین بے پردہ جبریل کی شہزادیان ہوین</p>	<p>سرتاقدم میں نور خدا کو علیل ہیں زنجیر و طوق پہنے ہوئے جبریل ہیں</p>
<p>۴۴۷ غائب و غنی و غنی و غنی و غنی غائب و غنی و غنی و غنی و غنی غائب و غنی و غنی و غنی و غنی غائب و غنی و غنی و غنی و غنی</p>	<p>۴۴۸ غائب و غنی و غنی و غنی و غنی غائب و غنی و غنی و غنی و غنی غائب و غنی و غنی و غنی و غنی غائب و غنی و غنی و غنی و غنی</p>	<p>۴۴۹ غائب و غنی و غنی و غنی و غنی غائب و غنی و غنی و غنی و غنی غائب و غنی و غنی و غنی و غنی غائب و غنی و غنی و غنی و غنی</p>
<p>سوئے کی کریان تھیں ہاں خوب فروش تھا روحانیوں میں شورِ فغان ز پریش تھا</p>	<p>آئے ہیں سر کو اکب عرش اکہ کے حاضرین اہل بیت رسالت پناہ کے</p>	<p>کچھ غم نہیں رضا خدا کا خیال ہے جس حال میں شریک ہو خالق و حال ہے</p>
<p>۴۴۸ استادہ و غنی و غنی و غنی و غنی استادہ و غنی و غنی و غنی و غنی استادہ و غنی و غنی و غنی و غنی استادہ و غنی و غنی و غنی و غنی</p>	<p>۴۴۹ استادہ و غنی و غنی و غنی و غنی استادہ و غنی و غنی و غنی و غنی استادہ و غنی و غنی و غنی و غنی استادہ و غنی و غنی و غنی و غنی</p>	<p>۴۵۰ استادہ و غنی و غنی و غنی و غنی استادہ و غنی و غنی و غنی و غنی استادہ و غنی و غنی و غنی و غنی استادہ و غنی و غنی و غنی و غنی</p>
<p>غل تھا ہوا پر آہ بیان فکر جلاہ ہے برباد ابنِ قاضی کی بارگاہ ہے</p>	<p>بے اختیار رعب سے چھوٹے بڑے ہوئے بہر سلام کر سون انکھ کھڑے ہوئے</p>	<p>ٹکڑے ہوئے گولباس بیابان کی خاک ہے دامن مگر حساب قیامت سے پاک ہے</p>

<p>۴۴۳ نہاں گئے ہیں طوق ہو مالک القباب گردن چھکی ہو طوق نے دیا نور عیاب روشن ہو طوق پائی گلے سے وہ آفتاب میں خوش ماہ نوین بڑھا حسن قباب</p>	<p>۴۴۲ پہنکے رنگ شمع ہو آگیا جلال وجود تھا شان شمع کار و دیو خصال بولایہ اس لعین شمع کفن کالال میں یہ دی سوال ہو تو تھا تر سوال</p>	<p>۴۴۱ کیا انکے اختیار میں سندن عسل تھا ظالم عصا میں کیا اثر ناز و دہشت تھا بہتری فقط یہ وجہ کہ حکم خدا تھا تھا امتحان صبر مقام و غارتھا</p>
<p>راحت کیا مرا و شقت سے شوق ہو یہ طوق اپنے واسطے منت کا طوق ہو</p>	<p>دیکھا زید کو صفت مر قضا علی گردن جھکا جھکا کے کہا سنے یا علی</p>	<p>محور ضاعے خالق کون و مکان ہو نہیں فرعون عصر تو یہ کلیم زمان ہو نہیں</p>
<p>۴۴۰ آزاد ہو طوق گویا ہو انیس تم ہو جوان و عاقل یہی عیدہ دریس بچہ رہے ہم اور ہو سے کہ بچہ ہیں ایسے املا شیون سے بہت عید</p>	<p>۴۳۹ تھکے ہیں جسم سرور شمع و شمع اعضا تمام گرم ہوئے آگیا عتاب قدرت خدا کی چاندی بار شمع قباب غل تھا کھڑے ہیں شیریں پو تو آ</p>	<p>۴۳۸ کھلے ایک گز روین اٹھالیا ہو کے خفا زید یسین سے اٹھالیا کہ تھے ضعیف قوت دین سے اٹھالیا غل تھا علی نے کوہ زین سے اٹھالیا</p>
<p>افسوس جان نیہ میں اس وقت کدہ کی اپنے ضعیف باپ کی تنہ مدد کی</p>	<p>پوچھا قضا نے ہستی اعدا میں ہم آتی تھی یہ صد اقیامت کہ آئیں ہم</p>	<p>بولے کہ زور دست خدا جلیل ہو ہم شیون بخار کار ہنا دلیل ہو</p>
<p>۴۳۷ تو رہیں تھا کھڑے کی تین سورج میں تھیں چاندی کی تین گمٹ گیا اسیر ہوئے تین میدل چلے مفرقین تین</p>	<p>۴۳۶ غفلت میں تیرا رشتہ یون کیا اوجھا جواب سن اپنے سوال کا ہم تیرے سامنے جو کھڑے ہیں تو کیا ہوا خدا تاج و تخت میں آگاہ ہو خدا</p>	<p>۴۳۵ زینا میں کہو تو چھوڑ نہ جا تین کہتا ہے تین چھوڑ کے تو آج تین تو کیا نہ خلق تین نظر آتا کوئی شر ہوئے نہ خوش و طیر نہ آج تین</p>
<p>میں جانتا ہوں جب غیرت بڑے ہو تم پر حیدریرت کے آگے کھڑے ہو تم</p>	<p>فرعون کے تم سے تر د بڑے رہے نزدیک تحت حضرت موسیٰ کھڑے رہے</p>	<p>بڑے زمین کے ساتھ شکاف آسمان کب کی قیامت آگئی ہوتی جان میں</p>

<p>آدم سے شاہجہاں صاحب خاں صاحب آج سے شاہجہاں صاحب خاں صاحب آج سے شاہجہاں صاحب خاں صاحب آج سے شاہجہاں صاحب خاں صاحب</p>	<p>بجھاؤ تو ضیف و آب خیاہین خالق ندی و چو ات کلکشاہین کد سے نام فح سے روئے دراپین خاک بن لیکے نہ بھینے لاپین</p>	<p>عقود شان کھڑے بن لنگا روچو احوال جرات شاہجہاں روچو کیونکہ چلی حسین سے تلو اور چو اعدادی بن کو اہ بدر طور روچو</p>
<p>سب شاہین سرور عالم کو دیکھ لین سائے پیروں کے عوض ہنگو دیکھ لین</p>	<p>کھل جائی شجاعت و جرات جدال میں ہیں صبر میں حسین علی ہر جلال میں</p>	<p>ہر ایک لاش پرستہ جن دبیر لڑے بابا حسین صبح سے تا دوپہر لڑے</p>
<p>آج کل ایک ضرب بن خفا کیا نہ نے تو اب طاعت عیسیٰ کیا خواب سب گرج بھی شکوہ کیا خواب خفا میں عیدہ ادا کیا</p>	<p>میں ہندو شاہجہاں بن بکشاؤ مارا حسین کو قیاس سے بکشاؤ تلوار روئے نہ اگر شاہجہاں ہو جائے زمین سے خاک بن گیاؤ</p>	<p>لاشے اٹھا کے ہوئے خفا کیا نہ نے تو قیاس سے بکشاؤ تھا عیدہ ادا کیا صبر عیب حال سب لایا خفا میں عیدہ ادا کیا</p>
<p>شہ سوئے حق اور غاروں سے کام روشن ہو جو زہد کہ سجاد نام</p>	<p>پیا سے رہے تو عاجیوں کو بخشوا گئے جرات کی تاب برداشتہ دیشان بڑھا گئے</p>	<p>کچھ ساتوین سے تہہ کے تناول کیا تھا بابا تے تین روز سے پانی پیا نہ تھا</p>
<p>دارالشفای ہر مرض نا آستان ادنی دعا و واسعہ تہ ظاہر و باطن منزل کو خاک در سبب و جہاں تو تہ چوبیس سو کو ہم آج تہاں</p>	<p>اس ملک میں کسین کی کارزار ہو جرات حسین کا انسانہ کار کھنچیں تو سب عرصہ جو بابائے زوال سب کا ہو ساتھ ترے لشکر میں جلال</p>	<p>آج کل میں کسین کی کارزار ہو جرات حسین کا انسانہ کار کھنچیں تو سب عرصہ جو بابائے زوال سب کا ہو ساتھ ترے لشکر میں جلال</p>
<p>ایمان کی حفاظت پر حجت کی شان ہیں سین کو گواہ کہ معصیت کی جان ہیں</p>	<p>رجہ شال حضرت عیسیٰ جلیل ہیں صحت ہو سکے نام سے ہم وہ علیل ہیں</p>	<p>حملہ کیا تو ہوش کسی کا بجا نہ تھا کچھ نہیں دور تک سروتن کے سوا نہ تھا</p>

<p>۵۴۰</p> <p>بابا کی آستین میں چھوٹی تھی دم فرما سیر تو اڑ رہی تھی نظروں سے دور تھی نہی ہاتھ دینا کہو سے بکری شیخ نظر کیا بہر خیر سب پر بند تھی تکبیر کی صدا</p>	<p>۵۴۱</p> <p>اس وقت کو جنگ سے ہو صلح ہو چکا شیخ میر گھر سے چلے جاتی تھی ذوالفقار گرنی ہیں جلیان تری محل میں بابا پیش نظر ہو شاہ کا سامان کا زار</p>	<p>۵۴۲</p> <p>فرما کے پہنچ گیا گنڈا گمان بیار سے لپٹ گئیں گویا کے بیان سکھڑے پر چڑھے تھی سیکھنے پر تھا بیان نقصیت کہ در نہ برادر ہو ناوان</p>
<p>دیکھی نہ تو کے شان شہ مشرقین کی آنکھوں میں پھر رہی ہو لڑائی حسین کی</p>	<p>ہم میں خیال تھی شہ لاجواب میں ہر شب کو اڑ رہے نظر آتے ہیں خواب میں</p>	<p>دیکھو تو بھائی جان ہمارا ہو حال کیا بوسے کہ تھے اب کوئی بوسے مجال کیا</p>
<p>۵۴۳</p> <p>غریب علی غنی ضعیف شہنشاہ کلام انگریزی سپاہ کے موجود ہیں تمام مارا بڑے شہر کو دارالخلافہ آئے تمام نیشہ سے ان سب کوئی نہ چھوٹے کلام</p>	<p>۵۴۴</p> <p>کہنے آگے نہ جم امام ملک سے تھا دم میں خالق تیرے لنگر کا اقام جرات میں تھے خدا کی قسم شاہ بے نظیر جہاں سے تھے مہلت کے لیکر کمان بے</p>	<p>۵۴۵</p> <p>گنڈی ہوئی تھی بھونکے تھے زینت کوئی تھی گنڈا گیا ہوا رونے سے صاف تیرا تر سے جلال کے تیراں کا تو اسم نہیں دیتا دیتا تھی بیکر پر نظر</p>
<p>آتا جو کوئی پاس یہ جرات مجال تھی سب نے کہا کسی کی بھلا کیا مجال تھی</p>	<p>چاہی پناہ باد شہ مشرقین سے حق تو یہ ہی کہ لڑنے سکے ہم قسمل سے</p>	<p>تجایا کار یا ضعیف شہ مشرقین کا حسرت سے دیکھتا ہوں ہر حسین کا</p>
<p>۵۴۶</p> <p>لکھنؤ شہر سے تھے وہ لکھنؤ بہر خیر تھے خود بخود و کبار و عوام وہاں تھی شہر کی نصیب تیرا بہادر بہر خیر تھے انھیں خود بخود و عوام</p>	<p>۵۴۷</p> <p>گویا ہو سے نیک سے سب اکٹھے کیون حال میر سب کی وہاں تھا گر امتحان بری شجاعت کا ہو ذرا لاشون کے تو میر ہوں تیری لاش کا</p>	<p>۵۴۸</p> <p>فرما کے تھے تھے سکھ راہ میں کھانا نہ پاتا تو جھنڈا شہر میں کھنڈے تھے جو تھے علی میر سب چوبین پوئے تھے تھے انھیں خود بخود و عوام</p>
<p>یہ حال وقت جنگ امام امیر ہوا سیدان سلج خانہ اہل عدم ہوا</p>	<p>روشن ہو مرنے کے لڑ کا فرہون میں دو لاکھ جس سے ڈر گئے اسکا پرہیز</p>	<p>یہ طور شہر دل میں نہ تھے کو راہ دو بھائی نے دی مان انھیں تم ہی پناہ دو</p>

<p>۵۹۱ دار کی جو کچھ ہوا وہ جواب نہ دیا ہم لٹ جاتے ہیں پید پوسے شاہ کربلا کچھ خدا سے کام ہو ویدیم جفا گو یا ہو سے کہ آچا ارشاد دیو جفا</p>	<p>۵۹۲ حلق طعنے دے تھے عیان تھی مثال گہری جو شکل کا نشان بنائے بلال پڑی کے ٹکڑے ہاتھ میں آیا جو اطلال میر سے تھے کہ ہوں نہ شیریں گل</p>	<p>۵۹۳ ظلم و امان سے غرق ہوئی کوئی عجب باہر ہی تھا جو جم جھوٹ نے کہانا جلی گری جو شہر و دیوار میں کیا پہنچے پہنچے تخت خاک ہو ابا جبر کیا</p>
<p>کرتا ہے مجھے طعن کی باتیں یہ طور حضرت وہ بات اور یہ بیات اور</p>	<p>پابند کب بھلا غل و زنجیر کا ہو نہیں وابستہ سلاسل صبر و رضا ہو نہیں</p>	<p>یو لا ابو تراب غضبناک ہو گئے کیا پوچھتے ہو تخت کو سب خاک ہو گئے</p>
<p>۵۹۴ ہو جا آگیا ظلم و زیادتی تھانگیں تواری نہ ہا تھیں گوا گیا جلال یکے گزیر ہاتھ سے رکھا دم جلال ہر سو جگہ کی صفت شیر و ارجال</p>	<p>۵۹۵ مارا پھر ایک ریزہ تخت تخت نیکو خاک ہو ابل کیا جلیب ہمیت سے تھا عجیب تلاطم و ہار دم ہل تھا قیامت آئی کچھ آتا نہیں</p>	<p>۵۹۶ تھا حال قفس خیرین کا زبون جک جک سے تھے صورت و حرب و یون دیوار و زمین شکاف و درد بام نکون تھا سائبان کا رنگ بھی صدیوں</p>
<p>ہشیارای نرید صدادی پکار کے کی ٹکڑے ٹکڑے پاؤں سے پیری تار کے</p>	<p>جنش سے تھا یقین در و دیوار گر پڑے آئینے ٹوٹ ٹوٹ کے یکبار گر پڑے</p>	<p>کثرت سے اپنی مل جفا کشش میں تھے الٹی پڑی تھیں کرسیاں سوار غش میں</p>
<p>۵۹۷ فرمان شان و شوکت واد و دشت آہن ادب سے موم ہو اخی عجب ہوں نیکو زبہ ہوئی زنجیر خار دار چرخ ملک سے اشار سے میں کون</p>	<p>۵۹۸ تیری ہر ایک صلیب تھی ہو گیا وابستہ سلاسل تھی ہو گیا قد و قوت کا کبر و گبر ہو گیا فخر و خفا کے زنجیر ہو گیا</p>	<p>۵۹۹ جس جگہ کی وہ بدلتا کرتا تھا سو بار اٹھ کے حکم غدار کرتا تھا دشمن سے ہاتھ جوڑے نہ ہو کرتا تھا آگے حضور کا کبر ہو کرتا تھا</p>
<p>حل طرفہ عکسے عابد ہمارے کیے آدھ کے ٹکڑے حیدر کرارے کیے</p>	<p>کڑیوں کے ٹوٹے میں صدا تھی مزاحیہ پسنائی کیوں مر لیں کو پیری سنو</p>	<p>تھاق فرق محس ظالم بے پیر یوں دستِ لعین تھے صورت زنجیر پاؤں</p>

در زلف لعین تھی

<p>کی عشق اکبر علی صغیر کا آبِ حیات پہ پناہ جو میر کا واسطہ خادم ہون رحمت کے تین ہر اسی سر کا واسطہ</p>	<p>کس پکار سے شہزاد نے کہا نہ میر سے غریب کیوں وہ بے نشان نہ نہاں شہید بابِ فدائے لقا نہ رو نہاں عجب حال ہو سرِ خلوت نہ رو</p>	<p>نہاں نہاں کا پاس نہ نہ چور و خلیگان پٹاکمان حسین پٹشت طراکمان طوق گران کمان پتھار اٹاکمان اس نہم میں یہ آل میر بھلاکمان</p>
<p>اُسے قسم جو دی سر پہ خون شاہ کی ہاتھوں سے دل کو تھام کے سرنگاہ کی</p>	<p>فرزند ارجمند بھی سے مراد ہی میر سے شہید روح بہت تجھے شاد ہی</p>	<p>زیب کا سر گھلا رہت دل بول ہی پراگھو چین ہو مجھے یہ بھی قبول ہی</p>
<p>اُس کی لیکھو جو نہ تیرے مجاور جانب سر شاہ امیر ہے کس پاس سے نیچے ہو گون کو تیرے عالم کے ساتھ ساتھ سب اہل حرم تیرے</p>	<p>شہادت کی نہ بات تیرے تیرے ملک غصے کو خوب مال دیا وہ میر کے لال کھٹے سے میر سے تو نے اٹھا کے بڑے مال تو تھا جلال میں تجھے تشویش تھی کمال</p>	<p>حلقہ کے کھڑے تھے تیرے گون زیب تجھے نصیب ہو سے سر شاہ کھنڈ تھامے ہو سے تھیں شانہ جاو نامدار جلالت میں بائیں ہو گین کہ سے خیف و دار</p>
<p>آئے عجیب جال سے طشت طلا کے ہیں بیٹھے زمین پر بر سر شاہ ہر اس کے پاس</p>	<p>اچھا کیا ہو صبر کہ مشکل مقام تھا بیٹا قسم خدا کی یہ تیرا ہی کام تھا</p>	<p>جی بھر کے متو باپ سے اچھے خستہ ملے لو اب ہٹو کہ بھائی سے بیکس بہن ملے</p>
<p>بانتہ پر طشت میں پیا سرین آودہ خاک سے نظر آئے حسین جلدی بچکے سے گلاب حسین میر یاقوتی سے تاب نہ لایا حسین</p>	<p>عجب شہید میر غرور حسین عاشق ہوں نے چاہا نہ والوں حسین نظور کہ ہو میں جان وہ بھی ہوں حسین تباہی نقصا سے موت بھی نہیں</p>	<p>لے لیں بائیں سر کما بھائی دیکھے اپنی بہن کا حال نہ رہا بھائی دیکھے شانے میں ہو سن یہ بھلا بھائی دیکھے عابد ہو بے دوا و غدا بھائی دیکھے</p>
<p>تھے آنسوؤں سے طشتیں گہرے ہو روتے تھے منہ کو باپ کے منہ پر دھرے ہو</p>	<p>میں ہوں ریاضِ خلد میں خیمہ قلم ہوں لازم ہے کہ بلبل گل ایک گھر میں ہوں</p>	<p>قسمت نے طرفہ کوہ وریا بان دکھائے ہیں بالوں سے منہ چھپائے یہاں شکم آئے ہیں</p>

<p>۱۱۱۱ ہو کر اداس ہو خوار و خوار مکتوب سے لب تین صورت سون فلان اگر کہہ دو کہی ہوئی گردن فلان زندان پر اب غریبوں کا کھان</p>	<p>۱۱۱۲ پہلی تو کیا عاشق سلطان بابائین چھاپنی سکینہ کی ہر خبر سوئے ہیں در شرب کو اور بھر فینک پر کر تا چھاپا کوئی بدلتا نہیں پیر</p>	<p>۱۱۱۳ تھے اس طرف بیابانے لانا و کمان خوش گیا جو زینت مضطر کو ناکمان فخر و دیون میں ناز و نیازت ہوئی بیان غیل ہوا کہ آہ کبرا غم کا آسمان</p>
<p>کب تک سیرو کیجیے سید انیان رین کیا جانے رہے آپ کمان ہم کمان ہیں</p>	<p>موتی نہیں ہیں کمان نین زینت کے دن گئے جو عید کو ملے تھے محرم میں چھین گئے</p>	<p>دنیا سے شہ کی چاہنے والی گز گزین سر سے پٹ کے خواہر شہیر گزین</p>
<p>۱۱۱۴ زینت کے تھے اچھے شہزادہ خن چلین روکنے روئے عجب مفسد شکن کہ تو پیر رہی ہو سکینہ کو دور عن اپنے پر کے سر سے لیکر چلی پیرین</p>	<p>۱۱۱۵ حسین عجب جنتیاب کربلا لگ کھڑی تھیں کھلے شہزاد بانیو خاک عجب اضطراب تھا نہ پانی بھی خالی نہ شہر کے بیان کر رہی ہو کیا</p>	<p>۱۱۱۶ دوزخ میں سکنا بوسے ناشاد و دیار دیکھا عجب طبع کا کاظمی آشکار آواز ایک سمت سے آئی یہ خند بار جاتا ہوا اب سر پہ شہر کر دیکار</p>
<p>سرو سیم عاشق باری کوراہ دو لوگوں کو حسین کی پیاری کوراہ دو</p>	<p>تشویش میں صیون سوا اس کھڑی ہو وارث کا سرا دھرو او مکرین کھڑی ہو</p>	<p>تسے دوا غیر اعظم کا وقت ہو سید انیون حسین کے ماتم کا وقت ہو</p>
<p>۱۱۱۷ سید انان ذرا بچن شکستہ کلام آئی دہ روید سے سیر نام جبک کے ادب سے اپنے پر کی سلام جیتی رہو میر کے پکارا سلام</p>	<p>۱۱۱۸ چلین کیا کردن نین آئی قضا ہے برادر غصب ہو اٹھائے خدا ہے دیدنی میں ابھی کوئی لاد سے دراج ہے کیا جاؤں سامنے کہ ہو مانع حیا ہے</p>	<p>۱۱۱۹ بجا تکیہ بانی کوئی دینا پلٹ کر زندا میں تم رہو کی خرابی بچن کا سر گھبرا کے سب نے یاس سے دیکھا ادھر کیا بار دل تیرپ گئے تھرا گئے جاگے</p>
<p>کس پیار سے شہر دین نے نگاہ کی حسرت سے پیر میر کے غم سب نے آہ کی</p>	<p>رخ بے نقاب ہو شہ عالی خفانوں ڈرتی ہوں میر سے وارث دوا خفانوں</p>	<p>حسرت سے کی جو آہ نظر میں لگین پڑھ کے یہ نوحہ دینہ دسرت میں لگین</p>

١١١

الحمد لله
الذي هدانا لهذا
الذي كنا لنهتدي لہ
لو اننا كنا نعلمون
الذي كنا لنهتدي لہ

سلطان کر بلاش گلگون جنب حسین
بیخبر رسوا

کتابت حسین بن ابی بکر

کلیں حسین آباد

زندگیاں کی سمت جاتے ہیں مجبوراً الوداع

۷۱ حسین کے سر پر نور الوداع

۱۱۹

والله
بشر عشق ما جوایب شمع کلیا بیان کرون
شهرزاد چون

شہزادہ یون کے بیچ والہ الم کیا بیان کروں
 بیان کروں

کتاب کرون
اول قیصر اہل حرم کیا بیان کرون
دل کا نیت

بستان کرون
دل کا بیستای قصہ غم کیا بیان کرون

افسوس کچھ عجیب طرح کا زمانہ تھا

بس فاطمہ کی بیٹیاں تھیں قید خانہ تھا

<p>۴۰ مجنون شامی نے پیر چوچ کو بجا کرنا ہوں عرض خالق عادل عباد مالک ہو میری بندہ نوازی کا شکریا اے مجنوں کو رشک ہو وہ مرثیہ دیا</p>	<p>۴۱ اب تصفون سے بڑھنا ان کی بدرخت حال فرم ہوں کوئینک بندش کا لطف کیا جو نہائی رہا ادب یہ حال وہ جو تم ہے کہ کلچہ پیر</p>	<p>۴۲ سب پر وہ ہیں وہ جنگا خلدیہ و دیو در بار میں زید کے خیر آشکار ہو مجمع حکم و کلامین و لیسار ہو محبوب عزت شکر و در و قاجار ہو</p>
<p>کچھ تم نہیں کسی نے اگر مجھ کو بد کہا ساحر کہا ہی کو سب تجھے ذوالدکاسا</p>	<p>الکثر خیال حفظ مراتب رہا نہیں یہ حال اس ادب سے کسی کے کہ نہیں</p>	<p>ہیں گرد اہل شام جو حلقہ کیے ہو جبرائیل شہروں سے میں پر وہ کیے ہو</p>
<p>۴۳ میری زبان کا لطف خنور سے چھپا احوال میں صاحب جو اس سے چھپا اوصاف آئینہ کے سکندر سے چھپا ہو راہ کی جو بات وہ رہا اس سے چھپا</p>	<p>۴۴ بلج انکا ہوں یہ لڑائی کے گناہ نافع دل جلائے ہیں خلیاں شام جس پر بیان سکوت سے اسی پر وہ واہ جو یہی نام ہے اور دن سکوت واہ</p>	<p>۴۵ طلح شہزاد بایں گریہ در بار میں مٹی ہوئی سب بایں گریہ تاھوین فاطمہ کی بیلیاں گریہ تروں کی تاسیر میں بیلیاں گریہ</p>
<p>ہو وہ اعتراض میں ناحق ملال ہو وہ شاعری یہ مرثیہ کوئی کا حال ہو</p>	<p>چاروں طرف ہیں وزو صامین چھٹے ہو پہرے ہیں جا بجا بیٹھوں لئے ہو</p>	<p>تھے سب سیر ماتم شہر پر تھے ہو بازو بندھے ہو سر اور کھلے ہو</p>
<p>۴۶ الفاظ خاص عام پسند اور نہیں مشہوری رطبتیں چند اور نہیں تاوان فرسہ کی کوئی بند اور نہیں نیک ہیں وہ وکے بلند اور نہیں</p>	<p>۴۷ حسن ہوں میں ابن حکن بن سید نشدایں غسان بن ہون سید بزرگ کلام میں کوئی کلام سید میت عجم و فصاحت عرب سید</p>	<p>۴۸ مکتوب سب سے انکس بھولے چھوڑے دل سے کلام کہہ کر اسے ہزار چھوڑے لہان عجب عجب نظر آئے ہزار چھوڑے مکتوبش میں بن گئے سب سے ہزار چھوڑے</p>
<p>بندش اگر ہر صفت صامین کا نام کیا مضمون ہو تو بندش و مٹی سے کام کیا</p>	<p>محمود ہوں بیچ شہر مشرق ہوں مظلوم کیوں ہوں کہتی حسین ہوں</p>	<p>ہو عید قتل حضرت شہید اس جگہ افسوس ہو کولائی ہو تقدیر کس جگہ</p>

<p>۴۱۱ آلودہ خاک میں صفت بوی ترابین سب ازین کو جلوہ عارض حجابین</p>	<p>۴۱۲ ایر و سار بن ابی ذوالفقارین شیم مریضیں گل گرس نثارین ایر و سار کے نیچے مردم چشم شکارین خواب میں کی شب زندہ دارین</p>	<p>۴۱۳ بھاری گلے میں تون عیوب انجیلین بھولوں کے طوق نیچے چکی کی جون خیم ہونہا تقدیر کی گردن سے بیان نماز صاف کر کے طوق و بوی جان</p>
<p>نظرون سے اہل بیت ہیں سار چھپے ہوئے ہیں نور آفتاب سے تارے چھپے ہوئے</p>	<p>طاعت کو مت کبیرہ میں علبدلے ہوئے آنکھوں کے دونوں قبلہ میں کھلے ہوئے</p>	<p>بابا کا حال تجھے نہیں ہی چھپا ہوا تو نے اگر یہ بوجھ اٹھایا تو کیا ہوا</p>
<p>۴۱۴ بالائے شانہ زلف لعل و جلوہ دینی ہوئے عطر نیچے کے و نور</p>	<p>۴۱۵ خبر خوشی است از در حجاب لیکین دعا کو با تھانے میں جی بام خبر از حق زبان کو نہیں اور کوئی کام یوں فخر کلام خدا را میں کیا کلام</p>	<p>۴۱۶ فلک و بیجاں اور سیاہ کرب خال یہ وہ ہے جس کا گلو بند ہو مال گر تے کا ہوا ہو سے کہ بیان تمام لال آرمی و یہ صدا سے گلو ہو کیا لال</p>
<p>کیونہیں یہ بے پردہ کی کلام ہی سر پرانل سے روزیتی کی شام ہی</p>	<p>دندان سفید شرح لب حق شناس میں تسبیح میں موتیوں کی شہیدوں کے پاس میں</p>	<p>راہ خدا کی قید نے ایسا مزا دیا یہ طوق ہمنے اپنی طرف سے بڑھا دیا</p>
<p>۴۱۷ وہ چاندی حسین یہ وہ کام غبار تھے آئینہ سے معنی جاہم آشکار خندہ نشان عجبہ حجاب و بر شاد کو چھپا پر غنائے سر ہر ایک چار</p>	<p>۴۱۸ دیکھو نشان معصی ناطق شہر و شاد وہ حسن خط و وہ عارض زور و شاد خط غبار قتل سرور جا ہوا کوئی بھی کہ رہے تھے یہ شہر و شاد</p>	<p>۴۱۹ سینے کی دونوں تہ شاخیں بیکار قرآن مجید میں جو محفے ادھر ادھر رہی ہیں دونوں باز و دون کو دیکھ کے لکھ لکھے ہیں لکھ کر کے یہ داد اکابر و شاد</p>
<p>سجدے کا تھا جو حق وہ انھوں نے ادا کیا حق نے جبین کو عرش کا تار عطا کیا</p>	<p>کر لوزیارت آئے ہوئے کر بلا سے ہیں لکھے ہوئے قرآن بجا ک شفا سے ہیں</p>	<p>مرغوب حلقہ ہا سے سن اتھا کے ہیں جوشن قدیم باز و سے شکستہ کے ہیں</p>

بازم کرم کا قوسم اصل اصول و فروع دین
دین و تعلیمات دین کا قوسم اصل اصول و فروع دین

دریا کف امام سحنی کے چڑھے ہوئے
ناخن پر اس عقدہ کشائی پڑھے ہوئے

۴۳
منفردین پاس علی غفر کی بیان
یا علی بیان ہیں نیز اکبر کی بیان
بین خاد و عاشق و اور کی بیان
کرمین یہ ہیں بیان گل کی بیان

کی ہی وفا اٹھون نے اسیرِ تم کے ساتھ
اس بیگی میں بھی پیدا ہوا تھا قدم کے ساتھ

۳۳
 سرخ زبان حال سے نیکی
 آپ ملک و مہر خباب بول کا
 قلم سے ملک و خلائے ادا کیا
 وہ بول بولی قبول جہنم بجایا

اب تک غلام سبط پیغمبر کے ساتھ ہی
ہو لاش ساتھ لاش کے سرسہر کے ساتھ ہی

۲۷
ایک دفعہ ایک شخص نے فریاد کیا کہ میں
میں سے کھانا نہیں
راہ عدم کھلے یہ کہ جو باندھوین
حکومت کے ہوں یہ تو قسم کھا رہا ہوں

کونی نہ چل سکا وہ کڑی انلی راہ ہے
ہر ایک راہِ شام کا کاشا گواہ ہے

۵۳۲
 ناچار ہو کر کھڑے ہوئے تھے اُس اچھلنے والے
 سردار فوج کی شاخ سے اتر آئے اور
 یہیں پہنچ کر حکم کے لائے سر

۵۲۴
لایا پھر ایک سر کا جو بونہی جوان
ابرو سفید تیش سے نورِ عیان
پہنچا نیریز کے کمرے پہنچا تو ان
کے جب بھج گئے سر پہ گویا اللہ مان

سر سبھون کے صورت گردون سر پہ
کیونکر نہوں رفیق جناب امیر تخت

۵۲
 غل بار بار فاعل و اکا و بار بار
 جابے ناز کی و ناز کی کو
 سبک رکھو و یہ کہ

زنجیر کا پڑانہ دین سایا زمین پر
بجیا ہوا ہے صاف مصلحا زمین پر

۳۳۴
 بی بی دیاغوندہ کے کس جریبی سے
 سب نے کہا کہ خروفا دار خوش ہے
 گویا ہوا یہ دیکھ کے مسرور وہ بدبخت

۵۳۶
 طریقہ الہیہ اینچ ہر فلک قیام
 ہو جس زبان سے عرفان بخون کیا کام
 گوشت و شے شائے شمع و شمع و شمع
 دن کو بجھا ہے شمع و شمع و شمع

۱۷۲ یہ مثل اس جہان کا پتہ ہو
بجائے تمام پیر و جوان کا پتہ ہو

<p>۴۱۴ چرخ کوئی لاشجب نے شمشیر روئے سرہا نے چھپنے کے لئے جوبہ ہون یہ عالم پری تو فرقت ہوگا جناب قبلہ دو کعبہ بھی</p>	<p>۴۱۵ گلگونہ فوج میں تھا کام کرتے مستلم کے چاند رقیق الکلم گلگونہ رن کو قاتل کا قاتل بارہ نامیوں کو عجب نام کرتے</p>	<p>۴۱۶ مہر کو تھا بھی کہ تو غل شمشیر دیکھو پھر کے فرق سے بجا اور حاکم بھی ڈر سے تھا تلوار چاومت کو حاکم بھی تھے یک پہل ہو گیا ہو</p>
<p>تھے ایک آپ جان فدا آج کر چلے سب آشنا بھی پیے بزرگوں کے مرچلے</p>	<p>ازدق بھی اور چار سپر خاک ہو گئے ظاہر حلال بختیں پاک ہو گئے</p>	<p>سرکا شراب ساقی کوثر کا نام لے ہاتھوں سے ادا میرے کچھ کو قاتل لے</p>
<p>۴۱۷ چرخ کوئی شمشیر شمشیر آجھانے تھے وہ پھول کی پھول حاکم کو دیکھ کر یہ گویا ہو سہ عدد شہر اڑ گیا انکی رفاقت کا چارو</p>	<p>۴۱۸ دیکھا اور میریون و محمد کے شین آئے بوشکل جعفر طیار فوج پر شکل طیارہ رستہ سے سری فوج اخذ آدھی تھی کچھ بچے تھے</p>	<p>۴۱۹ حاکم چھوڑی نظر آتا اللہ اللہ آکوردہ خون سے قرآنی اللہ اللہ منہ کو ہر ایک کا جبر آتا اللہ اللہ مختار ہے بین درختن آتا اللہ</p>
<p>پہچان لے سر فٹائے حسین ہیں یہ ابن عوجہ یہ نہ ہر بن قین ہیں</p>	<p>حقا کہ بھانجے شہ گلوں قبا کے ہیں یہ دونوں شیر و خورشید خدا کے ہیں</p>	<p>غش ہو گئے قریب جو آگے کھڑے ہو رستے میں لوگ چار طرف ہیں پو پو</p>
<p>۴۲۰ حاکم کے چلنے پر ہوئے شمشیر حاکم کے سامنے کی اور کون کے آئے سر زینب جلیکین زمین کی طرف تھام کر دیکھا سون کو پار سے بوجھ کر</p>	<p>۴۲۱ فخر کوثر کے خضر کے چلنے پر کمر سے پیری کیست اس وقت نوزد چرخ غلام شہنشاہ کر لیا چرخ غلام غلامی ادا کیا</p>	<p>۴۲۲ نہایت تھوڑے کھڑے تھے خیال تاواریک کھڑے آئے فخر خیال نہایت کے سامنے میں فخر غلام و الجلال دیکھا چلے جو ہوئے چلے چاند بزدلال</p>
<p>اللہ کیا غیور ہیں کیا ارجمند ہیں دیکھیں نہ بھگواں اس لیے آنکھیں کھینچیں</p>	<p>چہرہ پہ انکے زخم ہیں بھو کے ہیں آفت کے نقش ہیں یہ تشن آب کے ہیں</p>	<p>دیکھا جو فرق شیر عدیم الظیر کا سب نے کہا یہ سرور جناب امیر کا</p>

<p>۴۱ حاکم شام کا حکم ہے جو سزاوارت اور کرامت کے ساتھ تھا جس کا بیجا اور بے فصل رشتہ کے بعد وہاں کی موت پر حاکم شام پریشان ہوا اور جو جعفر و جعفر کا نام</p>	<p>۴۲ حاکم شام کی ایک وجہ نہ تھی جو چاہیے کیا سرکار کا پورا حق نفا کے اہل بیت علمدار و قاضی عباس نامدار و قاضی انجمن</p>	<p>۴۳ جو سزاوارت کا شکر کیا حال حسین سے کر کے ختم ہو گئی ابھی سے کر کے باز زمین و زمین پر</p>
<p>سکتے ہیں تھانہ یزدان تک جلی سکی اللہ سے خوف بات نہ تھکے سے کل سکی</p>	<p>بھائی کے دشمنوں سے ابھی تک لالہ آنکھوں پھری میں دیکھ یہ نفرت کا حال</p>	<p>جو عشق ہو کو آب سے اور شکر ہر ہر مشکل مصطفیٰ کی محبت گواہ ہر</p>
<p>۴۴ نہایت کی کسی کو نہ تھکا کسی سے دیکھ کر کیا کیا باز جانی کر کے کیا کیا کسی سے دیکھ کر کیا کیا</p>	<p>۴۵ جو لائے یہ کیا کیا بیان کر نہایت کے تالاب کی دعا کیا کشان سے یہ کیا کیا بیان کر کسی سے دیکھ کر کیا کیا</p>	<p>۴۶ شاہ کو بچا کر سے شاہ شاہ کو بچا کر سے شاہ نجات کے لئے آئے تھے میران دھوین اور درویش</p>
<p>دور تہو نہیں چھا کہین مگر خفانوں در بار میں کھڑی ہوں کھلے خفانوں</p>	<p>سب سے کیا کہ دور سے ابھی دم آتے گئے آیا جو ذکر تیغ گلے سب کے کٹ گئے</p>	<p>جب یہ سلام کر کے چلے شاہ ساتھ تھے ملکے کبھی تھے کبھی گردن ہاتھ تھے</p>
<p>۴۷ حاکم شام کے ساتھ تھے جو کھلا ہوا نہ تھکا آواز گزشتہ تھکا مظہر و مظہر و مظہر</p>	<p>۴۸ جس کی زبان نہ تھکا نہایت کی کیا کیا بیان کر نہایت کی کیا کیا بیان کر نہایت کی کیا کیا بیان کر</p>	<p>۴۹ جو کھلا ہوا نہ تھکا جو کھلا ہوا نہ تھکا جو کھلا ہوا نہ تھکا جو کھلا ہوا نہ تھکا</p>
<p>شاہ خدا پرست ہیں اس کھڑی کر کو سلام دور سے چکی کھڑی رہو</p>	<p>کھڑے سے یہ آواز کے بڑے شاہ یہ پانوں پہلے وہ گلے سے لپٹ گئے</p>	<p>باہم یہ طور بھائی کو نہیں دیکھتے رہے مراڑ کے یہ انہیں وہ انہیں دیکھتے رہے</p>

<p>۴۵۸ کیا حال آمد عیاش و عریان در درگاه آفتاب کین زار و بیان رنگ کی زمین کا پیر پی پی کی لالان در بار پیر سے سے سے تیری غم جان</p>	<p>۴۵۹ دیکھا جب آنکھ منجھٹا لیا ہر ہر شے کے تجھ کی دنیا لیا ہے ہو مشک و نشان سید والا لیا ہے ہو دریا پر آب کے کوثر و طویا لیا ہے ہو</p>	<p>۴۶۰ پانی وہ صاف صاف وہ گھوٹا کی لکھن لہر لہر سے آئینہ کیا پری کی بال رہ رہ کے دیتی تھیں رکا پڑا تھا مال پانی میں تھے کبھی بھی باہر تھے دھال</p>
<p>جا سوسا رہے تھے اُدھر سے دُور سے ہو چہرے سفید آنکھوں میں آنسو بھرے ہو</p>	<p>نظروں سے اس گھڑی ترادار گر گیا آنکھوں میں ہم سمجھوں کے وہ سامان پھر گیا</p>	<p>ہیکل کی تھی صدا کہ فروغ چراغ ہوں بچوں کی پیاس کا ہر قلق داغ داغ ہوں</p>
<p>۴۶۱ پوچھا تو کی سمجھوں یہ گفتا کی لکھن ہوتا کی دم موت کا باز کر کیا کہین آئے جناب حیدر کر کیا کہین کیجئے آئے ہم شکوہ علما کر کیا کہین</p>	<p>۴۶۲ وہ دھوپ وہ سایہ تیری بیچ کی لکھن اُتر اُتر افراست میں تھا حسین کا لہر نہ وہ نہر کی وہ گیارہ اور وہ ہوا ہر پیر کا سبز پھر ہر اکھلا ہوا</p>	<p>۴۶۳ پانی سے تھا تھا ہر شے کی لکھن وہ زمین کی بار بارہ کی آب تاب آبوں کا کھنڈل شمع میاں آب وہ جلوہ سلاح جگمگاتا تراب</p>
<p>دریا میں شور تھا کہ ڈر اس دلیر سے بولے نہ کوئی ساقی کوثر کے شیر سے</p>	<p>پہچ چمک گیا تو یہ معنی عیان ہو سے اشد و بختین کے عدد بے نشان ہو سے</p>	<p>ہر سمت شیر نہر کے رستے رُکے ہو سے یہ بھروسہ تھے شک کی نہر جھکے ہو سے</p>
<p>۴۶۴ آئے تھے یہاں سے تو سے لکھن کا ہی سے صاف و دم کا زار کو نشان سے صاف سے شہر کو دی شمع نے کچھ لیا و اتفاق کو</p>	<p>۴۶۵ کچھ غمی ہوئی تو یہ بیان دریا کی چلیوں میں تیری چلیاں وہ پیاس مشک بوٹھ جیسے عرق دوان دریا میں نہا پونے کے قطرے لہر لہاں</p>	<p>۴۶۶ باہر ظرافت سے جب کبھی غمور غل تھا کہ سبیل سے نکلی نلکے ور دریا میں شور تھا کہ خارا فظا ای حضور ای خاطر و داغ ہو سے ہم قدم سے دور</p>
<p>حمزہ کی نگاہ بڑھو دیکھ بھال کے کھا جائیگی یہ تیغ کیجے نکال کے</p>	<p>کیونکر یہ قطرہ رخ پاک جری نہیں کیا وجہ آب موتیوں میں ہوتی نہیں</p>	<p>نادم میں آبرو میں خالق عطا کر سے پیاسوں کو ہو نصیب یہ پانی خدا کر سے</p>

۴۶۲
جب نہ علف سے یہ کج مرید ہو گیا
دریا سے یہ تابعت دریا ہو گیا
شک پر شک پہنچا عین نا حق الم ہو گیا
تشکر و توبہ کا یہ طبع ہو گیا

رو کا تمام فوج نے جب آکے سامنے
تلوار افسے چلگئی دریا کے سامنے

۴۶۳
اٹھ کی بنا پہ لاکھ تھا چار سو
پہلے کا یہ حال نہ چھوڑا چار سو
ایسا نہ ہو فلک سے برے لگے ہو
نہیں کر کے تھے بدن سے لگا ہو

جس سے ملانی آنکھ نہ چھوڑا دلیر نے
مارا اسی کو دھونڈھ کے لاکھ نہیں شیر نے

۴۶۴
اٹھ ہوئے نقاب ادھڑنے ادھڑنے
مانند آفتاب ادھڑنے ادھڑنے
عباس لا جواب ادھڑنے ادھڑنے
تشکر میں تو تراب ادھڑنے ادھڑنے

پا مال زخمیوں کو قریب اجل کیا
شکستہ شامے موت کی شکل کو حل کیا

۴۶۵
جاہ و نظیف سے گھل گیا انکی بیچ نے
شکر کو بھانگے سندیا انکی بیچ نے
کاشا گلگون کو خون پیا انکی بیچ نے
کاج کیا انکی بیچ نے

جب زیر پائے توغ روان سیل خون ہوا
چلار ہی تھی فتح کہ اچھا شگون ہوا

۴۶۶
پہونچی بیان وہاں عجبانے داگنی
سیدان صاف تھا وہ جہانے جہانگی
بہت ہی چال از زمان سے نہانگی
آئی کمان کمانے کمانے کمانگی

اکتھی تھی کا تھی جو یہ دوسر تو خوب تھا
ہوتے جو آج مر حب و عشر تو خوب تھا

۴۶۷
زمین دکھائی راہ عدم کی علی کی
گردن کسی نے ڈر سے جو دم کی علی کی
دہشت زیادہ کی بھی کی علی کی
ساتھ میں گاہ دھوپ میں چلی کی علی کی

دم توڑنے کی تیغ کو شکلیں پسند تھیں
رہ رہ کے حکیموں کی صدائیں بلند تھیں

۴۶۸
رہی ہوا ابو سے جو زینب ہو گیا
صدر سے رنگ خون بھی گن ہو گیا
پہلے علم کا دوش کو یہ سبز ہو گیا
حیدر کا لال خبک میں سبز ہو گیا

پرچم کی وہ چمک علم مرقا کی شان
لڑتے تھے زیر چتر مرد خدا کی شان

۴۶۹
سب کو سمیٹ کے وہ دم بایں کیلی
جکو طلب کیا اسے بالتراس کیلی
جو دور تھے ذرا وہ اٹھیں بایں کیلی
پہنچے قریب حضرت عباس کیلی

ہو کے بلند صاعقہ تیغ پھر سڑا
یکجا ہوئے شکار تو شہباز گر پڑا

۴۷۰
گھوڑو کا بجا گنا وہ بیابان الامان
وہ وقت انھیں وہ سامان الامان
رجب آو اس نہر بھی سنسان الامان
ٹوٹا حلون کا فرش اور وہ میدان الامان

تقریر تھی یہ بیک اجل سے حسابی
کالی صفیں ہیں ماتم افواج شامی

<p>لاشوں کے رنگ میں بے خبری کے سلسلے میں دھاریں کی رین صفت بیکار سے بلند انبار تھا سلاح کا اختار سے بلند تھی دبدم صد زارہ نار سے بلند</p>	<p>تھا زور دست عقدہ کشا ان کے ہاتھ میں تلوار تھی غضب خدا کے ہاتھ میں گویا تھی ہم بھون کی قضائے ہاتھ میں تھی خوشامو کی خوار کے ہاتھ میں</p>	<p>سورخ رنگ کی کھڑکے سے بولے پانی کے ساتھ آگ سے آگے بولے ماتون سے بھونچے بھونچے کے ناوک بولے تھک چکے تھک چکے حفظ شک کی بولے</p>
<p>بھر جائیگے ہم آج سپاہ شری سے تلوار چل رہی ہے جناب امیر سے</p>	<p>بھائی لڑو مجھ کے یہی ٹوکتے رہے ہر ضرب حسین انھیں روکتے رہے</p>	<p>سینے میں اور شک میں روز گزیر تھے یہ دونو آشیانہ مرغان تیر تھے</p>
<p>میں سوپ مینا وہ خون کا چھوڑا بخار اُس صوبہ کے ہزاروں زمین پر فوارے وہ لوگ کے ہزاروں زمین پر روشنی کی تھی تھی تھی تھی</p>	<p>ظانون سے ان کے ہاتھ میں تھی بوسے یہ بوسے خوب ہو چھوڑا بخار لڑنے کو منع کرتے ہیں شمشیر دبدم میں بے نہ ہاتھ ہوئے نہ ان کے ہاتھ میں</p>	<p>میں سوپ مینا وہ خون کا چھوڑا بخار اُس صوبہ کے ہزاروں زمین پر فوارے وہ لوگ کے ہزاروں زمین پر روشنی کی تھی تھی تھی تھی</p>
<p>عباس کی وفغانی شوکت کے ساتھ میدان آج کا تیرے سقے کے ہاتھ ہے</p>	<p>ظاہر مروت شہ گردون اس اس ہے ان دشمنوں کا سید والا کو پاس ہے</p>	<p>آئی صدا غلام اب آخر ہو حسین بوئے حسین دیکھیے حاضر ہو حسین</p>
<p>حاکم کو اپنے کھیلوں میں چھوڑا بخار اس وقت چھوڑا بخار چھوڑا بخار بہار دہونہ امت جدید خیال ہے شاہکار سے مکرمین بیخوش خیال ہے</p>	<p>بازو کے مگر نہ چھوڑا بخار جانتے تھے سوئے غیبی بھولے بھولے جب شک چھوڑا بخار نہ رہی رست کی ہیں کھوڑا بخار سے یہ کیا کھوڑا بخار</p>	<p>لڑکی جو قید یون میں چھوڑا بخار یار سے تھے اس میں کے کانون میں پہلی حسین کی ہو سکینہ بی بی تھی تھی جب یہاں سے چھوڑا بخار</p>
<p>بس لڑ چکا بھگا کبھی دیاس کو مار کے عباس ہاتھ روک لے کمد و کار کے</p>	<p>محبوب ہونگے شاہ مدنیہ کے سامنے بجائیں کیا یہ شک سکینہ کے سامنے</p>	<p>چھینے تھے در جو شمرے اس خوش صفا کا تڑپنی تھی انکی لاش کنارے فرات کے</p>

<p>مرثیہ تلاور دن کی وہ جھاد نہ نشین جگہ آکے سر بار نہ پھینکے شاہ کیلا مناظر کی دھڑکی تھیں ہر طرف منہ رکھنے تھیں ہر طرف</p>	<p>مرثیہ لڑنے کی ایک صفت تھی کجا شکار تھا جھپٹنے کے چچ میں وہ نہ خیر نغمہ سنائیں ہونے کے دلون سے پار نہم نیرین یہ ہوتی ہر طرف کجا</p>	<p>مرثیہ کیون بھائی جان آپ کی کیا مجال جب ہم ہوئے اس ہوا آپ کو ملال چھوڑا تھائے ہاتھ کسی کی تھی مجال</p>
<p>تم جو گرے وہاں نہ سکینہ کوکل پڑی بٹی تھارے خیمے سے باہر کل پڑی</p>	<p>تن سے سر رسول اُتار ایہ کیا کیا است میں جنگی ہن انھن مار ایہ کیا کیا</p>	<p>شکوہ نہیں ہر گردش لیل و نہار سے بابا کو ہر معاملہ پروردگار سے</p>
<p>مرثیہ کی عرض فہون نے کھڑے کجا جگہ خضر نے کیوں تباہ کیا جگہ کیا اور حضور و محمد کی یاد پوسنے کی آری ہر صدر شاہ جود</p>	<p>مرثیہ بل کھلچے جو بیویوں کے پاس تھوڑے دن کو تمام کے بازو پین جگہ پین کی یاد ہو رہا ہے ہر نازین</p>	<p>مرثیہ پھرتی ہر شان آپ کی تھوڑے دن تن میں وہ بوسے عطوہ اب کجا زار رہنے کو جب چلے تھے محل سے ہن تار ہو گئے لگا کے کیا تھا اخیر یار</p>
<p>تڑپے یہ کہلے اور جہان سے گزر گئے منہ رکھلے مشک پر جو کہا آہ مر گئے</p>	<p>مادر ہی بے نقاب پھوپھی بے نقاب ظاہر ہو گیسوون سے مخین بچ و تاب</p>	<p>آئے نہ پھر گلے سے لگائے کے واسطے جی چاہتا ہوں گو دین آنے کے واسطے</p>
<p>مرثیہ افسانہ دنیا کا بیان تھا کجا کجا میں نے کجا کجا کجا کجا کجا نہم شاعر کی تھی تامل نہم شاعر کی تھی تامل</p>	<p>مرثیہ دل میں بلانے لینی ہوں آگاہ ہر حال پوسے میں آہ اور علی کجا کجا</p>	<p>مرثیہ اس دن کی دیکھتے تھے خیر شاہ لقا خواہو حال دیکھتے رہتی نہ کو کتاب رکھنا نہ سکویا جس تھا دجا خطاب</p>
<p>آپس میں تھا کلام یہ اہل شباب کا اتار سر حجاب رسالت مآب کا</p>	<p>بچپن میں ہر دن دودھ پیانہ نہ سوئے ہو سر کی ہر سرے سر کی واجب توروئے ہو</p>	<p>چلتے ہوئے نگاہ نہ کی منہ کو موڑ کے آئے ہن دل کو گنج شہیدان میں چور کے</p>

<p>۴۶۰ کجایند که جوید بکشت کجایند که دیدید که است کجایند که دیدید که است کجایند که دیدید که است</p>	<p>۴۶۱ کجایند که دیدید که است کجایند که دیدید که است کجایند که دیدید که است کجایند که دیدید که است</p>	<p>۴۶۲ کجایند که دیدید که است کجایند که دیدید که است کجایند که دیدید که است کجایند که دیدید که است</p>
<p>سر پرچوم شایون کا انجمن میں تھا خورشید آسمان شہادت گمن میں تھا</p>	<p>پر نور تھا غار غضب میں بکھر ہو گویا رسول تاج شفاعت دھر ہو</p>	<p>ہاتھ انکی سمت کو دم رحلت پڑھا کیے گشتے سب انکی تیغ کا کلمہ پڑھا کیے</p>
<p>۴۶۳ آپس میں کہہ رہے تھے محبوب قنیب علی بن خدا گواہ بان بان مگر تھی بن خدا گواہ جو چاہے وہی بن خدا گواہ</p>	<p>۴۶۴ بخت شکستہ خاتم نبیین رخت شکستہ نبوی بنی پو کفن خیمہ زریہ کے سبز باجھول سلبین خیمہ پوشال کو چھوٹا جام رن</p>	<p>۴۶۵ کجایند کہ دیدید کہ است کجایند کہ دیدید کہ است کجایند کہ دیدید کہ است کجایند کہ دیدید کہ است</p>
<p>پوچھو قاتلون سے نشان اور کیا نہ تھا سر پرچاب جسم کا سا قیلا نہ تھا</p>	<p>رتبہ عیان پر سے رسالت مات کا غل تھا کہ زریہ ووش پر نگہ احباب کا</p>	<p>پانی حسام کا سبب بردہ ہو گیا اسوقت سے مزاج اجل سرد ہو گیا</p>
<p>۴۶۶ کجایند کہ دیدید کہ است کجایند کہ دیدید کہ است کجایند کہ دیدید کہ است کجایند کہ دیدید کہ است</p>	<p>۴۶۷ کجایند کہ دیدید کہ است کجایند کہ دیدید کہ است کجایند کہ دیدید کہ است کجایند کہ دیدید کہ است</p>	<p>۴۶۸ کجایند کہ دیدید کہ است کجایند کہ دیدید کہ است کجایند کہ دیدید کہ است کجایند کہ دیدید کہ است</p>
<p>بہنے کیا قبول سقر تیرے واسطے لاسے تیرے رسول کا سترے واسطے</p>	<p>چاروں طرف سے اکوند دیکھ کر تھے یہ تھو کسی طرح سے ادھر پھرتے نہ تھے</p>	<p>تم و تمہارے قتل کو تیغ اسیل تھی خلق محمدی کی یہ قاطع دایل تھی</p>

<p>سب نیر سے پری کو اٹھا کے کیا گیا سب نیر وہ دار و در سے گھر سے نیند شریو سے واہ واہ جلیبند ارجمند جلید ہی تھی جلن عدو سے بجا نیند</p>	<p>تھوڑے کا حال سے اڑی جاس جسم فرس میں دور کی پھی پھی پھی کہ تھار میں کبھی شیر نیک کے پاس تھوڑے درخت جو وہ آسمان پاس</p>	<p>کھلے کے سانے جو کوئی گریہ کیا چاہا فرس نے رو دے کے کوئی نہیں چوکار کے سوار نے ارشاد کیا جانے بھی دے کے آپ سچین ہو گیا</p>
<p>کس اوج پر بدن سے جدا آج ہو گئی ہمشکل مصطفیٰ مجھے معراج ہو گئی</p>	<p>جنگل میں تھی صدای ہی ہر ایک پھول کی سدرہ کے سائے میں ہر سواری رسول کی</p>	<p>راکب کی گفتگو سے فرس جھوٹا رہا گردن پھرا پھرا کے قدم چومتا رہا</p>
<p>کثرت سے لشکر دن کی تھی سب تھے عوق میں غرق ہو اکا کدیر جا زبانہ کوئی ہو میں لیکن تابین کیا تھا اس قدر چوم کر غش بھی نہ اسکا</p>	<p>اصحاب میں فرس مصطفیٰ کی چال تھوڑے صاحب شوق افکار مال تھی اور وہ کہتا تھا یا مال کہ پاؤں خون خون ہو چو مال</p>	<p>ٹالوں سے تھوڑے تھوڑے رہ گیا تھا فوج پر کہ صاعقہ بال سے قوم عار تھوڑے تھوڑے تھوڑے تھوڑے تھوڑے تھوڑے تھوڑے تھوڑے تھوڑے تھوڑے</p>
<p>گشتہ نکی روحین کہ رہی خطر ابین جائیں کمان کل کے پڑے کس غدا بین</p>	<p>بولی عروس فتح یہ وقت نفاق میں منہدی لگائی برق نے پاس براق میں</p>	<p>دشوار ہے کہ یہ کسی کھوڑے کا طور ہو رفت رفت ہو یا براق ہو یا کوئی اور ہو</p>
<p>کثرت سے تھوڑے تھوڑے تھوڑے کثرت سے تھوڑے تھوڑے تھوڑے کثرت سے تھوڑے تھوڑے تھوڑے کثرت سے تھوڑے تھوڑے تھوڑے</p>	<p>کثرت سے تھوڑے تھوڑے تھوڑے کثرت سے تھوڑے تھوڑے تھوڑے کثرت سے تھوڑے تھوڑے تھوڑے کثرت سے تھوڑے تھوڑے تھوڑے</p>	<p>کثرت سے تھوڑے تھوڑے تھوڑے کثرت سے تھوڑے تھوڑے تھوڑے کثرت سے تھوڑے تھوڑے تھوڑے کثرت سے تھوڑے تھوڑے تھوڑے</p>
<p>کب آئی تھی کب کوئی میر کھلا تھا دو کون ایک کون ہو کچھ مہبتا تھا</p>	<p>جب اس طرف سے تیر چلے وہ ٹھہر گیا اس واسطے یہ کوئی نہ جانے کہ ڈر گیا</p>	<p>زخم شان و تیر سے کیا حسن تن کا ہو زیور بھی بنا وہی اس وطن کا ہو</p>

۱۱۱ میں جو تھیں غافل و جاہل کمان بہن راہ و رشتہ غافل کمان گلکشت باغ غافل کمان وہ کہل کی غافل کمان	۱۱۲ بہشتاوی دل کا دین غافل کمان صفت جو تھیں غافل کمان ماشتی غافل کمان کے کبر و شیان غافل کمان	۱۱۳ بوسے حسرت غافل کمان جا جا کس کس غافل کمان کے کبر و شیان غافل کمان کے کبر و شیان غافل کمان
ہر راہ ایک راہ وفا اصل نیک ہی ہم سب کی چال ایک ہی کھیت ایک ہی	جب تو چلا تھا کوئی بڑا طور تو نہ تھا سامان خدا خواستہ کچھ اور تو نہ تھا	دنیا سے کوچ اکبر ناشاد کر چکے تلوار بن مارتے ہو کسے ہم تو مر چکے
۱۱۴ نہی پڑے ہوئے غافل کمان رہواری لیلیٰ غافل کمان دور ایک غافل کمان آئی صلیب اس کے برابر غافل کمان	۱۱۵ نہی پڑے ہوئے غافل کمان رہواری لیلیٰ غافل کمان دور ایک غافل کمان آئی صلیب اس کے برابر غافل کمان	۱۱۶ نہی پڑے ہوئے غافل کمان رہواری لیلیٰ غافل کمان دور ایک غافل کمان آئی صلیب اس کے برابر غافل کمان
کہتے تھے سب شہسیر کمان گئے گھوڑا کمان گیا علی اکبر کمان گئے	نکلا ہر دم عجیب جگہ نور عین کا جلتی زمین پر ہی کلیجہ عین کا	تکلیں محل سے پیٹ کے سنا تھا ہول لپٹیں جولاں سے تو قیامت سہول
۱۱۷ نہی پڑے ہوئے غافل کمان رہواری لیلیٰ غافل کمان دور ایک غافل کمان آئی صلیب اس کے برابر غافل کمان	۱۱۸ نہی پڑے ہوئے غافل کمان رہواری لیلیٰ غافل کمان دور ایک غافل کمان آئی صلیب اس کے برابر غافل کمان	۱۱۹ نہی پڑے ہوئے غافل کمان رہواری لیلیٰ غافل کمان دور ایک غافل کمان آئی صلیب اس کے برابر غافل کمان
ہر اضطراب پوچھتے ہیں کوچ کر چکے زندہ تو ہیں ابھی علی اکبر کر چکے	پیری میں اس جوان کا ماتم ہی باس بے آفتاب صبح مسافر اُداس	بیہوش ہو کے زمین و شاہ زمین گرس گھوڑے سے لاش ہمارے بھالی ہیں گرس

۱۱۸
بنیادیم ہو سب جو تیرے شکر میں
نہیں کوئی کاش ہے جی سے تیرے
انعام قتل شاہ کے خواب میں
نہیں جہنم میں جان ہی جو دھڑا کر

۱۱۹
نہیں سب سے بڑا کاش ہے جی سے تیرے
نہیں کوئی کاش ہے جی سے تیرے
نہیں سب سے بڑا کاش ہے جی سے تیرے
نہیں کوئی کاش ہے جی سے تیرے

۱۲۰
نہیں سب سے بڑا کاش ہے جی سے تیرے
نہیں کوئی کاش ہے جی سے تیرے
نہیں سب سے بڑا کاش ہے جی سے تیرے
نہیں کوئی کاش ہے جی سے تیرے

۱۲۱
لشکر میں تیرے کٹ کے سر پاک شہ گیا
تر پا نہ بعد فیج بدن یوہن رہ گیا

۱۲۲
نہیں سب سے بڑا کاش ہے جی سے تیرے
نہیں کوئی کاش ہے جی سے تیرے
نہیں سب سے بڑا کاش ہے جی سے تیرے
نہیں کوئی کاش ہے جی سے تیرے

۱۲۳
قدسی پکارے ہیں عجب اختیار سے
ہم بھی ہیں ساتھ جانب پر درگاہ سے

۱۲۴
کاش کا ذکر تھا کہ زیادہ ہے کاش
خاں جو ہوئے نہ کاش کاش

۱۲۵
نہیں سب سے بڑا کاش ہے جی سے تیرے
نہیں کوئی کاش ہے جی سے تیرے
نہیں سب سے بڑا کاش ہے جی سے تیرے
نہیں کوئی کاش ہے جی سے تیرے

۱۲۶
نہیں سب سے بڑا کاش ہے جی سے تیرے
نہیں کوئی کاش ہے جی سے تیرے
نہیں سب سے بڑا کاش ہے جی سے تیرے
نہیں کوئی کاش ہے جی سے تیرے

۱۲۷
گردون سے شور آہ و فغان بار گیا
نام سزا زید کا دربار ہو گیا

۱۲۸
نہیں سب سے بڑا کاش ہے جی سے تیرے
نہیں کوئی کاش ہے جی سے تیرے
نہیں سب سے بڑا کاش ہے جی سے تیرے
نہیں کوئی کاش ہے جی سے تیرے

۱۲۹
فریاد از غوی دے بیاری حسین
وزنا لہاے دبدم و زاری حسین

۱۳۰
نہیں سب سے بڑا کاش ہے جی سے تیرے
نہیں کوئی کاش ہے جی سے تیرے
نہیں سب سے بڑا کاش ہے جی سے تیرے
نہیں کوئی کاش ہے جی سے تیرے

۱۳۱
نہیں سب سے بڑا کاش ہے جی سے تیرے
نہیں کوئی کاش ہے جی سے تیرے
نہیں سب سے بڑا کاش ہے جی سے تیرے
نہیں کوئی کاش ہے جی سے تیرے

۱۳۲
نہیں سب سے بڑا کاش ہے جی سے تیرے
نہیں کوئی کاش ہے جی سے تیرے
نہیں سب سے بڑا کاش ہے جی سے تیرے
نہیں کوئی کاش ہے جی سے تیرے

۱۳۳
ہاتھوں کو سنگدل ہیں لون پر دھڑا کر
ہیں ہاتھوں کی آنکھوں میں آنسو جو

۱۳۴
نہیں سب سے بڑا کاش ہے جی سے تیرے
نہیں کوئی کاش ہے جی سے تیرے
نہیں سب سے بڑا کاش ہے جی سے تیرے
نہیں کوئی کاش ہے جی سے تیرے

۱۳۵
نہیں سب سے بڑا کاش ہے جی سے تیرے
نہیں کوئی کاش ہے جی سے تیرے
نہیں سب سے بڑا کاش ہے جی سے تیرے
نہیں کوئی کاش ہے جی سے تیرے

<p>۱۲۱ مجلسی طرح فاطمہ کی سونے کی مارا لڑائی کے جسے اسکا ہوا جسکو دیا نہ غسل و کفن و تدفین بلکہ چلے گئے پھر مرنے والی</p>	<p>۱۲۲ لیکھو تو جسے شہنشاہ نے فوجی جہان دیکھا اور جو فریق شہر لا جواب انہی کو لڑائی میں چھپایا یا بے پیر کا پیرین مگر یہاں اضطراب</p>	<p>۱۲۳ مجلسی طرح فاطمہ کی سونے کی مارا لڑائی کے جسے اسکا ہوا جسکو دیا نہ غسل و کفن و تدفین بلکہ چلے گئے پھر مرنے والی</p>
<p>بارع جہانین کوئی ایک ایسا مول جسکے ہوسے نہ پھول یکساں ہوں</p>	<p>ہوگا قلق خدا کے فدائی نہ دیکھے منہ پھیر لیجے ہمیں بھائی نہ دیکھے</p>	<p>موتی عجیب ستم سے اتارا ہر شمرنے پر سب گواہ ہیں مجھے مارا ہر شمرنے</p>
<p>۱۲۴ انسانی ملامت قرآن کی جیسے نجات دے تیرے سلطان کر لیا قرآن پڑھتے آتے ہیں سلطان کر لیا یہاں نے اس طرح مجھے دیکھا تو پڑا</p>	<p>۱۲۵ مجلسی طرح فاطمہ کی سونے کی مارا لڑائی کے جسے اسکا ہوا جسکو دیا نہ غسل و کفن و تدفین بلکہ چلے گئے پھر مرنے والی</p>	<p>۱۲۶ بولاسلام دو عالم میں کیا کیا جہنم میں ہوا جہنم میں کیا کیا انسانی ملامت قرآن کی جیسے نجات دے تیرے سلطان کر لیا</p>
<p>اچھا نہیں سہونچے گلے ساتھ کھول دے کند و نرید سے کہ بس اب ہاتھ کھول دے</p>	<p>مضطرب ہوئے تو سرے صدادی پکار کے دیکھو گناہ تیرے نہیں بیٹا سنوار کے</p>	<p>فضل خدا جو ساتھ نہ دیا حسین کا دنیا میں کوئی نام نہ لیتا حسین کا</p>
<p>۱۲۷ تھا شایون کے غول شہنشاہ چکھٹاں مر و خان حسین تو با نظر جو صورت قرآن حسین نفسی صدائے تیرے تیرے حسین</p>	<p>۱۲۸ مجلسی طرح فاطمہ کی سونے کی مارا لڑائی کے جسے اسکا ہوا جسکو دیا نہ غسل و کفن و تدفین بلکہ چلے گئے پھر مرنے والی</p>	<p>۱۲۹ تھا شایون کے غول شہنشاہ چکھٹاں مر و خان حسین تو با نظر جو صورت قرآن حسین نفسی صدائے تیرے تیرے حسین</p>
<p>چلا میں لڑائی صفت ظلم کو دیکھ کے شرماٹے حضور یہاں ہکو دیکھ کے</p>	<p>جو تھا ہمارا کام وہ ہم سے کر چکے بیٹا تمہارے ہاتھ ہر اب ہم تو پر چکے</p>	<p>راہ خدا میں لڑائی گئے گوہر تو کیا ہوا رسی بندھی گلے میں گھلا سر تو کیا ہوا</p>

<p>۱۳۶ اس کا مال کیا جو میر و اندین جو چھوڑا تھیں یہ کسی کو مانین اس کا شک کا مقام شکایت کی جانین</p>	<p>۱۳۷ بجاؤن آپ سے جی میری دعا بہر حضور مجھے مگر ہوئے خفا اس کا یہ سہلے سکینے نہ بیخ</p>	<p>۱۳۸ کریا کر جو بد و کر کے اس کے کریا کر جو بد و کر کے اس کے کریا کر جو بد و کر کے اس کے</p>
<p>گر کوئی یہ کہے کہ اسیر حفا ہوئی تم یہ کہو کہ مالک روز جزا ہوئی</p>	<p>مجھے شکایت ای شہ دلگیر ہو گئی بابا معاف کیجیے تقصیر ہو گئی</p>	<p>مر جا سے یہ بھٹا ہوا اگر تابدن میں ہو بعد فنا بھی تھی سی گردن رسن میں ہو</p>
<p>۱۳۹ اکبر نے کھائیں جھپٹن اور کیا مارا کیا حسین کے اندر قدیر ہوتا ہوں شاد کھینچ چکان</p>	<p>۱۴۰ آئی ندا سے غیب سیا جان شاکر کیا پیشیا اختیار بھی اختیار کیا سہلے کہا کہ جان پر شاکر کیا</p>	<p>۱۴۱ رکھے ہوئے تھے فرق شہیدان شاکر گھبرا کر ظالموں نے کھائے وہ شاکر جیرت ہوئی یہ بھٹا کے شاکر</p>
<p>۱۴۲ گھر لٹ گیا ہی فاطمہ کے نورین کا کتبہ یقینہ راہ خدائیں حسین کا</p>	<p>۱۴۳ دن کی ہورات مہر جہا تاب پھر ٹپ کہد زمین شوق ہو فلک کھٹ کے گڑ ٹپ</p>	<p>۱۴۴ اعظم بعد برگ کرے کوئی اس طرح اٹھ کر شہسداواہ اس طرح</p>
<p>۱۴۵ جسے جلا جو آج ہوں اس کا برب کل میں ہوں اور تم میرے بندہ برب گاہک و جا کہ ہو یا اسیر برب</p>	<p>۱۴۶ مانوس جی سے ہویت او دلیر بول گو نا بھڑو جو کہا وہ کیا بول کوئی کثیر خاص خدا کی بول</p>	<p>۱۴۷ کھا خٹکا کے طشت طلائین خواب ہندی شکل زرد ہوا رنگ آفتاب دھویا گلاب سے نر زینہ و تراب</p>
<p>۱۴۸ زہرا ہشت میں جو تھیں بکے جانگی اکھوئے حورین داغ رسن کے لگانگی</p>	<p>۱۴۹ کھل جائیں اسکے ہاتھ اگر کچھ خیال ہی بولا حسین بھلا کیا مجال ہی</p>	<p>۱۵۰ دی سہلے مسکرا کے صدائے شام ہو شکر خدا کہ قابل نذر خدا ہو</p>

<p>۱۴۵ فلکی ہوتی تھی طشت سے یوں کھینچا غور شدیدی شفق میں کر مین جی پونچا پیشہ شہر شہادت کی تھی صدا کھوئے بڑے پیر پیرین کو کراچ کا بچا</p>	<p>۱۴۶ کادو کو کون ارکی بکارا وہ خوش بیان بولانیزید فاطمہ نہ ہر اے اسکی بیان انچھپا تیرے رسول کی تھی کہ کہ بیان بولانیزید سبب کھڑا ہوا عیان</p>	<p>۱۴۷ جب بڑا تو غلطی میں خون جگر کھینچا جلا کو زید یحییٰ نے طلب کیا حکم کے قتل کا حکم اچھا نہ دیا اتھا وہ دور کے سر موڑا اٹھا لیا</p>
<p>۱۴۸ ہی جا بجا سے چہرہ زیبا کٹا ہوا تلواروں سے ہی مصحف زہرا کٹا ہوا</p>	<p>۱۴۹ کیون اکر زید نہیں جاتا حیا سے تو او دشمن خدا نہ ڈرا کچھ خدا سے تو</p>	<p>۱۵۰ ایمان کی طرح سے جو یا یا حسین ہو سے لیے گلے سے لگایا حسین</p>
<p>۱۵۱ تھا شور خوب تاج ارخان کا ہو بولا کوئی کھیل تاج ارخان کا ہو تاراز میں پرچہ ارخان کا ہو اچھا مسکی وجہ سے تاج ارخان کا ہو</p>	<p>۱۵۲ کب کی ہو کچھ حضرت داؤد نے قضا ہو چھپے اسے واسطہ فقار و قضا است میں منے لوگ جو باقی ہیں جا بجا ایک ہی پاس حیرت انھیں قضا</p>	<p>۱۵۳ کلمہ پڑھا کہ کہ میں تاج حسین ہو زخم سے حسین تاج حسین ہو تاج میں صدق دل سے سلمان حسین رہنا گواہ کی ہو خدا جان یا حسین</p>
<p>۱۵۴ چلا رہی تھی روح ہی مجھ کو داغ ہی اے شامیوں یہ میری نحد کا چراغ ہی</p>	<p>۱۵۵ دُنیا سے کل صیب خدا نے سفر کیا تاراج تو نے ظلم سے آج اُکھا کھر کیا</p>	<p>۱۵۶ دفتو میں عاشقوں کے ہو خاوم کا نام ہی آقا شریک ہو شہدائین غلام ہی</p>
<p>۱۵۷ تھا اس جگہ جو ایک بودی قائم دیکھا سب اپنے حال سر کیا تم بڑھکے کہا زید سے ادبانی تم تھا کیوں امام عرب یا شہر قائم</p>	<p>۱۵۸ کتنے ہیں کالو لہو وین گویا کھڑے بی کالو لہو وین محتاج ہیں حرا کو جو بے زبان</p>	<p>۱۵۹ حاکم کو دی صلہ کہ نہاؤ نے کچھ بایاں خوب کچھ بولائے کو خطیب عبد شاہ جی تھے صفت شاہ جگر نہاؤ کا شہرت میں ہو یہ ہو زین</p>
<p>۱۶۰ بولانیزید سر پہ خدا کے دلی کا ہو تام اسکا ہر حسین یہ بیٹا علی کا ہو</p>	<p>۱۶۱ کاٹا کلو سے راحت جان بول کو تربت میں تو نے زچ کیا ہر رسول کو</p>	<p>۱۶۲ اس گھنگو میں حجب ہر فولا دل گیا آغوش میں رہا سرشہ دم کل گیا</p>

<p>صلی اللہ علیہ وسلم آئی و نیز بیدار سے نکال سکے کی صدا جواب دے کہ میں نے نہ فرزند نہ نسا</p>	<p>صلی اللہ علیہ وسلم سب کو نشان قدرت معبود ملے وہ کہیں کہیں ہوں کفار مل گئے</p>	<p>صلی اللہ علیہ وسلم نوبت پہنچ کر تک جو ذنوبت فقط وہ آئی و نیز بیدار سے نکال سکے کی صدا جواب دے کہ میں نے نہ فرزند نہ نسا</p>
<p>صلی اللہ علیہ وسلم اقبال کا نشان اثر احشام ہو یہ نوبت حکومت سلطان شام ہو</p>	<p>صلی اللہ علیہ وسلم سب کو نشان قدرت معبود ملے وہ کہیں کہیں ہوں کفار مل گئے</p>	<p>صلی اللہ علیہ وسلم آئی و نیز بیدار سے نکال سکے کی صدا جواب دے کہ میں نے نہ فرزند نہ نسا</p>
<p>صلی اللہ علیہ وسلم نوبت پہنچ کر تک جو ذنوبت فقط وہ آئی و نیز بیدار سے نکال سکے کی صدا جواب دے کہ میں نے نہ فرزند نہ نسا</p>	<p>صلی اللہ علیہ وسلم سب کو نشان قدرت معبود ملے وہ کہیں کہیں ہوں کفار مل گئے</p>	<p>صلی اللہ علیہ وسلم آئی و نیز بیدار سے نکال سکے کی صدا جواب دے کہ میں نے نہ فرزند نہ نسا</p>
<p>صلی اللہ علیہ وسلم نوبت پہنچ کر تک جو ذنوبت فقط وہ آئی و نیز بیدار سے نکال سکے کی صدا جواب دے کہ میں نے نہ فرزند نہ نسا</p>	<p>صلی اللہ علیہ وسلم سب کو نشان قدرت معبود ملے وہ کہیں کہیں ہوں کفار مل گئے</p>	<p>صلی اللہ علیہ وسلم آئی و نیز بیدار سے نکال سکے کی صدا جواب دے کہ میں نے نہ فرزند نہ نسا</p>

اس آیت اللہ علیہ السلام کے تحت اور کائنات و زوہ کائنات کے لئے ہے۔

<p>۱۹۱ کدہ سے بیابان کیستے جاؤں گے نہ دین ہو جاؤں گے چوڑی عالم نہ دین سجھتا ہوں کہ میں ہم نہ دین</p>	<p>۱۹۲ چلتی تو وہاں گزرتا رہتا خیال کنا نہ ایسی بات کو حضرت کو بول یہ جان کو کہ خوش ہو گیا جلال بولی وہ سو گوارا نہیں بھائی کیا جان</p>	<p>۱۹۳ جاؤں گے چھٹ کے غیب سے چاہیں ہو جائیں سب کی آویزی رس کنا نہیں ہاری طرف دعا میں سر رہا بیان سب کے با فسانہ سخن</p>
<p>روکا ہوا اب اسے تو سزا میری سخت ہو در بلدی نہ فوج ہو تو ہو نہ سخت ہو</p>	<p>ہل لوں نہیں کچھ اور ہوس جانے دیجئے کہہ دئی ہاتھ جوڑ کے بس جانے دیجئے</p>	<p>صغیر اگر کہیں کہہ میں میری کیا ہوئی کنا تھا اسے باپ کے سر سے قلا ہوئی</p>
<p>۱۹۴ بگڑ نہ ہو سوسے فرشتوں کا ازھام کدوں انجی ہو نہ وہاں آوی کا نام میں ٹالنا ہوں مجھ میں چو اہل کشام تجربہ کوئی دم کی ہو وہاں پیشہ کام</p>	<p>۱۹۵ چم کو دھن آئی گئے مال پہن کر اس سمت کو دھن جو سر پہ عجب بابا کے سر کا چاہیے بھائی دین ادب بابا چاہیے نہ پاپا چاہیے تو ہم میں ادب</p>	<p>۱۹۶ ہوین لگا لگا کے گلے سب کیا کیسی بانی کرئی ہو بابا کی سو گوار بانی ہو جاؤ باپ سے مل آؤ غم نثار بولی نہ خیر کو یہی لینا مال کا</p>
<p>رہتا ہوا اسکا شوق لہلہ اہل کشت میں سے آؤ بھیدوں اسے میا بہشت میں</p>	<p>مر جاؤں گے لہر کے سر شاہ دین سے ہم لو بھائی جان ہوتے ہیں خستہ دین سے ہم</p>	<p>ہو آپ سب کے دل کو فتن مر نہ جائے بابا کے سر کو چوڑ کے ہم پھر بھی آئیے</p>
<p>۱۹۷ کاشا کے گلے میں نہیں جھکے تجربہ نامدار سگڑ کے پاس ہے فدا ہوا کھول کے سنبھل آئے جانے سندور کیسی کا نہیں دین ملے</p>	<p>۱۹۸ بولی بھونچا ہر کدہ تار ان الوداع امان خدائی خطا ہو جی جان الوداع کہہ آہن کسم بکسب ان الوداع نہنچ رہی ہوئی جو اس ان الوداع</p>	<p>۱۹۹ روین لہر کے زور عجب اس حق نشا بولی جھلکے کمر کیسی سب پاس گنجی پھر عمار سے بہت کداس زینا خدا کو جانے ہیں نہ چھپکے پاس</p>
<p>بابا ہمارے دین ملی ہو رسن چلو آؤ ہادی گویہ میں آؤ میں چلو</p>	<p>ہر وقت ہکوردی بارے علم کہلان انہوں میں ہم کہان میں اباد ہم کہان</p>	<p>دوس قصہ میں وہ ہوئے اسی دین گئے ہم حال باب کی دفا کا چاہے کہنے ہم</p>

<p>۱۹۹ بیکہ درویشی گیسو بیکہ بیکہ بیکہ ایک ایک کو جلدی کیا سلام دھڑی پوشتیان من بنت شہزادہ تازہ دیکھ کر اپنے کو اپنے سر امام</p>	<p>۲۰۰ شفت ظلم کے پاس کی لون مبدہ مغوم سر کے بال بوشان پر بندہ آہستہ کے حضرت بجاوے کہا ایسا نو وہ رخ کرے آہٹ بن خفا</p>	<p>۲۰۱ بیکہ بیکہ گیسو بیکہ کرستے پوچھ پوچھ کے ایدو بلابین دیکھا ادب آئینہ زو بلابین بیکہ کے شکستے پوچھ پوچھ بلابین</p>
<p>جنتش میں جگہ دہی سر شاہ کے رہ گیا طشت طلا بھی ساتھ تھرا کے رہ گیا</p>	<p>صدفے بہن بکار کے ظالم سے پوچھ لو سر کو گلے لگاؤں بہ حاکم سے پوچھ لو</p>	<p>انکھوں سے آنکھیں مل کے پکارا تڑپ گئی سر کو پد کے سر سے اتارا تڑپ گئی</p>
<p>۲۰۲ شہ کا خفا و غیب تھا کچھ نہ ہونے آہستہ سے بیکہ بیکہ بیکہ بولی جیکہ کے سر کو ادب بیکہ تساہیل کی تیر کی شاہ شہزادہ</p>	<p>۲۰۳ بجاوے کے کمانہ وقت ذرا کر حاکم کو کون غوف نہ بہر خفا کر دل تھیل کے گلے سے لگاؤ بجا کر ایسا بیکہ بیکہ سے ادب بیکہ</p>	<p>۲۰۴ جلاد و درویش بیکہ بیکہ افسوس آہ یہ بیکہ بیکہ بیکہ بیکہ بیکہ بیکہ بیکہ بیکہ بیکہ بیکہ</p>
<p>شکوہ کو آئی ہوں نہ شکایت کو آئی ہوں خدمت کو آئی ہوں میں زیارت کو آئی ہوں</p>	<p>بیچ ہی جانا نہ شاہ سے کوئی ٹھہری ہو کین سینے پر گاہ کھیل کسانہی بری ہو کین</p>	<p>ہو ہزاروں ہر چھیاں کھائیں تار میں کیا کیا صیبتیں نہ اٹھائیں تار میں</p>
<p>۲۰۵ دیکھ کر آہ بیکہ بیکہ بیکہ بیکہ بیکہ بیکہ بیکہ بیکہ بیکہ بیکہ بیکہ بیکہ بیکہ بیکہ</p>	<p>۲۰۶ ظلمت ظلم کے گرد وہ شہزادہ بیکہ بیکہ بیکہ بیکہ بیکہ بیکہ بیکہ بیکہ بیکہ بیکہ بیکہ بیکہ</p>	<p>۲۰۷ اس کی بیکہ بیکہ بیکہ بیکہ بیکہ بیکہ بیکہ بیکہ بیکہ بیکہ بیکہ بیکہ بیکہ بیکہ</p>
<p>خصت یا خیر ہر سے ہونے کا وقت ہی آرام کی جگہ نہیں سونے کا وقت ہی</p>	<p>بیکہ بیکہ بیکہ بیکہ سر پٹی ہوئی شہزادہ سے لپٹ گئی</p>	<p>بالا سے طلق خنجر جو رہ جفا بیکہ سرتن سے کٹ کے برچھیوں پر جا بیکہ</p>

<p>۵۲۱ آقا و غفلت و غفلت میرے پیش بابا باری و خاک شفا کا تمہیں نصن ممکن ہوا نہ کو جنازہ شہزادین مایوں سے پائمال ہوا چاندربان</p>	<p>۵۲۲ گردن علی حسین کے سر پر غفلت رخسار آنسوؤں سے ابھر غفلت مٹا ہوا بدن بھی سر اس غفلت</p>	<p>۵۲۳ پتین تھیں ان کے دل و فطرت میں چیلانے ہاتھ جانب بستہ جو پتین آئی صفا و طہر نماؤ یہ نہیں کہنے لگی اکی ہون جسے میں نہیں</p>
<p>۵۲۴ بابا و غفلت کیا ہو خوش گراوا سپر ملاکہ منجیب نے واہ واہ جہاں تھا اسے سبب آقا و آہ آقا تھا اگر تھیں بار اوج کینا</p>	<p>۵۲۵ آقا نظر جوں کو سکینے کا غفلت غفلت میں کیا ہو اعراف دیکھا وہاں سے بیا ہوا عرف صد سے سے بکے جا ابل بیت شوق</p>	<p>۵۲۶ چیلے جان لاش سے باغی نے کیا پیچا سر عارین خلک کو تو میرے مانع حلقہ کو پیرا پیرا میری مدد لقا کہہ کر غفلت سے جب اکی کو دعا</p>
<p>۵۲۷ چہرہ دل پر اپنے خاک کی اشک دھل پڑے باہر تمہارے اہل جرم سب کھل پڑے</p>	<p>۵۲۸ ہم گھسین نظر جو اگسین پر ہوش ہو گئے سچا و غفلت بکھکے خاموش ہو گئے</p>	<p>۵۲۹ ہو گا انھیں قلع جو سنگے جفا ہوئی کہنا نہ میری جان کہ مان بسد ہوئی</p>
<p>۵۲۹ سر نکما کہ روح امین ہکورد گنگے تاحشر آسمان و زمین ہکورد گنگے</p>	<p>۵۳۰ ہم رو رہے ہیں انکو توجہ اور نہیں سوتی ہیں منہ دھرے ہے منہ پر نہیں</p>	<p>۵۳۱ بھائی چلا نجا گیا اس ذی شہور سے دربار میں فکلی ہوئی اکی ہر دور سے</p>

<p>۴۱۱</p> <p>بیت کہ حسین کا شہر ہی نہ تاب بیت کہ پاس پوچھیں خاک پر باب</p> <p>چاکرین بے تو چہ بیند عجبی کو اضطراب کیا نہ بے درجہ گاہ کی گیندیں ہواب</p> <p>جانی ہیں آپ عرض ہماری ہواپ سے کبتک ملائے گا ہمیں لکے باپ سے</p>	<p>۴۱۲</p> <p>نام کہ حسین کے صلہ چہ بکری بہتری ہی برے ایک بیہودہ کہ بکری</p> <p>بڑی پد کی جگہ بے گداری گذری کیا نہ اچھے کے دھڑکیں بکری</p> <p>نہی کوئی نہ طوف نہ جوشن میں رہ گیا رسی کا دل غم ہی گردن میں رہ گیا</p>	<p>۴۱۳</p> <p>بیت کا چوٹیا ہوا کر تا عون بین نہ بین دونوں ہاتھ رجم حسین</p> <p>لڑان چوٹست بین صفت آفتاب سر بچی کو کیا کرتے ہیں سلطان بکری</p> <p>ہو تھو نہیں باپ کے جو سنگینہ کے ہونٹ میں جنش میں بادشاہ مدینہ کے ہونٹ میں</p>
<p>۴۱۴</p> <p>سجھائی نہیں کہو ہی آپ ابو خزین امان چکی کھری ابو نم بابی نہیں</p> <p>دیکھتا بلف نہ خستے ہے کہ بین نہ چکے چکے دو رخا ہون نہ شلوون</p> <p>ملن کو ہر ایک بات میں اب لو گئی نہیں بہر دور ہے ہیں آپ ہمیں رو گئی نہیں</p>	<p>۴۱۵</p> <p>نہی گھر و طشت طلعت کی گال فان نہ یہ کی کو کھلے کسی کا حال</p> <p>پہلے ہو سکتے گد جو گینون کمال جس نہ لکے زلف سکینہ کیا خیال</p> <p>پہلے تو لب خیمہ بندہ مشرقین کے دیکھا کہ شک ہونہ کھلے ہیں حسین کے</p>	<p>۴۱۶</p> <p>بہن کے غم کر غن جو کمال عشق کیا فو تب نہ نظم کیا جو یہ حال عشق</p> <p>گو غم اسیر احمد سر کی آل عشق پہی ہوئی شکوہ دی تھا جلال عشق</p> <p>ظاہر میں تھے اسیر بڑا انتشار تھا باطن میں ہر طرح کا اطمین اختیار تھا</p>

۴۸

بے بسے ملن میں جینے کے طبعیت
تھے خاک سر آجوسے طبعیت
گھر طعمہ زہر اکا بنا جاتے طبعیت
تھا شکر کہ جو دین دیا ہے طبعیت

بولی کوئی کجا شہر ناشاد کو چھوڑا
ایکڑ لو کس بل غمین شمشاد کو چھوڑا

۴۹

بے بسے شہر شیر و طبعیت
اعدا کے شکر کیں و تنہا ہے نکلتا
بابا کا قلع عاشقی شیدا ہے نکلتا
جبال بھی قاطع طبعیت سے نکلتا

یار اندر ہیکل دم الٹ جاے گا اسکا
صدے سے کلیم ابھی کھٹ جا گیا اسکا

۵۰

پیارے لکے عشق قلع طبعیت
بابا بسوسے فردوس کے کجا کجا کجا
پہلے پہل کہیں جو پیش نظر طبعیت
پہلے پہل بھی قاطع دین سے نکلتا

جائے گئے کہاں اتنا ہی کھڑے رہے
صفا آکھی شہینے تو سب لکے گئے

۵۱

بے بسے جناب شہر طبعیت
بے بسے انوکھا کھڑے شہر طبعیت
کیا قمر و صاحب شہر طبعیت
سلطان جہان میں وہاں کجا کجا

تم کو سیستی میں لٹے قافلے والو
کس مصر میں یوسف سے چھٹے قافلے والو

۵۲

بے بسے مظلوم بردار کی شان
تھا یاد میں اسکی اسدا کجا کجا
بے بسے شہر طبعیت
جانی نے دیکھا ہے بے بیانی

دینی ہر تسلی شہ صابر کی طرف سے
سینے سے لگانا ہر مسافر کی طرف سے

۵۳

بے بسے خاندان دین کی شان
روٹی ہوئی برکت دین کی شان
جاواریوں کے سر سے شہر طبعیت
نہاں مکان دیکھ کے شہر طبعیت

تھیں وہاں سلطان خوش انجام کے ہر طرف
بس بے بسے کھین صحن میں دل تھا مگر بے ریت

۵۴

دل تھا مگر نہ لکے کتا آہ کجا کجا
دل تھا مگر نہ لکے کتا آہ کجا کجا
دل تھا مگر نہ لکے کتا آہ کجا کجا
دل تھا مگر نہ لکے کتا آہ کجا کجا

ہم آئے امام ازلی رکھے لوگو
جنگل میں حسین ابن علی رکھے لوگو

۵۵

بے بسے گری گری ہوئی شہر طبعیت
بے بسے گری گری ہوئی شہر طبعیت
بے بسے گری گری ہوئی شہر طبعیت
بے بسے گری گری ہوئی شہر طبعیت

محبوب ہیں سہ کر تم و جو رہم آئے
صحرایں رہے بھائی حسین او بھائی

۵۶

بے بسے لکے لکے شہر طبعیت
بے بسے لکے لکے شہر طبعیت
بے بسے لکے لکے شہر طبعیت
بے بسے لکے لکے شہر طبعیت

کیا قمر و فرزند محمد نہیں لوگو
مسند کی رہا صاحب مسند نہیں لوگو

<p>۱۰۰ بہشت سے ناسخ ہو کر جہنم میں سونا ہو کر کان پر لگا جانے بہشتی تیری بوی کی طرح سے جھانک</p>	<p>۱۰۱ مگر تھا یہ کائنات کب تک تیرے دل پر رہے ہیں خلف سے نہ پہنچا دک پر علی صغریٰ جگہ دیکھ کے کیل کارون میں نہ رہیں طوق تیرے چو پہنچا</p>	<p>۱۰۲ کچھ بھی جو عبادت گاہ سلطان چاہی فخیر نہ کرے گا کہ وہاں کا نازی گردن تری عجب سے میں کٹی سیلازی جو یاد وہ روزادہ غاروں کی دوری</p>
<p>افسوس جو انسان علی امر گئے رن میں سب تیرے چہرا غوں کو میں چہرہ آئی ہوں</p>	<p>اسباب جو انسان مدینہ کا نہیں ہے ملبوس بھی گناہ بھی شگینہ کا نہیں ہے</p>	<p>تکبیر کی آئی تھی صدر ارات بھر آقا کیا نور کا رہتا تھا سمان تاسخ آقا</p>
<p>۱۰۳ مٹھی شکر شکر شکر شکر شکر باغیچہ کہا اے شہرہ کی دلی پھلنا دیکھ دیکھ سے اس گھر کی دلی</p>	<p>۱۰۴ عجبت کا غل دار قاضی میں خاک ریز کی موت میں چھین چھین بو سقفت کہ آہوں کا بیویوں کی ہواں ہو کرتیں میں دیکھو غل شافہ رہ چھوچ</p>	<p>۱۰۵ شکر شکر شکر شکر شکر شکر آئینہ صفت مٹھی ٹکڑوں کا جب دیوار آواز بول آری تھی کان میں ہوا مٹی تھی وہ شہرہ ظلم کی سرکار</p>
<p>قالبو نہیں دلیر قلوب اس وقت سوا جرہ علی اکبر کا پریشان چڑا</p>	<p>آہ استہ جاحق کے فدائی کی نہیں ہے ششیر و سپر آپ کے بھائی کی نہیں ہے</p>	<p>رواق سپہ شہر نے شانی اسی گھر کی لوگو ہوئی دوسوین کو صفائی اسی گھر کی</p>
<p>۱۰۶ واللہ ان کا نقشہ آواز کی سامیہ جو کبھی نہ ہو کر نہ ہو چلتی ہو پریشان ہو کر نہ ہو</p>	<p>۱۰۷ آکھنڈ ہو کر نہ ہو کر نہ ہو نہی ہوں کہ اب نہ ہو کر نہ ہو دوران ہو طوفان کہان نہ ہو کر نہ ہو دیر انہیں آئین جو جاکھ جاکھ</p>	<p>۱۰۸ ہم کی صفتیں لاکھین نہ ہو کر نہ ہو صغیرا ہے نہ ہو کر نہ ہو کر نہ ہو پہلی تم از حشر کو بھٹکنا پھینک</p>
<p>چار آئینہ و بکتر و شہرہ نہیں ہے ہر صاف جگہ سے یہ عیان نہیں ہے</p>	<p>خوشبو و خوشنک ہو آئین نہیں آئین باہر سے لکھنوی صدائیں نہیں آئین</p>	<p>چار انہیں آئین جو شہرہ نہیں ہے کم صاحب عالم ہو غریب الغریب</p>

<p>۴۱۹ کرتے سے کھڑی پڑتی تھی اس کی کھڑکی ہوئی کہ چھوٹی تھی تین تین دن تک اب سب کی خبریں آپ نے بتا دیں ہوں آپ غار دار کر کے کھینچ کے آئے</p>	<p>۴۲۰ جس بیان میں کھڑی تھی کھڑکی کھڑکی کو اتار آئے سلمان کے کھڑکی کو لے کر آئے تین شاہ شہزادے بالا کے پیران ہوں کھڑکی کو لے کر آئے</p>	<p>۴۲۱ کھڑکی سے کھڑکی تھی کھڑکی کھڑکی سے کھڑکی تھی کھڑکی کھڑکی سے کھڑکی تھی کھڑکی کھڑکی سے کھڑکی تھی کھڑکی</p>
<p>بھائی کی کھڑکی کے پچھائی ہوں پٹی پیرا کھینچ خود دینے کو میں آئی ہوں پٹی</p>	<p>کہہ اڑتی ہوں کالی روا میں نظر آئیں پچھائی ہوں ماتم کی گھٹائیں نظر آئیں</p>	<p>سمجھ میں نہ حضور آپ کہہ تم سے چھٹی ہم لو تھریاں شہزادہ عالم سے چھٹی</p>
<p>۴۲۲ رستہ میں تھی کھڑکی تھی جب کھڑکی سے صاحب کھڑکی بابا کی غار دار تھی کھڑکی تھا کھڑکی کے نام کا کھڑکی</p>	<p>۴۲۳ جلالین کھڑکی کا کھڑکی آئیں تھی آتے لیے خال آئیں نظر سے کھڑکی کو کھڑکی کھڑکی کو کھڑکی کھڑکی</p>	<p>۴۲۴ کھڑکی سے کھڑکی تھی کھڑکی کھڑکی سے کھڑکی تھی کھڑکی کھڑکی سے کھڑکی تھی کھڑکی کھڑکی سے کھڑکی تھی کھڑکی</p>
<p>بیوون کی خبر بھی کوئی لینے کو نہ آیا صغیرا میں پیرا کوئی دینے کو نہ آیا</p>	<p>بہم کوئی غیر نفس سر نہ میں ہو سب رنگے اس کھڑکی کوئی کھڑکی</p>	<p>صدے میں ہو پیرا نہ کھڑکی ہم سائیں میں رہتے تھے کھڑکی</p>
<p>۴۲۵ کھڑکی سے کھڑکی تھی کھڑکی کھڑکی سے کھڑکی تھی کھڑکی کھڑکی سے کھڑکی تھی کھڑکی کھڑکی سے کھڑکی تھی کھڑکی</p>	<p>۴۲۶ کھڑکی سے کھڑکی تھی کھڑکی کھڑکی سے کھڑکی تھی کھڑکی کھڑکی سے کھڑکی تھی کھڑکی کھڑکی سے کھڑکی تھی کھڑکی</p>	<p>۴۲۷ کھڑکی سے کھڑکی تھی کھڑکی کھڑکی سے کھڑکی تھی کھڑکی کھڑکی سے کھڑکی تھی کھڑکی کھڑکی سے کھڑکی تھی کھڑکی</p>
<p>بہر دور بیان کھڑکی کھڑکی جب آئے کوئی کھڑکی کھڑکی</p>	<p>پرفاطمہ صغیرا تھیں ہوا میں تو آئے جو چھتے ہوں تھیا وہ سرک جائیں تو آئے</p>	<p>ہم پیرا چلا زور زما لے میں کسی کا جب نام لیا حضرت عباس علی کا</p>

۴۸۰
 یاران آسمانی کوئی غم نہ رہا
 قضا جہان کی ہر شے میں ہر حال
 ہر شے کی ہر شے میں ہر حال

۴۸۱
 دالان ہر شے میں ہر حال
 قضا جہان کی ہر شے میں ہر حال
 ہر شے کی ہر شے میں ہر حال

۴۸۲
 خالق کوئی نہیں اس کے بلکہ کوئی نہیں
 کی راز لایا ابی حبت جو کو اس
 بے رحم و دوا کوئی نہیں جو اس

پیر زمین سے پیر وہ کالا مجھ سے
 امان کی رہا ہر شے میں ہر حال

آمین جو ذرا ہوش میں تعلیم کو
 سب زمین نا شاد کی تسلیم کو

قلم نہ تھیں شمت و اجلال سے دیکھا
 افسوس کہ دیکھا بھی تو اس حال سے دیکھا

۴۸۳
 ہر شے میں ہر حال
 قضا جہان کی ہر شے میں ہر حال
 ہر شے کی ہر شے میں ہر حال

۴۸۴
 آپس میں ہر شے میں ہر حال
 قضا جہان کی ہر شے میں ہر حال
 ہر شے کی ہر شے میں ہر حال

۴۸۵
 ہر شے میں ہر حال
 قضا جہان کی ہر شے میں ہر حال
 ہر شے کی ہر شے میں ہر حال

کس درود سے ہر شے میں ہر حال
 جو آئی وہ شاعر کے قلم سے

عقبہ کشا کہتے ہیں بابا کو
 معراج ہوئی خلق میں نانا کو

تھا غول سوار دیکھا عمار کی کے برابر
 تھے آپ امام انکی سواری کے برابر

۴۸۶
 ہر شے میں ہر حال
 قضا جہان کی ہر شے میں ہر حال
 ہر شے کی ہر شے میں ہر حال

۴۸۷
 ہر شے میں ہر حال
 قضا جہان کی ہر شے میں ہر حال
 ہر شے کی ہر شے میں ہر حال

۴۸۸
 ہر شے میں ہر حال
 قضا جہان کی ہر شے میں ہر حال
 ہر شے کی ہر شے میں ہر حال

زمین کو نشان سب کا تائی گئی
 روتی گئی رومال ہلاتی گئی

مان انکی وہ میں جگہ تھا مثل زمین
 اللہ نے خور بیاہ کیا عرش برین

پڑ گروئے منہ اشک روان دیدہ
 دھوا گئی قرآن کی خاک آپ گھر سے

<p>۴۸۰ دیکھو اہل کابل غرا بیخود جان قتیبک نوار شاہ دور از بیخود جان بے اذن سے بہر خوار بیخود جان خدا مہربان کی یہ صلا بیخود جان</p>	<p>۴۸۱ کے کچھ بھونکے سے نہ بھونکے صغرا کے کچھ کھال سنائی ہوئی اس کے کرتین کھلتے ندین خد سے کرب وہاں پھوپھی پیلے تم اتنا تو کو باب</p>	<p>۴۸۲ جس صوبہ کی شہرت ہوئی کی شہرت اس دم کھن نہ مر ہو تو سب ایسا بجا رہا روکے ہوئے ہوں وہ صوبہ کو وصال دے غدار میرہ علی کے عہد کا نہ مری سے ہو گلزار</p>
<p>سرم کیے حضرت کی غرا دار کھڑی تھیں باندھے ہوئے ہاتھوں کو گہرا کھڑی تھیں</p>	<p>کھلی اپنے مسافر سے جدائی تھیں صغرا پہلے یہ خبر کئے سنائی تھیں صغرا</p>	<p>ہوگی کہیں اون گرو کہیں چھائی ہوگی رنگت شہ دیجاہ کی سونلا گئی ہوگی</p>
<p>۴۸۳ کچھ کیا حضرت شریک نہ تھے چھٹک چھٹک کے وہ آواز بجلا رہے تھے بھینچین کو کہا جو کہے ہاتھوں کو خدرا افسانہ جاگاہ بیان کیے سارا</p>	<p>۴۸۴ بولی وہ خیر تائی جو اس گھر کی تھی ڈھونڈی ہوئی دیران نہ رہی تھی جا رہا تھو چھوڑ کے بابا بوسہ ای مٹھائی پر نہ رہا کے لیے صوڑ تھای</p>	<p>۴۸۵ آج جو گرم کام پھوپھی جلن مینا پتھر پتھر کرکرت اندر وہ سے مینا روسی مسرور کچھ پتھر پتھر مینا چھوڑی کچھ کچھ مینا</p>
<p>اگر شاہ کیا ضبط تھان نہیں سکتی ہر طرف حکایت کہ بیان نہیں سکتی</p>	<p>تپ ہن تپ تم تھی مجھے آرام نہیں تھا روئے کے سوا اور کوئی کام نہیں تھا</p>	<p>کی حق سے لب بام و عا کھول کے سر کو یہ چاند مبارک ہو چھڑکے قمر کو</p>
<p>۴۸۶ صغرا بچتی تھی غرض سے کھینچا کر سب سے احوال سے بیان کیے تھے اوتے رہے کب تک نہ نکلتے شہ دیجاہ کس وقت ہو اقل مدینہ کا شہنشاہ</p>	<p>۴۸۷ بالا سے فلک کبھی کی ہوئی تھی گھبراہٹی کہ رستے میں نہوں پر سے سافر اشکوں کی تھڑی لگ گئی تریا پل صاب اندوہ کی علی سے علی خیرن خاطر</p>	<p>۴۸۸ بغض کر آئی شب عاشق و خرم تھا چاندنی تھی بوسہ سر چاند خرم سوئے کو جوانی نے کہا آہ رکادم تار سے فلک پر سے ٹوٹا کیجیہ خرم</p>
<p>مشتاق ہن سب صاحب با تم بھی سنیکے ارشاد مفصل ہو پھوپھی ہم بھی سنیکے</p>	<p>ڈر تھا نہ بڑین بوندیان جہم شہ دین سنتی ہوں لگا تیر ستم انکی جہین یہ</p>	<p>باتیں بھین ہی پھر دہن جا گئے ہونگے نانی شہ آوارہ وطن جا گئے ہونگے</p>

<p>۴۲۰</p> <p>کی صحت ششہیں کے کتنے تھیں جھنڈا وہ چار غول کا بھی پھینک دیا نانی کا فریضہ میں وہ نہ تھا کون سے دھونا سیرا سی والان میں بیٹھے ہوئے رونا</p>	<p>۴۱۹</p> <p>گناہا ہوا منکلت عوب کا ڈھانکا افلاک کا ہر تہ چھلک چھلک بھٹکا وہ جس کی کھلی در وہ لون کا بھی ملنا دیواروں کے گری کے سبب آن بھٹکا</p>	<p>۴۱۸</p> <p>دیکھا نہیں کیا بھی یا کوئی چار یہ خرچہ نہیں تھا غرق نہ ہی طاقت تیار تکے ہوئے پر پائیں کھوئے ہوئے نقار وہ اس کی آوازی وہ پریشانی دیوار</p>
<p>ہاتھ کی صدا تھی چین و ہر چھٹے گا زیر ا کے نازی کا گلا آج کٹے گا</p>	<p>تھا طور قیامت یہ زمین کانپ ہی تھی رہ رہ کے پھوٹی جان زمین کانپ ہی تھی</p>	<p>ٹپکے ہوئے سینے کو غضب کانپ رہا تھا منقار سے باہر تھی زبان ہانپ رہا تھا</p>
<p>۴۱۷</p> <p>ہر وقت زیادہ ہوئی شہر خجائ کی آئی جو دو دین سے یہی کھٹکے خان کی کھانے سے بھی بیزاری تیر کیان کی انکھ سے نیر نیر جا کے جہان کی</p>	<p>۴۱۶</p> <p>گئی تھی آخر غم کا یہ ہوا چین کچھ کچھ نہیں بچا نہ تھی بے چین بڑھا بھی کچھ دن کہ جو ابھی بچا نہیں چھین چھین تھی سر سر بوم بوم چین</p>	<p>۴۱۵</p> <p>گھر گھر بھی خون بھی جو وہ شہر تھا کچھ دور و گھر کے نظارے سے بھٹکا طائر وہ نہ تھا شعلہ خون شہر تھا آئی جو ہو کیا کون کیا شہر تھا</p>
<p>کھانے کا نہ ہی لطف نہ پینے کا مزہ شہر پر تو نہیں آب و غذا بند یہ کیا ہے</p>	<p>وہ شام قریب اور وہ افراط قلوب کی دل خون ہوا دیکھ کے سُرخی کو شوق کی</p>	<p>آئی مجھے خون شہر مقتول کی خوشبو بیر پھیل گئی فاطمہ کے پھول کی خوشبو</p>
<p>۴۱۴</p> <p>انفطرت قند و عصا برباب نیا کا ہوا اور ہی عالم غضب برباب گئی جی کتنی کی برباب شرب برباب آرام نہ بھڑکے برباب</p>	<p>۴۱۳</p> <p>لکھ لکھ کر خنبہ نے عجب لکھ لکھا چھین چھین جو خربہ نے نہ لکھ لکھا آفت کی گھڑی پائیں نہ لکھ لکھا جو خربہ نے خفیدہ شہر میں لکھ لکھا</p>	<p>۴۱۲</p> <p>خوبی تہ دیوار دہشت کی کس کیا کیا طائر کچھ جھپٹ کر نظر سے بن نہ کیا کچھ کچھ کس آہ کس سوت کھو گیا آباؤ کی دھڑے</p>
<p>دیر چو گئی لوگ پریشان نظر آئے سب ہلڈری چاک گویاں نظر آئے</p>	<p>پکا کے لو اپنے پر وبال سے بیٹھا دیوار پر آتے ہی عجب حال سے بیٹھا</p>	<p>معلوم ہے کچھ حال دل جان علی کا نہ ہو تو نہیں تو سلیمان علی کا</p>

کیا جان کیوں نہیں دیکھتا
بجین ہے چلی آئی ہوئے
بسیا ختمائے یہ کہا قدرت داور
ہم طائروں کو کج کیا بھولنے مضطر

۲۵۸
عز و شوپ پروں میں نشو و اکا کو چھیلو
نکمن بھی ہو اس وقت جو دانا تو کھاو
نہیں باغی سے نہیں کیا ازین تاو

۲۵۹
فصحت ہو سلائے عو کے کچھ
ہم سب کے سلیمان تراقتد سلیمان
نکمن کو راہی ہوئے کچھ ہوئے سلیمان

ہنگام بحر جانب ویرانہ گئے تھے
صحرا میں نیپے جستوئے دانہ گئے تھے

جلاد گلے پر جو چھری پھیر رہا ہی
جنگل میں لہو و لب زہرا کا بہا ہی

سو کیے یمن آیا کوئی سوئے بخت آیا
سب اور طرف کو گئے یمن اس طرف آیا

۲۵۹
دانہ نہ ملا اور شیر نہو آب
برسائے نگا آفت خورشید جو تاب
موجھ گئے صحرا میں جہاں تھیں شاداب
کھجائے حرارت ہے جو باقی زریاب

۲۶۰
نہیں آئے ہم نہ رہا خب کا لیا
لیکن گذر اس وقت ہو ازین جا
حضرت کا کلا کاٹ چکا تھا سرم
میں تھا کہ سدھارا اسلمہ کھلایا

۲۶۱
باز و نکل میں ہونے نکال
بیچا میں بیان ہوئی بر دا نکال
جاتا ہوں سوئے زریاب مضطر نکال
روشنی میں روئے کلا کھلایا

صدے نے بہار چمن تاب و توان لی
اسن سوپے ہم سے دختون میں لی

ساعت وہی تھی فوج شہ تشنہ گلو کی
وہا رہن تھی تھیں ابھی گروں لہو کی

دیکھو گاجکہ روضہ پر نور نیلی کی
دینی ہو خیر قتل حسین ابن علی کی

۲۶۲
بیچے تھے حرارت سے کیا باز و توان
ناگاہ میں غیب سے یہ آگئی آواز
ای طائر و سایہ سے کیا چھوڑے موٹا
کشتا کلا و شوپ میں بین ہوا نظر

۲۶۳
گر کہ ہم اس طرح خارجین ہے
نہیں چھوڑے عورت کیا میں تیرے
باز چھوڑے کہ کہ میں تیرے
سب دون جانب شہرا بہرین ہے

۲۶۴
میر شہید کے گئے گشت آگشت
نانی نے کہا لاکے خداوند جان اس
کہ پون پون ہوئی ہوئی کھیلے یاس
بابا کی طرف سے تھیں آنا دین

صحرا سے ستم خیز کے مہمان کی خبر لو
ای جانور و اپنے سلیمان کی خبر لو

پر کھول دیے دھوپ میں تہنا کے بدن پر
روستے رہے سایہ کیے آقا کے بدن پر

طاہر کی زبانی ہوئے قاصد ہی نہ خط ہی
دیکھو ابھی کھلی ایک سیاح ہو کہ غلط ہی

<p>۴۸۳</p> <p>جھجکا جھجکا خاک کا شبنم جھجکا مٹی کی گھونٹوں میں خون سے غلایا گیا کی غنیمت ہو جس کو بستیابی دل سے یہ تیا گیا</p>	<p>۴۸۴</p> <p>تھا شوقِ شبنم قتلِ شبنم جھجکا اٹھا اٹھا لے لے لے لے لے لے لے لے لے سب تم کو بستیابی دل سے یہ تیا گیا</p>	<p>۴۸۵</p> <p>رو کا شبنم کو شبنم جھجکا ہمراہ ہو سے قتلِ شبنم جھجکا دی شبنم سے آوازِ شبنم جھجکا گرا گرا لے لے لے لے لے لے لے لے لے</p>
<p>شہ فوج ہو سے ہن شفقِ خاک شفا ہو تاجِ پسرِ فاطمہ کا خون بہا ہو</p>	<p>ہر پر شبنم مائل شیون نظر آئی ماتم کی جگہ تختہ سوسن نظر آئی</p>	<p>باہر سے جو غازی کی صدا آگئی گھون ہمراہ سکی نہ کے من گھبرا آگئی گھون</p>
<p>۴۸۶</p> <p>تھکے تھکے ہاتھ تھکے تھکے ہاتھ شبنم کو لے لے لے لے لے لے لے لے ارشاد کیا ہے کہ سب سے بڑا مال</p>	<p>۴۸۷</p> <p>جھجکا جھجکا لکھا لکھا لکھا شبنم سے لکھا لکھا لکھا لکھا حال سفر راہ خدا کیا لکھا لکھا</p>	<p>۴۸۸</p> <p>تلوار لے لے لے لے لے لے لے لے بجائی سے لکھا لکھا لکھا لکھا ناچارین ڈیوڑھی گئی تان لائی رہ رہ کے حضرت کی صدا کان میں لائی</p>
<p>بیج ہو کہ مٹی کی بلا آگئی صغرا جنگل میں مسافر کو قضا آگئی صغرا</p>	<p>بستی نظر آئی کہیں جنگل نظر آیا تھی ساتوین تاریخ کہ قتل نظر آیا</p>	<p>کیون نہر سے کفار کو سر کاٹے ہو کھینچے ہو سے تلوار بڑھے جاتے ہو</p>
<p>۴۸۹</p> <p>اس روز سے ہر روز کی طرح معلوم ہوئی ہے ہر چیز کی طرح بان آپ کو چاہیے کہ کیا ہو</p>	<p>۴۹۰</p> <p>بالا سے بند ہو شہ شہ شہ آئے جو نظر شامیوں کو باہر سے بوسہ شہان ہون شہ شہ شہ</p>	<p>۴۹۱</p> <p>آج بھی نہیں تکرار چلے آؤ بار اسباب تو سید انبیوں کا بھیج دو بار کہ جس کی ارشاد کیا ہے وہی ہے غصے میں بن اسماء کو بھیج دو بار</p>
<p>سخت اہل جناب تو ان کرتی ہو تم صبر سے بیہوش بیان کرتی ہو</p>	<p>شکر شہ مظلوم سے تکرار کو آیا غصہ وہیں عباسؑ علمدار کو آیا</p>	<p>منت سے کہو تم کہ نہیں فوت ہوا رو کر رہو اس وقت ذرا ہاتھ چاکا</p>

<p>۱۷۷ یاد آئی صدف مجھ کو کت عجب سبکستے تھیں غریب میرا کتے پاس جسوت نہالنے کے نہ تھیں غریب جو دواس کی بیان میں نہ تھیں غریب غریب لہاس</p>	<p>۱۷۸ زخمی ہونے میں مجھ کو کتے کی شاکر صبر و ہمت کا ہر دم ہر دم ہر دم راہی ہو سکتے تھیں غریب غریب میرا کتہ نہ تھا کتے کی شاکر نہ تھا</p>	<p>۱۷۹ تھا دست عروں میں کتے کی شاکر با بال ہوا دست وغایت جو نہ تھیں غریب غریب جو نہ تھیں غریب غریب</p>
<p>مجبور ہوا حکم شہنشاہ سے آیا عباس علی گھر میں عجب گاہ سے آیا</p>	<p>مردوں کو صدف جنگ لایا کیے شبیر لاشوں کی طرح وراٹھا یا کیے شبیر</p>	<p>کہتے تھے بھیک کا عجب دماغ اٹھایا دل ٹوٹ گیا میں غصہ بھرا اٹھایا</p>
<p>۱۸۰ سوت گتے کی شاکر کتے کی شاکر وہ بوشن و چار لیندہ وہ گرد سفر کی باتھون میں تھی شان تھی شبیر کی گردن کو جھکا لایا عجب غریب کی</p>	<p>۱۸۱ اولاد علی ہونے لگی شاکر کی شاکر جب لوٹ چکے وہ شاکر کی شاکر بارے گئے دو اور غلام شاکر کی شاکر مقررے کے کما آئے بھوکے شاکر کی شاکر</p>	<p>۱۸۲ عجب کتے کی شاکر کتے کی شاکر عجب کتے کی شاکر کتے کی شاکر عجب کتے کی شاکر کتے کی شاکر عجب کتے کی شاکر کتے کی شاکر</p>
<p>منظور کو تھا شوق بہت جنگ جلد سے تا دیر تک نہ دیا میں نے محل سے</p>	<p>خاموشی میں یا د جو وہ خوش عمل آئے سوشل سے ٹالا مگر آنسو نکل آئے</p>	<p>وہ آنکے تصدیق تھے یہ شیدائے برادر جب غش سے کھلی آنکھ کہا ہاے برادر</p>
<p>۱۸۳ ظاہر ہو سکتے تھے ان جنگ آں کچھ شہید تھا چلی ہوئی تھی تلوار نہیں ہوئی سلسلے سے ہٹ گئے کفار دراستے ہو سکتے تھے خیم شہر آباد</p>	<p>۱۸۴ بیباختہ گویا جو میں بانوسے خیر بہت تھی وہ جسے بھائی تھے اور کتے کی شاکر وہ عورتوں کی شاکر کی شاکر نہیں تھے سدا کی شاکر کی شاکر</p>	<p>۱۸۵ جیسے نہ بیان ہوگی یہ جاگہ حکایت کافی ہے اتنا کہ شاکر کی شاکر کافی ہے اتنا کہ شاکر کی شاکر کافی ہے اتنا کہ شاکر کی شاکر</p>
<p>اعدائے کیا ہند ہوا پانی اسی دن سے بچوں کو ہوئی تشنہ دہانی اسی دن سے</p>	<p>جو تھا وہ کہا شیفہ شاہ تھے دو نو تھی نام کو میں بندہ امد تھے دو نو</p>	<p>ہو جاؤنگی بیہوش قلق سے نہ سکو لگی تسے نہ سنا جائیگا میں کہ نہ سکو لگی</p>

<p>۵۶</p> <p>صغفرانے کہا غم کی سنان چلی گئی کب تھے آپ کے فرزند تو بھائی علی اکبر جو کچھ انھیں کا بیان جس سے ہوا غم تھے انہیں عباس میں بھائی کے گھر</p>	<p>۵۷</p> <p>میدان میں تھی تھی کہ غم خبر دیا ہے اس سخت سے غم میں خبریں بکھرے زخمی کو لیکو دین بھائی نظر آئے میں چبہ ہوئی ہوا وہ غم میں آئے</p>	<p>۵۸</p> <p>گو ما ہوئی سسلیکے بلاتین میں نشان کہنا ہو چھوڑا تو سوار ی توے تو بان بوسے کو لے جاتے ہیں دنیا سے یار مان صغفر ابھن سوخت نہیں پاس چھو چھ بیان</p>
<p>زخمی علی اکبر بوسے وقت اجل آیا بر بھی جو بھی ساتھ کب نہ نکل آیا</p>	<p>مادر نے لٹا یا جو اسے لیکے پر سے ہر بار نکلتی تھی ہوا زخم جگر سے</p>	<p>ملنے کی ہوس میں سوے کو فرگے کھڑ چپکے سے کہا ہے بہن مر گئے اکبر</p>
<p>۵۹</p> <p>اس حال میں سے علی اکبر چو بکار گرتے ہوئے میدان کو چھوڑ چار باکل نظر آتا تھا نہ بابا کو تھارے اتنا تو کہا میں نے کیا بد کیا بیارے</p>	<p>۶۰</p> <p>کب خون میں نہ بوسے تھے دیدہ بیکار صغفر تھے تھکے تھکے گل میں بیکار بچھلے بوسے بالائے زمین لگیو سے تھار دی میں نے روئے سے جو بچھو بوسے تھار</p>	<p>۶۱</p> <p>پس کچھ جو بڑی اس کا اندر کی پیاری گران ہوئی صغفر صفت ابرو باری منہ کر کے سوئے گور غریبان سے بکاری منہ میں نہ گاہان کو تو اندو باری</p>
<p>کچھ دھیان تھا غم کی گشا بھائی تھی میں صورت مشہور سے نکل لی تھی مغرا</p>	<p>منہ کھل نہ سکا پیاس سے دیکھا کیے اکبر تا دیر مجھے پاس سے دیکھا کیے اکبر</p>	<p>مایوسی و زخم دل ناشاد کے صدے اگر وہائی مسافر میں مری یاد کے صدے</p>

<p>۴۱</p> <p>بلکہ جو جان دل فاطمہ بیگم کے انہیں تھلے کوئی سارے شے شے سبھی تھلے کوئی سارے شے شے سبھی تھلے کوئی سارے شے شے</p>	<p>۴۲</p> <p>کہا یہ سارے شے شے شے شے کہ جاسے ایک ایک شے شے کہا یہ سارے شے شے شے شے کہ جاسے ایک ایک شے شے</p>	<p>۴۳</p> <p>کہا یہ سارے شے شے شے شے کہ جاسے ایک ایک شے شے کہا یہ سارے شے شے شے شے کہ جاسے ایک ایک شے شے</p>
<p>سموم میرا سلیمان وقار کس جاہی غبار دشت تماشہ سوار کس جاہی</p>	<p>بھرے ہیں خاک میں بالکل نام کو دیکھا ذرا حسین علیہ اسلام کو دیکھا</p>	<p>کہا امام نے اٹھتا تھا اور گرتا تھا پکارتا ہوا اٹکو حسین پھرتا تھا</p>
<p>۴۴</p> <p>کہا یہ سارے شے شے شے شے کہ جاسے ایک ایک شے شے کہا یہ سارے شے شے شے شے کہ جاسے ایک ایک شے شے</p>	<p>۴۵</p> <p>کہا یہ سارے شے شے شے شے کہ جاسے ایک ایک شے شے کہا یہ سارے شے شے شے شے کہ جاسے ایک ایک شے شے</p>	<p>۴۶</p> <p>کہا یہ سارے شے شے شے شے کہ جاسے ایک ایک شے شے کہا یہ سارے شے شے شے شے کہ جاسے ایک ایک شے شے</p>
<p>جگر میں داغ ہی اس درقل سے چھوٹ گیا سب وجہ مٹ گئے میرے ہاتھ پھوٹ گیا</p>	<p>کہا رہتا ہی کوئی دہم نہ پستہ ہی یہ کون زخمی رہی ستم نہ پستہ ہی</p>	<p>اٹھائے رنج شہ مشرقین بیٹھ گئے جگر کو تھام کے بیکس حسین بیٹھ گئے</p>
<p>۴۷</p> <p>کہا یہ سارے شے شے شے شے کہ جاسے ایک ایک شے شے کہا یہ سارے شے شے شے شے کہ جاسے ایک ایک شے شے</p>	<p>۴۸</p> <p>کہا یہ سارے شے شے شے شے کہ جاسے ایک ایک شے شے کہا یہ سارے شے شے شے شے کہ جاسے ایک ایک شے شے</p>	<p>۴۹</p> <p>کہا یہ سارے شے شے شے شے کہ جاسے ایک ایک شے شے کہا یہ سارے شے شے شے شے کہ جاسے ایک ایک شے شے</p>
<p>بچائے خالق اکبر ثبات نصرت ہی پھٹا دہ پھول کہ رنگ حیات نصرت ہی</p>	<p>ہوا ہی آپ کو صدمہ کمال کب سے رکھا ملاحظہ لو کریں آپ حال کب سے رکھا</p>	<p>جگر کے زخم میں برہمی کا پھل چلتا ہی تھارے سینے سے بیٹا لوٹ چلتا ہی</p>

<p>۴۸۷</p> <p>ضعیف باپ کو چاہا جو اس قدر مضطر گلے میں ڈال کے امیر کا خدا اکبر زیادہ ہوتا ہو صد مدد دل شکبہ بہ بہ مضطر پہنچاں آپ کو شوہر صغیر</p>	<p>۴۸۸</p> <p>زینب علی حسنین تشنہ زبان چوہر ایسا بنے لبش زینب غفلان کیا ارادہ نکالیں دل نیک کی سان فلق سے کانپ گئے و سنج کون مکان</p>	<p>۴۸۹</p> <p>بجیب علی شہرے کما خدا حافظ سداورد آل گلگون قبا خدا حافظ نہید نذرہ طلسم و خا خدا حافظ خسین تشنہ لب لب قبا خدا حافظ</p>
<p>دل ضعیف وزین کو سنبھالیے بابا سان ہمارے جگر سے نکالیے بابا</p>	<p>زمان رحلت مجروح ماہوش آیا کھنچا جو ساتھ سان کے جگر تو غش آیا</p>	<p>رسول پیوہ جنت کھلا لینگے بیٹا تمھاری پیاس کو دوا دیا بھائی کنگے بیٹا</p>
<p>۴۹۰</p> <p>چنگے ہو گئے خاموش بادشاہ غریب ہلکے آگھوچ آنسو پکار گئے غریب کے دکھ لئے یہ مظلوم سان جو غریب رضین غم کا دین کی غیر مر غریب</p>	<p>۴۹۱</p> <p>نان گل کے سلطان انجان پیہ نیان غمیشہ سنجے کی فان پیہ بیا جگ سے اولا کھڑا جان پیہ ہو عرض کی صفت غم بجان پیہ</p>	<p>۴۹۲</p> <p>کہہ دیے غمیشہ شون کہ اور در در ہوا بیا جگ سے اولا کھڑا جان پیہ و سان رسم غمیشہ نہ بد ہوا عز جی بھگے پر آیا بدن جی نہ ہوا</p>
<p>نئی طرح کی مصیبت فلک نے ڈالی ہو دل پسرے کسی نے سان نکالی ہو</p>	<p>عجیب حال ہو جینے سے یاس ہو بابا زبان خشک ہو شدت سے پیاس ہو بابا</p>	<p>خوش ہو گئے مجروح تن علی اکبر گئے جہان سے رشک چمن علی اکبر</p>
<p>۴۹۳</p> <p>توڑ کے پھر گلگون قبلہ فرمایا یہ حال گردش تقدیر سے نظر آیا ضعیف حسین نے پایا تو نہ جان لیا کوئی نہ کہ نہ خدمت پر بجالا یا</p>	<p>۴۹۴</p> <p>کلام شکے پیکر شہرے کی داری پاؤں پکے سے یہ گواہ عاشق باری نہ دین آپ کہ ہو یہ مقام نا چاری بجیب کی پائیں اب کچھ کی ہو چاری</p>	<p>۴۹۵</p> <p>ابا دین جو جان تن پیکر کچھ کس خاطر اب ملے اور اور کچھ کہہ جین کہ خون پیکر سے تر کچھ بجیب فلک کی طرف ہونے کو کچھ</p>
<p>جگاب بھلیا کا اس وقت کو سنبھالینگے تم آنکھیں بند کرو ہم سان نکالینگے</p>	<p>و دل کیجے مجروح کو غسل آتے ہین جناب ساقی کو خیر ہین بلا تہ ہین</p>	<p>نہ کوئی دوست نہ غسل و کفن سلمان بھیا پسر کی لاش تھی شہید تھے بیابان بھیا</p>

<p>۱۰ پیر کا فیض بہت وسیع پھیلائی یہ کہ روئے ہو کیا قمر ہو گیا جھانکی پیارے کے شہ زین نے یہ بات فرمائی بنا نہیں کیا جو تیرے ہی حسینیت پر آئی</p>	<p>تمھاری گود کے پاس لے گزر گئے زمین پر ہمارے اکبر ناشاد مر گئے زمین پر</p>
<p>۱۱ اگر خاک یہ کہتے تھے بار بار حسین بوسے فلق میں تو اکبر گرا فجار حسین تمھارے سوسے ہوئے ہوئے پیر نثار حسین تمھاری پیاس کے قربان بقرار حسین</p>	<p>بیان مصیبت شبیر ہو نہیں سکتی تمھارے دفن کی تدبیر ہو نہیں سکتی</p>
<p>۱۲ کچھ لاش اٹھائی پہلے امام زمان مومن عشق نہیں دل میں تاب غیظ فغان محل میں لاغش کا لانا بھلا ہو کس بیان امام زادوں میں تھا عجیب شہ عیان</p>	<p>سب اہل میت شہ تشنہ کام روتے تھے اگ کھڑے ہوئے بکیں امام روتے تھے</p>

<p>۴۱ مردی چون جو زمین پر نشہ صدف آئے بغیرین کھینچے ہوئے نزدیک آئے دست بیاں کٹا لیتے ہوئے چمکد آئے فاطمہ امین حسن آئے</p>	<p>۴۲ عشق کیا ہے جو ذمت شاہی نہ لکھے نہ لکھتا جھکتے قلعے قلیب کی جب سے کی فاطمینہ چلے حیدر صدف روسیا ہون میں مگر اتنا تر بج وقت</p>	<p>۴۳ خوگوار زمین جو دم نہ کھانا اسدم یکسی پشیم والائی نہ جانا اسدم طرح غازی سپ کو تانا اسدم نہ لکھے بلجین شہ عا دل تو ترانا اسدم</p>
<p>ہوش چپ اند کو نہ ہڑا کے ذرا آتا تھا منہ سے بس نعرہ بکیر بکھاتا تھا</p>	<p>سار الشکر سوے شپیر پھرا پڑتا تھا سر سے احمد کا عامہ بھی گرا پڑتا تھا</p>	<p>فاطمہ پیٹتی ہیں سارے نبی دے ہیں وقت ہنسے کا ہو اسدم کہ علی دستہ ہیں</p>
<p>۴۴ بیکری کھینچے سب خلق خدا روتی تھی خاک آڑائی تھی مین باد صبا روتی تھی پلو سے دل زہر مرزا مین قضا روتی تھی دیسد سچ رسول دودل روتی تھی</p>	<p>۴۵ تھا سلیم کو تھینا آئے تھے پوچھے چو کہ جہاں گئے بیچ سب تھے پوچھے چاند سے بجائی چا خوش تھے پوچھے ساجد ذرا بد و تپا ہے تھے پوچھے</p>	<p>۴۶ اک دیکھ کر کلک دل نہ لکھ کر کیا چھوین چکی کہیں جلدی نہ لکھ کر کیا بیکری کھینچے سب خلق خدا روتی تھی خاک آڑائی تھی مین باد صبا روتی تھی</p>
<p>سیکڑوں سینے مین چراغ نظر آتے تھے خون کپڑے تن شہ مین جھے جلتے تھے</p>	<p>مستعد جنگ کے ہو فرقہ ناری رن مین گئی ہو دیر سے بابا کی سواری ان مین</p>	<p>آہ نہ ہڑا ہی ہوا آواز غنا بھی آجائے دیر آباد ہو کعبہ پر آداسی آجائے</p>
<p>۴۷ شاہ ہوش تھے چھائی ہوئی نچھائی شہر کے پائیں تھے تھے بنے بان ابھری کپڑے کپڑے تھے تھے تھے تھے تھے پاپ جیتا تھا نہ غور کھینچے باوری</p>	<p>۴۸ بیکری کھینچے سب خلق خدا روتی تھی خاک آڑائی تھی مین باد صبا روتی تھی پلو سے دل زہر مرزا مین قضا روتی تھی دیسد سچ رسول دودل روتی تھی</p>	<p>۴۹ ہو چو یہ بچوں خزانہ گل مید کھلین جاسے سو سے جان گل مید کھلین ہون مچی اشک نشان گل مید کھلین راج ہون شاہ دان گل مید کھلین</p>
<p>حلقے ہوتے تھے کہ ہمت نہ ذرا ملتی تھی مٹھکے گرتے تھے شہ مین زمین ملتی تھی</p>	<p>ہر پے سوس بھجے جان چلی جاتی ہو دادی کے رونے کی آواز چلی آتی ہو</p>	<p>کعبہ دیران ہو مدینہ مین تباہی آجائے مرقد احمد مرسل پرانہ عیر چھا جائے</p>

<p>۱۱۰</p> <p>مگر کوئی علم سونے ناگہ آواز افسردہ دل حلقی پر چھوڑے درد پر واد حلقی پر چھوڑے خند و خفت سے باچار بن سلطان چار</p>	<p>۱۱۱</p> <p>شہسوار کے لڑنے تلخ و خوش بیک بیک کچھ بیک بیک بیک بیک کچھ بیک بیک بیک بیک کچھ بیک بیک</p>	<p>۱۱۲</p> <p>ناگمان ایک غنیمت ہوئی کجی رغبت ہر عضو میں کجی بیک بیک کچھ بیک بیک بیک بیک کچھ بیک بیک</p>
<p>ذوالجناح شدین پاس پر چڑھ سکتے نہیں چاہیے چڑھ لین غار اٹھکے تو چڑھ سکتے نہیں</p>	<p>تن کے ہر زخم سے فوارہ خون چھٹتا ہے سینہ زانو سے جود تباہی تو دم گھٹتا ہے</p>	<p>آئی ہوں لیلِ مہر نے مجھے بھیجا ہے دختر حیدر صفدر نے مجھے بھیجا ہے</p>
<p>۱۱۳</p> <p>قتل کا کیسی آفت سے سامان ہوگا ذبح با خون کی آفت سے سامان ہوگا کاٹ لاد کے سر سے بے غار ایمان ہوگا جو چیرا آج سے بے غار ایمان ہوگا</p>	<p>۱۱۴</p> <p>دھوپ میں چاند کو کھیر کر دالا دھوپ میں چاند کو کھیر کر دالا دھوپ میں چاند کو کھیر کر دالا دھوپ میں چاند کو کھیر کر دالا</p>	<p>۱۱۵</p> <p>ہلے کیا بچھتے ہو نام پر فتنہ کیا کہندہ کو ابھی زندہ تو دین سلطان کیا بیک بیک کچھ بیک بیک بیک بیک کچھ بیک بیک</p>
<p>کوئے اسدم جودلی بن دلی کو مارا نام ہوگا کہ حسین بن علی کو مارا</p>	<p>پسر شاہ جعفر کو ادھر ہوتے ہیں گر کے سردار سے ادھر روح الین تے ہیں</p>	<p>ہسکوا سوقت جو کچھ اور خبر جائیگی میری یہی ابھی سر پیٹ کے مر جائیگی</p>
<p>۱۱۶</p> <p>نکلتے صفت جو وہ نہنتا ہوا نکلتے صفت جو وہ نہنتا ہوا نکلتے صفت جو وہ نہنتا ہوا نکلتے صفت جو وہ نہنتا ہوا</p>	<p>۱۱۷</p> <p>نکلتے صفت جو وہ نہنتا ہوا نکلتے صفت جو وہ نہنتا ہوا نکلتے صفت جو وہ نہنتا ہوا نکلتے صفت جو وہ نہنتا ہوا</p>	<p>۱۱۸</p> <p>نکلتے صفت جو وہ نہنتا ہوا نکلتے صفت جو وہ نہنتا ہوا نکلتے صفت جو وہ نہنتا ہوا نکلتے صفت جو وہ نہنتا ہوا</p>
<p>روح محبوبی اچھی سے گھبراتی تھی بال بکھرے ہوئے فاطمہ تحرقات تھی</p>	<p>ضعف اس مرتبہ ہی جان چلی جاتی ہے خاک پر گردن سپید زحلی جاتی ہے</p>	<p>خاک پر پیٹھ کے چلائی جگر بٹاتا ہے میرے سردار کا آقا کا گلا کٹاتا ہے</p>

<p>۴۱</p> <p>خاک غارتھی پھر پھر کیا ہو خون میں لوث رہا تھا دیر بالائے حسین</p>	<p>۴۲</p> <p>کونجی یحییٰ فاطمہ دگر سرفراز خلق سے صاحب شریف سرفراز</p>	<p>۴۳</p> <p>ان میں جلانی رہی روح جناب ہر پس میں کی لیس فاطمہ زہرا کے قضا</p>
<p>ذبح ہو کے جوہ فاطمہ رہیں تڑپے کیون نہ پھر تیرا بندہ گن میں تڑپے</p>	<p>ہاے ر و مال ہلانے نہیں آتا کوئی ہاے چادر نہیں زخمی کو اڑھاتا کوئی</p>	<p>طاہر آنے لگے ہر شہر سے ویرانوں میں ماتم فخر سلیمان ہوا حیوانوں میں</p>
<p>۴۴</p> <p>چلوں نے سینوں کو بھر کر کیا غاروں کے</p>	<p>۴۵</p> <p>بچے اڑ رہی تھیں ہوس سر غاروں کے</p>	<p>۴۶</p> <p>لاش پاپانی وہ ٹپکتے تھے نقاروں کے</p>
<p>تھی قیامت کی گھڑی پیٹ رہی تھی زینبؑ</p>	<p>شمر ہنستا تھا کھڑی پیٹ رہی تھی زینبؑ</p>	
<p>۴۷</p> <p>بہیں بے مظلوم شہر سے فائدہ کیا ہو باب کھلنے کی نہیں رہنے کی جا ہو</p>	<p>۴۸</p> <p>آگ خالق سے دعا وقت دعا ہو موتنا خان شہر عقدہ کشا ہو</p>	<p>۴۹</p> <p>عشق</p>
<p>نہ سلام رشید گوئی کا کسی سے لینا</p>	<p>ہاں جو لینا تو حسین ابن علیؑ سے لینا</p>	

<p>۴۸ اہل قرآن میں شکر کا سامان آج ہو جس گھر کو دیکھیں وہ پریشان آج ہو آباد و آبادی وہ نہ انسان آج ہو سب قاتل سے چاک گریبان آج ہو</p>	<p>۴۹ اگر لی ہو خاک بنیہ شہید ہو اس فل کو کہ بیان میں سلطان قتل شاس انگلے کھڑے ہو بین شاہ دین پاس وزیر بے بین سید والا کلام پاس</p>	<p>۵۰ عاجل کھڑے ہیں شہید ہو اس بازو سے شاہ خانے ہو پرتے ہیں سر پر بیان میں کہ ہے بد امن قبا دوسرے ہوا و مایہ چو شہر جو پاس</p>
<p>کیسا ہی آب سرد ہو پینا محال ہو پیا سا جناب ساقی کوثر کا لال ہو</p>	<p>کس سے سفارش آج سوائے خدا کروں سر پر اجل کھڑی ہو کدھر جاؤں کیا کروں</p>	<p>مرنے کو خیمے سے شہ عالم بھلتے ہیں صدے سے شاہزاد یوں کے دم بھلتے ہیں</p>
<p>۵۱ بے بین آج فاطمہ نہ ہر اکاہ ہو روٹی اور خلق گشتن عالم تباہ ہو آل نبی کی آنکھوں میں نیاسا ہو خیمہ میں آج مرقہ شیر آہ ہو</p>	<p>۵۲ ہو یا بولے خیرین کا بیان آج ہو جانتے ہو کیوں نام زبان آج ہو صاحب حارے ہو کمان اٹھاؤ گے کیا قصہ ہو تبا و بیان آج ہو</p>	<p>۵۳ سلطان شہر تین کی خیمے کا وقت ہو نہ پھر آئے نو عین کی خیمے کا وقت ہو کے درون میں بین کی خیمے کا وقت ہو</p>
<p>سدرہ پیر آج روح امین جان کوٹینگے طوباکو دیکھ لے لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ</p>	<p>زینب بھی بال کھولے ہو شہ کے شہزاد پرکا ہی شہ کا اور سکیمنہ کے ہاتھ دین</p>	<p>اشکون کی نذر چاہیے پیاسے کیواسطے روتے ہر خیمے دروں لولے کیواسطے</p>
<p>۵۴ لیزہ کا شاہ کی خیمے کا وقت ہو بہر بیرون میں طرہ مصیبت کا وقت ہو نور کبک حسین کی حلیت کا وقت ہو پیر کے بیچ دوع قیامت کا وقت ہو</p>	<p>۵۵ نہ ہر سے سر آرائی ہو کوئی بقرار چلے ہو گوروں وجہ عیال نامدار پا پی ہوئی ہو باون کلشوم دھکار فضہ با بین لکے یہ کہتی ہو بار بار</p>	<p>۵۶ ای عاشقان بطل عجب بجا کر د بہر عجب شہ کیس میں بطل بجا کر د سلسلے کے نام کشتہ خیمہ بجا کر د کیمہ طرہ او خاک سون بہ بجا کر د</p>
<p>تیغ و سپر لگاتے ہیں مرنے کیواسطے غل ہو حسین جاتے ہیں مرنے کیواسطے</p>	<p>فرمائے حفظ خالق باری حضور کی ہی ہی یہ آخری ہو سواری حضور کی</p>	<p>یہ دن ہو رخصت شہ عالی مقام کا ماقم کرو حسین علیہ السلام کا</p>

<p>۹۰ یہ روز دوزخ سے گزرنے والے ہیں ہوئی اُداس نیرم عزت سے منبر کمان پر کمان پر کمان پر کمان روئے کو تاج حسینؑ بیان دے نہ ہم</p>	<p>۹۱ شاہنشاہ تاج چھو بیٹے تاج تخت باغون میں غامی ہوئی ہو پیر پانی ہو سکتا شاہ کے نام گنج تخت بیان میں سکوا رخون کے سیاہ جوت</p>	<p>۹۲ سکھو کو بلائے عالی کا آج حال لوئی گئی جناب رسول خدا کی آل آج آفتاب فاطمہؑ آیا کیا زوال سورس کی لاش گئی گھوڑوں پاؤں مال</p>
<p>بہر یہ اخیر مجاہد شاہِ انام ہے کمان میں حسینؑ محرم تمام ہے</p>	<p>ہر ایک جانطور غم درخ و یاس ہے کعبہ سیاہ پوش مدینہ اُداس ہے</p>	<p>آج اٹھ گئے امام دو عالم جہان سے برسا ہی خون آج کے دن آسمان سے</p>
<p>۹۳ فصل خندان بر بلبل ہے پلوتلج وہاں گئے ہیں باغ چھو کے پھولج روتی ہیں روتی ہیں غم میں ہیں مردوں میں گزرتی ہیں روتی ہیں</p>	<p>۹۴ اہل شہادت علیؑ کا بیچ ہے بچوں کو شاہ کی دستر کا بیچ ہے سب اڑ گئے کون کو زیب کا بیچ ہے</p>	<p>۹۵ یہ دن وہ ہے کہ قید ہوئے زار و تالون شکست کا پوتے کو بنیامین طبرین کا امام حسینؑ کیا زینت سنان لوٹا لباس لاش پر خون مہمان</p>
<p>جی بھر کے رو دھا جواب جائیگے حسینؑ پھر سال بھر کے بعد کہیں لینگے حسینؑ</p>	<p>جتنے جبری ہیں خلق میں جان آج کھینکے لے لے کے نام حضرت عباسؑ دینگے</p>	<p>خیمہ جلا دیا شہ عالی جناب کا لوٹا تبرکات رسالت آب کا</p>
<p>۹۶ گزرتی گئی تو یہ سامانِ کمان پھر ہم حسینؑ کمان اوسیم کمان نیرم عزت سے سرور والا ہم کمان عاشور کو یہ آہ دفنانِ مہم کمان</p>	<p>۹۷ یہ دن وہ ہے کہ قتل ہوئے سرور لبو سے پھینکے رہا ہوئی شیر کی ہون ڈوبا ہو ہیں آج سلیمینہ کا پیر شہزاد ہیں کے خانوں میں باجوئی کی ہون</p>	<p>۹۸ مردوں ہوئے نہ شاہِ ذرین مہمیتیا مکھن ہوئے نہ غسل و کفن و مہمیتیا بھائی گور و سکی نہ بہن و مہمیتیا کیسے اٹھائے رنج و مہمیتیا</p>
<p>آج تھینکے شہ کے لغز یہ شہر و دیار میں سپہی روح بہر زیارت فراز میں</p>	<p>سرتاج کائنات کا سترن سے کٹ گیا یہ دن وہ ہے کہ دفتر عالم الٹ گیا</p>	<p>غم آج تک ہو خلق میں تازہ حسینؑ کا اٹھانہ کر بلا میں جنازہ حسینؑ کا</p>

<p>۱۹ دینارین دیوے دھرم آقا کرے مضرب سارے غلام اس کے نبین صاحب غزا بغور کا مقام جو انصاف کی ہو جا آقا بھی کون بے طبعی شاہ کر بلا</p>	<p>۲۰ جی بھڑکے اردو دھرم شکر کین ماں کر دے دھرم شکر کین سوتیلے دین جیگر و صفدر شکر کین چھپ سا دو دو خواب پیمبر شکر کین</p>	<p>۲۱ مگر چر شامیانہ دین اگر کر بکار خادم کلکے تیرے مرغ مرغ نہ بکار دستار دگوشتوار نہ دلو کلکی سے آشکار اسکے سوار دوش چھو کا تھا سوار</p>
<p>کیا کیا گناہگار و پیر احسان کر گئے بخشش کا ہم غلاموں کی سامان کر گئے</p>	<p>آنسو تھارے پونجی جاتی ہیں فاطمہ تم سب کے ساتھ خاک اڑاتی ہیں فاطمہ</p>	<p>دوہی ہوئی لہو سے رکابین بھیل بھی تلوار بھی لگی ہوئی شاہانہ ڈھال بھی</p>
<p>۲۲ یون ج اردو دھرم آقا کے واسطے جیسے غلام دوتے ہیں آقا کے واسطے پیر پیران کو سید والا کے واسطے ارضی سب بھی دوتے ہیں آقا کے واسطے</p>	<p>۲۳ کی ہو خدا دولت و شہرت خلیفین کس عزم سے وہ آج اٹھاتے ہیں کیا ہوئے ہیں آپ ساتھ کھلے سر پہ نہ پایا ہمراہ سب فقی و عزیز اور آشتا</p>	<p>۲۴ باجا جوبین حضرت عباس علیہ السلام سارے رئیسین پیچھے مرغ شہر ماں کا شعور نہ ہو غلام مستم کننا تمام دیکھنے والوں کا دمیدم</p>
<p>آواز آرہی ہو عجب شور و شین کی ہو دھوم ہر مکان میں ہو حسین کی</p>	<p>نکلے جدھر سے تغریہ رستہ وہ بس گیا سب تھم کے روئے موتیوں کا منہ برس گیا</p>	<p>یار امین ہونا لہ و فیر بادو آہ کا ہو بھائیو جنازہ کسی بادشاہ کا</p>
<p>۲۵ لو کہے سر کو شہد ابرار الوداع ای نور عین احمد مختار الوداع سید عیوب یکین سب یاد الوداع مظلوم الوداع دل انگار الوداع</p>	<p>۲۶ کس حین جا ہو ایک آغوش غلام قصویدہ الجبلان شہنشاہ شکر کام سلسلے بن تیرے دین لکے ہوئی انجام مرا پر اٹھا خاک تعیون کا ہو کلام</p>	<p>۲۷ بھڑکن کر کے تغریہ آنا دہ حزن یاس مہر نہ بچیل فتنہ پشیمان کھڑاں وہ دیکھنا طبع سے علیون کجا ہے یاس وقت والے دین و شین کی بھوک یاس</p>
<p>سدتے غلام آپ پر ایوہ لقا حسین اچھا سدھارے طرف کر بلا حسین</p>	<p>کیونکر پھرے نہ آنکھوں میں سامان کر بلا خالی ہوئی آج مرگب سلطان کر بلا</p>	<p>کھا نا جب آیا سامنے بس شک ہل چل پانی پیا تو آنکھوں سے آنسو نکل چل</p>

۱۴

پو نادہ شام کندہ روزن نہ وہ شام

خالی وہ قنبرون کی جگہ روزن کی بجائے

رہا رہ کے آہ سر دلی سوچ دہر

یہ سب وہ کہیں علم تو سچے یحییٰ بن مر

تارے ہیں خاک پر شہ بدر و خنین کے

تڑپنگے آج اندھیرے میں سب بچے حسین کے

۱۵

بے عشق جس غموش قیامت ہوئی بیا

کچھ بھلا احتیاج نہیں شکر کی بوجہ

بیٹے زمین رئیس جو ہیں صاحب غما

بہاؤ خرم و خالق اکبر سے یہ جو

جو تدر وان ذکر سبط رسول ہوں

یار سب اُنکے دل کی مراد میں حصول ہوں

<p>۴۸</p> <p>جگر کا پتھر گلا ابن علیؑ کا کچھ پاپ نہ اعلیٰ نے کیا ابن علیؑ کا بیویں مایان میں لٹا ابن علیؑ کا پتھر تھی زمین میں یہ تھا ابن علیؑ کا</p>	<p>۴۹</p> <p>دہ خیمے کا جلنا وہ تلاطم وہ تباہی وہ خاک کا اڑنا وہ دھواں اس سیاہی کچھ پتھر سے تلواروں کے پختے تھے سیاہی گلزاروں کی پٹیاں کچھ رنگ تھے سیاہی</p>	<p>۵۰</p> <p>گھر کا طلمہ کاوٹ رہے تھے جو خیال تھا سرم سے دریت عین کا خیال بباد ہوئی سنہ سلطان خورشید خیال فریاد چھپی حضرت کلمہ کو مگر خیال</p>
<p>خالق کی دو ہائی ہی یہ چلائی تھی ہٹرا ہر مرتبہ لاشے سے پٹ جاتی تھی ہٹرا</p>	<p>چھتھی تھیں دامن میں تم ایسا دکھڑے تھے ناموس نبیؐ طرہ مصیبت میں پرے تھے</p>	<p>چلائی تھی فضا شہ لولاک کا گھر ہے لوٹو نہ اسے پختن پاک کا گھر ہے</p>
<p>۵۱</p> <p>تھا چار گھر شہنشاہ بن جب ہو گیا نکاہ کا پکارا پیر سعد ہو گیا اب خوف کیسا نہیں بجائے سے سرد بان جلد سے جلد سے فاطمہ کا گھر</p>	<p>۵۲</p> <p>کچھ دھڑکنے پر اکو نہ اس وقت بنی منہ کر کے سوئے قبر نبیؐ دہائی نابا ہوئی آج آپ کے گھر کی صفائی مارا گیا مجھ مضطر و ناشاد کا بجائی</p>	<p>۵۳</p> <p>جلتے تھے خیام پر پتھر کی کھوپڑی وہ بیکار گری بنی بنی گریہ کی پتھر نہوڑ کے گریں جو جبرج ہو اسے جلانے لگیں ہر درد آؤ بے ادھر</p>
<p>جاتے ہی خیام شہ دلیگر جلا دو عرصہ نکر و مسند شہ پیر جلا دو</p>	<p>جو بھائی سے تو قیر تھی اس دن گئی نانا منہ کس سے چھپا میں کہ رد اچھن گئی نانا</p>	<p>صدے سے دل فگار کو پیاسی کو غش آیا اس احمد مرسل کی نواسی کو غش آیا</p>
<p>۵۴</p> <p>جس دم بوجارت عمر سعد سے پائی سبج سے خیمہ بولا میں در آئی راڈوں میں غلج چکر کی دوہائی دھڑکنے کے ناریوں نے آگ لگائی</p>	<p>۵۵</p> <p>خیموں کی چھتیاں گھر سے تھیں پائی کھانا کھاتے تھے تو چلتے تھے پائی ہر زبیر یادوں سے پٹ جاتے تھے پائی مضطر تھے چھپنے کی جگہ پائے تھے پائی</p>	<p>۵۶</p> <p>تھا غش میں انورم سر کا کے پائی چھتیاں چھین کر دھڑکی نوڑیاں پائی کچھ چھوڑی ہوشیار اعدا کی تیاری بے سر سے درد شہر شگونی نے آماری</p>
<p>نرسے میں کسی کو زہا ہوش کسی کا گھر لٹنے لگا سبط رسولؐ عربی کا</p>	<p>کفار کو تھا بغض جو نازوں کے یوں سے ہاتھوں کے کڑے چھین لیے طوق گلوں سے</p>	<p>جب ظالم ہر چہ نے یہ بے ادبی کی تھرائی بہت لاکھ حسین ابن علیؑ کی</p>

۴۰
آیا جو سیکھیں کس طرح بنجیہ جو
کانون سے گورنے کا حکم لگایا
خفتے تھے درگوش تیرے بھائی
کانون پہنچتا تھا لہو آنکھ سے آنسو

بیابا تھیں آنسو دین دھوئی تھیں رعب
ہر ایک طرف بکھیتی تھیں وہی تھیں رعب

۴۱
ہزاروں چلاتی تھی دادا کی دہائی
پوتا ہو ستم خالق دنیا کی دہائی
خفتے ہیں گھر احمد و عمر کی دہائی
کانون کا عجبال ہو بابائی دہائی

سرور کا گلا کاٹ کے یہ اور جفا کی
فریاد ہو فریاد ہو عباس چچا کی

۴۲
جب سیکھیں نہ بزرگوں کی چکارا
جب بھلا کے لئے ستم لگائے مارا
مرد سے باخبر نہ تھے نہ بیکار
چچا تین کراہی شہر سے بیکار

سینے سے کوئی دم نہ جا کرتے تھے بھائی
ہر وقت سے پیار کیا کرتے تھے بھائی

۴۳
عالم جو ہٹا چھوڑ کے بازو سے سیکھیں
دہشت سے ہوا غرق عرق سیکھیں
درد بے بس تھے خون میں گیسے سیکھیں
مردم جو دم رکھتے تھے سیکھیں

کتنی تھی کہ منہ آنسو دین دھو نہیں سکتے
بابا کا گلا کاٹ گیا ہم رو نہیں سکتے

۴۴
غش کوئی تھی کچھ جوہر بکھینا عیار
غل تھا گرفتار گری بہت شہید عیار
دور سے ستم ایجا دسوسے عالم بیکار
دیکھا کہ نہیں پوچھ میں صبا ہزار

بس لوٹ لیا بستر بیا رہی جا کے
تیکے کسی ظالم نے لے لے مر کو ہٹا کے

۴۵
جب شب کی کھائی کھانا نظر آئے
مراہٹ گھر میں ملکر نظر آئے
سجبان میں بیٹے پوئے غم نظر آئے
عربان سر ناموس تھیں شب نظر آئے

بوسے کہ ہوا صدق سفر کر گئے بابا
ہم غش میں بہت شہد ہوں گئے بابا

۴۶
آگاہ ہوا شہر میں یہ اتھن بن گیا
بہو چاہو وہ لعین عالم بیکس کے بابا
بولا کہ شہین سب کو دن میں آئیں ہم
کچھ لگا قدم سینہ سجاؤ خیرین یہ

زہرا و علیؑ سے نہ ڈرا ہوں نہ ڈروں گا
مثل شہ مظلوم اسے فوج کروں گا

۴۷
تھا مستقیل جو ستم ایجا
گردن کو جھکا تھے بے رحم ایجا
بیویوں کو نظر آئی تھیں بے دوداد
چچا و چچا نہیں وہ دل نشہ و ناشاد

شمر ستم ایجا کو سر کاٹی تھی قضہ
یا شیر خدا آؤ یہ چلاتی تھی قضہ

۴۸
یہ تھیں شہر سے کتنی تھی تھوڑے ستم
کس ظلم سے تو نے نہ مظلوم کو مارا
گھر احمد و عمر کا لٹوا ایسا سارا
بیویوں کا نہیں اسے سوا کوئی سہارا

ناحق بھجاب تو ہوں جو رہا ہوں
فرزند محمدؐ کا گلا کاٹ چکا ہوں

<p>۴۹</p> <p>سکینہ کی بچاؤ نہیں کی پارک کی لکڑی کو آنا نہیں کی محبوب خدا کو بھی بلانا نہیں کی پانوں کے کماؤم کو کھانا نہیں کی</p>	<p>۵۰</p> <p>نکسے پہ صدا کا نپ کیا نہیں گئے گج کے شہا جلد کرنا نہیں گئے گو باز اقل سے وہ درخشاں دور پانے اٹا رہا یہ کیا جانب لکھ</p>	<p>۵۱</p> <p>اے کسے کرتے تھے دعا غریب کی حالت وہ پائیں وہ صدقہ دینی نہ نقابت دی شرنے آواز کا احوال شقاوت ہاں غیب سے پہلے یہ کون اور مصیبت</p>
<p>۵۲</p> <p>یہ دشمن دین سنت و زہدی نہیں سنتا ہم دوست ہیں زیادہ ہاری نہیں سنتا</p>	<p>۵۳</p> <p>اس بابا سیری پہ بیمار سنگا ہاں دیر نہ طوق گر اس بار سنگا</p>	<p>۵۴</p> <p>محبوس رسن جسد کرواں ہی کو اب لچلوتا موس حسین اب علی کو</p>
<p>۵۵</p> <p>زمانی نہیں گئے کہ سناؤ میری دنیا میں نشان شہر صابری میری کے پونج کی حاجت نہیں آتھی میری کریم کے لئے بھی فاضل میری</p>	<p>۵۶</p> <p>بن تو آہن سے عداوت ہے گردن تو جو جھکے ہوئے ہے نہلوس نہی غم سے پیچھے نہیں نہلے اب پوچھیں آہ وہ جب پائیں لالے</p>	<p>۵۷</p> <p>باز دین سبب ت اظہار کو دیکھیں ابل جرم سید ابرار کو دیکھیں ہر مضطرب کیسے ناچار کو دیکھیں کس حال میں ہیں عاقل بیکار کو دیکھیں</p>
<p>۵۸</p> <p>دور کا بھی جی سے گزر جائیگے بچے اسکو جو کیا بیچ تو مر جائیگے بچے</p>	<p>۵۹</p> <p>مر جائیگا یار کو ابدانہ سوا دورہ پہناؤ ہمیں طوق گر ان باسکو ہٹاؤ</p>	<p>۶۰</p> <p>پوچھیکا کوئی حال اس حق کے ولی کا تم شوق سے کہنا کہ یہ پوتا ج علی کا</p>
<p>۶۱</p> <p>جس پر غل جرم کر کے کی کیا آئی یہ صدا حیدر کی کی کیا نہلوس نہی غم سے پیچھے نہیں نہلے اب پوچھیں آہ وہ جب پائیں لالے</p>	<p>۶۲</p> <p>جس پر غل جرم کر کے کی کیا آئی یہ صدا حیدر کی کی کیا نہلوس نہی غم سے پیچھے نہیں نہلے اب پوچھیں آہ وہ جب پائیں لالے</p>	<p>۶۳</p> <p>آرام نہ دینا کہیں نلزون کے بلوں کو رو بھی نہ سکین باہر دو کس کس گلہ کو</p>
<p>۶۴</p> <p>اس اہل پیسری کی اسیری کا نصدق مجھ کیسے مضطر کی اسیری کا نصدق</p>	<p>۶۵</p> <p>اس اہل پیسری کی اسیری کا نصدق مجھ کیسے مضطر کی اسیری کا نصدق</p>	<p>۶۶</p> <p>اس اہل پیسری کی اسیری کا نصدق مجھ کیسے مضطر کی اسیری کا نصدق</p>

<p>۵۱۴ بندست گلچین اسنین فوج دعا نے</p>	<p>۵۱۵ سید نبون کو اہل جفا نے</p>	<p>۵۱۶ کی آہ دفنان روح رسول دوسرے نے</p>	<p>۵۱۷ دی سے بندھے زینب و قطموم کے شانے</p>
<p>بندستے تھے گلے اشک فشان ہوتے تھے عابد</p>	<p>مان بہنوں کا منہ دیکھتے تھے روتے تھے عابد</p>		
<p>۵۱۸ بہشت ہوا کی شکرین کی باری</p>	<p>۵۱۹ ان غصے پہ تھون کے گے باندھے ناری</p>	<p>۵۲۰ زینب کی طرف دیکھ کر اس سے کلامی</p>	<p>۵۲۱ دیکھو بھوکے کچھ نہیں نقص یہ باری</p>
<p>ہاتھوں میں رس بندھتی ہی منہ موم رہا سینگ</p>	<p>ہم باپ کے ماتم سے بھی محروم رہا سینگ</p>		
<p>۵۲۲ غموں میں عشق غم درخشاں دھندلی</p>	<p>۵۲۳ خون حلافت جو نہ پارا سے نچنا ہی</p>	<p>۵۲۴ بہر صورت درتبت سلطان زمین دی</p>	<p>۵۲۵ زیادہ کر بارہ دین گلے ایک رس دی</p>
<p>اب تاب سماعت کی نہیں اہل عزا کو</p>	<p>ہن قاطعہ کی بیڈیان مستلج ردا کو</p>		

<p>۴۱ بر باد و خداد کوئی باد شاہ ز غم و غم ز غم ز غم ز غم خاکم ز غم ز غم ز غم ز غم ز غم ز غم ز غم ز غم ز غم</p>	<p>۴۲ ز غم</p>	<p>۴۳ ز غم</p>
<p>تخمی چلے امام کے ابن امام کے ناموس لٹ گئے شہ عالم مقام کے</p>	<p>اسباب لوٹ کے ستم ایجاوے چلے ادھون پر اہل بیت کو جلاوے چلے</p>	<p>ظاہر میں ننگے پاؤں کا نمونہ فروش پر باطن میں تھے مگر قدم پاک عرش پر</p>
<p>۴۴ بیدار عیان کی شہ شاہ کوئی تخلک کر گیا جین سید شاہ وقت زوال ان میں ہے شہ شاہ کہنیکر ان پور ستم شاہ</p>	<p>۴۵ ز غم</p>	<p>۴۶ ز غم</p>
<p>تھا از تیغ طعن شہ مشرقین کا زمین تھے آگے کاٹ لیا سر حسین کا</p>	<p>کستی تھیں دکھنا شہ جن بشر کا سر ہیں بے پراں تھیں ہر تیرے پد کا سر</p>	<p>ز بکیر تھی نمازی و زاہد کے ہاتھ میں قل تھا کہ سجدہ و کیمہ لو عاید کے ہاتھ میں</p>
<p>۴۷ ز غم</p>	<p>۴۸ ز غم</p>	<p>۴۹ ز غم</p>
<p>بجوت مسند شہ عالی و تبار لی بروئے کسی نے جادو ز غم اُبلدی</p>	<p>راہ خدا میں مہر سے چلنے کا شوق تھا خوش تھے کہ تن میں زبور ز غم طوق تھا</p>	<p>بجادی تھی ہری کیر و مضطر کے پاؤں میں تاکو تھی کہ بیٹھے باغین نہ چھاؤں میں</p>

۵۰۳
 گر نہ تھے جو تیرے دل میں ہر روز ادا ہوتے
 دربار میں نہ دیکھنے کے نام نہ ہوا گذر
 بیچارہ تھا حکم غدار تخت پر
 بجلی تھیں کر بیان درسا کی یاد دہر

تھا شمر کو خیال جو حکم کے پسین کا
 طشت طلا میں تدریاسر سین کا

۵۰۴
 تو تیرے دل میں ملک سفار کے کیا
 کس طرح ہوئی وہ نعم جنگ کی جا
 شہر میں تو درخشاں تیرے دروہ کا
 شہر میں سے تو نے شاہ کا یوگر جا کیا

شہر خدا کا شہر مسد کا لال تھا
 سار کجیاں کجیاں لڑنا محال تھا

۵۰۵
 بولادہ تیرے حکم غدار کا کلام
 میدان حق کا حکم غدار کی جبین شام
 تیرے کیسے جنگ کی سبیل میں نام
 نہ تھے شاہ نہ تھے شاہ کا اذحام

اکبر کے غم سے جسم میں نہ کے نجان تھی
 پر کیا ہوں جو سپرد الاکی شان تھی

۵۰۶
 سر پر ہوا تھا عامہ رسوای
 کر کے کا توڑن کے گریہ بیان بہان تھا
 شہر کیسے جنگ تھا غریب و شہر
 داؤد کی زور تھی کمزیر مرخص تھا

پیرا میں نفیس ملی خون میں بھرا
 لبوس مصطفیٰ علیؑ خون میں بھرا

۵۰۷
 آگاہ نہ تھے دل الایہ پوچھے
 آت و آن کو کیسے آت و آن کی پوچھے
 آگاہ کی کجی کو سر زار نے حکم
 دیکھا دھرم کو سر زار نے حکم لال نے

ہوئے ہٹی سپاہ اکیلے لڑے ہیں ہم
 شہر کمان ہو تم لب بیا کھڑے ہیں ہم

۵۰۸
 حضرت کی صورت تھا ہونے کا
 بیچارہ کیسے تیرے بے بہار
 رسد کمال جس نے نہ تھے تیرے
 کالجیہ کے درد سے انسو کیوں نہ

دریا تو میں نے چھین لیا فوج نہر سے
 پیاسے ہو آؤ بانی بدلاؤں نہر سے

۵۰۹
 تھی جاکر آؤ دیکھی تو شہر کیسے
 غیور کون کو دیکھے بعد بدلتے
 غم تو زمان ہوا خاک میں آج کیوں
 غم سے تھکا رہا ہے مجھے دشوار جوت

جینے سے طبع صغیر ہے شیر مرٹ گئی
 بڑھنے نہ پاس طوق بھی یہ عمر کھٹ گئی

۵۱۰
 لکھتے شاہ ہو گئے بیوہ شاہ کی جا
 بر شکر مصطفیٰ علیؑ صغیر سے ہو گیا
 تخت میں ختم نہ صغیر چاہ دیکھنا
 بیخ کا کسے شاہ نہ تھے آبدار

کاہنی زمین سرخ سے خم آسمان ہوا
 جب خون گردن شہر میں رواں ہوا

۵۱۱
 کتنا تھا جنگی لشکر میں جنگی
 دیکھتی میں بہت حیدر کرار تھی
 الفت جو سکھ لال سے تیرے تھی
 غم سے کسے کسے باہر تھی

کاٹا تھا سے طلق شہر خوشخصال کو
 بدلا کتبہ درخبر کے لال کو

<p>۵۱ مقتل میں لکھی گئی تھی جب برہنہ ہو زینت کو لاشہ شہیدین کی نظر تھا جسم جان فاطمہ بی بی زمین پر غما سے زرد ہو گیا تھر اکیا جگہ</p>	<p>۵۲ لکھائی تھی غم میں اس وقت غل غل لکھائی تھی غم میں اس وقت غل غل دور سے جو کون لاش سے اکو جگہ کیا سوسہ مینہ دیکھ کے زینت کے دی صدا</p>	<p>۵۳ کون سے نہیں کیلے تھی غم میں تھا ہوا ج وادی غم میں غم میں بازو پڑھا و باندہ و دو زمین غم میں پیارے بچے بہانے لیے جلنے میں شہید</p>
<p>دیکھی جو خاک شہ کے تن پاش پاش پر بنت علی اگر گری گل نہ ہر اک لاش پر</p>	<p>فریاد ہو کہ دی بہین ایذا چھڑا لیا دیکھو بہین کو بھائی سے نانا چھڑا لیا</p>	<p>ہیں پاس شاہ جن و بشکر کو بیکار نا پیارے دھوکے جب تو پھر کو بیکار نا</p>
<p>۵۴ زخمی کون بھائی تھی وہ درنگار و نہایت چھبت و الفت ہو یادگار غم سے کرپ گیا تن شاہ فکرت فار کہ ہو ہی تعین لاشہ سیر سے بار بار</p>	<p>۵۵ اصغر کی قبر دیکھ کے بانہ نے دی صدا آج بھلا دن مجھے میں اویس سے نہ انگو کہ تنے دور و نہین دیسے پیا جگہ میں غمناکی کی بارات کو بھلا</p>	<p>۵۶ جنگل میں آج کیلے تھے درگاہ ارمان غمناک و غمناک و غمناک راہ خدا میں غمناک و غمناک و غمناک شاہ خدا ہو جسے بوالال کیا گناہ</p>
<p>ہیں نہ لہلہ جفا کے جا بھگے سرنگے بھائی شام میں ہم کو پھر اٹھ گئے</p>	<p>بہلائے والکون ہو در کے جو روو گے کیوں قاری آج باپ کے پہلو میں ہو گے</p>	<p>سینہ ہو چاک چاک نہیں کوئی گود میں تم سوئے نہ چاک نہیں کوئی گود میں</p>
<p>۵۷ جسم پر کھلے تھے بہت خون حسین گو یا ہو بہن سے تن احمر حسین اس شہادت میں ہو گیا قہر حسین نور کوئی لاش ہو نہ ان پر حسین</p>	<p>۵۸ کڑا ہو گیا لاش کو کا منگاؤن میں ہوں دور سے دریا باس ان میں پیارے نہیں ہو بس کہ تعین تھی جاؤن کسی گھمٹ میں کوئی کو لاناؤن</p>	<p>۵۹ دیکھو ذات سکینہ نہ گئی جلانی تھے سر دینہ وہ دل تھی کبھی تھی بیخواب جب ان کی فاطمہ کو لاش کو دیر ملکہ کو ان کی</p>
<p>غرت ہر ایک حال میں فائق کے ہاتھ ہو تو میرے سر کے ساتھ ہر نہر سے ہاتھ ہو</p>	<p>سوئے تھے میری گود میں ہم کل کی بات ہو تھا ہوا ج گور میں یہ پہلی رات ہو</p>	<p>اس وقت پاس اپنے ملائے نہیں مجھے پرسے ہیں آں کے لال بچائے نہیں مجھے</p>

۵۲۵

کر تاغلاس سے غم گنگوڑیہ بیان

اور

شکست بل بیت کی آگ کون سے تھکوان

۵۰۶

بجھتے باج جہاد و جنت جنت تو عیان

تا

آسلان بلخہ اسیر و ن کی تھی فغان

تھا سخت پر نرید بڑا اہم شام تھا
پہنچے سر حسین علیہ السلام تھا

۵۲۶

خاک کدن کہ ماہر تیریب جب گزرا

م

م کو ہے کہ رہی تھیں دعا غم سے بار بار

ف

فان شہرین دولت سے نہ جیتا کہ تیر تیر

ا

اوپر کسی طرح نہ ہوا مہر تیر تیر

جو دامن بتول میں پلکے بڑی ہوئی
سرنگے تھی بڑید کے آگے کھڑی ہوئی

۵۲۷

برعزت میں نہیں کسی وقت باج برہام

ہو

ہو از رزت سبیل کہین سید نام

ا

اوقاف تھیں زمین زمین کیس کوئی نام

ک

کرتے ہیں کہ بلا میں بیت کے ملک نام

ایرا نزل بہا تم تو در بیط خاک
گیسوسے شام بازو گریبان صبح چاک

<p>۴۴ عجب کائنات دین پرست عجب کائنات ایسا غریب کیسے منظر عجب کائنات عالم حیا میں ایسے بار عجب کائنات ایسا حیا میں عاشق دلدور عجب کائنات</p>	<p>۴۵ جو کتب کو کتاب و نورین مگر درو مظہوم غریب کی نام و درو بوزلف و دریا کی گر و درو رخسار پر گلستان و گر و درو</p>	<p>۴۶ ایسا گزرا سکون و غریب گلیان نورین گلستان میں غریب گلستان گلستان میں نورین گلستان میں گلستان میں نورین گلستان میں</p>
<p>۴۷ وہ قدر دوزی شود و فلک احترام دین ہادی دین پیشوا دین غنی دین امام دین</p>	<p>۴۸ جب عقل عقل کل کی خردی بہم ہوئی تفصیل نام عابد و یکس فہم ہوئی</p>	<p>۴۹ ایک لاشک سید و غریب گلستان چشم رسول پاک سے آنسو گلستان</p>
<p>۴۸ عجب کائنات دین پرست عجب کائنات نورین گلستان میں غریب گلستان نورین گلستان میں غریب گلستان نورین گلستان میں غریب گلستان</p>	<p>۴۹ جو کتب کو کتاب و نورین مگر درو مظہوم غریب کی نام و درو بوزلف و دریا کی گر و درو رخسار پر گلستان و گر و درو</p>	<p>۵۰ ایسا گزرا سکون و غریب گلیان نورین گلستان میں غریب گلستان گلستان میں نورین گلستان میں گلستان میں نورین گلستان میں</p>
<p>۵۱ ہل ملکین کہ سکندر دوتار دین ہر دم ہو وقت مہر فلک کے زوال کا</p>	<p>۵۲ چہرا بہت آس ہو اس فرخ شخصال کا ہر دم ہو وقت مہر فلک کے زوال کا</p>	<p>۵۳ تا نظر کام آید گلستان شکر دین کا ہو گاہ عصرتک کوئی یاد حسین کا</p>
<p>۵۳ عجب کائنات دین پرست عجب کائنات نورین گلستان میں غریب گلستان نورین گلستان میں غریب گلستان نورین گلستان میں غریب گلستان</p>	<p>۵۴ جو کتب کو کتاب و نورین مگر درو مظہوم غریب کی نام و درو بوزلف و دریا کی گر و درو رخسار پر گلستان و گر و درو</p>	<p>۵۵ ایسا گزرا سکون و غریب گلیان نورین گلستان میں غریب گلستان گلستان میں نورین گلستان میں گلستان میں نورین گلستان میں</p>
<p>۵۶ دستی جو عشق روئے دین میزدور دنگ ہی ہر دم ہو وقت مہر فلک کے زوال کا</p>	<p>۵۷ بہتر گو گزرا نہ ستائے غلام کو اہستہ سات کوڑے گلستان غلام کو</p>	<p>۵۸ جواب تیغ پیاس میں پانی نہ پائے پہل چھپوں کے ہو کر میں شہید گلیان</p>

<p>۴۰</p> <p>شربت گیتی صوبہ جی ہو گا وصال بالاں غنچش میں پریا ہو گیا لال ناحق کہ لگا بجائے عمر خصال نارنگی کی بجائے فنا ہو گیا کمال</p>	<p>۴۱</p> <p>بخت بخت بد بختیہ قضاغ نہ نہیں بخت بخت فتنہ بخت بخت بخت مرا گیا جو عاشق خلاق خود کہ خاک میں ملا جو سوا خلق کمال</p>	<p>۴۲</p> <p>فلت عصا جو فلتے سجا و کتاب عابد کسے سقا تو تیری تعین تبیان کتنے کتنے میں نعم ہو ام کے امام آقا جو شہید نقیب ہو غلام</p>
<p>دشمن ہنسینگے دے براس گل عذار کے سرسبزے پر چڑھائینگے تن سے امار کے</p>	<p>پانی ذرا دیا نہ شہ شرفین کو زہر لاکے آگے ذبح کیا ہو حسین کو</p>	<p>کھاؤنگا غم تو فون جگر اب پیونگا میں ماتم کرونگا باب کا جھک جیون گلام</p>
<p>۴۳</p> <p>جنگ جگمگا فوج وہ مظلوم کیسے کسے غم غم غم کے خیابان شاہ کسے غم غم غم سے ہو جا گیا تباہ باد گیا جو غم غم سے ہو جا گیا تباہ</p>	<p>۴۴</p> <p>دوست بن اہل بیت شمشاد کین کتنی کوئی ہے عکرا وصف شکن کسے کو دوری ہو کھڑی زجر بین کسے کو دوری ہو کھڑی زجر بین</p>	<p>۴۵</p> <p>مقی قاتلان کو تو حرم میں ایک عید اب حرم کو ایک عید کا شکر نید وہ سخت منظر بین وہ ظہیرت شہید راہی پیادہ دلیر شہید شہید</p>
<p>عابد کو ٹھہر چھٹکے خیمے سے لایگا ہفتاد نازبانہ سگر لگا لایگا</p>	<p>نقدیر آج زینت باؤں کی سو گئی بے بھائی کی وہ ہو گئی وہ راند ہو گئی</p>	<p>قطرے عرن کے جسم سے جس چٹک گئے بالاں خاک چند ستارے چھٹک گئے</p>
<p>۴۶</p> <p>اس جو بیک منکر نہ نہشت نیندا ہنگام عطر کشتا شاہ کا کلا سکھلے سے پیش کے سر نہشت نیندا بامین آسمان خدین غنچ لکھنا</p>	<p>۴۷</p> <p>کتنی غم بار بار کتنی غم بار بار کتنی غم بار بار کتنی غم بار بار کتنی غم بار بار کتنی غم بار بار کتنی غم بار بار کتنی غم بار بار</p>	<p>۴۸</p> <p>سایہ جاوہرہ میں چھری سیاہ شر نیز بھونکے دھوپ میں جاوہرہ شر کھا کر ایک چھری لکھتے ہو شر آگے فوٹتے لکھتے ہو شر</p>
<p>لاشہر ترلو سے شہر بظہیر کا ہر شوق و جاہد نبی کے وزیر کا</p>	<p>زندہ و نہیں دین شاہ زمین فوج ہو گئے شیخ ستم سے شہ نہ دین فوج ہو گئے</p>	<p>غائب ہاں سے جب سر شاہ ہوا غل غل غل دیکھنا سر شہید کیا ہوا</p>

<p>۱۰۱ خونِ شکر و صفتِ زلفِ تاجِ خطا بخونِ کیمو کا حکمِ عذار کا غتاب بولایا شہرِ لاؤ تو بیا کر کوشتاب بشکِ دی بیا بیا بیا بیا بیا</p>	<p>۱۰۲ امداد کا یہ وقت ہے تشریفِ لائے بیا بیا بیا بیا بیا بیا بیا بیا بیا بیا بیا بیا بیا بیا بیا بیا بیا بیا بیا بیا بیا</p>	<p>۱۰۳ عابدی کی سمت دیکھ کر حکمِ کیمو بیا بیا بیا بیا بیا بیا بیا اسکا ہی کیون نہ کاٹ لیا بیچ سے کلا جلا کو بلاؤ کرے جلد سے جلا</p>
<p>آیا وہ ماہِ حسن بد اختر کے سامنے عابد کو لائے شہرِ تلک کے سامنے</p>	<p>اعجاز دیکھو فاطمہ کے نور عین کا نیز پر کیا پرچ سے پھر حسین کا</p>	<p>ہر چند مبتلا سے مرضِ رشک ماہی لیکن یہ شیر دلبر سر شیر المہی</p>
<p>۱۰۴ روتے تھے جسکو خوبان کیے مصطفیٰ ظاہر ہوا وہ حال بیان دیا مصیبا بلا شہی بناؤ سر شاہ کر لیا ظالم نے تازا زیادہ اٹھایا غضب کیا</p>	<p>۱۰۵ بیا بیا بیا بیا بیا بیا بیا بالون سے نکلے کو دھاکے دی تھیں بیا تھاپا پس لے کے تھن و جاوید لکھ لکھ لکھ بیا بیا بیا بیا بیا بیا بیا</p>	<p>۱۰۶ جلاؤ تھن کے پتے پتے بیا بیا جلاؤ تھن کے پتے پتے بیا بیا جلاؤ تھن کے پتے پتے بیا بیا جلاؤ تھن کے پتے پتے بیا بیا</p>
<p>چھوڑا نہ حق کے خوف سے زارِ خمین کو ہفتاد کوڑے شہر نے مارے ضعیف کو</p>	<p>پیشی تھی لکھن شان بدن ماہتاب سے ہر جاٹھر کے روتے تھے افزونِ حجاب سے</p>	<p>ظالم کیڑ کے بازو سے سچا دلچلا عابد کو قتل کے لیے جلاؤ دلچلا</p>
<p>۱۰۷ وہ تازا نہ شہر کا وہ جسمِ ناتوان قدرتِ خدا کی مار کو مان اور کمان شہرِ حسین سے سب شاہزادیاں شہرِ حسین سے سب شاہزادیاں</p>	<p>۱۰۸ شہرِ وصال کی منازل کے بعد دربارِ نبی کے ناموں شاہانے مصطفیٰ کے کھڑے ہوئے تھے بیا بیا جلاؤ تھن کے پتے پتے بیا بیا</p>	<p>۱۰۹ جسمِ لکھن شان کو یہ حال کیا نظر شہرِ حسین سے سب شاہزادیاں شہرِ حسین سے سب شاہزادیاں شہرِ حسین سے سب شاہزادیاں</p>
<p>کچھ بول سکتے تھے جو نہ امت کی پاس سے شہر دیکھتے تھے شہر تلک کا پاس سے</p>	<p>بچی نگاہ کیے ہوئے باہم کھڑے رہیں ناموس بادشاہ دو عالم کھڑے رہیں</p>	<p>معصوم کو قتل یہ ہوا دل لٹ گیا بیکس پر سے دور کے باقر لٹ گیا</p>

۱۰۱	میں کچھ عیب نہ تھا میرا پرانے	جلاد کھینچتا تھا اُدھر اس جنت توم	نبی علیؑ کی کتنی تھی قاتل سے دہم	کیا تم کو یحییٰ کا سرت سے ہوتا
تو جسم سے اُٹھار نہ اس مہ جبین کا سر جلاد کاٹ اسکے عوض مجھ سزین کا سر	۱۰۲	یہ تھوڑا کہ خالق اکبر وہاں ماری	جس نے تھی برا ایک کھلے سر وہاں ماری	ہوتا ہی ظلم شام فغ مشر وہاں ماری
ہوتا ہی قتل عالم نہ ناشاد یا علیؑ فریاد رس نہیں کوئی فریاد یا علیؑ	۱۰۳	ناگاہ آئی یہ اثر اشد کی صدا	گوش یہ ہوا تو کی کا نہیں پتا	کھانا نہ نہ خوف سے جلاد ہٹ گیا
اللہ کیا ستم تہ افلاک ہو گیا ای عشق بس خموش جگر چاک ہو گیا	غل تھا علیؑ نے پوئے کو آکے بچا لیا			

۴۸

جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم غلامان میں
لیکھا ہوں کسی طرفہ غلامان میں
نہج چون کو نہ تھا چین غلامان میں
تو بار عالم کہ نہ آئی تھی بوازدان میں

چادرین میں برسوں پر نہ جاگہ سونے کی
قید میں قید تھی شہزادیوں کے رونے کی

۴۹

دل تپا پربت اس منور سے ہے
عجب حال تیرے عجب تیرے ہے
اشک و سوگم یہ وطن عجب تیرے ہے
وہ جہین پر پھلکی کی ابر سے ہے

گور ہوگی نہ میسر نہ جنسازہ ہوگا
زخم بھائی کے جگر کا ابھی تازہ ہوگا

۵۰

ہوئی تھی در سیکر قہر کی چھوٹ نہری
تیرے کو طول ہوتا اب شقت نہری
بہر گھلیا ضعف کہ نہری کی کھیل کی حالت نہری
ہوئی تھی در سیکر قہر کی چھوٹ نہری

نہ دوا تھی نہ غذا نہخ و پریشانی میں
ہوے سامان اجل بے سرو سامانی میں

۵۱

ان کا تھی سیکر قہر کی چھوٹ نہری
تیرے کو طول ہوتا اب شقت نہری
بہر گھلیا ضعف کہ نہری کی کھیل کی حالت نہری
ہوئی تھی در سیکر قہر کی چھوٹ نہری

کان میں دیو بھی ہیں زمین پر پائیاں
کس سے کیلین انہیں میں علی صغر لانا

۵۲

اب تو قصہ کہ با کو بکار و تان
اس طرحی خلق کے آقا کو بکار و تان
خدا نے اپنے بندوں کو بکار و تان
خدا نے اپنے بندوں کو بکار و تان

ہیں بڑے صاحب اعجاز چلے آئنگے
قید سے آل میرے کو چھڑا جائینگے

۵۳

اب تو قصہ کہ با کو بکار و تان
اس طرحی خلق کے آقا کو بکار و تان
خدا نے اپنے بندوں کو بکار و تان
خدا نے اپنے بندوں کو بکار و تان

قید میں یوں تو گنہگار بھی کم مرتے ہیں
جس طرح خانہ تار یک میں ہم مرتے ہیں

۵۴

کون تو لانا میں ان کی وارثہ شہزادیوں کی
کون تو لانا میں ان کی وارثہ شہزادیوں کی
کون تو لانا میں ان کی وارثہ شہزادیوں کی
کون تو لانا میں ان کی وارثہ شہزادیوں کی

خون بھی گردن صغر سے پکیتا ہوگا
دل بھی بھائی کا صد سے دھڑکتا ہوگا

۵۵

کون تو لانا میں ان کی وارثہ شہزادیوں کی
کون تو لانا میں ان کی وارثہ شہزادیوں کی
کون تو لانا میں ان کی وارثہ شہزادیوں کی
کون تو لانا میں ان کی وارثہ شہزادیوں کی

رونہ یوں سینہ سپیر کی سونے والی
میرے خوش میں آباپ کی رونے والی

۵۶

کون تو لانا میں ان کی وارثہ شہزادیوں کی
کون تو لانا میں ان کی وارثہ شہزادیوں کی
کون تو لانا میں ان کی وارثہ شہزادیوں کی
کون تو لانا میں ان کی وارثہ شہزادیوں کی

کرب میں باپ کی عاشق جو زمین پر پڑی
مان بھی لہلہا تم کے بیٹی کے برابر پڑی

<p>۵۰۹ روشنی دنیا بیاں آج و خیرین گھلے جلد تشویش سائیں ہوئے اس کی تائے اس کا منہ دیکھ کے سب غم و بدن تھکے</p>	<p>۵۱۰ کا ملک جاہ و دم سے کہ ہوں آلودہ نامہ پاک و آفاق میں بے گوردون ناتوان ہونہ بہت روئے تیرا بن بہن ہو سکے کوہین پو شیدہ بنانا فون</p>	<p>۵۱۱ دست و پا سر و سرور گشت کیجی اس افسانہ میں شکر و شکرین کیجی فانک بھیجی گردن کیجی پھلتے کیجی یوں بابا کو خیرین دم جو پختے کیجی</p>
<p>۵۱۲ صدہ فرقت مجبور زن سے روئے نزع میں خوب گلے ملے بہن سے روئے</p>	<p>۵۱۳ اسکی پوتی ہوں غم اسوت ہی تارہ جکا شب تاریک میں اٹھا ہی جتارہ جکا</p>	<p>۵۱۴ پاپ کے پاس گئی میری سکینہ ہی مرگئی دھر سلطان مدنیہ ہی</p>
<p>۵۱۵ آئے آستہ کما ہم پر سب فحاشی صدہ قید و سارہ عین آخر جانی نیشہ و دم و خطا سارہ و شاکھ جانی سوت سر پر خد حافظ و لکھ جانی</p>	<p>۵۱۶ چھوٹی بان کو بہت سب کچھ نہ کیا اشک بروقت نہ آمان کو بان نہ کیا شکر کو میری حکم پر بھی نہ آئے نہ کیا لائے وہ دن کا سامان تو نہ لائے نہ کیا</p>	<p>۵۱۷ کی جوتی میں گشت و گشت کیجی بوسہ چھوٹی میں گشت و گشت کیجی ان کے فحاشی میں گشت و گشت کیجی ان کے فحاشی میں گشت و گشت کیجی</p>
<p>۵۱۸ سامنے حاکم اظلم نہ بلائے ہم کو ہم چلے قید سے اللہ چھڑا لے ہم کو</p>	<p>۵۱۹ ظلم سے دلبر زہرا کا گلا کاٹا ہی کچھ بظلم سے بابا کا گلا کاٹا ہی</p>	<p>۵۲۰ کون اب رات کو پہلو میں بھلا سوئے گا کون ہر صبح کو اب ساتھ بیان دے گا</p>
<p>۵۲۱ حاصل عجمانی بی بی آج تنہا کی ظہین حضرت بی بی کی شہر کی جب گلہ بیاں بی بی کی دین جاہ کی ظہین دین دین دین دین دین دین</p>	<p>۵۲۲ مردنی چھوٹی باس چاندی شہر کا مردنی چھوٹی باس چاندی شہر کا مردنی چھوٹی باس چاندی شہر کا مردنی چھوٹی باس چاندی شہر کا</p>	<p>۵۲۳ اور دارت کوئی خبر عجمانی اور دارت کوئی خبر عجمانی اور دارت کوئی خبر عجمانی اور دارت کوئی خبر عجمانی</p>
<p>۵۲۴ نہ بیان دفن و قفن کا کوئی سامان کرنا اسی کرتے سے مجھے خاک میں نہا کرنا</p>	<p>۵۲۵ سومین سرپٹ کے ناچار دفن نہ کیا خاک پر چھوٹے پڑے لگین ان نہ کیا</p>	<p>۵۲۶ طرفہ سامان کیے ہکو ستائے گئے لیے ایک چادر نہین تیت کو اڑھانے کے لیے</p>

<p>۵۱۲ تکے تخت پر کتب و کتب کے پیر و پیر کی کتب گئی راحت جان شہ صفدر کی ہو گا ایسا نہ کوئی بیکس</p>	<p>۵۱۲ جگہ و خانہ زندان کے نگہبانوں کو منع ہو کر نہ رہی چاک گریبانوں کو آج کل کھول کے رونے دیں بہن بھیران کرے اب کوئی جیلوں کو</p>	<p>۵۱۲ تھا فضل و محتاج کی بستر کے لیے نہیں تھی دوا بیں و مضطر کے لیے نہ دیا تو نے بیتاب رہی اس کے لیے کان پر ہاتھ دھرے تھی گئی کوہ کے لیے</p>
<p>۵۱۲ در زندان کا نگہبان بھی اُس دم رویا شور ماتم جو سنا حاکم اظلم رویا</p>	<p>۵۱۲ کہو بھاؤ سے ہو شغل بجا حاکم کو راستے مرنے کا بڑا رنج ہو ا حاکم کو</p>	<p>۵۱۲ مرگئی پر بھلی سیری کا گمان باقی ہو رہی جان کا ابھی گردن میں ان باقی ہو</p>
<p>۵۱۲ یو بھلا تم نے کیوں جو فیضانِ رسی کوئی بولا کہ قضا کر گئی شہ کی پیری</p>	<p>۵۱۲ کوئی وہ دن کا اسباب کیلے آیا ہو غضبِ بد سے عالمِ مضطرب آیا</p>	<p>۵۱۲ نہی تیار دنیا و ظالم خاک گئی خدا میں جان و دین غنیمت کی گئی</p>
<p>۵۱۲ یہ خبر بھلی سے دیکھتے جاتے تھے حسین یہ وہی ہے جسے پہلویں سلاتے تھے حسین</p>	<p>۵۱۲ غم ہوا دخترِ فرزندِ نبی کا جب کو پاس ہو روحِ حسین ابن علی کا مجھ کو</p>	<p>۵۱۲ رو لینگے حال سکینہ جو بی و کھینگی گال پر تل طمانچون کا علی نو لینگے</p>
<p>۵۱۲ لنگے یہ سانگہ گویا خواہ خراب جائے زندان میں بھی فن کا سا رباب</p>	<p>۵۱۲ لنگے یہ کدِ بختِ حجاب و حنین بوسے جاؤ گیس کے اور دین دین</p>	<p>۵۱۲ لنگے یہ جہاں وہ بکسے غنائین عاشقِ حق میں جو بکسے وہ دین دین</p>
<p>۵۱۲ جلد اس مکیں و ظر کا جنازہ اٹھے و مہوم سے شاہ کی دختر کا جنازہ اٹھے</p>	<p>۵۱۲ تا سمجھتی نہ رہا ضبط کا یارا اس کو او تگر تری بیدار نے ماسا اس کو</p>	<p>۵۱۲ دوست رکھتا ہر خدا ہرست و حیرانی کو دفن کر دینگے اسی حال سے بیدانی کو</p>

<p>۵۱۳</p> <p>بھی ہے نہیں اچھکی نیست تیری اور کھل کر ہے یہ شکوت تیری</p> <p>میر محبوب خدا ہو گی شکایت تیری غرض کجائی افسوس ہے بہت تیری</p>	<p>۵۱۴</p> <p>باب کا حال بیان کر کے بہت تھکت مقام کے دل فخر زرد و الم فرماتے</p> <p>تصالح شک سبج آنکھوں میں تو آئے اہل بیت اسدا اقدسوا کھلے</p>	<p>۵۱۵</p> <p>ضد کیا کرتی تھیں پوشاک بلبے کے لیے تو کہتی نہیں زندان سے بچنے کے لیے</p> <p>بائین کرتی نہیں کیوں مان سے بچنے کے لیے گہنی میں کھنڈافسوں کو ملنے کے لیے</p>
<p>دفن کرنے کے لیے آپ ببول آئینگی حورین اسکے لیے کافور چنان لائیںگی</p>	<p>بولین زیب کہ بہت حال نہ تغیر کرو رکھو خالق سے غرض دفن کی تدبیر کرو</p>	<p>خلد میں جا کے یہ پوشاک اتار دی اُسے ہین لینے کو بابا تو سدھار دی</p>
<p>۵۱۶</p> <p>ٹامبیانے کی نہیں اس کے لیے پھوپھو پاپیہ کو قوط سائے افضال خدا</p> <p>اس کی پیاری ورجے شمرنے پائی نہ بیا اس کی پیاری ورجے تھل کیلے پیا</p>	<p>۵۱۷</p> <p>پہر گیا دفن سلیمینہ کا جو اباب آدم مرث ماتم ہوئی سب الیہ علیہ السلام</p> <p>عشر تھیں مژد سے تے ترنیر شہید کہہ رہی تھی سب سے کے بلاتین مادر</p>	<p>۵۱۸</p> <p>آئی زہرا کی صلیب سے بلباؤنگی اپنی پوتی کو میں فردوس میں لجاؤنگی</p> <p>اسکی پوشاک شین تیروں سے بلباؤنگی غرض کی مان نے بغیر اسکے میں گھبراؤنگی</p>
<p>جسکو بگور و کفن دشمن دین نے رکھا سینے پر جسکے قدم شمر لیں نے رکھا</p>	<p>تو سدھاری مجھے تھوڑے پے افغان بی ہا سے آیا ہر ترے دفن کا سامان بی</p>	<p>عشر اسرا و عشق دم نالہ و فریاد مردہ خواہر کا اٹھانے کو جو بجا و آئے</p>

<p>۴۳</p> <p>جنگل کی بیانی کے دن کے زندگانی کے کنبوں کی بیانی کے دن کے غور و تحقیق کی بیانی کے دن کے مخلک کے غور و تحقیق کی بیانی کے دن کے</p>	<p>۴۴</p> <p>جنگل کی بیانی کے دن کے زندگانی کے کنبوں کی بیانی کے دن کے غور و تحقیق کی بیانی کے دن کے مخلک کے غور و تحقیق کی بیانی کے دن کے</p>	<p>۴۵</p> <p>جنگل کی بیانی کے دن کے زندگانی کے کنبوں کی بیانی کے دن کے غور و تحقیق کی بیانی کے دن کے مخلک کے غور و تحقیق کی بیانی کے دن کے</p>
<p>پچھلے ہیں غرار امام دوسرا کے ہوئے ہیں اہل آج حرم عقد کشاکش کے</p>	<p>روئے سے فراغت سحر و شام نہیں ہے جز ماتم شہید کوئی کام نہیں ہے</p>	<p>پر فرق جناب شہد گاہ نہ دوں گا ای بیکس و تنہا سر شہید نہ دوں گا</p>
<p>۴۶</p> <p>جنگل کی بیانی کے دن کے زندگانی کے کنبوں کی بیانی کے دن کے غور و تحقیق کی بیانی کے دن کے مخلک کے غور و تحقیق کی بیانی کے دن کے</p>	<p>۴۷</p> <p>جنگل کی بیانی کے دن کے زندگانی کے کنبوں کی بیانی کے دن کے غور و تحقیق کی بیانی کے دن کے مخلک کے غور و تحقیق کی بیانی کے دن کے</p>	<p>۴۸</p> <p>جنگل کی بیانی کے دن کے زندگانی کے کنبوں کی بیانی کے دن کے غور و تحقیق کی بیانی کے دن کے مخلک کے غور و تحقیق کی بیانی کے دن کے</p>
<p>ہو میری خوشی سوے وطن بابیہ حضرت کچھ اور جو طلب ہو تو فرمایے حضرت</p>	<p>جناب حسین ابن علی الیہ السلام گردون کی طرف دیکھو روئی ہیں زمین</p>	<p>افسوس عجب حال جناب شہدین ہے ہر دم کی جا سر ہر کہین ناش کہین ہے</p>
<p>۴۹</p> <p>جنگل کی بیانی کے دن کے زندگانی کے کنبوں کی بیانی کے دن کے غور و تحقیق کی بیانی کے دن کے مخلک کے غور و تحقیق کی بیانی کے دن کے</p>	<p>۵۰</p> <p>جنگل کی بیانی کے دن کے زندگانی کے کنبوں کی بیانی کے دن کے غور و تحقیق کی بیانی کے دن کے مخلک کے غور و تحقیق کی بیانی کے دن کے</p>	<p>۵۱</p> <p>جنگل کی بیانی کے دن کے زندگانی کے کنبوں کی بیانی کے دن کے غور و تحقیق کی بیانی کے دن کے مخلک کے غور و تحقیق کی بیانی کے دن کے</p>
<p>اسی ہوئی تفسیر کہ میں سے نخل ہوں وہ بہت حضرت زینب سے نخل ہوں</p>	<p>طالب نہیں تجھے یہ زمین طلعت دزک منگوارے فقط سر مجھے مظلوم پدرک</p>	<p>ہوگی نہ تفسیر شہدہ صفدر کی زیارت سب کو ہر غنیمت سر سرور کی زیارت</p>

<p>۲۰</p> <p>مہیبات نہ مثال مسرت نہ نگاہ اسباب شکوہ و داوے نہ نگاہ افعال کا زوید عجیب اختر نہ نگاہ اسباب نے عجب کبے ایسا نہ نگاہ</p>	<p>۲۱</p> <p>ہو اردن کی بال کی لالہ بستان زینب سے گئے شبنم بستان معلوم ہو کر شمع بستان خاموشی سے کیا فاطمہ لالہ بستان</p>	<p>۲۲</p> <p>کھوکھو کا ہوا شوق کھوکھو نہ بستان خوشی نہ بستان شمع بستان کھوکھو سے آغوش کھوکھو نہ بستان کھوکھو سے بستان کھوکھو نہ بستان</p>
<p>سرخم کیے تھکوا شکوہ سے دعویٰ کیے جاو اسباب کو دکھایا کیے رویا کیے جاو</p>	<p>کچھ قدر نہ کی دلبر نہ ہوا کے گلے کی سب خشک گین کٹ گئیں ہاں کے گلے کی</p>	<p>صلاہین کہ موقوف ہو تعظیم ہماری شفاق تھے ہم بھیجے تسلیم ہماری</p>
<p>۲۳</p> <p>سب لوٹ کا اسباب جمع جو نگاہ بولا ستم چاؤ کہ ادعا کیے بڑا نگاہ سے جاہلین سے آپ بیان شہر نگاہ میں عاشق داوے نہ کیا کچھ نگاہ</p>	<p>۲۴</p> <p>اس نہ کر کے محبوب ہو اظالم عالم بے دین نے نگاہ با سلطان عالم تھکے ہوئے سب کچھ کو شمع بستان ناموس میں آئے کچھ بستان</p>	<p>۲۵</p> <p>عجب دے رکھا شمع بستان گھر دے شمع بستان بستان جلانے لگے اہل حرم خاں بستان حضرت جوئے سوئے بستان</p>
<p>کیا جاؤں ابھی سیر اکبر نہیں آیا اسباب تو آیا سزمور نہیں آیا</p>	<p>سجھاؤ پسینے میں نہائے ہوئے آئے سرباپ کا سینے سے لگائے ہوئے آئے</p>	<p>ہکو نہ دیا چین ستایا کیے اعدا آقاہین سرنگے پھرایا کیے اعدا</p>
<p>۲۶</p> <p>ایک بیون شمع بستان کیا پھر سے حرکت شمع بستان سے بہر خوارق خباب شمع بستان بے سریر ناموس میں جان کا شمع بستان</p>	<p>۲۷</p> <p>بیون میں ہوا غل شمع بستان بے دین سب سے کو شمع بستان کھلون شمع بستان کھلون شمع بستان</p>	<p>۲۸</p> <p>صاحب شمع بستان صاحب شمع بستان صاحب شمع بستان صاحب شمع بستان</p>
<p>کیا ظلم و انصاف کیا جا ہے ظالم دیتا نہیں سرخوت خدا جا ہے ظالم</p>	<p>فرزندید اللہ کی تسلیم کو اٹھیں رائدین سر شمع بستان</p>	<p>زندلان میں کدیتہ بھی قضا گری صاحب اٹھانہ طمانچون کا قلعی مرگلی صاحب</p>

<p>۵۱۵</p> <p>پیشین بھی تھے کہ تھے شکر کے آثار لڑا ہوا سبب بھی لاکھوں کی کیا دیکھا جو شیریں سے لباس ابرار دل تمام کے ترپے صفت بونہال چکار</p>	<p>۵۱۴</p> <p>کچھ کچھ غم کو کینیں میں نہت و رانہ بانو کی فکرتے ہوئی شہسوار وہ زجاہ پوچھنا کہ جو نظر اکبر کا گاہ ملائی کو کون سے ہوا غمت کا زناہ</p>	<p>۵۱۳</p> <p>کون کون کوئی کچھ نہت و رانہ مرا کہ طرف بیاں شکر سے دیکھا جلد سے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کون کون کوئی کچھ نہت و رانہ</p>
<p>گازنگ تھی پوشاک ولی ابن دلی کی یو آہی بھی خون حسین ابن علی کی</p>	<p>برچی سے جدا قاصد سحر علی اکبر محتاج کفن آہ ہمارے علی اکبر</p>	<p>سنی ہوں کہ جہاں سے بھی طرف جہا کی لاش کے کئے ہا تو درہائی ہر خدا کی</p>
<p>۵۱۲</p> <p>فکر کردا سے سر نہت نظر آئی غم سے وہ تڑپ کر کے تائب لائی جلانی خلافت در عالم کی درہائی انہیں میں لکھی مارا کیا بھائی</p>	<p>۵۱۱</p> <p>آلودہ دل کی نظر شاہ کی پوشاک بیچی وہ زیب سے سب سے لاک سر سے بیان تھے کہ خدا کی غناں تھیات رہا وہ بے بیان تھیں</p>	<p>۵۱۰</p> <p>مقل میں نہت جہا کی آغوش بانی میں سے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ جب بھی تھی تھیں تھیں تھیں تھیں کون کون کوئی کچھ نہت و رانہ</p>
<p>یہ چادر جان بول محبوب خدا ہو زینت ہے جسے شمرے چھینا وہ رہا ہو</p>	<p>اعلان کیا کچھ بھی نہ پاس آپ کا بھائی تو وار دن سگر ہے لباس آپ کا بھائی</p>	<p>عابد کی طرف غیظ میں کئے تھے سنگر روئے تھے جو بچے تو گھر کئے تھے سنگر</p>
<p>۵۱۰</p> <p>کھنکھنے کے جو نظر آئے فزاہ نہت تھیں وہ بن جلالی افشاہ نہت تھیں وہ بن جلالی افشاہ نہت تھیں وہ بن جلالی افشاہ</p>	<p>۵۰۹</p> <p>کھنکھنے کے جو نظر آئے فزاہ نہت تھیں وہ بن جلالی افشاہ نہت تھیں وہ بن جلالی افشاہ نہت تھیں وہ بن جلالی افشاہ</p>	<p>۵۰۸</p> <p>کھنکھنے کے جو نظر آئے فزاہ نہت تھیں وہ بن جلالی افشاہ نہت تھیں وہ بن جلالی افشاہ نہت تھیں وہ بن جلالی افشاہ</p>
<p>پیلے میں کون دیا کون ہو کے علی صغیر پیشاؤن کے اب یہ شلو کے علی صغیر</p>	<p>انگوٹوں کو انگوٹوں کی نہر بھی تھی جہاں پ ترپے تھے میں سرپٹ رہی تھی</p>	<p>کتنی تھی نہ کھلم کھلم کھلم کھلم کھلم اویں میں تھی ہوں حسین ابن علی کھلم</p>

<p>۵۱۵</p> <p>جنت کا گھر کو گھر کو آؤں لے کر جو میر عشق کو مقل کی طرح سے جو میر عشق کو مقل کی طرح سے جو میر عشق کو</p>	<p>۵۱۶</p> <p>کھنڈی ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی کھنڈی ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی کھنڈی ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی کھنڈی ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی</p>	<p>۵۱۷</p> <p>کھنڈی ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی کھنڈی ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی کھنڈی ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی کھنڈی ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی</p>
<p>دی شمع نے لیزا کھنڈی جب آپ کے لاشے سے چھڑا یا ہمیں بھائی</p>	<p>جب آپ کے تھے ہونٹ سگر کی چھڑی تھی میں سامنے اس وقت سن بستہ کھڑی تھی</p>	<p>سے لے کے بلا کین جو کیا پار غش آیا پہنی سر شہ سے وہ دل و فکر غش آیا</p>
<p>۵۱۸</p> <p>ساکن قیامت ہوئے پوچھتے ہیں نمودار نفس نے کہا میری غنا دی جب کہ انکار</p>	<p>۵۱۹</p> <p>تیرا پیکر کین میں رخ سے روح شاد ابرار کھنڈی ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی</p>	<p>۵۲۰</p> <p>کھنڈی ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی کھنڈی ہوئی ہوئی ہوئی ہوئی</p>
<p>چلائے حرم جی سے گدڑ جاگی زمین پ سر باپ کا لیلو نہیں مر جاگی زمین پ</p>		
<p>۵۲۱</p> <p>کہہ رہی تھی میری کہہ رہی تھی کہہ رہی تھی میری کہہ رہی تھی</p>	<p>۵۲۲</p> <p>کہہ رہی تھی میری کہہ رہی تھی کہہ رہی تھی میری کہہ رہی تھی</p>	<p>۵۲۳</p> <p>کہہ رہی تھی میری کہہ رہی تھی کہہ رہی تھی میری کہہ رہی تھی</p>
<p>اب مرثیہ کو طول نہ اچھڑے جگر دے روئے کو بہت ہو اگر اسد اثر دے</p>		

<p>۵۱ بیاورائی کوئی بد نہ شہین بے منتخا چاروں کوئی نادر و زین زینب زینب زینب زینب زینب زینب زینب زینب زینب زینب</p>	<p>۵۲ اندری تاغیر و حسرت و غلام زینب زینب زینب زینب زینب زینب زینب زینب زینب زینب زینب زینب زینب زینب زینب</p>	<p>۵۳ کار خنوعی تعین بجایا و الم زینب زینب زینب زینب زینب زینب زینب زینب زینب زینب زینب زینب زینب زینب زینب</p>
<p>زینب زینب زینب زینب زینب جس میں کے بازو میں رس کو ہی جانے</p>	<p>کثرت رہی اسوہ سے اندوہ محن کی ہم نام ہر یہ زینب آوارہ و وطن کی</p>	<p>امان بھی تعین جان کو شر کے بابا کوئی نہ بزرگون میں رہا مر گئے بابا</p>
<p>۵۴ زینب</p>	<p>۵۵ زینب</p>	<p>۵۶ زینب</p>
<p>تو زینب زینب زینب زینب زینب زینب زینب زینب زینب زینب</p>	<p>دنیا میں کی نے نہ آٹھائے الم ایسے بانی ہو دل کوہ سے اگر ستم ایسے</p>	<p>راون کو غرض کہ ہم انہیں سننے سے نہیں زینب زینب زینب زینب زینب</p>
<p>۵۷ زینب</p>	<p>۵۸ زینب</p>	<p>۵۹ زینب</p>
<p>زینب زینب زینب زینب زینب زینب زینب زینب زینب زینب</p>	<p>تھے میں ہم نالہ و افغان تہین چھوڑا رونے کے لیے اپنے امان تہین چھوڑا</p>	<p>کھجور میں سبط شہر لولاک بدلتا کھجور میں کرنا کھجور پوٹا کھجور</p>

<p>۴۱</p> <p>افسوس فلک ٹٹ پڑا حسین نہ پایا شہ شہ مجھ میں جی بی بی شہ چھڑا مہر سے بلا میں بس فاطمہ آیا اگر دل جان سے کھڑا</p>	<p>۴۲</p> <p>غش غش جو تیرا نور سے قاتل ابلا بن بناب نظر لاندہ سکین زینب تاجا منہ پیٹ لیا بجائی پتیلین دل کلہ کی تم سے بیزینب نہ شاد نہ فقار</p>	<p>۴۳</p> <p>سہیلیاں رو کے میں ہر وقت دردا میں اور وہ وہ بے بہت سہیلیاں جی کو بھجائیں بہن جہن جہن بھینچو جب کے جب کی باہن</p>
<p>دریا سے ہٹا فوجہ ولی ابن ولی کا نساں ہوا قتل حسین بن علی کا</p>	<p>سہکات سناں حال میں خالق کے ولی کا زہر اکا یہ فرزند ہر پیارا ہر علی کا</p>	<p>اعضا میں جدا تیغوں سے شاہ شہد کے باز معین تن پر نور کے ٹکڑوں کو ہلا کے</p>
<p>۴۴</p> <p>دوسریں گلشن شہ پر میں آئی ناظر ہوئی شاہ کے بیوں کی صفائی اگر کیا عباس علی کی کلبے مجھ باہی میدان میں بخت کی</p>	<p>۴۵</p> <p>بھلا سے چھوڑ سا شہ شہ اور وہ بھلا کا گلا شہ کی خج کو گلے سے مشابہ ہو گیا سہیلیاں میں ابو حنیفہ شہ</p>	<p>۴۶</p> <p>شہ پر جو جو کم کر کے اس کا بھلا ہو اور شہ سنا کر کو نہ تکلیف دارا ہو سب سے وارث کا جاز نہ بھلا ہو سہیلیاں کے سالان میں جلیے گیا ہو</p>
<p>تہا سے حسین بن علی دشت بلاق بش شہ کی تلوار شہ سید کا گلا تھا</p>	<p>دیکھیں ذرا اپنے فدا کی کے گلے کو جو بگی بہن پیار سے بھائی کے گلے کو</p>	<p>کیون نہ بچ پر آمادہ ہو انصاف کی جا ہو تو دیکھ تو یہ آپ ہی دم توڑ رہا ہو</p>
<p>۴۷</p> <p>ابو نظر مال شہ شہ خوں نہال سہیلیاں خیمے سے بچیں سے بچاں وارث کے خیمے میں مضطر لعل زینب کے گلاں غصہ بیکمال</p>	<p>۴۸</p> <p>ملت میں کا سفار و ظلم کیانی لیکھ لکھیں گے شہ ابو میں باہی ہوئی جو دم میں غصہ شہ دہانی زینب میں جو دم میں بیکمال</p>	<p>۴۹</p> <p>اور کو میں چھوڑ دے شہ شہ خدا کو میں سے لائیں پیر شاہ ہدا کو دیکھ دو دم خورہ گزشتہ اربا کو خیمے کے گلے شہ شہ شہ</p>
<p>شہ شہ شہ جن بشر پیٹ رہی تھیں اگر دیر فاطمہ سے پیٹ رہی تھیں</p>	<p>بھوکا نہیں ایسا کوئی پیاسا نہیں کوئی ابلہ درمگہ کا فاسا نہیں کوئی</p>	<p>مہمان میں مہمان ہیں حلت کی ٹھری ہو جو دل میں ہو کم ہیں کہ دھیت کی ٹھری ہو</p>

۵۱۹
 کلمہ پڑھ کر پھر اپنے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا
 اللہم انی اعوذ بک من الهم والحزن ومن الهم والحزن
 بہت افعال و خلق سے گھبرائی تھیں نہ زینبؓ
 لکوار سے ہر بار اپنے جان تھیں نہ زینبؓ

۵۲۰
 من سے کہ خلق شمشاد و خلائق
 زینبؓ کے پیچھے سرسبز ہوئیں بیویں
 نہ خورشید کے سامان وقت کا ہوا جو
 وہ کہ جو بخت فون میں حضور کے بردار

۵۲۱
 ایک تن شاہ خوش حال کو چھوڑا
 بیدار و کفن فاطمہ کے لال کو چھوڑا

۵۲۲
 ظن نہیں ہوا حضرت شہید کو بار
 اور مال کی فائدہ نہ رہا میں دوبار
 جو بیٹا کی بیوی کی دل دین سے تمرا
 وہ کہ جو بخت فون میں حضور کے بردار

۵۲۳
 گل رنگ نہ زینبؓ کی بچہ کے بازو
 اسی سے بند سے بند پیدائش کے بازو

۵۲۴
 تھا کہ سنان پھر شمشاد دال
 بی بیوں کو لٹ کے راہی پو اعا
 تھی بر سر مال شمشاد پو اعا
 بابو کی نقابین تھیں فقط نقاب ہی پو اعا

۵۲۵
 تھے نیزہ فرق شمشاد سب کے برابر
 تھا بھائی کا سر نہ زینبؓ کے برابر

۵۲۶
 جانکاہ و زینبؓ کی مصیبت کا فائدہ
 دریا بن گیا ستم انجام دین جانا
 جو چھوڑ گئے اس فائدہ پر باورین تانا
 گندنا تھا کہ تھی جی الیسا نہ زانا

۵۲۷
 کچھ نہ غم شاہ خوش تال ہوئے تھے
 قتل نہ مظلوم کو دو سال ہوئے تھے

۵۲۸
 بدلتا جو بچہ آہ زینبؓ ختم انجام
 کیا تھی پھر زینبؓ کا بیکار ناساد
 پہنچا ہوا آہ زینبؓ نے پناہ کے حصار
 نہ جا پڑے شام چھ حضرت حجاب

۵۲۹
 رنج شدہ الامین گرفتار تھیں زینبؓ
 کھسا کر اس عہد میں جا تھیں زینبؓ

۵۲۵
 جس پر زینبؓ آئیں و احسرت و ادا
 جادو زینبؓ کو جو جانتے ہیں تھیں
 اس پر زینبؓ کہ نہ تھیں نہ تھیں نہ تھیں
 کہ تھی تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں

۵۲۶
 تھے غم و حسرت کا نشانہ ہوئیں نہ زینبؓ
 فتنہ کو کیا سا فتنہ وہ نہ ہوئیں نہ زینبؓ

۵۲۷
 تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
 تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
 تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
 تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں

۵۲۸
 عبادت سے کہا خواب میں آج آئے تھے بھائی
 تشریف ہمیں دیکھنے کو لائے تھے بھائی

۵۲۹
 تھے تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
 تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
 تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
 تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں

۵۳۰
 آج آگئی فردوس میں غم سے چھوڑ گئی
 ہم سے جدا ہو گئے نہ ہم سے چھوڑ گئی

پھر غم و اندوہ نہ تھی احوال میں تھیں

۵۲۰
 ہنوز ملاقات شو صاحب دینا کہ
 اس سخن ایجاد میں ہوں آن سخن
 اور قیدی و تاجاد خاطر و ناصر
 فصد سے کہا میری اور صورت آن

اس نشت میں الفت ہو مجھے ایک شجر سے
 خوشدین زیادہ ہر وہ مشک گل نم سے

۵۲۱
 اس نشت میں جب بسنے ادا نمود
 نہ گئے آنی غم کے نزدیک
 کہ چھی سنان سرشت کے برابر
 نہیں چنی خین خان گل فاطمہ

جادو کی تو اس نشت میں وہ نخل کہ ہر
 اب اس سے بھی مل لوں کہ سو خلد سفر

۵۲۲
 غصہ کی کیا ہر
 کھجور خشت سے تو جانی ہو انسو
 زینب اور بان کی جی پی پی
 اس سے بیکار فاطمہ کی

جی یاد مر شاہ میں کوئی رہن زینب
 اس نخل سے پٹی ہوئی رونی میں زینب

۵۲۳
 ظاہر میں جب سے ہو شہر زینبان
 بلغ کہت تھا منہ صلیب زینبان
 عا آہن زینب کی یک زبان
 کہتے ہیں ہی خجین آرا کے گلستان

یہ عت میں غلش میں وہ سوا خار سے نکلا
 رونے کی صدا سنتے ہی گلزار سے نکلا

۵۲۴
 دست خم ایجاد میں آنی اوزار
 آگاہ ہو بابت علی سے ہر گھار
 وہ ظلم کاٹنے کا کتب سردار
 خلد سے چھکی خواہر شہر ابار

تھوڑے فلک آئین جو نور کے زمین پر
 فل تھا کہ گرین فاطمہ شش کھل کے زمین پر

۵۲۵
 بہن ملاقات باور میں زینب
 زینب قضا کر کہیں زینب
 رونے سے عا کی طرح مر کہیں زینب
 گل میں باور کی طرح مر کہیں زینب

فصد نے کہا پیٹ کے فر باد خدا کی
 لواحد مرسل کی نو اسی نے قضا کی

۵۲۶
 جادو کا قحطال غم و شج سے خیر
 فضا صاحب عجاوہ وہ صاحب زینب
 گردن سے واپون جلا باور سے خیر
 کسی صورت و دن کہ فضا غا ہر پیر

آفت سے چھٹین زینب تربت ہو میں زینب
 بجائی ملکین اعل جنت ہو میں زینب

۵۲۷
 کیا ہوئی دفتر زہرا کی جو زینب
 عا کی کہ کیا ہو پیر کے خیر
 جس وقت طبع سے وطن مملکت
 فصد کو تو تھا بوش تاجی شدت آفت

ہر چند بھی کہتے رہ منت و کہ سے
 فصد نہ تھی حضرت زینب کی لحد سے

۵۲۸
 وہ فخر و حراوہ میں رہنا دین سونا
 ہر شب کو کجا کج کو دنیا شکوہ و غنا
 طاعت کی زینب نے نقد حق بھی ہونا
 کہ بھی جاوید کشتی پیچھے کے رونا

کہتے ہیں سے عشق پس گ وہ ہیں
 فصد کی لحد مر فدا زینب کے فرین

۵۱۵

بر عشق کرباب ضعیفان ہو نہیں سکتا

زینب کی شہادت کا بیان ہو نہیں سکتا

یہ حال غم اندوز عیان ہو نہیں سکتا

اندھ سے ظالم بھی اور ان ہو نہیں سکتا

شہید سے کہ شیفہ رب کا تصدیق
تائید کرو حضرت زینب کا تصدیق

۵۱۶

خالق سے دعا کہ عشق جگر انگار

نائب سلامت دین احمدی ز غف

یہ صاحب محبوب اور زینب کی عزادار

غم اندوز نہیں ہو غم سلطان فوش احوار

عباس کا سایہ رہے شہید کا سایہ
زہرا کی امان زینب دگر کا سایہ

<p>۴۳ اگر شاہ خراسان کی شوکت کے قصد ایک دم تیری موت کے قصد اطاعت کے قربان غایت کے قصد آقا تیری تنہائی و غربت کے قصد</p>	<p>۴۴ کیا مریز بادشہ طوس عیان ہو کیا وصف ہو اسکا جو فرخ و بکایت ہو چاہیں بیابان شرف باغ جنان ہو ذرا صفت فرخاک و رشاک ہو</p>	<p>۴۵ روشنی کے چشم دیدہ دل کی کھیرا ہو ہرگز نہ یہ شوق زیارت کی سدا ہو وہ صحن قدس ہو وہ ایوان طلا ہو وہ جمع ہیں از روہ کس جلوہ نا ہو</p>
<p>ہو مضر بہ حال کہ ہوتا ہوں خلق میں مذبح دعا چاہیے مذاح کے حق میں</p>	<p>یہ ہادی ہستم میں غریب لغز میں اس ہی رضا نام کہ راہی ہر رضا میں</p>	<p>سامان فرا شہ دین دیکھ رہے ہیں لو فرش سے ہم عرش میں دیکھ رہے ہیں</p>
<p>۴۶ راہ گزشتہ دل عشق و طاؤس خبر ہے یہ گزشتہ دل عشق و طاؤس خبر ہے کوئی نہیں خبر حسرت و افسوس خبر ہے جو وقت ہو بادشاہ طوس خبر ہے</p>	<p>۴۷ کوئی نہ شاہ کشفہ ملک میں گزار میں گل گل ایسا نہیں میں مکان ایسے کہ شب کی تاریکی سے دن قبول کج اماں میں نام ایسے کہ نہ میں</p>	<p>۴۸ راہ گزشتہ دل عشق و طاؤس خبر ہے یہ گزشتہ دل عشق و طاؤس خبر ہے کوئی نہیں خبر حسرت و افسوس خبر ہے جو وقت ہو بادشاہ طوس خبر ہے</p>
<p>دنیا میں بھی عجبی میں بھی مل ہوں دکا مشہور ہوں شان میں شان ان ترے جد کا</p>	<p>سلطان عرب و رجم راہ نما میں زوار کے حامی میں معین الضعفا میں</p>	<p>ترجیح ادب میں ہی انھیں فیض سیر میں شعلہ نہیں نور عامے ہیں سروں پر</p>
<p>۴۹ دل شہر آئینہ طاس ابرم ہو جو داغ جاں بگلاز ابرم ہو کافہ کی حاکم صاعقہ ابرم ہو خامہ کی روانی ام ابرم ہو</p>	<p>۵۰ اچھا تو مقرر شجاعت میں زمانہ حال انکا ہی مظلومی غریب میں زمانہ ہست تین حید اور سخاوت میں کلنا لنا دار و رکھ تو ہر وقت میں کلنا</p>	<p>۵۱ ہر کس کی سلطان اسان کل نہیں ہو جمع سے بھی فزون طوف فراز میں ہو زور میں کلان کشتہ در کشتہ میں ہو کشتہ کشتہ کی کشتہ کشتہ میں ہو</p>
<p>دل کو صفتہ و صفتہ قدس میں جو کہ ہو عشق ریان ہائے میں جنت کی سحر</p>	<p>زوار کو تکلیف ہو کیا آب و غذا کی ہو جنت میں کی کچھ نہیں نعمات خدا کی ہو</p>	<p>دنیا میں وہاں کا چشم و جاہ و کھاسے وہ نہروہ روحہ ہمیں اشد دکھاسے</p>

<p>۴۰</p> <p>اس نے کہ اپنی طلب سے کیا ہو شاہین دل دم کا نہیں بجا ہو اس کا فطرہ کہ نہیں بجا ہو اشکین فرشتوں نے مگر اس کو جو</p>	<p>۴۱</p> <p>پایوں کی چھ پائی ہو اس کا نظارہ منہ و عین فہر خال سے چھ کا دارا ہو غرق غم کہ اس سے کنارا کو نہ کا اسی نہیں انداز ہو ساہا</p>	<p>۴۲</p> <p>الہ سے کہی تعین دعا کی ہے بجائی کو سبک ہو سفر خان کب مغفول تین قبر سے پھر آئین باد تا روز جزا بجائی کا سایہ رہے سر</p>
<p>ہو دھوم حسینان حق آگاہ میں اسکی یوسف کا بھی دل رُوب گیا چاہیں اسکی</p>	<p>ہو فرق سیرا تباہ عیان ہو وہ نہان ہو دو چشمہ نور ایک بہان ایک ہان ہو</p>	<p>مالک پے زہرا دید اللہ بچانا تہا کو میان سفر افتد بچانا</p>
<p>۴۳</p> <p>گھومتے ہیں با طرف کہتے ہیں زوار پتھر و حوران پستی ہیں نمودار مراغین خان نے مین پانی کے طبل کا نوار دیکھیں بس نے مین کوں سے پونچ</p>	<p>۴۴</p> <p>ماہوچ جب شاہ خراسان کو بلایا ڈرے سے فروغ مہ تابان کو بلایا گمراہ نے خضر راہ ایمان کو بلایا باغچہ نے شاہ نشہ دوران کو بلایا</p>	<p>۴۵</p> <p>شبِ صفت نہ کہ وہاں چکر کین ہر طرح کھوئے ہوئے بال چکر کین تسبیح لیے مضطرب حال چکر کین نیز و زکریا شہنشاہ و شہنشاہ چکر کین</p>
<p>دعا کے عروج اس کے جہاں سے کیا ہو چشمہ خورشید بھی خشک ہو لہو</p>	<p>اگس میں سخن یغیاہی درویش معنی کا ویران ہوا چاہتا ہوں شہر نبی کا</p>	<p>ترغیب کی طرح محکم کی چھری آہ علی تھی گویا وہ شب قبل حسین ابن علی تھی</p>
<p>۴۶</p> <p>بے کس بھی تک لطافت کا جو مال تا نظر میں نظر کا جو بیان حبال ہریت جو چہ زبان ہو سو رسل کہتے ہیں اس نہیں چوچیلان مال</p>	<p>۴۷</p> <p>کہ نہیں بیان ہی اخبار نصیب ماہوچ عین خضر شہ سے بہت غلام حضرت حق جو یوسف کی طرح ہے سب سے نفرت جائی نہیں چھوٹے سفر غم کی دولت</p>	<p>۴۸</p> <p>سب نہیں بھی دشمن کہ غم آتش کھلین دوس اس کین رات کو آتش نہ بھلین پی و فخر و ملک سے بولنے ہی چکر کین خانیج کی جی جی کی ہم سب کی دھلین</p>
<p>وہ چلیاں ہرگز نہیں عالم میں صفا کہ سب غم نظر آتے ہیں جسم شد اس کے</p>	<p>شام اجل اس رات کی ایک بک گھڑی تھی اکی شامین فیکہ نشو ویش بڑی تھی</p>	<p>حضرت کو پوٹویش کہ گویا نہیں ملے ہو لو کہ جہا ہوتے ہیں پھر کیا نہیں ملے</p>

<p>۵۱۵</p> <p>کشتی کے چکر چلنے میں غصہ ہو پویش پویش نظر نہ کرے غصہ ہو کشتی کے چکر چلنے میں غصہ ہو کشتی کے چکر چلنے میں غصہ ہو</p>	<p>۵۱۴</p> <p>پیر کوئی جو جس نصیب پر شکیب کشتی کے چکر چلنے میں غصہ ہو پویش پویش نظر نہ کرے غصہ ہو کشتی کے چکر چلنے میں غصہ ہو</p>	<p>۵۱۳</p> <p>اوجھڑا ہوا جس وقت نشان شہر خاں فلاح ہو وظیفہ کے کو عاشق داور حضرت کی بن ہو نماز آمین خطے سر پویش پویش نظر نہ کرے غصہ ہو</p>
<p>یہ دل کو یقین ہو کہ ناب آئینگی بھائی افسوس ہو اس شہر سے کل جائیگی بھائی</p>	<p>کل دن جو فوراً شہر ماس کے سفر کا دھڑکا ہو مجھے نالہ مرغان سحر کا</p>	<p>جلب نہ ہوا جی اب کوئی جزا س نہیں ہو پھر نہ ملے لنگے یہ بہن اس نہیں ہو</p>
<p>۵۱۲</p> <p>اس کی جگہ پر نظر آتی ہو فصل قلم و درویش گرا آتی ہو روئے کی صلا کھ پڑتی ہو بھائی سے جدائی کی سحر آتی ہو</p>	<p>۵۱۱</p> <p>مادے جی پریشان ہیں دہی جی سواری دل غم سے ترستا ہوں کانپ رہا ہوں بھجائی ہوئی کوئی نہ ہرسان ہو خدا ہوں کیا کہوں گا کوئی دم او بھجائی ہو</p>	<p>۵۱۰</p> <p>اس کی جگہ پر نظر آتی ہو فصل قلم و درویش گرا آتی ہو روئے کی صلا کھ پڑتی ہو بھائی سے جدائی کی سحر آتی ہو</p>
<p>ہونگے نہ یہاں بکس مغموم براور چھٹ جائیگی ہمیشہ سے مظلوم بھادر</p>	<p>ایں یاس کے آثار عیان ارض ماس سے مگر سے ہے جائے بن کلیجہ کے بھاسے</p>	<p>آہادہ ہیں گراہل ستم بے ادبی پر تم بیٹھو ہو قبر رسول عسری پر</p>
<p>۵۱۰</p> <p>کلاہ ہوتی ہے شہر میں جن میں پویش پویش نظر نہ کرے غصہ ہو کشتی کے چکر چلنے میں غصہ ہو کشتی کے چکر چلنے میں غصہ ہو</p>	<p>۵۰۹</p> <p>کلاہ ہوتی ہے شہر میں جن میں پویش پویش نظر نہ کرے غصہ ہو کشتی کے چکر چلنے میں غصہ ہو کشتی کے چکر چلنے میں غصہ ہو</p>	<p>۵۰۸</p> <p>کلاہ ہوتی ہے شہر میں جن میں پویش پویش نظر نہ کرے غصہ ہو کشتی کے چکر چلنے میں غصہ ہو کشتی کے چکر چلنے میں غصہ ہو</p>
<p>ہو گا نہ کوئی یاس یہاں سوئیگی بھائی کیا جانے کل شب کو کہاں سوئیگی بھائی</p>	<p>کم موت سے ہرگز نہ برادر کا الم تھا کا فور سحر دیدہ ہمیشہ بن سم تھا</p>	<p>کہنا کہ مجاوریوں جو لو لائے دشمن پھر تو نہ ستانے کے لئے آئیں گے دشمن</p>

<p>۵۱۶ صخر تکیا کی اکون بار از نہیں ابر مین جاوین ایجاو از نہیں خواہر کشتان مجھے جو تھار از نہیں خواہر ز غار نہیں سے چار از نہیں خواہر</p>	<p>۵۱۷ بلبل غن شکر و کونین کا خادم عیال حسین بن علی جو نہیں ملو ناموس وہ سے گزشتی مرضی نہیں کی جانے چکر پور نہیں بیلاو</p>	<p>۵۱۸ غیرتی زوہبات کہ نہیں نہ ہو بابا معلوم کئے کیا ہو دیان کیا نہ ہو بابا رستے میں کوئی ایکو ایذا نہ ہو بابا کیا ہو حسین پانی جو سیا نہ ہو بابا</p>
<p>جاسے بن کردن خد تو حق سے نہ در یگا ظالم اسی جیل سے مجھے نسل کریگا</p>	<p>آرام کا میرے کوئی طالب نہیں خواہر ایجاؤں نہیں ساتھ مناسب نہیں ہر</p>	<p>تقصیر کریں گے نہ عدو دل شکنی میں خادم کوئی ہمارا رہے ہو طنی میں</p>
<p>۵۱۹ کچھ کچھ بار نہ ہوتے تو نہ جانے گر حجت غبار نہ ہوتے تو نہ جانے موت میں گرفتار نہ ہوتے تو نہ جانے معجزہ میں ناجائز نہ ہوتے تو نہ جانے</p>	<p>۵۲۰ کیا ہو میں جب دم نہی اور کی تقریر کیا اب بھی سی طور سے نہیں کیجے بھر دھیان آکھو یہ کہ ہر یک پرہیز نہمت میں سیری ہو تو ہو خوش قرار</p>	<p>۵۲۱ جبرم خطا دشمن جان ایک جان ہو جنگل میں مہلا امن کا سا مان ہو لٹ جانے کا دنگاہ بیان گلہ دہان ہو ہر وقت تیرا دام اجل طائر جان ہو</p>
<p>دیکھینگے تمہیں غنچہ اسید کھلینگے زندہ ہیں تو پھر کسے بہن آکے ملیں گے</p>	<p>ہو فکر کہ مجھوس میں زار و حزن ہوں کچھ حضرت زینب سے زیادہ تو نہیں ہوں</p>	<p>ہو چین کی صورت نہ مکان میں نہ ہو چین ہوتا ہو پڑا خون مسافر کو سر امین</p>
<p>۵۲۲ اپنے ہی شکون سے نسل آئے دل پر نہ بہا کثرت زندہ سے غایہ زینت خاں کو کہ کسے نہ لگا کس کی چلائی وہ مصروف نہ ہو</p>	<p>۵۲۳ گاہ چو تھی خوش سیر آئے نہ نہ ہوئے جہنم فریب پائے ارشاد کیا آپ کیوں دعوہ کر آئے کی غرض جو جب ہو مجھے میں لگا آئے</p>	<p>۵۲۴ جو وقت مقام آپ شرم کر گئے جہد نہی اور شاخوش انجام کر گئے دیکھ لیں گے نہ سب کام کر گئے ہر شے پر رخت دارم کر گئے</p>
<p>جاسے ہی کا جو قصہ جو دیا بہادر اچھا ہیں اپنے پادشہ بہادر</p>	<p>بعد آپ کے ہر دم کف افسوس ملوں گا کوئی نہیں ہمارا تو میں ساتھ چلوں گا</p>	<p>آگ لگا نہ کوئی شہ صفر کے ہمارے بیٹھے رہیں گے رات کو بستر کے برابر</p>

<p>۵۲۸</p> <p>گو باہوئے بھر کے مین سے نہ صبا وہ جلتے مین تاجا ز صفا فظ و نامہ یک ایک بلالین وہ بھر کر اور سافر یہ ایک ایک بلالین وہ بھر کر اور سافر</p>	<p>۵۲۷</p> <p>ہا اور سے دن غم کنگد جا بنگی پات خست کی موت غم جا بنگی پات زائیکے مبین اور کدہ جا بنگی پات خود ہوئی خبر کدہ جا بنگی پات</p>	<p>۵۲۶</p> <p>بہن خند و دین بد کے سوا ہم نہ نہیں بیک کی حضرت جبرم تہم کی بیک کی حضرت جبرم زائیکے مبین اور کدہ جا بنگی پات</p>
<p>حضرت جو چلے تو امین فی القور غش آیا افسوس صد افسوس کہا اور غش آیا</p>	<p>آنے میں نہ پھر دیر ذرا کیجو میٹا تم آ کے مہین غش دکن دیکھو میٹا</p>	<p>جب وہ سو آپ تو کوئی نہ دے گا ہم کس سے کہیں جو کوئی ظلم کرے گا</p>
<p>۵۲۵</p> <p>عاشق کو کہتے تھے رخصت نہ کلمہ غش کے مین تاجا ز صفا فظ و نامہ غش کے مین تاجا ز صفا فظ و نامہ غش کے مین تاجا ز صفا فظ و نامہ</p>	<p>۵۲۴</p> <p>نہ بعد بد کے امام اور کدہ جا بنگی پات کی عرض نمود کہ تہ پات اور کدہ جا بنگی پات نہ بعد بد کے امام اور کدہ جا بنگی پات کی عرض نمود کہ تہ پات اور کدہ جا بنگی پات</p>	<p>۵۲۳</p> <p>حضرت کہ صبر کیا چاہیے کیا ظلم کے خالص یہ دعا چاہیے کیا ظلم کے خالص یہ دعا چاہیے کیا ظلم کے خالص یہ دعا چاہیے کیا</p>
<p>کہتی تھیں کہ آقا تمہیں اللہ کو سونپا ای بیکس اتنا تمہیں اللہ کو سونپا</p>	<p>ہر بات میں دل یاس سے بھر دیتے ہو بابا کیا جگہ تیری کی خبر دیتے ہو بابا</p>	<p>بیاد و اندھیر کہ آجالا نہ دور دہم حافظ ہو وہی پالنے والا نہ دور دہم</p>
<p>۵۲۲</p> <p>کھا خاند مولابن یہ سامان کی کلام نہ نہیں بیک کی حضرت جبرم نہ نہیں بیک کی حضرت جبرم نہ نہیں بیک کی حضرت جبرم</p>	<p>۵۲۱</p> <p>زندان کی باون بندھا آتش کھانا آتش میں کیا مہین نامہ کیا کیا زندان کی باون بندھا آتش کھانا آتش میں کیا مہین نامہ کیا کیا</p>	<p>۵۲۰</p> <p>کہتے تھیں لجا بیک کہ نہ نہیں بیک نہ نہیں بیک کی حضرت جبرم نہ نہیں بیک کی حضرت جبرم نہ نہیں بیک کی حضرت جبرم</p>
<p>یوے کہ ہوا چاہتے ہیں جلوہ گرفت آفت آفت میں ابھی پڑے کے ناز سفر آفت</p>	<p>گھبرا گیا دل شہر تمہیر سے جلا ہم اب وادی غربت ہو مکان گھر سے چھ ہم</p>	<p>ہم جا بیک سے طوس کہ نہ میر ہی ہو تم گھر میں نہ ہو خواہش تقدیر ہی ہو</p>

<p>۱۴۴ چو برون کی ملک کی تھی آب بید انداز حسرتیں ابن علی جاہ مست تھا سب عالم سے نجل تلخ زرب غل غفلت میں کہ نہ تھی بوی بلاد</p>	<p>۱۴۵ سرم کھ کے قدم چو کھڑے خداری مزار درد عالم کے بھی آنسو ہو سہاوی کلکے تھے شفیقہ عاشقین بادی برسنت ہوا شور کہ بان لاد بادی</p>	<p>۱۴۶ سرم کھ کے کھڑے اگر دھڑکے آب بید جب نہ ہو تو غیب سے ہے پتہ شہر ابد بوسہ غیب سے ہے کھڑے غفلت کس طرح کی عرض کہ بایا غفلت</p>
<p>بابوس تھے انجام سفر جان لیستے تھے سینف آہیں تھی اس ہاتھ میں کن لیستے تھے</p>	<p>وقفہ نہیں اب کوچ کا سامان کیے ہیں وامان قبا آپ کے گردان لیے ہیں</p>	<p>آہ کی امید اب نہیں بابوس چلا ہوں یہ خصیت آخر ہو سوے طوس چلا ہوں</p>
<p>۱۴۷ تھوکن بوجھ کھنکھانے کے کھاب فراہ مجیب یاسخ آنکھیں میں کھاب بوجھ کھنکھانے کے کھاب غریب میں محبان طوق تھوکن کھاب</p>	<p>۱۴۸ جب غیب میں کھنکھانے کے کھاب بوجھ کھنکھانے کے کھاب غریب میں محبان طوق تھوکن کھاب</p>	<p>۱۴۹ واو الی طرح دیکھتے غریب میں کھاب بانی شعلہ طوق تھوکن سے تھوکن بہترین شعلہ کھنکھانے کے کھاب بوجھ کھنکھانے کے کھاب</p>
<p>۱۵۰ مید نہیں کیلئے کھنکھانے کے کھاب کھنکھانے کے کھاب</p>	<p>۱۵۱ اٹھ جاتے تھے کثرت کے سبب جانوں میں سے لیستے تھے اہل وطن دامن میں سے</p>	<p>۱۵۲ گھر سے لے جاتی ہو اہل مجاور یقین ہو کیا عالم غریب ہو کوئی ساتھ نہیں ہو</p>
<p>۱۵۳ اگر کسی ازنا کو جس کا کھاب برائے خلافت جان دل کے مطالب بوجھ کھنکھانے کے کھاب غریب میں محبان طوق تھوکن کھاب</p>	<p>۱۵۴ نار و خنک کھنکھانے کے کھاب نار و خنک کھنکھانے کے کھاب غریب میں محبان طوق تھوکن کھاب</p>	<p>۱۵۵ اگر کسی ازنا کو جس کا کھاب برائے خلافت جان دل کے مطالب بوجھ کھنکھانے کے کھاب غریب میں محبان طوق تھوکن کھاب</p>
<p>۱۵۶ نہ لگوئے خیمت ہو غریب الغریب کی لو دینے میں تم سب کو حفاظت میں خیم کی</p>	<p>۱۵۷ صدے سے امام ازلی جیہ کے روئے ماند حسرتیں ابن علی باغیچہ کے روئے</p>	<p>۱۵۸ دیندار نہیں تھا شور و فغان! شکستے تھے ہاتھوں میں علم لے لے سر پٹ لے لے تھے</p>

<p>۵۵۵</p> <p>اول از اردو پستان کا سفر ہو دو چتر پستانہ خراسان کا سفر ہو ایمانیو مالک بیان کا سفر ہو دوران جو میر شہنشاہان کا سفر ہو</p>	<p>۵۵۶</p> <p>اب کہتے ہیں اب انجمن و خزان تھے تھے صفت مخلص پستان درد الہیہ رخ و الملم طے ستار وہ جاہد ہوا خانہ مامون بن نخل</p>	<p>۵۵۷</p> <p>اب کہتے ہیں اب انجمن و خزان تھے تھے صفت مخلص پستان درد الہیہ رخ و الملم طے ستار وہ جاہد ہوا خانہ مامون بن نخل</p>
<p>معلوم ہوا نور خدایہ و جوان کو ہاتھ اکھ گئے تسلیم امام دو جہان کو</p>	<p>نصرت ہم ایجاوین تصویر علی تھے بتخانہ میں مجمع حرم لم یزلی تھے</p>	<p>ایک کوچ کرتا رہا ہوتے ہیں آف ابن محمد سے جدا ہوتے ہیں آف</p>
<p>۵۵۸</p> <p>عالت ہوئی نفیسہ جلیب سے رسانی آپسین کہا و عدسے پر اسم نہ دفالی بہرے کے اٹھنے میں نہ تاخیر فرمائی بہرے کے اٹھنے میں نہ تاخیر فرمائی</p>	<p>۵۵۹</p> <p>خارج سے عیان دیدہ جو جیو کر کر ہو تا تھا بلوہ وہ کوئین کا سردار بہرے کے اٹھنے میں نہ تاخیر فرمائی بہرے کے اٹھنے میں نہ تاخیر فرمائی</p>	<p>۵۶۰</p> <p>پنجی جو کج حکم غشت پنجی جو کج حکم غشت پنجی جو کج حکم غشت پنجی جو کج حکم غشت</p>
<p>اب تو جو ہو اخیر ہوا اب نہ کرینگے نظم شہرہ و دوسرے اب نہ کرینگے</p>	<p>جب کہتے تھے شوکت و اجلال محمد کتنے تھے ہم صل علی آل محمد</p>	<p>ہر صاحب دین خاک ڈاتا ہو جانین ما شہد کا عالم نظر آتا ہو جانین</p>
<p>۵۶۱</p> <p>خاکسیردن جمع تھے مامون کا انصاف معدود تھا دیار یحییٰ کثرت دیار موجود تھے ہتھیار سے فوج کے سالار ظالم کے محل میں شہنشاہ غوث طوار</p>	<p>۵۶۲</p> <p>مراولن آپسین کہا رشک سے جیو کر کر مجموعہ یحییٰ مامون سے جو غرضی ارباب مسدودین ہجوم شہرہ و دوسرے ارباب مسدودین ہجوم شہرہ و دوسرے</p>	<p>۵۶۳</p> <p>ان ہر امام دو جہان خاک آناؤ کچھ کچھ ملک لداؤ ملک لداؤ شیعوں کو آہ و فغان خاک آناؤ شہنشاہین ملک کے بہن آناؤ</p>
<p>سردار ملک کو بھی فکر بیان بے ادبی کی آہ ہونی فرزند رسول عسلی کی</p>	<p>لینے کو نہ جائینگے نہ تنظیم کرینگے پردے کو اٹھائینگے نہ تسلیم کرینگے</p>	<p>زیادہ جگر دہر سے چھائی تھے رصنا کا ماقم میں ہو غل ہا سے غریب الغریبا کا</p>

<p>۵۱۷ دوڑی کی طرف سے امر بخو نظار نزدیک درخت کے جوڑے میں قضا پہنچے رہا یہیں کیا سب نے اشار میں اٹھنے کو نہ دئے سبم آرا</p>	<p>۵۱۸ بابر جو نہیں ہے سلطان نام کے چادش بچا کے کہ امام کے نام کے آقا کی طرف کو رو سائل غلام کے وہ سب ارباب کے سب سے بہر سلام کے</p>	<p>۵۱۹ سبوں نے کہا قدرت حق نہیں نظر ان سب میں کمان باز حسین منبر خارون میں جو گئی آگ کے شعلوں میں آب کچھ بیکے نظر دن میں گہرو</p>
<p>۵۲۰ برگہ سی خدمت سے بڑھایک صبا کا پروے کو اٹھا جلد ہوا حکم خدا کا</p>	<p>۵۲۱ مامون کو اللہ کا پیارا نظر آیا کرسی سے اٹھا عرش کا مارا نظر آیا</p>	<p>۵۲۲ بوجھل کے احباب میں اس وقت بھی ہیں باشام کے لشکر میں حسنین ابن علی ہیں</p>
<p>۵۲۳ سب خوشنما احمد غفار کا پیدا غیاث کا پیرا شب نار کا پیدا بن جہن غیاثت غفار کا پیدا اس سے بھی نہیں جہن لہر کا پیدا</p>	<p>۵۲۴ نہ خود عا طرف یکین محتاج قابل سے مدد بھی کہ نہیں اچھا بوج سر پر غلام صفت صاحب علاج اللہ نے سیکر کو زور کا دیا تاج</p>	<p>۵۲۵ نہ کر غفر مجھ کو جیل جانے سے پہنچے تھے مولا اسی انداز سے نادیر لشکر جو غیب لغز باج کے شمشیر مہر جو غیب دریاں کے بڑے صفت شہر</p>
<p>۵۲۶ پروے کو اٹھا جلد کہ ہم شاہ کریں گے کی دیو تو بیشک تجھے برباد کریں گے</p>	<p>۵۲۷ پہنچے جو امام کے سوا جلوہ گری رہی شمشیر دوم سلسلے حضرت کے تھی تھی</p>	<p>۵۲۸ جاہ و ادب شوکت دشمن سے اٹھایا پروے کو ہولنا اسی صورت سے اٹھایا</p>
<p>۵۲۹ زبان خلدین وہ ہوا پست جلدی اوجا جو پردہ کی علی بادبہ ای پست کی طرح ہوئے شلے کے نای پرست ہوا شور سے قدرت باری</p>	<p>۵۳۰ وہ سب وہ گزادہ عا نور کی صورت جس کے خشتان بیت بین حق عباد جز شکر خداوند نہ شکوہ نہ شکایت وہ منبر و غربت وہ جہالت وہ تاج</p>	<p>۵۳۱ ارشاد کیا آپ نے العزۃ بند حقے منبر سے لای شہر بجا میں عالم برت میں گویا ہے گمراہ خدا کے خالق کے ہاں وہ دروہ</p>
<p>۵۳۲ بالا سے ہوا پردہ زرتار کا تھا دور بار میں سلیم کو ہر ایک جھکا تھا</p>	<p>۵۳۳ کرتی پردہ جلوہ نما عاشق حق تھا سب ندریوں کو آیت کرسی کا سبق تھا</p>	<p>۵۳۴ کہتے نہیں اعجاز تو کیا کہتے ہیں اسکو حضرت نے انا فضل خدا کہتے ہیں اسکو</p>

<p>۱۷۴</p> <p>کشتہ کشتہ خود دکان گھر کو روانہ کشتہ کشتہ خود دکان گھر کو روانہ کشتہ کشتہ خود دکان گھر کو روانہ</p>	<p>۱۷۵</p> <p>محبوبہ سفین مجھے درخشاں سفر برایک طعن جبروت جو میان کی نظر بکارت صفت سید مسموم گرو جو بات پان پو نہ بہن جو نہ لپرو</p>	<p>۱۷۶</p> <p>فرار کے دعا گئے افسوس صد افسوس افسوس افسوس گئے افسوس صد افسوس نہ نہ ہوا مر گئے افسوس صد افسوس کیا راہ ہوا مر گئے افسوس صد افسوس</p>
<p>۱۷۷</p> <p>کھڑا دلالت کبھی فقر کے شہ افسوس سے تارک دنیائے دکان خوشن نمی نام جو کو خدا کی نہیں کو بھی جب کی تکراریت کی دعا کی</p>	<p>۱۷۸</p> <p>جو غریبیت حال دو اچھو بھی نہیں جو مکان کو دیا نہ ہر کیا چھو بھی نہیں جو مالک سے نیلے کی خطا چھو بھی نہیں جو نہیں جو غریبیت سے کلا چھو بھی نہیں جو</p>	<p>۱۷۹</p> <p>حیرت ہوئی وہ قدرت باری نظر آئی خود نہر جہان قبر میں جاری نظر آئی</p>
<p>۱۸۰</p> <p>کھڑا دلالت کبھی فقر کے شہ افسوس سے تارک دنیائے دکان خوشن نمی نام جو کو خدا کی نہیں کو بھی جب کی تکراریت کی دعا کی</p>	<p>۱۸۱</p> <p>کھڑا دلالت کبھی فقر کے شہ افسوس سے تارک دنیائے دکان خوشن نمی نام جو کو خدا کی نہیں کو بھی جب کی تکراریت کی دعا کی</p>	<p>۱۸۲</p> <p>کھڑا دلالت کبھی فقر کے شہ افسوس سے تارک دنیائے دکان خوشن نمی نام جو کو خدا کی نہیں کو بھی جب کی تکراریت کی دعا کی</p>

<p>۵۹۱ معلوم ہو انہیں جو وقت روانہ آید وہ چلیاں باپنی بن نظر آگین باپ دوا دہ علامہ شہر زقید روشن آقاب دل کو صفت باپ کی بکلیت ہی ناب</p>	<p>۵۹۲ شب سب سے غلے غلے غلے غلے خود درین دنیا تھا رضا کا نذر ہینا کافن بنے بہت کچھ غلاب کیچو کیچو نہ ہو صدمے سے بدن آج بچاں</p>	<p>۵۹۳ بواذن باغین جو بین ایک جانت وہ بکلیت کہ سب سے پہلے ہی آج بچاں گھر میں گئے کتب سے مہر جانت کیچو کیچو کہ بکلیت کہ اور غی صورت</p>
<p>۵۹۲ کہے کو وہاں والد بالے سے سہمیل کے دروازہ کیا مقبرہ کا بند نکل کے</p>	<p>۵۹۲ فرصت ہوئی غسل کفن جسم پدر سے غائب ہے وہ حامل اسرار نظر سے</p>	<p>۵۹۲ دل حق صفت کر پراسوت تلماح خاموش تھے کرتے کا گریبان بچتا تھا</p>
<p>۵۹۳ کیا کھانا جو درین سے وہ خوش ملک لے گئے تین چھوٹی گلی خور و زنیان کھانے کے لیے تین اور ہر شاہ خور نہیں سے طالع سے تین وہ تالان</p>	<p>۵۹۴ تجربہ کر دیان نام سے تھا ایک کجا نہیں تھے دیان دوس میں چھوٹی ایک کھنچا نفس کو نظر کی تھی لفظاں چھوٹا چھوٹا بچہ تھے اب پین مال</p>	<p>۵۹۴ بیاضہ نکلا بے ملکی زبان سے تشریف ابھی لگتے تھے اب بچاں آؤ کہ آؤ تے میں اس وقت کہان جو ہو ہو سفر آؤ کہ نکل آئے مکان سے</p>
<p>۵۹۳ کہے پس والد افسردہ ملے تھے گو باک گل تارہ دہڑ مردہ ملے تھے</p>	<p>۵۹۳ ہو چہرہ انور سے عیان شکل عزا کی ارشاد کیا والد ماجد نے قصا کی</p>	<p>۵۹۳ بہرے کہ لکھی دروغ جگر بیکہ بھرے ہیں بابا کو ابھی غسل کفن سے بھرے ہیں</p>
<p>۵۹۴ بس کہ جو خشنودہ دنا بان و منور کھلا دین خفا میں ناس سے جواہر درآبیاں دین ناب سب سرور سوچ سے کیا جو عریان کے اندر</p>	<p>۵۹۵ چوچا کہ تو ایک معلوم کیچو کا تین اب بچاں میں تین چھوٹی کا نہیں تھے خفا میں ایک سوخت سب سے عریان کے اندر</p>	<p>۵۹۵ اسکا کھا رفت سے بہت غیب جواں نہیں تھے کتب سے گھون کو کے اطفال نہیں تھے طوط سلطان میں نال نہیں تھے درون سے کھلے عریان نال</p>
<p>۵۹۴ دینا کو کفن حق کا ولی حق کے ولی کو یوں کے بیاض مل محمد ز علی کو</p>	<p>۵۹۴ کیا پوچھتے ہیں اب کہ اندوہ دلی ہو بھگت پھرانی پیننی سے ملی ہو</p>	<p>۵۹۴ جب طے کی جانب سے ہوا آئی ادھر کو روتے رہے سب کام کے ہاتھوں سے جگر کو</p>

<p>شکستہ مخلک عالم بظلم بر باد گشت مظلوم کو کیس کیس با فقر و دیار نظر نہ سے چھپا جانند و صبر ای پیر علیؑ و زینبؑ جو اسے چین دم</p>	<p>شکستہ طوفان بین تھانہ و نخل کا سفینہ سبیل وطن پریشانی ہے مگر دراز بہر کسی کے لیے چین تھے مگر طراز چلچلیں میں وہ طرقت با بونٹ کی گینہ</p>	<p>شکستہ مکھڑیں ہو گئے بے بندہ سرکار کی نیان پوچھا کہ جسک آج پیغمبر آپ کہاں جلالے بی ماتنیان شہزادیان فریاد نہ ہو جس شہنشاہ جہانسان</p>
<p>شمشاد گلستان ہر بیت ہو چنانہیں جز خال الم خاک نہیں باغ جہانہیں</p>	<p>معاذ کو پیغمبر کا قلق اشک ہے تھے سب امتوں سے آنسوؤں کو پوچھ رہے تھے</p>	<p>کیا جانے کیا کیا ہوئے سچ و محن آقا پھر آگے وطن میں نہ غریب الوطن آقا</p>
<p>شکستہ خاموش ہیں ایڑے عشق دم آہ دیکھا ہے</p>	<p>پیر پارس کے عالم میں کہا ہے</p>	<p>آقا سے دعا ہے کہ گنگاں و عساری</p>
<p>اکبتک غم فائدہ زمانے کے سہون میں حضرت نہ آہوں آپ سے تو کس سے کہ نہیں</p>		

خاتمۃ الطبع

بعد محمد پروردگار و نعت سید ابرار و منقبت آل اطہار کے غزاواران جناب سید الشہداء
 و ذاکرین مصائب خاص آل عبا کو تازہ حال سنایا جاتا ہے کہ جس طرح سے ذخیرہ مجموعات ہر قسم
 مرثیوں مرزا دبیر مرحوم و میر انیس مخفوری و میر مولنس مہرور کا مطبع ہذا میں چھپ کر افادہ بخش ہوئیں
 و ذاکرین ہو اسی طرح سے سابق جلد اول مجموعہ مرثیوں ابلیغ المبلغا جناب سید حسین مرزا صاحب
 تخلص عشق کی کہ جس کا نام تاریخی گلزارِ غم ہے خوش بیانی اور رعایت صنائع و بدائع لفظی و
 معنوی کی تازگی جو اس مجموعہ اولین میں تھی وہ بعد طبع کے ایک عالم پر آشکار ہوئی اور ہر طرف سے
 آفرین و محبا کی صدائی اکثر اہل شوق کی خواہش ہوئی کہ او بھی مرثیہ اس سنگدہ کمالِ فکر کے
 چھاپے جاوےں بحمد اللہ کہ تائید ایزدی سے بڑی کوشش و تلاش اہلکاران مطبع و صرف زکریا
 کے یہ جلد ثانی مجموعہ مرثیوں اسی مخفوری عالی خیال کی کہ جس کا نام تاریخی مہر ہاں غم ہے
 مرتب ہوئی قدر شناس سخن ملاحظہ فرماویں گے کہ اس مجموعہ ثانی میں کیسے کیسے نادر و نایاب مرثیوں کا
 ذخیرہ ہے جو حالِ شرح و مسلسل جناب علی اکبر سے تاحال داخلہ اہلبیت اطہار مدینہ منورہ میں
 مفصل مرقوم ہے قطع نظر بلاغت و فصاحت لفظی و معنوی کے اس خوبی و حسن بیانی سے ہر حال
 کو لکھا ہے کہ جس کے سننے سے بے اختیار دل بھڑاتا ہے چشم تر سے آنسوؤں کا دریا جاری ہو جاتا ہے
 عملگی اس مجموعہ کی لائق دید ہے نہ شنید۔ بالفعل افضال جناب حدیث سے مجموعہ ثانی
 موصوف الذکر مقام لکھنؤ مطبع منشی نو لکھنؤ میں بار سوم حسب ایما سے جناب اے بہادر
 منشی پر اک نراین صاحب لک مطبع باہ نو میر علی علیہ السلام مطابق ماہ ذیحجہ ۱۳۳۷ھ چھپ کر طیار ہوا

THE UNIVERSITY LIBRARY,
RECEIVED ON
7 AUG 1924
ALLAHABAD.

The University Library,
ALLAHABAD.

Accession No. 27509

Section No.

814
5

THE UNIVERSITY LIBRARY,
ALLAHABAD.

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
کلیات مرثیہ اسے مرزا دبیر - مرزا دبیر	مرحوم جس پایہ کے طبع و فصیح مرثیہ گوئی آج	تو ایک دلکش و فضا یلغ نظر آتا ہے جس سے	دیکھو سرت روح کو فرحت پہنچتی ہے
زمانہ میں نظمیں اشعار ہیں - بلندی مضامین نکت	خیال بلاغت فصاحت سے قطع نظر کر کے انکے کلام	متفرق جلدیں بھی فروخت ہوتی ہیں	جلد اول گلزارِ غم - اس کتاب
کو جب دوسری حیثیت سے دیکھتے ہیں تو اس کے اندر	دو درویش آتا ہے جسکو شکریا ختم دل بھر آتا ہے لگا	جلد دوم مرثیہ نمین مگر ہر مرثیہ میں دو غم	کوٹ کوٹ کر بھر دیا گیا ہے
ہر شعر ایک تیرہ خطا ہوتا ہے جو نشانہ بہ پہنچ کر	اپنے معمولہ کام کو انجام دیتا ہے - ہر دو جلد	جلد دوم مرثیہ نمین مگر ہر ایک لاجواب	قابل انتساب ہے -
جلد اول - جلد دوم -	کلیات مرثیہ و سلام میر موسیٰ -	مختصر النافع - اس کتاب میں مسائل	ضروریہ فقہیہ اہل تشیع کے بیان کئے
مرثیہ گوئیوں میں میر موسیٰ مرحوم کا درجہ بھی	کسی سے کم نہیں - یہ اپنے بھائی	کئے ہیں - از تصنیف علامہ ابوالقاسم	جعفر ابن الحسن -
میر انیس مرحوم کے رنگ کے ایسے دلدادہ	ہیں کہ ناوقت آدمی انکے انکے کلام میں فرق نہیں	مواظف جعفری - اسمین ہول اور	فروع دین مذہب امامیہ کے نہایت
کر سکتا ہے ہی رنگ ہی نہ ہنگ ہی طرز ہی موزوں ہی ساز	کامل شد جلد -	آسان طریقہ سے سید غلام حیدر خان	صاحب نے تحریر فرمائے ہیں -
متفرق بھی فروخت ہوتی ہیں - جلد اول	جلد دوم	مجموعہ مرثیہ میر نصیر - اس میں	مصنف مرحوم نے ۱۴۴ مرثیہ اس سوز گداز
جلد سوم	کلیات مرثیہ و سلام میر عشق	کے بھرے ہیں جنکو پڑھ کے جگر	پانی اور فولاد کا کلیجہ موم ہوتا ہے غرقہ
صاحب کا صل - رزم و بزم مصاب	کر بلا کے دلگذازد دلکش بیان کو چھوڑ کر	ذریعہ اشک ریزی حصول منت	کے لئے یہ بے مثل اور لایا کتاب ہے
بہن کلیات کے نادر صنایع و بدائع	معنوی و لفظی کی طرف خیال کیا جاتا ہے	مرقع غم - اسم با مسلی کتاب ہے اسکے	

7 AUG 1924

فرسہ کتب

۴

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
مصنفہ مصنفہ پرورد غم مصائب دالم اہل بیت رسول اور سفلی اور جفاکاری و سنگدلی اور تاکیدی کفار نامتبول کی اہلی تصویرین نور گداز کے رنگ و روغن سے دلکش بیان کے فوٹو میں کھینچ گئی ہیں قابل دیکھن۔	۱۰	ترجمہ المتقین۔ مولفہ مولوی سید محمد نقی صاحب اس کتاب میں اور ادو و مخالفت و عمل اذکار و حکام مذہب شاعشری کا بیان ہے اور ادعیہ معتبرہ و فضائل تلامذہ قرآن و حکام و فضائل و تبسم و فضائل اذان اقامت و احکام و آداب نماز پنجگانہ و احکام سجدہ مرین و فضائل ماہ رمضان و اعمال نور روز و دیگر بوعیہ و فضائل سورہ کلام مجید فضائل نماز جمعہ و دیگر نماز و فضائل حج و غیرہ و فضائل زیارت ائمہ معصومین و دیگر احکام و مسائل دین و غیرہ کا بیان ہے کاغذ سفید۔	۱۰
بشمول مرثیہ مرزا و لکیر۔ مرزا دلگیر جی لکھنؤ کے مرثیہ گوین میں زبردست استاد تھے انکا کلام بھی بے مثل ہوتا ہے۔ قابل دید و تھن و نجلہ و ن کی قیمت مختلف حصہ حسب ذیل	۱۰	انوار البصائر و کشف السرائر۔ یہ کتاب عجیب تہ کی ہے جس میں اصول دین مذہب شاعشری کا بیان نہایت تفصیل و توضیح سے بدلائل و براہین بزیان اردو عام فہم تحریر کیا گیا ہے مصنف اسکے عالم المعنی فاضل لودھی جناب شفا الدلہ ذکار الملک حکیم سید فضل علی خان بہادر مدبر جنگ ہیں یہ کتاب چار جلد میں کامل واضح و خوشخط بہ تصحیح مصنف علامہ چپی نہایت عمدہ کتاب ہے حسب تفصیل ذیل کاغذ سفید۔	۱۰
ایضاً جلد اول	۱۰	ایضاً۔ جلد اول۔ بیان توحید میں۔	۱۰
جلد دوم	۱۰	جلد دوم۔ بیان نبوت میں۔	۱۰
جلد سوم	۱۰	جلد سوم۔ بیان امامت میں۔	۱۰
جلد سویم	۱۰	جلد چہارم۔ بیان ثبوت امامت میں۔	۱۰
منہر المصائب ہر سہ جلد یکجائی۔ یہ کتاب مصائب خمس آل عباس علیہ السلام و الثمانین نہایت عمدہ لکھی ہے۔ مصنفہ اخوند مرزا قاسم علی صاحب۔ یہ پہلے بھی چھپ چکی ہے مگر بسبب کثرت خریداری نوبت طبع مکرر کی پہونچی۔ اب پھر بعد نظر ثانی مصنفہ باضافہ بعض مجالس کے طبع ہوئی اب کی مرتبہ قلم بست واضح کر دیا گیا ہے اور تقطیع کاغذ کی برصادی گئی تاکہ شب کے وقت اکثر ذکارین کو پڑھنے میں آسانی ہو کاغذ سفید۔	۱۰	۱۰	

(Form No. 212.)

Allahabad University Library
Date Table

Accession No......

Section No......

Reg. 12. A borrower who defaces by writing or marking or in any way damages a book, may be called upon to pay such *penalty*, not exceeding the value of the book, as the Librarian may fix.

This book should return on or before the date last marked below:-

17 MAR 1931

14519

28.9.61

2413

18